صلوا کما رأیتمونی اصلی (بحوالہ بخاری)

Salfibooks.blogspot.com
http://salfibooks.blogspot.com

اللہ کے آخری رسول ﷺ کی نماز کا مکمل ضابطہ

تسہیل الوصول الی تخریج

صلوٰۃ الرسول

مولانا محمد صادق سیالکوٹیؒ کی شہرہ آفاق کتاب

تحقیق و تخریج
ابو طاہر حافظ زبیر علی زئی حفظہ اللہ

تصحیح و تنقیح
ابو الحسن مبشر احمد ربانی حفظہ اللہ

نعمانی کتب خانہ
حق سٹریٹ
اردو بازار لاہور
NOMANI KUTAB KHANA

Scanned with CamScanner

"صلوا کما رأیتمونی اصلی" (بحوالہ بخاری)

"نماز ٹھیک اسی طرح پڑھو، جس طرح تم نے مجھے پڑھتے ہوئے دیکھا"

تسہیل الوصول الی تخریج صلوٰۃ الرسول

اللہ کے آخری رسول ﷺ کی نماز کا مکمل ضابطہ

مولانا محمد صادق سیالکوٹیؒ کی شہرہ آفاق کتاب

﴿تحقیق و تخریج کے اضافوں کے ساتھ﴾

تحقیق و تخریج:
ابو الطاہر حافظ زبیر علی زئی حفظہ اللہ

تصحیح و تنقیح:
ابو الحسن مبشر احمد ربانی حفظہ اللہ

NOMANI KUTAB KHANA

نعمانی کتب خانہ
حق سٹریٹ
اردو بازار لاہور

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب ــــــ تسہیل الوصول الی تخریج صلوۃ الرسولؐ

مصنف ــــــ مولانا محمد صادق سیالکوٹیؒ

تحقیق تخریج ــــــ ابو الطاہر حافظ زبیر علی زئی حفظ اللہ

تصحیح و تنقیح ــــــ ابو الحسن مبشر احمد ربانی حفظ اللہ

طابع ــــــ بشیر احمد نعمانی

کمپوزر ــــــ رانا محمد یوسف

مطبوعہ ــــــ زاہد بشیر پریس لاہور

ناشر ــــــ نعمانی کتب خانہ

NOMANI KUTAB KHANA

HAQ STREET URDU BAZAR
LAHORE.2 PAKISTAN
TEL; 042- 7321865

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محمد یونس شاکر

ساکن نزد مسجد مبارک اہلحدیث خوشحرہ درگاں ضلع گوجرانوالہ

عرضِ ناشر

الحمدللہ آج سے پچاس سال قبل برصغیر کے مشہور عالم دین مولانا محمد صادق سیالکوٹی رحمۃ اللہ نے جب نماز کے موضوع پر قلم اُٹھایا تو حدیث نبویؐ

﴿صَلُّوْا كَمَا رَأَيْتُمُوْنِي أُصَلِّيْ﴾

کو اپنی کتاب کے ماتھے کا جھومر بنایا اور اس حدیث کی تشریح میں ایسی لڑی پرو دی کہ قارئین عملی طور پر اپنی نمازوں میں تعظیم و محبت، خوف و خشیت، اور اُمید و انابت کے آداب بجالانے لگے۔ اور بدنی، قولی، اور قلبی عبادت کا صحیح معنوں میں لطف اُٹھاتے ہوئے بے اِختیار مؤلف رحمۃ اللہ علیہ کے لئے جزاہ اللہ خیراً پکار اُٹھے۔

عامتہ الناس کے علاوہ مختلف علماء اور اخبارات کے تبصروں نے یہ ثابت کردیا کہ موجودہ دَور میں اپنے عنوان کے حوالے سے لکھی جانے والی یہ بہترین کتاب ہے۔

عرصہ ۵۰ سال سے یہ کتاب عوام الناس علماء، اساتذہ، طلباء کے زیر مطالعہ رہی اور اسے علمی سطح پر سراہا جاتا رہا۔ گذشتہ چند سالوں سے بعض کتب احادیث اور نایاب کتابوں کے منظرعام پر آنے اور کمپیوٹر کے اِنقلاب نے دیگر شعبوں کی طرح دینی تحقیق کے کاموں میں بہت آسانیاں پیدا کردی ہیں۔ چنانچہ دیگر کتابوں کی طرح زیر نظر کتاب "صَلوٰۃُ الرَّسُولؐ" میں درج تمام احادیث کے تحقیقی مطالعے کا کام بھی شروع کیا گیا اور اس کتاب میں بھی دیگر ہم عصر کتب کی طرح فضائل وغیرہ میں بعض مقامات پر روایات کا ضعف محسوس کیا گیا۔

چونکہ مولانا محمد صادق سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ جون ۱۹۸۶ء کو وفات پاچکے تھے۔ بطور ناشر کتاب ہم نے اس عظیم دینی خدمت کے لئے دور حاضر کے بہترین محققین حضرت مولانا زبیر علی زئی اور حضرت مولانا مبشر احمد ربانی سے درخواست کی۔ جنہوں نے انتہائی محنت شاقہ سے مختصر [illegible] میں یہ علمی کام مکمل کیا۔

(جزاہ اللہ احسن الجزاء)

اس کتاب پر نظر ثانی جناب [illegible] محمد سرور گوہر (گورنمنٹ ڈگری کالج قصور)

نے نہایت محنت اور عمیق نظر سے کی ہے۔

اگرچہ اس سے قبل "صَلٰوۃُ الرَّسُوْلؐ" میں احادیث کی تخریج کے حوالے سے کچھ کتب شائع کی گئیں۔ مگر نامکمل تحقیق اور آگہی کی وجہ سے خود اُنہی کتابوں میں ضعف پایا گیا۔

جناب عبدالرؤف صاحب کی کتاب "القول المقبول فی تخریج و تعلیق صلوٰۃ الرسول" اسی سلسلہ کی کتاب ہے۔ اس تخریج میں بھی اوہام واقع ہوگئے ہیں۔ مثلاً ابوداؤد (۲۰۳) وغیرہ کی ایک ضعیف روایت کو عبدالرؤف صاحب نے "حسن درجہ کی حدیث" لکھا ہے حالانکہ یہ سند منقطع ہے اور اس کا کوئی شاہد بھی صحیح نہیں ہے۔ (بحوالہ نماز نبویؐ)

الحمد للہ زیرِ نظر کتاب میں ان کتب کی طرح محض تنقید کی وجہ سے غیر معمولی طوالت اِختیار نہیں کی گئی اور نہ ہی عام قاری کو نماز کے اصل مسائل سے استفادہ کرنے کی بجائے روائتی مناظرانہ بحث میں اُلجھایا گیا ہے۔

اِس کتاب کی جامعیت کے پیشِ نظر یہ کہنا بجا ہے کہ اس کتاب کے ہوتے ہوئے اس عنوان پر کسی دوسری کتاب کی چنداں ضرورت نہیں پڑے گی۔ پھر بھی اگر قارئین اس کتاب میں کوئی کمی یا کوتاہی پائیں تو دینی خدمت محسوس کرتے ہوئے ہمیں آگاہ فرمائیں۔ نیز اہل علم سے درخواست ہے کہ اگر کسی حدیث کی علت پر مطلع ہوں تو ناشر کو آگاہ کریں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اُس کی تلافی کی جاسکے۔

جزاہ اللہ احسن الجزاء۔

ضیاء الحق نعمانی
نعمانی کتب خانہ،
حق سٹریٹ اُردو بازار، لاہور
فون: 7321865

Scanned with CamScanner

شاکر لائبریری
03004505555

اِنتساب

تحیات، صلوات، طیبات کے تنہا سزاوار، سُبّوح و قدوس معبود، لازوال مسجود! میں اس کتاب

صلوٰۃُ الرّسُولؐ

کو تیری عظمت و ملکوت کی نذر کرتا ہوں۔ اپنے فضل سے اسے شرفِ قبول بخش اور مسلمانوں کو اس پر عمل کرنے کی سعادت سے بہرہ ور فرما! آمین

عَبْدُہٗ

محمّد صادق

Scanned with CamScanner

فہرست مضامین

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
فہرست مضامین	8	کتاب اور سنّت کے اتباع کا حکم	48
صلوٰۃ الرسولؐ پر اخباروں کے تبصرے	22	سنّت کا نافرمان نجات نہیں پائے گا	49
خطبۂ رحمت للعالمینؐ	34	بہشت میں رسول اللہ کی رفاقت	50
پیش رس	36	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیّت	51
مسنون نماز قبول ہوتی ہے	37	سنّت کی پیروی کیوں ناگزیر ہے	52
بے قاعدہ نماز، نماز نہیں ہوتی	38	پانی کے احکام	54
بے قاعدہ نماز منہ پر ماری جاتی ہے	40	بول و براز کے آداب	56
ہماری نمازوں کا حال	42	پاخانہ جاتے وقت کی دُعا	56
نماز کا چور	43	پاخانہ سے نکلتے وقت کی دُعا	57
کوّے کی ٹھونگیں	43	بول و براز کے مسائل	58
منافق کی نماز	44	پیشاب سے بچنے کی سخت تاکید	61
جماعت کے ہوتے ہوئے کوئی نماز	45	نجاستوں کی تطہیر کا بیان	62
نہیں ہوتی	45	حیض آلود کپڑا	63
صلوٰۃ الرسول کے لکھنے کا باعث	46	تر منی کا دھونا	63

Scanned with CamScanner

عنوان	صفحہ
خشک منی کا کھرچنا	63
شیر خوار بچے کا پیشاب	63
نجاست آلود جوتی	64
کتے کا پینا	65
بلی کا جوٹھا	66
سونے چاندی کے برتن میں کھانا	66
غسل جنابت کے احکام	67
پردے اور شرم کے ضروری مسائل	67
غسل جنابت کا مسئلہ	67
عورت بھی محتلم ہوتی ہے	68
غسل جنابت میں مبالغہ درکار ہے	70
جنبی عورت کے بالوں کا مسئلہ	71
جگہ خشک رہ جانے کا مسئلہ	72
جنبی مسجد میں داخل نہیں ہو سکتا	73
جنبی کو قرآن پڑھنے کی ممانعت	73
غسل کا وضوء کافی ہے	74
جنبی سے میل جول اور مصافحہ جائز ہے	74
حائضہ سے صحبت کرنے کی ممانعت	75

عنوان	صفحہ
مذی کے اخراج سے غسل واجب	76
نہیں ہوتا	76
مذی منی اور ودی کا فرق	77
سیلان الرحم موجب غسل نہیں	77
حائضہ کو چھونا اور اس کے ساتھ	77
کھانا جائز ہے	77
حائضہ کو قرآن پڑھنے کی ممانعت	78
خون استحاضہ کا مسئلہ	79
حائضہ کو نماز و روزہ کی ممانعت	80
نفاس کا حکم	91
غسل جنابت کا طریقہ	81
مسواک کا بیان	82
مسواک والی نماز	82
مسواک سے رضائے الٰہی	83
جبریل کی تاکید مسواک	83
مسواک کی اہمیت	84
وضوء کا بیان	85
وضو کے بعد یہ پڑھیے	92

Scanned with CamScanner

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
وضوء کی وضعی دعائیں	93	مذی سے وضوء	105
وضوء کے دیگر مسائل و فضائل	94	نیند سے وضوء	106
اعضائے کے تین بار سے زیادہ دھونے	94	گوز سے وضوء	106
کی ممانعت	94	قے، نکسیر سے وضوء	107
پہلے انبیاء کا وضوء	95	سکر و جنابت اور بول و براز سے وضوء	108
مسنون وضوء سے گناہوں کی بخشش	96	استحاضہ سے وضوء	108
حشر میں چہرے کا نور	97	بیٹھے میں سونا ناقض وضوء نہیں	109
خشک ایڑیوں کا عذاب	98	موزوں پر مسح کرنا	110
وضوء نصف ایمان ہے	99	مسح کا طریق	110
مومن کا زیور	100	نقض مسح	110
مشقت کے وضوء سے بلندیِ درجات	100	مدت مسح کا خاتم	110
تحیۃ الوضوء سے بہشت واجب	101	جرابوں پر مسح کرنے کا بیان	111
شکر الوضوء سے بلالؓ بہشت میں	101	مسح نعلین کی تفہیم	113
بارگاہِ ایزدی کا پرمٹ	102	مسح عمامہ	114
بہشت کی بشارت	103	مسح جوربین مکرر	115
ایک وضوء سے کئی نمازیں	104	تساخین کی تشریح	116
نواقض وضوء	105	حضرت عمرؓ کا جرابوں پر مسح	117
بے وضوء نماز نہیں	105	حضرت علیؓ کا جرابوں پر مسح	117

http://salfibooks.blogspot.com
Scanned with CamScanner

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا جرابوں پر مسح	117	عیال و مال کی بربادی	134
حضرت انس بن مالکؓ کا جرابوں پر مسح	118	اعمال کی بربادی	135
لغت عرب سے جورب کے معنی	119	نماز کے فضائل کا بیان	135
تیمم کا بیان	12	عفو بندہ نواز	137
جنابت کی حالت میں تیمم		کراماً کاتبین کی شہادت	139
احتلام میں تیمم اور زخموں پر مسح	121	نمازی اور شہید کا داخلہ بہشت	142
تیمم کا طریقہ	123	اعمال نامہ دھلتا ہے	144
غسل مسنون کا بیان	124	نماز کے لامثالہ محاسن	145
جمعہ کے دن غسل	124	نماز کے اوقات کا بیان	152
غاسل میت غسل کرے	127	پانچوں نمازوں کا وقت	152
نومسلم غسل کرے	128	نماز اول وقت پڑھنے کا بیان	156
عیدین کے روز غسل	129	اماموں کو نماز اول وقت پڑھانی چاہیئے۔	158
نماز کی تاکید کا بیان	129		158
اولاد کو نماز سکھاؤ	130	نماز کے فوت ہو جانے کا بیان	160
ترک نماز سے کفر	130	اذان کا بیان	163
بے نماز کے متعلق صحابہؓ اور ائمہ دین کا فتویٰ	130	تکبیر کے طاق کلمات	165
		اذان میں ترجیع	168
فرعون کے ساتھ حشر	133	اذان سے بہشت	169

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
نمازیوں کے برابر ثواب	170	مسنون نماز کی مفصل ترکیب	198
اذان کی اجابت	170	سینے پر ہاتھ	203
اذان کے بعد کی دعائیں	172	آمین کا مسئلہ	207
وسیلہ کی تشریح	173	رسول اللہ نے آمین پکار کر کہی	208
مقام محمود	174	آمین کی آواز سے مسجد گونج اٹھی	209
دعائے اذان میں اضافہ	175	امام اعظمؒ کے استاد کی شہادت	211
اذان کے مسائل	177	دو سو صحابہؓ کا اونچی آمین کہنا	211
مساجد کا بیان	180	یہودیوں کا آمین سے چڑنا	212
بہشت کی مہمانی	181	مقتدیوں کو الحمد شریف پڑھنے کا حکم	214
تحیۃ المسجد	182	امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھنا لازمی ہے	216
مساجد میں نمازوں کا ثواب	182	شاہ ولی اللہؒ کی تائید	219
مسجد میں خرید و فروخت منع ہے	183	ہدایہ کی تائید	219
مسجد میں باوضو جانا حج کو جانا ہے	184	شیخ جیلانیؒ کا ایمان افروز ارشاد	220
قبرستان اور حمام میں نماز کی ممانعت	188	نماز کی مسنون قرأت	220
مسجد میں داخل ہوتے وقت کی دعا	189	ان آیات کے جواب دینے چاہئیں	221
مسجد سے نکلتے وقت کی دعا	189	رکوع کی دعائیں	229
نماز کے اوصاف اور قواعد کا بیان	190	قومے کا عروج	223
رسول اللہ ﷺ کی نماز کا طریقہ	192	رسول اللہ ﷺ کی نماز کے ارکان اربعہ	240
			245

Scanned with CamScanner

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
مسئلہ رفع الیدین	246	جلسے کی تاکید شدید	282
رفع الیدین سے چڑ	247	جلسے میں پڑھنے کی مسنون دُعا	282
رسول اللہؐ وفات تک رفع الیدین	250	تشہد میں بیٹھنا	285
کرتے رہے۔	250	مسئلۂ رفعِ سبابہ	287
شاہ ولی اللہؒ دہلوی کا فتویٰ	252	آخری قعدہ	294
مولانا عبدالحیؒ کا فتویٰ	252	مسیح دجال	300
درمختار کا فتویٰ	253	فتنۂ زندگی	301
رفع الیدین کے متعلق چار سو روائتیں	253	بارگاہِ ایزدی سے رخصت	039
حضرت پیر جیلانیؒ کا فتویٰ	256	اذکار بعد نماز	311
لڑو جھگڑو نہیں	257	دعائے رسولؐ میں زیادتی	313
سجدے کی معراج	257	جبن سے پناہ	318
سجدہ سات اعضاء پر	263	بخل سے پناہ	318
نہایت درجہ قربِ خدا	268	ارذل العمر سے پناہ	318
بہشت میں رسولِ خداؐ کا ساتھ	269	ستر ہزار فرشتوں کی دعائیں لینے کا وظیفہ	322
سجدے کی دُعائیں	271	سجدۂ سہو کا بیان	331
رکوع اور سجدے میں پیٹھ سیدھی	272	تین یا چار رکعت کے شک پر	331
کرنے کا حکم	280	سجدۂ سہو کا طریقہ	331
جلسے کا مقام	280	قعدۂ اولیٰ کے ترک پر سجدہ	332
	281		

Scanned with CamScanner

عنوان	صفحہ
نماز سے فارغ ہو کر باتیں کر چکنے کے	333
بعد سجدہ	333
چار کی جگہ پانچ رکعت پڑھنے پر سجدہ	334
نماز باجماعت کا بیان	
ستائیس نمازوں کا ثواب	336
نابینا بھی مسجد میں جائے	337
منافقوں پر بھاری نمازیں	337
عورتوں کو مسجدوں کی اجازت	338
حدیث کے مطابق نماز کے متفرق مسائل	340
نماز کی صفوں کی برابری کا بیان	344
صفوں کی برابری	344
صفوں میں مل کر کھڑا ہونے کا حکم	346
ستره کا بیان	356
امامت کا بیان	359
امام کے فرائض	360
اماموں پر وبال	362
مقتدیوں کے لیئے متابعت امام کے	364
احکام	364

عنوان	صفحہ
رسولِ خداؐ جب پیشانی زمین پر رکھ	365
چکتے تو پھر صحابہؓ قومہ سے جھکتے	365
گدھے کا سر	366
نماز کی سنتوں کا بیان	〃
رسولِ خدا سنّتیں گھر میں پڑھتے تھے	369
فجر کی سنّتیں فرضوں کے بعد پڑھ سکتے	373
ہیں۔	373
نمازوں کی رکعتوں کی تعداد	375
نماز وتر کا بیان	376
پانچ، تین اور ایک وتر	378
درمیان میں کوئی تشہد نہیں	379
تین وتروں کی قرأت	381
حوادث نازلہ کی دعائے قنوت	387
نماز تہجد کا بیان	389
تہجد کی نماز کا طریقہ	391
رسولِ خداؐ کی نمازِ شب کا غالب معمول	393
تہجد کی دُعائے افتتاح	398
نماز تراویح کا بیان	400

Scanned with CamScanner

عنوان	صفحہ
رسولِ خدا نے تین رات تراویح پڑھائی	401
حضورؐ نے رمضان میں تہجد نہیں پڑھی	402
نماز تراویح گیارہ رکعت ہے	403
رسول خداؐ نے تراویح گیارہ رکعت پڑھائی	403
حضرت عمرؓ نے گیارہ رکعت تراویح کا حکم دیا	405
رسولِ خداؐ کے سامنے آٹھ تراویح	408
جمعہ کی نماز کا بیان	409
جمعہ قیامت تک فرض ہے	409
جمعہ کے متفرق مسائل	412
دورانِ خطبہ میں دو رکعت پڑھو	417
گردنیں نہ پھلانگو	418
احتباطلی بدعت ہے	420
سفر میں نماز قصر کا بیان	421
قصر انیس ۱۹ دن تک ہے	423
جمع بین الصلوٰتین در سفر	424
سفر میں سنتیں معاف ہیں	425
نماز استخارہ کا بیان	428

عنوان	صفحہ
نماز عیدین کا بیان	430
عورتیں عیدگاہ میں	433
عورتوں کی حالتِ زار	434
عیدین کی نماز کا طریقہ	438
بارہ تکبیریں	440
سورج اور چاند گہن کی نماز کا	441
بیان	441
نماز استسقاء کا بیان	446
نماز ضحیٰ اور اشراق کا بیان	452
نماز تسبیح کا بیان	454
نماز تسبیح کی دعا	455
مریض کی عیادت کا بیان	458
عیادت کی دعائیں	458
معوذات کا دم۔ جبریل کا دم	460
عالم نزع میں تلقین شہادتین	462
میت پر پیٹنا بین کرنا حرام ہے۔	463
نماز جنازہ کا بیان	464
جنازہ میں سورۂ فاتحہ	465

Scanned with CamScanner

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
جنازہ میں دعائیں	467	دُعا کے آداب	483
تدفین سے متعلق	474	شرکیہ وظائف	483
قبروں کو پختہ بنانے کی ممانعت	476	تمام مطالب وحوائج کا ایک	484
امام اعظمؒ کا فتویٰ	477	مجرب التاثیر وظیفہ	484
قبروں کی زیارت	477	مخلوق کے شر سے بچنے کا حصار	487
زیارت قبور کی دُعائیں	477	فراخیٔ رزق کے اعمال	488
خاتمہ اور دُعا	478	متفرق اذکار اور دعائیں	489
رسول اللہ کی فرمودہ دُعائیں	480	ہر روز مانگنے کی نورانی دعائیں	506

Scanned with CamScanner

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

نقشِ اوّلیں

﴿ اِنَّ الۡحَمۡدَ لِلّٰهِ نَحۡمَدُهٗ وَ نَسۡتَعِيۡنُهٗ مَنۡ يَّهۡدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنۡ يُّضۡلِلۡ فَلَا هَادِىَ لَهٗ وَاَشۡهَدُ اَنۡ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهٗ لَا شَرِيۡكَ لَهٗ وَاَشۡهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُهٗ وَ رَسُوۡلُهٗ اَمَّا بَعۡدُ: فَاِنَّ خَيۡرَ الۡحَدِيۡثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَ خَيۡرَ الۡهَدۡىِ هَدۡىُ مُحَمَّدٍ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ) وَ شَرَّ الۡاُمُوۡرِ مُحۡدَثَاتُهَا وَكُلُّ مُحۡدَثَةٍ بِدۡعَةٌ ضَلَالَةٌ ﴾

حکیم محمد صادق سیالکوٹیؒ (متوفی ۱۴۰۵ھ بمطابق ۱۹۸۶ء) کثیر التصانیف مصنف اور سلفی العقیدہ عالم تھے۔

"مولانا حکیم محمد صادق سیالکوٹی، فاضل السنہ شرقیہ، مردم خیز خطہ سیالکوٹ کے مایہ ناز سپوت تھے۔ علوم مولانا حافظ ابراہیم سیالکوٹی سے حاصل کئے۔ پورہ ہیراں بازار میں اُن کا مطب تھا۔ جامع اہل حدیث ڈپٹی باغ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا کرتے تھے۔ اولاد نرینہ سے محروم تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے اُن کی تمام ذہنی صلاحیتوں، دماغی قابلیتوں اور جسمانی قوتوں کو تصنیف و تالیف کے لئے مجتمع کر دیا تھا۔ کتاب و سُنت کی تعلیمات کو عام کرنے اور مسلک اہل حدیث کو فروغ دینے میں اُنہوں نے تین درجن (۳۶) سے زائد کتابیں لکھیں جن کے بیسیوں ایڈیشن نعمانی کتب خانہ لاہور سے شائع ہو چکے ہیں۔ اُن کی کتابوں کو اللہ تعالیٰ نے ہزارہا لوگوں کے لئے ہدایت کا باعث بنایا۔ ہزارہا لوگ ان کی تصانیف پڑھ کر کاروان عمل بالحدیث میں شامل ہو گئے۔ پاکستان، ہندوستان کے علاوہ سعودی عرب اور

Scanned with CamScanner

یورپ میں بھی ان کی کتابیں پڑھی گئیں اور پڑھی جا رہی ہیں۔

یہ حقیقت ہے کہ عصر حاضر میں مولانا صادق سیالکوٹی کی کتابیں مسلک کے فروغ کے لئے نسخہ کیمیا کی حیثیت رکھتی ہیں۔ ان کا یہ صدقہ جاریہ قیامت تک باقی رہے گا۔ (انشاء اللہ)

مولانا جون ۱۹۸۶ء کو وفات پا گئے اور اپنے پیچھے اپنی معنوی اولاد: کتابیں چھوڑ گئے جو قیامت تک رشد وہدایت کا باعث ہوں گی اور مولانا کے لئے صدقہ جاریہ ثابت ہوں گی۔ (انشاء اللہ العزیز) آپ کے جنازہ میں عوام کی بہت بڑی کثرت تھی۔ علماء کا جم غفیر بھی آپ کے جنازہ میں شریک تھا۔ نماز جنازہ علامہ اِحسان اِلٰہی ظہیر شہید ؒ نے بڑے خشوع و خضوع کے ساتھ رو رو کر پڑھائی۔

(ہفت روزہ اَہل حدیث لاہور۔ جولائی ۱۹۸۶ء، تحریک اَہل حدیث تاریخ کے آئینے میں ص ۴۵۰)

آپ کی پیاری کتابوں سے عامۃ المسلمین کو بے حد فائدہ پہنچا ہے اور پہنچ رہا ہے۔

اِن کتابوں میں ایک شہرہ آفاق کتاب "صلوۃ الرسول" صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

راقم الحروف نے "نماز نبوی" کی تخریج احادیث (جسے دارالسلام ریاض 'لاہور' نے اِنتہائی آب و تاب کے ساتھ شائع کیا ہے) کے بعد برادرم و محترم مولانا مبشر احمد ربانی حفظہ اللہ کی ترغیب پر "صلوۃ الرسول" کی طرف توجہ کی اور مختصر وقت میں اس کی احادیث و آثار وغیرہ کی تخریج باحوالہ کر دی۔ ہر حدیث کا حکم بھی بیان کر دیا تاکہ صحیح اور ضعیف کی تمیز بھی ہو جائے۔

اِس سلسلے میں برادرم نصیر احمد کاشف ہارون آباد' راولپنڈی نے بھی حوالہ جات کی تلاش میں کافی تعاون کیا۔ جزاہ اللہ خیراً مصنف رحمہ اللہ نے مشکوٰۃ وغیرہ پر اِعتماد کرتے ہوئے احادیث کو نقل کیا تھا۔ لہٰذا فضائل وغیرہ میں بعض ضعیف احادیث بھی آگئیں۔ راقم الحروف نے ایماناً واحتساباً ان روایات کا ضعف اور وجہ ضعف بھی بیان کر دیا ہے۔

فضائل میں ضعیف روایات کی روایت کے بارے میں بعض علماء کا موقف یہ ہے کہ ایسا کرنا جائز ہے۔ لیکن ہمارے نزدیک راجح یہی ہے کہ فضائل میں ضعیف حدیث معتبر ہے نہ مسائل میں۔ جب صحیح احادیث بکثرت موجود ہیں والحمد للہ تو خواہ مخواہ ضعیف کو ہی اپنی بنیاد بنا لینا کیوں کر جائز ہو سکتا ہے۔

Scanned with CamScanner

حکیم صاحب رحمہ اللہ معذور ہیں۔ اُنہوں نے حسب اِستطاعت ان احادیث کو باحوالہ نقل کیا ہے۔ تخریج اَحادیث اور تحقیق نصوص کا اُن کے دور میں عام رواج نہیں تھا۔ اب الحمد للہ کتب اَحادیث کی کثرت اور نایاب کتابوں کے منظر عام پر آنے کی وجہ سے تحقیق کرنا بہت آسان ہوگیا ہے۔

فضائل میں ضعیف اَحادیث کا لے آنا صرف حکیم محمد صادق رحمہ اللہ پر ہی موقوف نہیں ہے بلکہ دیوبندیوں و بریلویوں کے مستند علماء اور حنفی فقہاء نے اپنی تصانیف کو ضعیف بلکہ موضوع روایات سے بھر رکھا ہے۔ مثلاً شیخ زکریا سہارنپوری صاحب کی کتاب "فضائل اَعمال" وغیرہ۔

ماسٹر اَمین اوکاڑوی دیوبندی صاحب کی کتابوں میں موضوع بلکہ بے اصل روایات موجود ہیں مثلاً دیکھئے "مجموعہ رسائل" جلد دوم ص ۱۶۹ حدیث

﴿ لاَ جمعة اِلا بخطبة ﴾ بوضعه الا وکاروی

اللہ تعالیٰ جناب ضیاء الحق صاحب ﴿نعمانی کتب خانہ لاہور﴾ کو جزائے خیر دے کہ انہوں نے کافی تگ و دو اور محنت کے بعد "صلوٰۃ الرسول" کو مختصر و جامع تخریج کے ساتھ شائع کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء

آخر میں قارئین کرام سے درخواست ہے کہ کتاب میں کسی قسم کی خامی یا غلطی پائیں تو اِطلاع دیں۔ بصد شکریہ اِصلاح کی جائے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

اللہ رب العزت سے دُعا ہے کہ وہ راقم الحروف کی اِس حقیر کوشش کو قبول فرمائے اور اِسے میرے گناہوں کی معافی کا ذریعہ بنادے۔ (آمین)

حافظ زبیر علی زئی

حضرو (اٹک)

۳۔ ذوالحجہ ۱۴۱۹ھ

تاثرات

اللہ تبارک وتعالیٰ نے مسلمانوں پر جو فرائض لازم کیے ہیں ان میں سے نماز ایک اہم فریضہ ہے اور دین اِسلام کا اِنتہائی اہم اور غیر مبہم رکن ہے۔ اسکی فرضیت پر قرآن حکیم میں بیسیوں آیات موجود ہیں۔ اور اس کی ادائیگی کا وہی طریقہ معتبر سمجھا جائے گا جو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھلایا اور بتایا۔

اِرشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴾ [النور ۲۴ : ۵۶]

ترجمہ: "اور نماز قائم کرو اور زکاۃ ادا کرو اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اِطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے اقامت صلوۃ اور ادائے زکوۃ کے بعد اِطاعت رسول کا حکم فرما کر واضح کر دیا کہ اقامت صلوۃ وغیرہ کا فریضہ صحیح تبھی ادا ہو گا۔ جب اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اِطاعت میں ادا کیا جائے۔ لہٰذا نماز کو سنت نبوی کے مطابق ادا کرنا لازمی و ضروری ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی اِرشاد گرامی ہے۔

﴿ صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي ﴾

[صحیح بخاری کتاب الاذان باب الاذان للمسافرین (۶۳۱)]

ترجمہ: "تم نماز اس طرح پڑھو جس طرح مجھے نماز ادا کرتے دیکھتے ہو۔"

نماز کی اسی اہمیت کے پیش نظر آئمہ محدثین رحمہم اللہ اجمعین نے اس موضوع پر متعدد کتب تالیف کیں۔ اور اسی سلسلے کی ایک کڑی حکیم محمد صادق سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ کی ﴿صلوۃ الرسولؐ﴾ ہے۔ جس میں اُنہوں نے نماز کے بہت سارے مسائل کو کتاب و سُنّت کی رُو سے پیش فرمایا ہے۔ اور یہ کتاب بہت سارے افراد کی راہنمائی کا سبب بنی ہے اور ہزاروں لوگ اسے پڑھ کر سُنّت نبوی کے مطابق نمازیں ادا کرنے لگے۔ راقم الحروف کے اہل حدیث ہونے کے اسباب میں سے ایک بڑا سبب ﴿صلوۃ الرسولؐ﴾ ہے۔

یہ کتاب اتنی متداول اور معروف ہے کہ اسے ہر محب سُنّت نے اپنے گھر کی لائبریری کی زینت

Scanned with CamScanner

بنایا ہے اور پاک و ہند میں یکساں طور پر مقبول ہوئی ہے۔اس کی اہمیت کے پیش نظر اس میں مندرج احادیث کی تخریج فضیلۃ الشیخ ' محقق اہل حدیث ' عالم نبیل حافظ زبیر علی زئی حفظہ اللہ نے بڑے ہی احسن پیرائے میں کر دی ہے اور بعض مقامات پر اِنتہائی مفید نوٹ بھی لکھ دے ہیں۔اس ایڈیشن کی چند ایک خوبیاں درج ذیل ہیں۔

۱۔ ہر حدیث پر اسکے صحیح یا ضعیف وغیرہ ہونے کا حکم درج کر دیا گیا ہے۔

۲۔ ہر حدیث کا اہم مرجع و مصدر ذکر کیا گیا ہے اور لمبی تخریج سے کام نہیں لیا گیا۔

۳۔ مختصر تخریج عوام الناس کو مد نظر رکھ کر کی گئی ہے تاکہ قارئین حدیث کا حکم معلوم کر سکیں اور ضعیف روایت کی وجہ ضعف بتا کر کتاب کا حوالہ ذکر کر دیا گیا ہے۔

۴۔ احادیث پر صحت و ضعف کا حکم لگانے میں جمہور آئمہ محدثین کے اصول و قواعد کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔

۵۔ بعض مقامات پر کتاب کے متن میں ضروری اصلاح کر دی گئی ہے اور مفید اضافے کو بریکٹ میں رکھا گیا ہے۔

۶۔ بعض مقامات پر تخریج میں اِنتہائی اہم اور مفید نوٹس ذکر کیے گئے ہیں۔

۷۔ اس کتاب کی کمپوزنگ کمپیوٹر کے جدید تقاضوں کے مطابق کی گئی ہے۔

۸۔ اسکی پرنٹنگ ' ڈیزائننگ وغیرہ میں حسب مقدور عمدہ کوشش کی گئی ہے اور راقم الحروف نے اسکی تصحیح و تنقیح میں حسب استطاعت حصہ ڈال دیا ہے۔تاکہ اس کار خیر کی بنا پر اس کے ہاں نجات ممکن ہو سکے۔

اس کتاب کا یہ ایڈیشن دیگر تمام ایڈیشنوں سے اعلیٰ و برتر ہے۔

اللہ تعالیٰ راقم الحروف ' مولف کتاب اور اس کے مخرج ' اور نعمانی کتب خانہ کے مالک بھائی ضیاء الحق کی کوششوں کو درجہ قبولیت سے نواز دے اور ہمارے لیے ذریعہ نجات اور توشہ آخرت بنا دے آمین۔

ابو الحسن مبشر احمد ربانی عفا اللہ عنہ

۱۹۹۹/۱۰/۲۸ء

Scanned with CamScanner

"صلوٰۃ الرسول" پر اخباروں کے تبصرے

اور

علماءِ کرام کی رائیں

روزنامہ "ڈان" کراچی

روزنامہ ڈان (اردو) کراچی۔ اپنی ۱۲ جولائی ۱۹۴۹ء کی اشاعت میں لکھتا ہے۔

۴۸۰ صفحات کی اس بصیرت افروز کتاب میں مصنف نے نماز کے متعلق جملہ مسائل ضروریہ عام فہم زبان میں یکجا کر دیئے ہیں، چونکہ نماز اسلام کے ارکانِ خمسہ میں سے ہے، اور ہماری روزمرہ زندگی کی تہذیب و تمدن کی بڑی حد تک ضامن و معاون۔ اس لیے لازم ہے کہ اس کو کتاب وسنّت کی پوری اتباع کے ساتھ ادا کیا جائے۔ ہماری عبادات یکسر رواجی ہو کر رہ گئی ہیں۔ چنانچہ ادائے نمازیں بھی بے ضابطگیاں ہیں۔ مصنف نے ان کا بالوضاحت ذکر کیا ہے اور نماز پنج وقت کے علاوہ مسنون۔ مؤکدہ۔ موقتی ہر نوع کی نماز۔ ادعیہ۔ اوراد و وظائف پر دلائل کے ساتھ روشنی ڈالی گئی ہے۔ کتاب اس قابل ہے کہ ہر مسلمان مرد و عورت اس کا مطالعہ کرے اور ہر مسلمان گھرانے میں بالالتزام رہے تاکہ علامہ اقبالؒ کے الفاظ میں شامتِ اعمال سے بچا جا سکے ؎

تیری نماز بے سرور، تیرا امام بے حضور
ایسی نماز سے گذر، ایسے امام سے گذر

روزنامہ "انقلاب" لاہور

روزنامہ "انقلاب" لاہور اپنی ۱۷ اکتوبر ۱۹۴۹ء کی اشاعت میں لکھتا ہے ۔

"اس کتاب میں مولانا محمد صادق سیالکوٹی نے غسل، وضو، تیمم اور نماز کے مسائل براہ راست احادیث صحیحہ سے اخذ کر کے جمع کر دیئے ہیں۔ ہر قسم کی نمازوں کے متعلق اور ادعیہ ماثورہ کے متعلق جو نماز میں پڑھنی چاہئیں، پوری تفصیل درج کی ہے اور نہایت سادہ و سلیس زبان میں ہر مسئلے کو واضح کیا ہے۔ کتاب کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں نہایت احتیاط سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے تمام تر آداب و اوضاع جمع کئے ہیں اور احادیث کے سوا اور کسی ذریعے سے مدد نہیں لی۔ ہر مسلمان کو چاہیئے کہ اس بابرکت کتاب کو خریدے اور معلوم کرے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح نماز پڑھتے تھے۔"

ہفت روزہ "آفاق" لاہور

ہفت روزہ "آفاق" لاہور اپنی ۴ نومبر ۱۹۴۹ء کی اشاعت میں لکھتا ہے،

"اس کتاب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس طرح نماز پڑھتے تھے صحیح احادیث کے ذریعہ اس کی مکمل صورت پیش کی گئی ہے۔ بے شک اس موضوع پر اردو زبان میں یہ ایک جامع اور مکمل کتاب ہے۔ اور نماز کا کوئی پہلو نہیں جو اس میں چھوڑا گیا ہو۔"

ماہنامہ "صحیفہ" کراچی

ماہنامہ "صحیفہ" کراچی اپنی ماہ اکتوبر ۱۹۴۹ء کی اشاعت میں لکھتا ہے ۔

Scanned with CamScanner

"یہ صلوٰۃ الرسولؐ" نماز کی کتاب ہے۔ مولانا حکیم محمد صادق صاحب سیالکوٹی اس کے مصنف ہیں۔ قیامت کے روز سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا۔ نماز درست نکلی تو باقی اعمال کو دیکھا جائے گا ورنہ تمام اعمال برباد ہوں گے۔ اس لیے لازم ہے کہ نماز سنّت نبویؐ کے مطابق ادا کی جائے۔ لہٰذا آپ کتاب مذکور کو منگوا کر اپنی نماز کو سنّتِ نبویؐ کے مطابق درست کرلیں۔ فاضل مصنّف نے اس میں حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی نماز کا نقشہ پیش کیا ہے۔" شکر اللہ سعیہ!

روزنامہ "احسان" لاہور

روزنامہ "احسان" لاہور اپنی ۲۱ جنوری ۱۹۵۳ء کی اشاعت میں لکھتا ہے۔

"مولانا محمد صادق سیالکوٹی اخبار بین طبقے سے محتاجِ تعارف نہیں۔ مذہبی موضوعات پر آپ کے مضامین فاضلانہ مقامی روزناموں میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔ اس کے علاوہ اسلامی تعلیمات اور سیرت مبارک پر آپ کی متعدد تصانیف شائع ہو چکی ہیں۔

"صلوٰۃ الرسولؐ" جیسا کہ نام سے ظاہر ہے، یہ بتلاتی ہے کہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کس طرح ادا فرماتے تھے، نماز کے متعلق اسلام نے جو احکام دیئے ہیں ان سے مسلمان ناواقف نہیں۔ نماز کسی حالت میں حتّٰی کہ بسترِ مرگ پر بھی معاف نہیں۔

بہت سے مسلمان نماز تو ادا کرتے ہیں مگر وہ اس امر سے واقف نہیں ہوتے کہ صحیح نماز کس طرح ادا کی جائے۔ غلط طریقے سے نماز ادا کی جائے تو وہ منہ پر پھینک دی جاتی ہے۔

صحیح نماز تو وہی ہے جو رسولِ اکرمؐ ادا فرماتے تھے۔ اس لیے فاضل مصنّف

نے مستند اور صحیح احادیث کی مدد سے " صَلٰوۃُ الرَّسُوْلؐ " میں بتلایا ہے کہ حضور انورؐ کس طرح نماز ادا فرماتے تھے، اس کے ساتھ احادیث کی مدد سے غسل، وضو، تیمم اور ہر قسم کی نمازِ مسنون، مؤکد، موقتی اور اوراد و وظائف بالتفصیل بیان کئے گئے ہیں۔

اس کتاب کی افادیت اس وقت واضح ہو گی جب ہم اپنی ادائیگی نماز کا صحیح طریق نماز سے مقابلہ کریں یا کبھی کسی مسجد میں جا کر عام مسلمانوں کو نماز ادا کرتے دیکھیں۔

بلا خوفِ تردید یہ کہا جا سکتا ہے کہ اپنے موضوع پر یہ ایک جامع مدلل اور مکمل تصنیف ہے اور کسی مسلمان کا گھر اس کتاب سے خالی نہیں ہونا چاہیئے۔"

روزنامہ "زمیندار" لاہور

روزنامہ "زمیندار" اپنی ۲۴ نومبر ۱۹۵۱ء کی اشاعت میں لکھتا ہے، "بے عملی آزادی اور بے راہ روی کے موجودہ دَور میں مسلمان اپنے فرضِ اوّلین کے آداب و قواعد سے جس قدر ناآشنا ہو گئے ہیں اور جس تیزی سے غافل ہوتے جا رہے ہیں اس سے پہلے کسی زمانہ میں ایسا نہیں ہؤا۔ انتہا یہ ہے کہ نماز کے اسلوب و ضوابط کو تفصیل کے ساتھ غالباً ۵ فی صدی مسلمان بھی بمشکل بیان کر سکیں گے، ایسی حالت میں اس بات کی اشد ضرورت تھی کہ نماز کے اوضاع و آداب سے مسلمانوں کو روشناس کرایا جائے، مولانا محمدؐ صادق صاحب کی یہ سعیٔ حسنہ حد درجہ قابلِ قدر ہے کہ انہوں نے اپنی محنت و کاوش سے وقت کی اس اہم ترین ضرورت کو پورا کر کے ایک بڑا کارنامہ انجام دیا ہے۔ اس کتاب میں انہوں نے ہر قسم کی نمازوں اور ان کے آداب و طریق کو مستند احادیث کی مدد سے نہایت شرح و بسط کے ساتھ جمع کیا ہے اور یہ احتیاط خاص طور پر مدِّنظر رکھی ہے

Scanned with CamScanner

کہ جس طرح رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا فرماتے تھے اس صورت کا کوئی پہلو اور کوئی گوشہ باقی نہ رہنے پائے۔ زبان بے حد سادہ و عام فہم اور اسلوب بیان اتنا دلنشیں اختیار کیا گیا ہے کہ معمولی پڑھے لکھے لوگ بھی اس سے خاطر خواہ استفادہ کر سکتے ہیں غرضیکہ اپنے موضوع اور جامعیت کے اعتبار سے یہ کتاب اُردو زبان کی بے مثال تصنیف ہے اور اس کی افادی حیثیت کے پیشِ نظر ہم تمام تعلیم یافتہ مسلمانوں سے اس کے مطالعہ اور مصنف کی حوصلہ افزائی کی پُرزور سفارش کرتے ہیں۔"

روزنامہ "نوائے پاکستان" لاہور

"نوائے پاکستان" اپنی، نومبر ۱۹۵۱ء کی اشاعت میں لکھتا ہے: اس کتاب "صَلوٰۃُ الرَّسُولؐ" میں رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا مکمل ضابطہ بیان کیا گیا ہے۔ مولانا محمد صادق صاحب سیالکوٹی نے نماز کے تمام مسائل براہِ راست احادیث صحیحہ سے اخذ کر کے جمع کر دیئے ہیں۔ زبان سادہ و سلیس ہے اور اس قسم کی عام مذہبی کتابوں کے برعکس مصنف کا اسلوب بیان عام فہم ہے، نماز کے متعلق تمام مسائل اس کتاب میں لائے گئے ہیں۔

ماہنامہ "الحمراء" لاہور

"یہ کتاب مولانا محمد صادق سیالکوٹی کی تالیف ہے۔ اس ضخیم کتاب کا موضوع غسل، وضو، تیمم اور نماز کے مسائل ہیں، مولانا نے اس کتاب کی تالیف میں احادیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو چراغِ راہ بنایا ہے۔ نماز اسلام کے اہم ترین ارکان سے ہے۔

اس لیے اس کے آداب سے پوری واقفیت رکھنا ہر مسلمان مرد و عورت کا فرض ہے
اس کتاب کی ایک ہی جلد ہے جو کہ ہر مسلمان گھرانے میں موجود ہونی چاہیئے۔"

(جون ۱۹۵۲ء)

ہفت روزہ "الاعتصام" لاہور

زیرِ نظر کتاب "صلوٰۃ الرسول ﷺ" میں مصنف مدظلہٗ نے وضو تیمم اور نماز کے تمام مسائل پوری تفصیل کے ساتھ جمع کر دیئے ہیں۔ سب سے خوشی کی بات یہ ہے کہ مسائل میں احادیث سے استشہاد کیا گیا ہے۔ سنّت صحیحہ سے اس باب میں جو چیزیں ثابت ہیں قاری کو اس کتاب میں مل سکتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادات و اوضاع اور آپ کے طرزِ گفتگو کی بھی اس مجموعہ میں توضیح کی گئی ہے۔ فرائض کے علاوہ سنن۔ نوافل مثلاً صلوٰۃ حاجت۔ صلوٰۃ استسقاء نماز گہن۔ نماز جنازہ۔ اور استخارہ وغیرہ کی مفصل کیفیت درج ہے۔ زبان عام فہم اور سلیس ہے۔ مذکورہ نمازوں میں کہاں کہاں، کن کن ادعیہ کا پڑھنا مسنون ہے اس کے سب دلائل مع حوالہ جات درج ہیں چونکہ نماز اسلام کے ارکان خمسہ میں سے ہے، اس لیے دلائل میں بڑی احتیاط برتی گئی ہے۔ بغرض ان چار سو اسّی (۴۸۰) صفحات میں وہ سب کچھ آ گیا ہے جس کی اس سلسلہ میں ایک مسلمان کو احتیاج ہو سکتی ہے، کتاب افادی حیثیت سے اس لائق ہے کہ ہر مسلمان اس سے استفادہ کرے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ مصنف نے یہ کتاب لکھ کر بہت بڑی ضرورت کو پورا کر دیا ہے۔

۲۱۔ دسمبر ۱۹۵۱ء

ہفت روزہ "نوائے ملّت" مردان

حضرت مولانا محمد صادق صاحب سیالکوٹی نے "صلوٰۃ الرسولؐ" کے نام سے اُردو میں ایک کتاب شائع کی ہے۔ اس کتاب میں مولانا موصوف نے عام فہم اور دلنشیں پیرایہ میں نماز کے متعلق ضروری مسائل بیان کئے ہیں اور جملہ ضروری مسائل کا استشہاد صرف احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ مولانا محمد صادق صاحب نے نہایت تحقیق کے ساتھ نماز کے متعلق آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کے اقوال وافعال اور سنن و آداب کا نقشہ ایسے الفاظ میں کھینچا ہے کہ پڑھنے والے کی نظر میں پیغمبری نماز کا پورا نقشہ سامنے آجاتا ہے جس سے دل کو بے پناہ مسرّت حاصل ہوتی ہے۔ آج کل لوگ نماز کو جس بے توجہی اور حضور وخشوع کے بغیر پڑھتے ہیں اور جو بے قاعدگیاں برتتے ہیں وہ کسی سے مخفی نہیں، لیکن اس کتاب میں یہ تاثیر ہے کہ اسے ایک دفعہ پڑھ لینے کے بعد مشکل ہے کہ کوئی نمازی نماز کو باقاعدگی اور جملہ آداب کے ساتھ نہ پڑھے اللہ تبارک وتعالیٰ اس شاندار وعظیم دینی خدمت کے لیے مولانا کو دارین میں جزائے خیر دے۔ آمین۔"

(۷ اگست ۱۹۵۳ء)

پندرہ روزہ "نورِ توحید" لکھنؤ

یہ (صلوٰۃ الرسولؐ) حکیم مولانا محمد صادق صاحب کا ایک اسم با مسمےٰ رسالہ ہے جس میں نماز پنجوقتہ۔ نماز جمعہ، نماز عیدین، نماز جنازہ، نماز استسقاء، نماز تہجد وتراویح اور استخارہ ونماز تسبیح وغیرہ کا نہایت مفصل ومدلّل بعبارات احادیث وادعیات

مع ترجمہ بسیر حاصل بیان ہے، مزید خوبی یہ ہے کہ اختلافی مسائل کو احادیثِ شریفہ کے علاوہ خود مشاہیر علمائے احناف کے اقوال و فتاویٰ سے بطریق احسن مبرہن فرمایا گیا ہے عبارت نہایت شستہ، بیان سنجیدہ و مدلّل اور اپنے مقصد میں نہایت کامیاب و جامع رسالہ ہے۔ مختصر یہ کہ اُردو میں اتنا جامع اور کامیاب رسالہ نماز کے متعلق میری نظر سے نہیں گزرا۔"

(۲۵ مئی ۱۹۵۱ء)

ماہنامہ "فاران" کراچی

"نماز کو اچھی طرح تعدیلِ ارکان کے ساتھ پڑھنے کا حکم، پانی کے احکام، نجاستوں کی تطہیر کا بیان، غسل جنابت کا بیان۔ مسواک و وضوء کا بیان، غسل مسنون کی تفصیل، نماز کے فضائل، اذان کا بیان، مساجد کا بیان، نماز کے اوصاف و قواعد، سجدہ سہو۔ نماز باجماعت، امامت، نماز تہجد۔ تراویح۔ نماز جمعہ۔ صلوٰۃ قصر۔ نماز جنازہ ضحٰی۔ اشراق اور نماز استسقاء کا بیان۔ متفرق اذکار اور دعائیں۔

اس کتاب کے یہ اہم عنوانات ہیں جن سے اس کتاب کی افادیت اور اہمیت کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ اپنے موضوع پر اتنی جامع اور مدلّل یہ پہلی کتاب نگاہ سے گزری حکیم مولانا محمد صادق صاحب اہلِ حدیث مسلک رکھتے ہیں۔ اس لیے مسائل میں اس مسلک کی زیادہ ترجمانی کی گئی ہے مگر تشدّد اور خشونت کی جگہ نرمی، رفق اور وسعتِ نظر پائی جاتی ہے۔ اہلِ حدیث کی یہ خصوصیت ہے کہ وہ قیاس و اجتہاد کے مقابلہ میں اصل حدیث کے ظاہری معانی کو ترجیح دیتے ہیں۔ احناف اپنے مسلک کو زیادہ صحیح اور اقرب الی السنۃ سمجھتے ہیں توان کو چاہیئے کہ "صلوٰۃ الرسولؐ" جیسی سنجیدہ اور متاثر

Scanned with CamScanner

کرنے والی کتابوں کو پڑھ کر اپنے مسلک کے مطابق پڑھی جانے والی نماز پر صحیح حدیثوں سے دلیلیں لائیں۔

"صلوٰۃ الرسولؐ" کی تالیف میں خشیتِ الٰہی اور اطاعتِ رسولؐ کا جذبہ شریکِ کار ہے۔ کتاب و طباعت کا بھی خوب اہتمام کیا گیا ہے۔ زبان بھی سادہ اور عام فہم ہے۔

(فاران۔ جولائی ۱۹۵۵ء)

روزنامہ "نوائے وقت" لاہور

"مولانا محمد صادق سیالکوٹی اخباری قارئین کی ایک جانی پہچانی شخصیت ہیں۔ وہ اکثر مسائل پر اسلامی تعلیمات پر مضامین لکھتے رہتے ہیں۔ "صلوٰۃ الرسولؐ" میں انہوں نے نماز کے متعلق تمام ضروری معلومات جمع کرنے کی کوشش کی ہے۔ مختلف مسائل کے متعلق احکام کو بڑی شرح و بسط کے ساتھ بیان کیا گیا ہے، عربی عبارتوں کی کتابت خاص طور پر جلی اور صاف کرائی گئی ہے۔"

ماہنامہ "ترجمان" دہلی

"مولانا محمد صادق صاحب سیالکوٹی صاحبِ طرز انشاپرداز ہیں وہ "بادۂ کہن در جام نو" کے مصداق خالص مذہبی مباحث کو بھی زبان و بیان کے چٹخاروں کے ساتھ پیش کرتے ہیں اور اس کی وجہ سے پڑھتے ہوئے کسی کی طبیعت پر بار نہیں پڑتا زیرِ تبصرہ کتاب نماز کے فضائل و مسائل پر اسی طرز بیان میں لکھی گئی ہے۔ احادیث صحیحہ سے "صلوٰۃ الرسولؐ" کی صحیح شکل پیش کر دی ہے۔ اس کتاب کی جامعیت

کے پیشِ نظر یہ کہنا بجا ہے کہ اس کتاب کے ہوتے ہوئے اس عنوان پر دوسری کتاب کی چنداں ضرورت نہیں پڑے گی۔ "ترجمان دہلی۔ جون ۱۹۵۶ء"

حضرت مولینا محمد داؤد صاحب غزنوی ارشاد فرماتے ہیں :

"صلوٰۃ الرسولؐ"، مؤلفہ حکیم مولانا محمد صادق صاحب سیالکوٹی میری نظر میں گزری، اُردو زبان میں نماز کے متعلق جملہ مسائل جس تفصیل کے ساتھ بیان کئے ہیں میری نظر میں ایسی کوئی کتاب اس سے پہلے نہیں گزری۔ سب سے بڑی خوبی اس کتاب کو دیکھنے سے یہ معلوم ہوتی ہے کہ مسائل کا ذکر کرتے ہوئے اس کا استشہاد احادیث سے کرتے ہیں اور تمام مسائل سنّت کے مطابق بیان کرنے کی کامیاب کوشش کی گئی ہے سنّت رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم سے محبّت رکھنے والے حضرات بالخصوص اُردو دان طبقہ اس سے ضرور مستفید ہوگا۔

(مولینا محمد داؤد غزنوی شیش محل روڈ لاہور، ۱۰ جولائی ۱۹۴۹ء)

حضرت مولینا محمد اسمٰعیل صاحب محدّث ارشاد فرماتے ہیں :

"صلوٰۃ الرسولؐ" مل گئی، میں نے اس کے جستہ جستہ مقام پڑھے آپ نے وقت کی ایک اہم ضرورت کو پورا فرمایا ہے۔ اس قسم کی ایک کتاب جس میں نماز کے مسائل سنن صحیحہ کے مطابق ہوں دیر سے اس کی ضرورت محسوس ہو رہی تھی۔ شکر ہے کہ آپ نے اسے پورا فرمایا۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ نیز نزاعی مسائل میں مناسب اختصار سے کام لیا ہے، اس میں مناظرہ کی صورت اختیار نہیں کی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو مزید اعمالِ خیر

Scanned with CamScanner

کی توفیق عطا فرمائے۔ والسلام!

(مولینا) محمد اسماعیل گوجرانوالہ۔ ۲۱ رمضان المبارک ۱۳۶۸ھ

حضرت مولینا محمد عبداللہ صاحب ثانی امرتسری ارشاد فرماتے ہیں

"صلوٰۃ الرسولؐ" مصنفہ مولانا محمدؐ صادق صاحب سیالکوٹی کو میں نے دیکھا اور اس کے اکثر مقامات کو بنظرِ غائر پڑھا۔ کتاب اپنی طرز کی عمدہ تصنیف ہے اور حقیقت میں جملہ مسلمانوں کی عموماً اور اہل حدیث کی بالخصوص بڑی ضرورت کو پورا کر دیا ہے۔ عجیب بات یہ ہے کہ فاضل مصنف نے وقتی ضرورت کو بھی نظر انداز نہیں کیا۔ اللہ جزائے خیر دے اور اس رسالہ کے پڑھنے کی ہر مسلم کو خدا توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(مولینا) محمد عبداللہ مہاجر امرتسری از جڑانوالہ)

حضرت مولینا نور حسین صاحب گرجاکھی ارشاد فرماتے ہیں:

مولینا المکرم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کی مرسلہ کتاب "صلوٰۃ الرسولؐ" پہنچ گئی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ فَقَدْ وَجَدْتُہٗ شَیْئًا عَجِیْبًا وَّ کِتَابًا غَرِیْبًا تقبل اللہ تعالیٰ بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ۔ آمین! پیشتر ازیں کئی نمازیں نظر سے گزریں۔ اس قدر جامع۔ مکمل اور مدلل دیکھنے میں نہیں آئی۔ میں نے بھی ایک نماز صلوٰۃ النبیؐ کے نام سے شائع کی تھی۔ لیکن وہ بھی دوسری نمازوں کی طرح غیر مکمل تھی اس لیے خیال تھا کہ آئندہ اشاعت میں اس کو مکمل کر دیا جائے۔ لیکن اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! کہ آپ کی صَلٰوۃُ الرَّسُوْلِؐ نے تمام کمیوں کو پورا کر دیا ہے۔ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ آپ کو تمام مسلمانوں کی طرف سے

Scanned with CamScanner

جزائے خیر عطا فرمائے اور آپ کی مخلصانہ سعی کو مشکور اور صلوٰۃ الرسولؐ کو مقبول اور مسلمانوں کو اس سے بہرہ ور اور طالبینِ حق کے لیے ذریعہ نجات بنائے۔ آمین!

(مولینا نور حسین خطیب جامع مسجد گرجاکھ ضلع گوجرانوالہ۔ ۱۲ شوال ۱۳۶۸ھ)

مناظرِ اسلام حضرت مولینا احمد دین صاحب گکھڑوی ارشاد فرماتے ہیں

آپ کی کتاب مسمّٰی بصلوٰۃ الرسولؐ موصول ہوئی۔ میں نے اس کے بعض مقامات عموماً اور اس کے مسائل اختلافیہ خصوصاً بغور مطالعہ کئے، کتاب کو نہایت مستند اور مدلّل پایا۔

کتاب کی عبارت اور اسلوبِ بیان بھی عجیب ہے۔ ہر مسلمان اُردو خوان کو عموماً اور خصوصاً اہل سنّت والجماعت اہل حدیث کو اس کا مطالعہ کرنا چاہیئے بلکہ گاؤں کے علماء کو چاہیئے کہ اس کتاب کو اپنے نصاب میں داخل کر کے چھوٹے بچوں کو ضرور پڑھائیں تاکہ ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی تعلیم حاصل ہو جائے اور سب مسائل پر حاوی ہو جائیں۔ وہو المطلوب

(مولینا احمد دین گکھڑوی۔ حال وارد لائل پور۔ ۱۵ اگست ۱۹۴۶ء)

حضرت مولینا محمد صاحب گوندلوی ارشاد فرماتے ہیں:

آپ کی تصنیف "صلوٰۃ الرسولؐ" بعض بعض مقامات میں دیکھی۔ اسم بامسمّٰی نظر آئی۔ اللہ عزوجل آپ کو جزائے خیر دے۔ آپ نے عاشقانِ رسول کے لیے نماز اسوۂ رسول کے مطابق پیش فرمائی ہے اور ہر جزئی کے متعلق صحیح راہنمائی کرنے کی کوشش فرمائی ہے۔ یہ صحیح نماز دنیا و آخرت کی بہتری کی ضامن ہے۔ آپ کی تصنیف "صلوٰۃ الرسولؐ" طالب صدق کے لیے ایک نادر تحفہ ہے۔ اللہ عزوجل محبانِ رسول کو اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

العبد محمد گوندلوی

خطبہ رحمت للعالمین ﷺ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○

ا ــــــ لہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِیْنُہٗ (وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا (وَسَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا) مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلاَ مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْ فَلاَھَادِیَ لَہٗ وَ اَشْھَدُ اَنْ لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَحْدَہٗ لاَ شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

ترجمہ "سب تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں (اس لئے) ہم اس کی تعریفیں کرتے ہیں' اور (اپنے ہر کام میں) اسی سے مدد مانگتے ہیں۔ ہم اس (رب

لہ نبی اکرم ﷺ کا یہ وہ جامع اور مبارک خطبہ ہے جو حضور اپنے ہر وعظ اور تقریر کے شروع میں پڑھا کرتے تھے اور یہ خطبہ بالفاظ مختلف مسلم 'ابوداؤد' ترمذی وغیرہ میں موجود ہے۔

---

❶ **صحیح مسلم:** ((الجمعة: باب تخفیف الصلوۃ و الخطبة حدیث ٨٦٨))

✿ **سنن ابن ماجه:** ((النکاح: باب خطبة النکاح ١٨٩٣ واللفظ له'))

✿ **سنن نسائی:** ((النکاح: باب ما یستحب من الکلام عند النکاح (٦/ ٨٩' ٩٠ حدیث ٣٢٧٨ والزیادة الاخیرة "اشهد" منه'))

✿ **سنن ابی داؤد:** ((النکاح: باب فی خطبة النکاح' حدیث ٢١١٨ والزیادة الاولیٰ منه))

✿ **سنن نسائی:** ((الجمعة باب کیفیة الخطبة (٣/ ١٠٥ حدیث ١٤٠٣) والزیادة الثانیة منه))

Scanned with CamScanner

العالمین) سے اپنے گناہوں کی بخشش چاہتے ہیں، ہم اپنے نفس کی شرارتوں سے اللہ کی پناہ طلب کرتے ہیں، اور اپنے نفس کی برائیوں سے بھی اس کی پناہ میں آتے ہیں۔ (یقین مانو) کہ جسے اللہ راہ دکھائے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا۔ اور جسے وہ (خود ہی) اپنے در سے دھتکار دے اس کے لئے کوئی راہبر نہیں ہو سکتا۔ اور میں (تہ دل سے) گواہی دیتا ہوں۔ کہ معبود برحق (صرف) اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ اور وہ اکیلا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور (اسی طرح اعماق قلب سے) میں اس بات کا بھی گواہ ہوں کہ محمد (ﷺ) اس کے (خاص) بندے اور (آخری) رسول ہیں۔

۲ ــــ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَیْرَ الْحَدِیْثِ کِتَابُ اللّٰهِ وَ خَیْرَ الْهَدْیِ هَدْیُ مُحَمَّدٍ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) وَ شَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَ (کُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ) وَ کُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ (وَکُلُّ ضَلَالَةٍ فِی النَّارِ)

حمد و صلوٰۃ کے بعد (یقیناً) تمام باتوں سے بہتر بات اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے۔ اور تمام راستوں سے بہتر راستہ محمد (مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) کا ہے اور تمام کاموں میں بدترین کام وہ ہیں، جو اللہ کے دین میں اپنی طرف سے نکالے جائیں (یاد رکھو) دین میں جو کام نیا نکالا جائے وہ بدعت ہے، اور ہر بدعت گمراہی ہے، اور ہر گمراہی دوزخ میں لے جانے والی ہے۔

---

❷ صحیح مسلم ((دیکھئے صفحہ ۲۹ نمبر ۱))

✿ سنن النسائی: ((العیدین: باب کیف الخطبة (۱۸۹/۳ حدیث ۱۵۷۹) والزیادتان منه، و صححه ابن خزیمة (۱۴۳/۳ حدیث ۱۷۸۵)))

پیش رس

جبرائیل علیہ السلام کی امامت نماز

۳ــــ ابوداؤد اور ترمذی میں حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:-

اَمَّنِیْ جِبْرِیْلُ عِنْدَ الْبَیْتِ "خانہ کعبہ کے پاس جبریل علیہ السلام نے میری امامت (نماز) کی۔"

حضور ﷺ آگے فرماتے ہیں۔ فَصَلّٰی بِیَ الظُّهْرَ 'پس نماز پڑھائی مجھ کو ظہر کی ــــ وَصَلّٰی بِیَ الْعَصْرَ 'اور نماز پڑھائی مجھ کو عصر کی ــــ فَصَلّٰی بِیَ الْمَغْرِبَ 'اور نماز پڑھائی مجھ کو مغرب کی ــــ وَصَلّٰی بِیَ الْعِشَاءَ 'اور نماز پڑھائی مجھ کو عشاء کی ــــ وَصَلّٰی بِیَ الْفَجْرَ 'اور نماز پڑھائی مجھ کو فجر کی۔" ملہ (رواہ ابوداؤد والترمذی)

ملہ اس طویل حدیث میں یہ صاف لکھا ہوا ہے کہ جبریل علیہ السلام نے پہلے دن زوال کے وقت نماز ظہر پڑھائی' ایک مثل پر عصر پڑھائی' دوسرے دن ایک مثل پر ظہر پڑھائی اور دو مثل پر نماز عصر پڑھائی۔ اور فرمایا: (ہر نماز کا) وقت ان دو وقتوں کے درمیان ہے۔ ملخصاً
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ظہر کا وقت زوال سے ایک مثل تک رہتا ہے۔ اور عصر کا وقت ایک مثل سے لے کر دو مثل تک رہتا ہے۔ دوسری احادیث سے یہ ثابت ہے کہ جس نے غروب آفتاب سے پہلے ایک رکعت پائی اس نے عصر کی نماز پالی۔ اسی طرح جس نے طلوع شمس سے پہلے ایک رکعت پائی اس نے صبح کی نماز پالی (متفق علیہ: مشکوۃ ج ۱ ص ۱۹۱ ح ۶۰۱: الصلوۃ: باب تعجیل الصلوات)
لہٰذا معلوم ہوا کہ عصر کا افضل وقت دو مثل تک اور اصل وقت غروب آفتاب تک رہتا ہے۔

---

۳ حسن سنن ابی داؤد' ((الصلوۃ: باب ماجاء فی المواقیت' حدیث ۳۹۳))

✿ جامع ترمذی' ((الصلوۃ: باب ماجاء فی المواقیت' حدیث ۱۴۹ و قال: "حسن" اسے ابن خزیمہ (۱/ ۱۶۸) اور حاکم (۱/ ۱۹۲) وغیرہما نے صحیح کہا ۴۰۔))

Scanned with CamScanner

نماز باقاعدہ پڑھنے کا حکم

امامت جبریل علیہ السلام کی حدیث سے معلوم ہوا- کہ نماز کا درجہ اتنا بلند ہے- اس کی اہمیت اللہ کے نزدیک اتنی اعلی و ارفع ہے- اور اسے مخصوص ہیئت' مقررہ قاعدوں- متعینہ ضابطوں' اور نہایت خشوع و خضوع سے ادا کرنا اس قدر ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تعلیم امت کے لئے جبریل علیہ السلام کو ہادی عالم ﷺ کے پاس بھیجا- جبریل علیہ السلام نے اللہ کے حکم کے مطابق رسول اللہ ﷺ کو نماز کی کیفیت' ہیئت اس کے اوقات' اور اس کے قاعدے سکھائے- اور پھر حضور انور ﷺ جبریل امین کے بتائے اور سکھائے ہوئے وقتوں' طریقوں' قاعدوں' اور ضابطوں' کے مطابق نماز پڑھتے رہے- اور ساتھ ہی امت کو حکم دیا:-

۴ــــ صَلُّوْا كَمَا رَأَيْتُمُوْنِيْ أُصَلِّيْ (بخاری)

تم بعینہ اس طرح نماز پڑھو' جس طرح تم نے مجھ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا- ؎۱۵

مسنون نماز قبول ہوتی ہے

رسول اکرم ﷺ کے اس ارشاد پاک سے یہ ثابت ہوا کہ ہماری نماز کی شکل و صورت' اور قولی و فعلی حالت ہو بہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے نمونے کے مطابق ہونی چاہیے' اور حضور ﷺ کی نماز کے ساتھ ہماری نماز جتنی زیادہ مطابقت اور مماثلت رکھے گی- اللہ کے پاس قبولیت میں اتنا ہی زیادہ رتبہ پائے گی- اور اتنا ہی زیادہ اللہ کو راضی کرے گی-

اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں ہم کو تمام احکام قرآن' اپنے قول و فعل کی شکل میں دیئے ہیں' وہاں نماز کا حکم الٰہی بھی آپ نے ہمیں عملی صورت میں پہنچایا

؎۱۵ اس عام حکم میں تمام مرد' عورتیں اور بچے' بچیاں شامل ہیں-

۴ صحیح بخاری: ((الاذان' باب الاذان للمسافرین' حدیث ۶۳۱))

ہے۔ قرآن میں ارشاد ہوتا ہے۔ وَمَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ (پ۲۸:ع۴)
"اور جو دے تم کو رسول ﷺ (اپنے قول و فعل سے) پس پکڑ لو اس کو۔" تو اللہ کے حکم
فَخُذُوْهُ کے مطابق ہم پر رسول ﷺ کی مسنون نماز بھی پورے قاعدوں، اصولوں،
سنتوں، اور حدیثوں کے ساتھ پڑھنی ضروری ہوئی۔

فرمان لایزال مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ (پ۵:ع۸) کا مفہوم بھی یہی
ہے کہ "اللہ کے حکم کی تعمیل صرف اطاعت رسول کی صورت میں ہی تعمیل ہے۔" جس
طرح حضور انور ﷺ کی سنت اور چال کے خلاف عمل میں لایا ہوا کوئی اللہ کا حکم قبول
نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح نماز بھی آپ کے بتائے، سکھائے اور کر کے دکھائے ہوئے
طریقوں، قاعدوں اور اصولوں کے خلاف پڑھی ہوئی کیسے قبول ہو سکتی ہے؟

بے قاعدہ نماز، نماز نہیں ہوتی

۵ ــــ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلاً دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِيْ نَاحِيَةِ
الْمَسْجِدِ فَصَلّٰى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ عَلَيْكَ السَّلَامُ اِرْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ
لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلّٰى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ فَقَالَ وَ عَلَيْكَ السَّلَامُ
اِرْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ اَوْ فِي الَّتِيْ
بَعْدَهَا عَلِّمْنِيْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ۔ فَقَالَ اِذَا قُمْتَ اِلَى الصَّلٰوةِ

---

۵ مشکوٰۃ: ((الصلوۃ: باب صفۃ الصلوۃ))

✿ صحیح بخاری: ((الاذان باب وجوب القراءۃ للامام والمأموم الخ
حدیث ۷۵۷، ۶۲۵۱))

✿ صحیح مسلم: ((الصلوۃ باب وجوب قراءۃ الفاتحۃ فی کل رکعۃ الخ
حدیث ۳۹۷))

فَاَسْبِغِ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَءْ بِمَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَسْتَوِىَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا۔ وَ فِىْ رِوَايَةٍ ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَسْتَوِىَ قَائِمًا ثُمَّ افْعَلْ ذٰلِكَ فِىْ صَلٰوتِكَ كُلِّهَا۔

(مشکوۃ کتاب الصلوٰۃ بحوالہ بخاری، مُسلم)

ترجمہ "حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص مسجد میں داخل ہوا۔ اور رسول اللہ ﷺ مسجد کے کونے میں تشریف فرما تھے، اس شخص نے نماز پڑھی (اور رکوع و سجود، قومے، جلسے کی رعایت تعدیل نہ کی، اور جلدی جلدی نماز پڑھ کر) پھر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ پر سلام کیا۔ آپ ﷺ نے اس کو فرمایا۔ سلام ہو تجھ پر۔ پھر جا پس نماز پڑھ۔ پس تحقیق تو نے نماز نہیں پڑھی۔ پھر گیا وہ۔ پس نماز پڑھی۔ (جس طرح پہلے بے قاعدہ پڑھی تھی) پھر آیا۔ پس سلام کیا۔ پھر فرمایا حضور انور ﷺ نے 'سلام ہو تجھ پر' پھر جا پس نماز پڑھ۔ پس تحقیق تو نے نماز نہیں پڑھی۔ پس کہا اس شخص نے تیسری یا چوتھی بار 'نماز (بے قاعدہ) پڑھنے کے بعد۔ سکھاؤ مجھ کو (نماز پڑھنے کا صحیح قاعدہ) اے اللہ کے رسول (ﷺ) پس فرمایا آپ ﷺ نے! جب تو نماز کے ارادے سے اٹھے۔ تو (پہلے) خوب سنوار کر وضوء کر۔ پھر قبلہ رخ کھڑا ہو کر تکبیر (تحریمہ) کہہ، پھر قرآن سے جو تجھے میسر ہو پڑھ، پھر رکوع کر، یہاں تک کہ اِطمینان خاطر سے رکوع کرے تو۔ پھر اٹھا (سر رکوع سے) یہاں تک کہ کھڑا ہو تو سیدھا (قومہ میں) پھر سجدہ کر یہاں تک کہ اِطمینان خاطر سے سجدہ کرے تو۔ پھر اٹھا (سر اپنا) یہاں تک کہ اِطمینان خاطر سے بیٹھے تو (جلسہ میں)۔ پھر سجدہ کر، یہاں تک کہ اِطمینان خاطر سے سجدہ کرے تو، پھر اٹھا سر اپنا، یہاں تک کہ

Scanned with CamScanner

اطمینان خاطر سے بیٹھے تو (جلسہ استراحت میں - اور ایک روایت میں ہے کہ اٹھا (سر سجدے سے) یہاں تک کہ سیدھا کھڑا ہو جائے تو (دوسری رکعت کے لئے) یعنی اس روایت میں جلسہ استراحت مذکور نہیں) - پھر کر یہ (اسی طرح) اپنی تمام نماز میں - (بخاری، مسلم)

ناظرین کرام! آپ نے غور فرمایا، کہ اس حدیث میں جس نمازی کا ذکر ہے - وہ رکوع، اور سجود بہت جلدی جلدی کرتا تھا - قومے، اور جلسے کو اطمینان سے ٹھہر ٹھہر کر نہیں کرتا تھا - تو رسول اللہ ﷺ نے ہر بار اس کو فرمایا، کہ نماز پھر پڑھ - کیونکہ تو نے نماز پڑھی ہی نہیں ہے - معلوم ہوا - کہ رکوع، سجود، قومے، جلسے کا نماز میں اطمینان اور آرام سے پورا کرنا فرض ہے - کیونکہ حضور انور ﷺ نے ان ارکان کی عدم طمانیت کو نماز کے باطل ہونے کا سبب قرار دیا -

بے قاعدہ نماز منہ پر ماری جاتی ہے حضرت انس؄ سے مرفوعاً روایت ہے - کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

۶ —— وَمَنْ صَلاَّهَا لِغَيْرِ وَقْتِهَا وَلَمْ يُسْبِغْ لَهَا وُضُوْءَ هَا وَلَمْ يُتِمَّ لَهَا خُشُوْعَهَا وَلاَ رُكُوْعَهَا وَلاَ سُجُوْدَهَا خَرَجَتْ وَهِيَ سَوْدَآءُ مُظْلِمَةٌ تَقُوْلُ ضَيَّعَكَ اللّٰهُ كَمَا ضَيَّعْتَنِيْ حَتّٰى إِذَا كَانَتْ حَيْثُ شَآءَ اللّٰهُ لُفَّتْ كَمَا يُلَفُّ الثَّوْبُ الْخَلِقُ ثُمَّ ضُرِبَ بِهَا وَجْهَهٗ - رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ

(ترغیب و ترہیب)

ترجمہ "جس شخص نے نماز کو اس کا وقت ٹال کر (عمداً آخر وقت) پڑھا -

---

۶ **حسن لغیرہ،** ((ترغیب و ترہیب جلد ۱ صفحہ ۲۵۸ بحوالہ، طبرانی فی الاوسط (۸۶/۴ ح ۳۱۱۹)) اس کی سند ضعیف ہے لیکن اس کے متعدد شواہد ہیں مثلاً دیکھئے مسند الطیالسی (۵۸۵) وغیرہ))

اور اس کا وضوء بھی سنوار کر نہ کیا۔ اور دل کو بھی حاضر نہ رکھا اور رکوع اور سجدہ کو (مع قومہ جلسہ) خوب تسلی اور اطمینان سے پورا نہ کیا۔ تو جب وہ نماز رخصت ہوتی ہے، تو کالی بھجنگ ہوتی ہے (یعنی نور و برکت سے خالی ہوتی ہے) پھر وہ نماز اس نمازی کو کہتی ہے۔ جس طرح تو نے مجھے برباد کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسی طرح تجھے برباد کرے۔ یہاں تک کہ جب تھوڑی سی اونچی ہوتی ہے، جس قدر کہ اللہ پاک کو منظور رہو۔ پھر اس نماز کو چیتھڑوں میں لپیٹ کر اس نمازی کے منہ پر مار دی جاتی ہے۔

مسلمان بھائیو اور بہنو! غور کرو کہ جس کے لئے نماز بربادی کی دُعا کرے۔ اس نمازی کا انجام کیا ہوگا؟ رسول پاک ﷺ کی حدیث مذکور پڑھنے کے بعد ہر جلد باز' ٹھونگیں مارنے والے' رکوع و سجود' اور قومہ و جلسہ برائے نام کرنے والے نمازی کو آج ہی رب کے حضور تائب ہو جانا چاہئے۔ اور آئندہ نماز کو مسنون طریق کے مطابق آرام اور اطمینان سے پڑھنا چاہئے۔ کیونکہ اگر مسنون نمازیں ہوئیں۔ تو قیامت کو میزان میں رکھی جائیں گی اور بار آور ہوں گی۔ اور جو دُنیا میں ہی کالی سیاہ نمازیں چیتھڑوں میں لپیٹ کر منہ پر ماری گئی ہوں گی۔ (اللہ بچائے) کل قیامت کو کس طرح قبول ہوں گی؟

خلاف پیمبر ﷺ کسے راہ گزید!
کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید
محال است سعدی کہ راہِ صفا
تواں رفت جز در پئے مصطفیٰ ﷺ

ہماری نمازوں کا حال

اب آپ انصاف سے کہئے کہ مسلمان آج کل نماز کس طرح پڑھتے ہیں؟ جھٹ وضوء کیا' اللہ اکبر کہا' ثناء' الحمد اور اخلاص کو کتر کتر کر پڑھا- اور رکوع میں پہنچے- ابھی پیٹھ نہ سیدھی ہونے پائی تھی کہ مضطرب تسبیحات نے غیر مطمئن رکوع سے خلاصی پائی- سر اٹھاتے ہی سجدے میں گئے- (اور قومے کا پتہ ہی نہیں کہ وہ کیا ہوتا ہے- حالانکہ اس کے بغیر نبی اکرم ﷺ نے نماز کو باطل قرار دیا) بے قرار سجدے سے سر اٹھاتے ہی دوسرے سجدے کے بار گراں سے نجات پائی- اور کھڑے ہو گئے- (اور جلسے کا نام و نشان نہیں- جس کے فقدان سے نماز منتفی ہو جاتی ہے-) آپ نے اکثر دیکھا ہو گا کہ قریباً سب مسلمانوں کی نماز عام طور پر بے چین- رکوع و سجود غیر مطمئن' اور قومہ و جلسہ مضطرب' یا بے نشان ہوتے ہیں- عوام تو در کنار ائمہ مساجد کی نماز باجماعت میں قومہ و جلسہ مفقود' اور رکوع و سجود بے حضور ہوتے ہیں-

رسول اللہ ﷺ کی مسنون نماز کا حسین سراپا مسلمانوں نے بگاڑ کر رکھ دیا ہے' نماز تراویح کی دوڑ میں مقتدی امام کا پیچھا کرنے سے عاجز آ جاتے ہیں- امام جب قیام سے رکوع میں پہنچتا ہے- تو پھر مقتدیوں کے رکوع میں پہنچنے پر وہ قومے سے گزر جاتا ہے- اور مقتدی جب سجدے میں آتے ہیں- تو امام جلسے کی حدود پھاند چکا ہوتا ہے' اور جب مقتدی سجدے سے سر اٹھاتے ہیں- تو امام دوسرے سجدے کے بار سے سبکدوش ہو چکا ہوتا ہے- افسوس! یہ وہ دل خراش منظر ہے کہ علامہ اقبال" مرحوم کا یہ شعر بے ساختہ زبان پر آ جاتا ہے-

؎ تیری نماز بے سرور' تیرا امام بے حضور
ایسی نماز سے گزر' ایسے امام سے گزر

نماز کا چور

۷ ـــ وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْوَءُ النَّاسِ سَرَقَةً الَّذِیْ يَسْرِقُ مِنْ صَلٰوتِهٖ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ يَسْرِقُ مِنْ صَلٰوتِهٖ قَالَ لَا يُتِمُّ رُكُوْعَهَا وَلَا سُجُوْدَهَا۔ (رواہ احمد)

ترجمہ "حضرت ابو قتادہؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ چوری کے اِعتبار سے بہت برا چور لوگوں میں وہ شخص ہے جو اپنی نماز میں چوری کرتا ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! اور وہ کیونکر چوری کرتا ہے اپنی نماز؟ فرمایا! جو نہ پورا کرے رکوع نماز کا اور نہ سجدہ اس کا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اِرشاد پاک کے مطابق نماز کا چور، تمام چوروں سے بدتر چور ہے۔ اور کیا ہماری نمازوں کے سجدے، اور ناتمام رکوع نماز کی چوری نہیں ہے؟

کوّے کی ٹھونگیں

۸ ـــ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ شِبْلٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نُقْرَةِ الْغُرَابِ۔ (رواہ ابوداوٗد)

---

۷ **صحیح**، ((احمد (۳۱۰/۵) ➤ اسے ابن خزیمہ نے صحیح کہا (۳۳۱/۱، ۳۳۲ حدیث ۶۶۳)))

اس روایت کی ایک دوسری سند بھی ہے جسے ابن حبان (موارد ۵۰۳) حاکم (۲۲۹/۱) اور ذہبی نے صحیح کہا ہے۔ اس کے متعدد شواہد بھی ہیں۔

۸ **حسن** ((سنن ابی داؤد، الصلوۃ: باب صلاۃ من لا یقیم صلبہ الخ حدیث ۸۶۲ ➤ اسے ابن خزیمہ، حاکم اور ذہبی نے صحیح کہا ہے۔))

Scanned with CamScanner

ترجمہ "عبدالرحمنؓ بن شبل سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (سجدے میں) کوے کی (طرح) ٹھونگیں مارنے سے منع کیا۔"

جو لوگ سجدے سے جلدی سر اٹھالیتے ہیں۔ اور اٹھاتے ہی فوراً بغیر اطمینان سے بیٹھے پھر سجدے میں چلے جاتے ہیں، وہ کوے کی طرح ٹھونگیں مارتے ہیں۔ کیونکہ کوا دانہ اٹھاتے وقت زمین پر جلدی سے چونچ مار کر دانہ اٹھاتا ہے۔ اور پھر جلد ہی دوسرے دانہ کے لئے چونچ مار دیتا ہے۔

منافق کی نماز

٩ ــــ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ صَلٰوةُ الْمُنَافِقِ يَجْلِسُ يَرْقُبُ الشَّمْسَ حَتّٰى اِذَا كَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ قَامَ فَنَقَرَ اَرْبَعًا لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيْهَا اِلَّا قَلِيْلًا۔ (رواہ مسلم)

ترجمہ "حضرت انسؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ نماز (عصر کی جو آخیر وقت پڑھی جائے) منافق کی نماز ہے۔ کہ (منافق) بیٹھ رہتا ہے۔ انتظار کرتا ہے آفتاب کا۔ یہاں تک کہ جب ہو جاتا ہے درمیان دو سینگوں شیطان کے (یعنی غروب ہونے کے قریب ہو جاتا ہے) تو کھڑا ہوتا ہے (نماز کے لئے) پھر چار ٹھونگیں مارتا ہے۔ (یعنی جانور کے دانہ چگنے کی طرح جلدی جلدی کرتا ہے سجدے) اور نہیں یاد کرتا اس میں اللہ کو مگر تھوڑا۔"

عصر کی نماز میں آٹھ سجدے ہوتے ہیں۔ رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ

---

٩ مسلم: ((المساجد: باب استحباب التبکیر بالعصر حدیث ٦٢٢؛ مشکوۃ تنقیح الرواۃ جلد ا صفحہ ١٠٤، ١٠٥ او اللفظ لہ))

غروب آفتاب کے وقت نماز پڑھنے والا (بطور عادت کے) چار ٹھونگیں مارتا ہے۔ چونکہ پہلے سجدے کے بعد جب سر اچھی طرح نہ اٹھایا۔ اور فوراً دوسرا سجدہ کر دیا۔ تو حضور انور ﷺ نے دو سجدوں کو ایک ہی قرار دیا۔ اور ایسے ناقص اور غیر مطمئن سجدوں کو ٹھونگیں کہا۔

کیا آپ نے ایسے نمازی مسجد میں نہیں دیکھے۔ جو دھوپ زرد ہو جانے پر تنگ وقت میں عصر پڑھتے ہیں' اور پھر نہایت تیزی سے جلدی جلدی ٹھونگیں مارتے ہیں؟ وائے برحال ما! کہ رسول اللہ ﷺ ایسی نماز کو منافق کی نماز فرماتے ہیں۔

جماعت کے ہوتے کوئی نماز نہیں ہوتی

(۱۰) —— وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا صَلٰوةَ اِلَّا الْمَکْتُوْبَةَ۔

(رواہ مسلم)

ترجمہ "حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب نماز (کی جماعت) کھڑی ہو جائے تو سوائے فرض نماز کے کوئی نماز نہیں پڑھنی چاہیے۔"

کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ فجر کی نماز کی جماعت کھڑی ہے اور لوگ پاس سنتیں پڑھ رہے ہوتے ہیں؟ اور کیا ان لوگوں کا جماعت کی موجودگی میں سنتیں پڑھنا رسول اللہؐ کی نافرمانی نہیں ہے؟ جبکہ حضور انور ﷺ نے لَا صَلٰوةَ فرما کر ہر نماز کی نفی فرما دی ہے۔

---

(۱۰) مسلم ((صلاۃ المسافرین: باب کراھۃ الشروع فی نافلۃ الخ حدیث ۷۱۰))

"صلوٰۃ الرسول" کے لکھنے کا باعث

سطور بالا میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ مسلمان مسنون نماز میں کتنی بڑی بڑی غلطیاں کرتے ہیں۔ اور بعض غلطیاں اتنی خوفناک، اور اصول شکن ہیں کہ ان سے نماز باطل ہو جانے کا ڈر ہے۔ اکیلے نماز پڑھتے وقت بھی نمازی لاعلمی کی وجہ سے نماز کا حلیہ بگاڑ کر رکھ دیتے ہیں، اور دیکھ کر دل کڑھتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی بتائی ہوئی اور پڑھ کر دکھائی ہوئی باضابطہ نماز (جس کا اتباع امت پر واجب ہے) کجا۔ اور مسلمانوں کی رسمی بے قاعدہ نماز کجا۔ مسنون نماز کی ہیئت کذائیہ، اور مسلمانوں کی نماز کی صورت مروجہ میں بہت فرق ہے۔ اور جب نماز باجماعت پڑھی جاتی ہے تو دیکھ کر دل جلتا ہے۔ کہ اللہ کے پیغمبر ﷺ کے اِرشاد اور مقررہ اصول کے مطابق نہ صفیں سیدھی کی جاتی ہیں، نہ مل جل کر کھڑے ہونے کا خیال ہے، نہ مونڈھے سے مونڈھا، اور قدم سے قدم ملا کر صف بندی کرنے میں تعمیل رسول ﷺ کی جاتی ہے۔ کوئی تکبیر تحریمہ میں امام کی تکبیر کے اختتام سے پہلے ہی تکبیر کہہ کر ہاتھ باندھ لیتا ہے۔ کوئی امام کے سجدہ میں پہنچنے سے قبل ہی پیشانی زمین پر رکھ دیتا ہے اور کوئی امام کے کھڑا ہونے سے پہلے ہی قیام میں پہنچ جاتا ہے۔ علامہ مرحوم ٹھیک فرما گئے ہیں۔

ع مسلمانوں میں خوں باقی نہیں ہے!
محبت کا جنوں باقی نہیں ہے!
صفیں کج، دِل پریشاں، سجدہ بے ذوق
کہ جذبِ اندروں باقی نہیں ہے!

پھر بہت سے مسلمان نماز کے بعد کے اذکار سے بے خبر ہیں، کہیں اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ الخ میں اپنی طرف سے اضافہ کر رکھا ہے۔ کہیں اذان کے بعد کی مسنون دُعاء میں کچھ الفاظ بڑھا دیئے ہوئے ہیں اور کہیں وضوء میں ہر ہر عضو دھوتے وقت ایک ایک دُعاء پڑھنی (دین میں) وضع کر رکھی ہے۔ جس کا ذکر آگے آئیگا۔ غرض مسلمان مسنون اذکار عبادات، اور نمازوں کی جان پہچان میں بیگانے سے ہو گئے ہیں۔

؎ مسلم از سرِ نبی ﷺ بیگانہ شد

چونکہ **نماز** ارکان اسلام میں سے ایک بہت بلند پایہ رکن ہے اور عبادات الٰہی میں سے روزمرہ کی بڑی رفیع الشان عبادت ہے اور اس عبادت کو مسنون طور پر بجا لانا واجب ہے' اور مسلمانوں کی اکثریت مسنون نماز' اور اس کے متعلقہ مسائل سے ناواقف ہے' اس لئے میں نے ارادہ کیا۔ کہ اللہ کے پیارے رسول سید البشر ﷺ اکرم الاولین والاخرین' امام الانبیاء والمرسلین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم (ہماری جانیں آپ پر قربان) کی بتائی اور پڑھ کر دکھائی ہوئی نماز اور اس سے متعلق صدہا مسائل پر ایک مکمل اور مدلل کتاب لکھوں۔ تاکہ میرے پیارے مسلمان بھائی اور بہنیں اسے پڑھ کر نمازیں سنت کے مطابق ادا کریں۔ اور نماز کے مسائل متعلقہ سے کماحقہ' واقف ہو جائیں۔

اللہ کا شکر ہے کہ اس کی توفیق سے میرا ارادہ پورا ہوا۔ اور نماز سے متعلق یہ کتاب مکمل اور مدلل "صلوۃ الرسولؐ" کے نام سے آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ میری اعماق قلب سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کے پڑھنے' اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرماوے۔ آمین۔ اُمید ہے کہ

؎ ہر کجا ایں شاخ نرگس بشگفد!
گل رخانش دیدہ نرگس واں کنند

خادم ملت بیضاء

محمد صادق سیالکوٹی

یکم ربیع الثانی ۱۳۶۸ھ مطابق یکم فروری ۱۹۴۹ء

Scanned with CamScanner

کتاب اور سُنت کے اِتباع کا حکم

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ (پ٦)

یہ آیت ماہ ذوالحجہ ١٠ھ میں میدان عرفات میں نازل ہوئی' اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ "آج کے دِن (اے مسلمانو) میں نے تمہارے دِین کو کامل کر دیا ہے۔" اس آیت کے نزول کے تین ماہ بعد رسول اللہ ﷺ یہ کامل اور غیر ناقص دِین امت کو سونپ کر رفیق اعلیٰ سے جا ملے۔ اور اُمت کو وصیت فرما گئے۔

(١١) ـــ تَرَکْتُ فِیْکُمْ اَمْرَیْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّکْتُمْ بِھِمَا کِتَابَ اللّٰہِ وَ سُنَّۃَ رَسُوْلِہٖ (موطا امام مالک)

ترجمہ "حضور ﷺ نے فرمایا۔ میں تمہیں دو چیزیں ایسی دے چلا ہوں' کہ جب تک تُم انہیں مضبوط پکڑے رہو گے' ہرگز ہرگز گمراہ نہ ہو گے۔ ایک قرآن مجید۔ اور دوسری حدیث شریف۔"

پس معلوم ہوا کہ دِین کتاب اور سُنت پر تمام ہوا۔ یا اِسلام کتاب اور سُنت میں محدود ہے۔ اور یہ بھی ثابت ہوا کہ مسئلہ و فتویٰ صرف وہی صحیح اور قابل عمل ہے۔ جو قرآن اور حدیث کے ساتھ مدلل ہو۔

---

(١١) **صحیح:** ((مشکوٰۃ جلد ١ صفحہ ٦٦ حدیث ١٨٦ کتاب الایمان باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ' الفصل الثالث واللفظ لہ ➤ موطا امام مالک' القدر: باب النہی عن القول بالقدر صفحہ ٢/٨٩٩))

اس روایت کے متعدد شاہد ہیں۔ قرآن اور احادیث صحیحہ کے عمومی دلائل بھی اس کے موید ہیں۔ مشہور دیوبندی اور "وکیل اہلسنت پاسبان صحابہ" حافظ مہر محمد میانوالوی' وغیرہ نے بھی اسے صحیح کہا ہے۔ دیکھئے شیعہ کے ہزار سوال کا جواب" صفحہ ٣٩٣ جواب سوال نمبر ١٨٣

Scanned with CamScanner

سنت کا نافرمان نجات نہیں پائے گا صحیح بخاری میں رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

⓬ ـــــ كُلُّ اُمَّتِيْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ اَبٰى قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَنْ يَّاْبٰى قَالَ مَنْ اَطَاعَنِيْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ اَبٰى

ترجمہ "میری تمام امت بہشت میں داخل ہوگی، مگر جس نے اِنکار کیا۔ کسی نے پوچھا حضور ﷺ! وہ کون ہے جس نے اِنکار کیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا۔ جس نے اطاعت کی میری، وہ بہشت میں داخل ہوا۔ اور جس نے نافرمانی کی میری، پس اس نے اِنکار کیا۔"

حضور ﷺ کے اِس فرمان سے معلوم ہوا کہ آپ ﷺ کی حدیث اور سُنّت سے منہ موڑنے والے بہشت میں جانے کے لائق نہیں ہیں اس لئے مسلمانوں کو خوف کرنا چاہئے اور اپنی ہر قسم کی عبادت میں حضور ﷺ کی سُنّت اور حدیث کو مدنظر رکھتے ہوئے اس پر عمل کرکے نجات حاصل کریں۔

سو شہیدوں کا ثواب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

⓭ ـــــ مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِيْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِيْ فَلَهٗ اَجْرُ مِائَةِ

⓬ **صحیح بخاری:** ((الاعتصام بالکتاب والسنة: باب الاقتداء بسنن رسول اللہ ﷺ حدیث ۷۲۸۰))

⓭ **ضعیف** ((مشکوٰۃ الایمان: باب الاعتصام بالکتاب والسنة ➤ کامل ابن عدی (۷۳۹/۲) والزہد الکبیر للبیہقی (ص ۱۱۸ حدیث ۲۰۷)))

اس کی سند حسن بن قتیبہ اور عبدالخالق بن المنذر کی وجہ سے ضعیف ہے۔ طبرانی (الاوسط) میں اس کا ایک معنوی شاہد ہے جسے منذری نے لا باس بہ (یعنی حسن) کہا ہے (ترغیب ۱/۸۰) اس میں صرف ایک شہید کے ثواب کا ذکر ہے۔

Scanned with CamScanner

(مشکوٰۃ)

شَہِیْدٍ۔

ترجمہ "میری اُمت کے فتنہ وفساد کے وقت جس شخص نے میری سُنت کو مضبوط پکڑا۔اُس کیلئے سو شہیدوں کا ثواب ہے۔"

حضور ﷺ کے اِرشاد کا یہ مطلب ہے کہ جب بے دینی اور بدعملی کا دور ہوگا۔ میری سنتوں اور حدیثوں کو چھوڑ کر لوگ شرک اور بدعات پر عمل کرنے لگ جائیں گے۔ ایسے پر فتن وقت میں جو میری سنت---- یا حدیث کو ترک نہ کرے گا' بلکہ مضبوطی سے اس پر جم کر عمل کرے گا تو اللہ اسے ایسے نازک دور میں عمل بالحدیث کے سبب سو شہیدوں کا ثواب دے گا۔ مسلمانوں کو معلوم ہونا چاہئے کہ حضور ﷺ کے فرمان کے مطابق آج کل دین میں بہت فتنہ وفساد برپا ہے۔ صحیح دِین کا حصول اور کتاب وسُنت پر عمل کرنا کبریت احمر کا حاصل کرنا ہے۔سُنت پر عمل کرنے والوں کو حقارت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔اور حدیث کا نام لینے والوں پر آوازے کسے جاتے ہیں۔ مسلمان اسرارِ حدیث وسُنت سے بیگانے ہوگئے ہیں۔ اور بیت الحرام دین' حرص وہوا' اور تغیر واحداث کے لات ومنات سے آباد ہے۔اس لئے ایسے نازک اور پر آشوب دور میں سُنت اور حدیث پر تمسک کرنا لیلائے شہادت سے ہم آغوش ہونا ہے۔

بہشت میں رسول اللہ ﷺ کی رفاقت

ترمذی شریف میں حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(۱۲) ـــــ مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ

---

(۱۲) **مشکوٰۃ** ((جلد ا صفحہ ۶۲ حدیث ۱۷۵' الایمان باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ' الفصل الثانی' واللفظ لہ))

✿ **جامع ترمذی**' ((العلم: باب ماجاء فی الاخذ بالسنۃ الخ حدیث ۲۶۷۸))

قال "ھذا حدیث حسن غریب من ھذا الوجہ"

یہ سند علی بن زید بن جدعان کی وجہ سے ضعیف ہے۔اس روایت کا مفہوم دیگر نصوص کی وجہ سے صحیح ہے۔

مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ۔

ترجمہ "جس نے دوست رکھا سنت میری کو (اور اس پر عمل کیا) پس اس نے دوست بنایا مجھ کو۔ اور جس نے دوست بنایا مجھ کو۔ وہ بہشت میں میرے ساتھ ہوگا۔"

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کے قول اور فعل سے محبت کرنا اور عمل میں لانا قیامت کو حضور ﷺ کی معیت اور رفاقت کا موجب ہے۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ اپنے پیارے رسول ﷺ کی پیاری سنتوں کو جان سے زیادہ عزیز رکھیں۔ انہیں اپنائیں اور ہر قیمت پر عمل میں لائیں۔

رسول اللہ ﷺ کی وصیت

١٥ ـــ وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَوَعَظَنَا مَوْعِظَةً بَلِيْغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُوْنُ وَ وَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ فَقَالَ رَجُلٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ كَاَنَّ هٰذِهٖ مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَاَوْصِنَا فَقَالَ اُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَاِنْ كَانَ عَبْدًا حَبْشِيًّا فَاِنَّهٗ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِيْ فَسَيَرٰى اِخْتِلَافًا كَثِيْرًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ تَمَسَّكُوْا بِهَا وَعَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ وَاِيَّاكُمْ وَ

---

١٥ صحیح: مشکوٰۃ ((الایمان: باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ بحوالہ احمد (۱۲۶/۴)، سنن ابی داؤد (۴۶۰۷) جامع ترمذی (۲۶۷۶) اور سنن ابن ماجۃ (۴۲ تا ۴۴) ◄ اسے ترمذی نے "حسن صحیح" کہا اور ابن حبان (۱۰۲) حاکم (۹۵/۱، ۹۶) ذہبی، بزار وغیرھم نے صحیح کہا ہے۔))

مُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ فَاِنَّ کُلَّ مُحْدَثَۃٍ بِدْعَۃٌ وَکُلَّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ

(ابو داؤد' ترمذی)

ترجمہ "عرباض بن ساریہؓ روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی۔ پھر آپ ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور ایک بلیغ (مؤثر) نصیحت فرمائی۔ وعظ سن کر ہماری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور دل دہل گئے۔ ایک شخص نے کہا۔ یا رسول اللہ ﷺ! یہ وعظ تو ایسا ہے جیسے کسی رخصت کرنے والے کا ہوتا ہے۔ (اس لئے ہم کو (خاص) وصیت کیجئے' حضور ﷺ نے فرمایا۔ میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ اللہ سے ڈرتے رہنا۔ اور (اپنے سردار کی) سننا اور ماننا اگرچہ (سنانے والا) غلام حبشی ہی ہو۔ میرے بعد جو تم میں سے زندہ رہے گا۔ وہ سخت اِختلاف دیکھے گا۔ (یعنی بندگان حرص و آز دین میں اِختلاف پیدا کر دیں گے) اس وقت تم میری سُنت اور خلفائے راشدین کا طریقہ لازم پکڑنا۔ (یعنی اِختلاف کے زمانے میں سُنت پر عمل کرنا چنگل عمل سے سُنت نہ چھوٹے بلکہ) اسے دانتوں سے مضبوط پکڑے رہنا۔ اور (دین کے اندر) نئے نئے کاموں (کے جاری کرنے) سے بچتے رہنا۔ کیونکہ ہر نیا کام بدعت ہے' اور ہر بدعت گمراہی ہے۔"

ناظرین کرام! یہ ہے حضورؐ کی وصیت اور رخصتانہ نصیحت' آپ غور فرمائیں۔ کیا اِن دنوں اُمت رسولؐ میں اِختلاف نہیں ہے؟ پھوٹ اور تفریق نہیں ہے۔ فرقے بندیاں اور گروہ سازیاں نہیں ہیں؟ یاد رکھیں کہ ان ہی فتنوں اور بیماریوں کی بیخ کنی حضورؐ کے اُسوۂ حسنہ اور سُنت پاک کی پیروی میں ہے۔

سنت کی پیروی کیوں ناگزیر ہے

واضح ہو کہ اصل مطاع صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ اسی کا حکم' اور اطاعت بندوں پر واجب ہے' اس نے قرآن مجید' اپنا حکم' اور قانون اطاعت کے لئے رسول اللہ ﷺ پر نازل فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی زندگی پاک میں تمام قرآن پر

عمل کر کے دکھایا- پس جس طرح حضور ﷺ نے قرآن پر عمل کیا- اللہ کا حکم مانا- اور اس کی اِطاعت کی- اللہ تعالیٰ تمام اُمت سے عمل بالقرآن' یا اپنے حکم کی اِطاعت رسول اللہ ﷺ کے طریق کے مطابق چاہتا ہے- ہر شخص کو اجازت نہیں ہے کہ وہ اپنی اپنی مرضی اور رائے سے قرآن میں دخل دے کر عبادت' اور قانون کے مختلف طریقے وضع کرلے- کیونکہ ایسا کرنے سے پھوٹ اور اِختلاف یقینی ہے- جو موجب ہلاکت قوم ہے- اس لئے اللہ نے اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ کا حکم دیا کہ احکام اِلٰہی کی بجاآوری کے طریقے اور قاعدے رسول اللہ کی سنت' اور اسوہ حسنہ سے سیکھو- مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ کے اِرشاد اِلٰہی کا بھی یہی مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اِطاعت کی صورت اتباع رسول ہی سے حاصل ہو سکتی ہے- علامہ اقبالؒ نے کیا خوب کہا ہے- ؎

بہ مصطفیٰ بہ رساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست
اگر بہ او نہ رسیدی تمام بولہبی ست

یعنی دِین سیکھنا ہے تو رسول اللہ ﷺ ہی سے سیکھو- سُنت کے خلاف ہر چیز بے دینی اور بولہبی ہے-

پانی کے احکام

نماز کے لئے وضوء شرط ہے۔یعنی بغیر وضوء کے نماز قبول نہیں ہوتی۔اسی طرح وضوء کے لئے پانی کا پاک ہونا شرط ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے پاک پانی کی یہ پہچان بتائی ہے:-

۱۲ ـــــ اِنَّ الْمَاءَ لَا يُنَجِّسُهٗ شَيْئٌ اِلَّا مَا غَلَبَ عَلٰى رِيْحِهٖ وَطَعْمِهٖ وَلَوْنِهٖ۔ (بلوغ المرام)

ترجمہ "حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ (اگر نجاست کے گرنے سے) پانی سے بدبو آنے لگے' یا اس کا مزا بگڑ جائے' یا رنگ تبدیل ہو جائے' (یعنی تینوں وصف پانی میں اکٹھے پائے جائیں) تو وہ پانی ناپاک (ہو جاتا) ہے۔"

حضور ﷺ نے دریا اور سمندر کے پانی کے متعلق فرمایا:-

---

۱۲ **صحیح** ((بلوغ المرام صفحہ۳۶' حدیث۳ و قال: وضعفہ ابو حاتم 'کتاب الطھارۃ باب المیاہ))

✿ **سنن اِبن ماجة**' ((الطھارۃ: باب الحیاض حدیث۵۲۱ ➤ اس کی سند رشدین کی وجہ سے ضعیف ہے' لیکن اس کے مفہوم کے صحیح ہونے پر اجماع ہے دیکھئے الاجماع لابن المنذر صفحہ ۳۳ نمبر۱۱' ۱۲ اور غیرہ))

۱۷ ـــــ هُوَ الطَّهُورُ مَاءُهُ وَ الْحِلُّ مَيْتَتُهُ (بلوغ المرام)

ترجمہ "یعنی دریائی اور سمندری پانی پاک کرنے والا ہے' اور اس کا مردہ (یعنی مچھلی) حلال ہے۔" ع۵۳

۱۸ ـــــ حضور ﷺ نے جنبی کے متعلق فرمایا:۔ کہ وہ ٹھہرے ہوئے پانی میں بیٹھ کر نہ نہائے۔(مسلم) (ہاں باہر بیٹھ کر اس میں سے پانی لے لے کر غسل کرے۔)

ع۵۳ اس صحیح حدیث سے معلوم ہوا کہ پانی میں خود بخود مرجانے والی مچھلی حلال ہے یہی مسلک سیدنا ابوبکر الصدیق اور جمہور علماء اسلام کا ہے۔ دیکھئے صحیح بخاری کتاب الذبائح والصید باب قول اللہ تعالیٰ: احل لکم صید البحر' (قبل حدیث ۵۴۹۳) وفتح الباری ج ۹ ص ۶۱۸ وغیرھما' اس مسلک کے خلاف کوئی دلیل ثابت نہیں ہے۔

---

۱۷ **صحیح** ((بلوغ المرام صفحہ ۳۵ حدیث نمبر ۱ الطھارۃ باب المیاہ))

✿ **مالک'** ((الطھارۃ: باب الطھور للوضوء (۱/۲۲) ➤ اسے ابو داؤد (۸۳) وغیرہ نے روایت کیا ہے اور جامع ترمذی' ابن خزیمہ' ابن حبان' بخاری فی غیر الصحیح' ابن حجر وغیرھم نے صحیح کہا ہے۔))

۱۸ **صحیح مسلم'** ((الطھارۃ: باب النھی عن الاغتسال الخ حدیث ۲۸۳))

بول وبراز کے آداب

بیت الخلاء میں جاتے وقت کی دُعاء حضرت انس روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ جب بیت الخلاء میں داخل ہونے کا ارادہ کرتے تو فرماتے۔

۱۹ ـــ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ (بخاری، مسلم)

ترجمہ "اے اللہ تحقیق میں پناہ پکڑتا ہوں ناپاک جنوں اور ناپاک جنیوں سے۔"

ملاحظہ ۲۰ ـــ ابو داؤد میں زید بن ارقم روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بیت الخلاء جنوں اور شیطانوں کے حاضر ہونے کی جگہ

---

۱۹ صحیح بخاری ((الوضوء 'باب مایقول عندالخلاء حدیث ۱۴۲))

✿ صحیح مسلم ((الحیض: باب مایقول اذاارادخول الخلاء حدیث ۳۷۵))

۲۰ حسن

✿ سنن ابی داؤد ((الطہارۃ: باب مایقول الرجل اذادخل الخلاء۔ حدیث ۶ ◄ اسے ابن خزیمہ (۶۹) ' ابن حبان (الاحسان ۱۴۰۵) حاکم (۱/۱۸۷) اور ذہبی نے صحیح کہا ہے۔))

Scanned with CamScanner

ہیں - اس لئے جب کوئی تم میں سے بیت الخلاء میں جائے تو کہے - "میں اللہ کے نام کے ساتھ پناہ پکڑتا ہوں خبیث جنوں اور جنیوں سے -" معلوم ہوا کہ خبیث شیاطین بیت الخلاء میں حاضر اور منتظر ہوتے ہیں - کہ آدمی کو ایذاء پہنچائیں - کیونکہ آدمی وہاں ستر کھول کر بیٹھتا ہے ذکر الٰہی سے غافل ہوتا ہے - اس لئے سب مسلمان بھائیوں اور بہنوں کو رسول اللہ ﷺ کے ارشاد کے مطابق پاخانہ کو جاتے وقت دُعا مذکورہ پڑھ لینی چاہیے - گھر میں بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت پڑھیں - اور جنگل وغیرہ میں جب زمین پر دامن سمیٹ کر بیٹھنے لگیں تو پڑھیں -

بیت الخلاء سے نکلتے وقت کی دُعاء

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ بیت الخلاء سے نکلتے تو (یہ) فرماتے -

۲۱ ـــــ غُفْرَانَکَ "پروردگار! تیری بخشش چاہتا ہوں -" (ترمذی' ابن ماجہ)

دعائے ذیل کا پڑھنا بھی حدیث شریف میں حضور ﷺ سے ثابت ہے -

۲۲ ـــــ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ -

(ابن ماجہ)

ترجمہ "سب تعریف اللہ کے لئے ہے - جس نے دور کیا مجھ سے پلیدی کو اور عافیت دی مجھے -"

ملاحظہ : ناظرین دونوں دعاؤں میں سے جونسی چاہیں پڑھ لیا کریں - یا دونوں پڑھیں -

---

۲۱ صحیح
جامع ترمذی' ((الطھارۃ: باب مایقول اذا خرج من الخلاء حدیث ۷
سنن ابن ماجۃ' الطھارۃ: باب مایقول اذا خرج من الخلاء حدیث ۳۰۰))
اسے ترمذی نے حسن' ابن خزیمہ' ابن حبان' حاکم اور ذہبی نے صحیح کہا ہے -

۲۲ حسن
سنن ابن ماجۃ' ((الطھارۃ: باب مایقول اذا خرج من الخلاء حدیث ۳۰۱
اس روایت کے متعدد' مرفوع اور موقوف شواہد ہیں -)).

Scanned with CamScanner

بول و براز کے مسائل

(٢٣) ـــــ حضور انور ﷺ نے فرمایا - جب تُم پاخانہ میں جاؤ - تو قبلہ کی طرف نہ تو منہ کرو اور نہ پیٹھ - (بخاری)

(٢٤) ـــــ حضور ﷺ نے گوبر، ہڈی اور کوئلے سے استنجا کرنا منع فرمایا ہے (دار قطنی)

(٢٥) ـــــ حضور ﷺ نے فرمایا - دو لعنت والے کاموں سے بچو - صحابہ ؓ نے پوچھا وہ کیا ہیں ؟ فرمایا لوگوں کے راستے میں یا ان کے سایہ میں (یعنی سایہ دار درختوں کے نیچے) پاخانہ کرنا - (مُسلم)

(٢٦) ـــــ آپ ﷺ نے دائیں ہاتھ سے استنجا کرنا منع فرمایا - (بخاری)

---

(٢٣) صحیح بخاری، ((الصلوۃ: باب لا تستقبل القبلۃ ببول الخ حدیث ١٤٤))

✿ مسلم ((الطھارۃ: باب الاستطابۃ حدیث ٢٦٤))

(٢٤) حسن

✿ دارقطنی، ((الطھارۃ: باب الاستنجاء حدیث ١٣٦ (١/٥٤)))

✿ سنن ابی داود (((الطھارۃ: باب ماینھی عنہ ان یستنجی بہ، حدیث ٣٩)))

(٢٥) مسلم ((الطھارۃ: باب النھی فی الطرق والظلال حدیث ٢٦٩))

(٢٦) صحیح بخاری، ((الوضوء: باب النھی عن الاستنجاء بالیمین حدیث ١٥٣))

✿ صحیح مسلم، ((الطھارۃ: باب النھی عن الاستنجاء بالیمین حدیث ٢٦٧))

Scanned with CamScanner

⑳ ــــــ حضور ﷺ نے تین پتھروں (ڈھیلوں) سے استنجا کا حکم دیا۔

㉑ ــــــ حضور ﷺ جب رفع حاجت کو جاتے تو (اتنی دور جاکر) بیٹھتے۔ کہ کوئی آپؐ کو نہ دیکھتا۔ (ابوداؤد)

㉒ ــــــ آپ ﷺ نے سوراخ (یعنی بلوں) میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا:

(ابوداؤد)

ملاحظہ سوراخوں میں پیشاب کرنے سے اس لئے منع فرمایا کہ کہیں سانپ بچھو وغیرہ پیشاب کرتے وقت ایذا نہ پہنچاوے' یا کسی جانور کو پیشاب سے تکلیف ہوگی۔ سبحان اللہ! اسلام کی کیسی پاکیزہ تعلیم ہے کہ جانوروں کے گھروں تک کی حفاظت' اور سلامتی مدنظر ہے۔

---

⑳ حسن

✿ دارمی' ((الصلوۃ: باب الاستطابۃ (۱/۱۷۱)))

✿ سنن ابی داؤد' ((الطہارۃ: باب الاستنجاء بالحجارۃ حدیث ۴۱))

㉑ حسن

✿ سنن ابی داؤد' ((الطہارۃ: باب التخلی عند قضاء الحاجۃ حدیث ۲)) یہ روایت اسماعیل بن عبدالملک کی وجہ سے ضعیف ہے لیکن اس کے متعدد شواہد موجود ہیں لہٰذا حسن لغیرہ ہے۔))

㉒ سنن ابی داؤد ((الطہارۃ: باب النہی عن البول فی الجحر حدیث ۲۹)) اسے ابن خزیمہ' حاکم (۱/۱۸۶) اور ذہبی وغیرہم نے صحیح کہا لیکن اسکی سند قتادہ کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔ دیگر دلائل کی رو سے اس کا مفہوم صحیح ہے۔ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی وفات کا واقعہ بھی اسی کا مؤید ہے۔ دیکھئے سیر اعلام النبلاء جلد ۱ صفحہ ۲۷۸ وغیرہ))

(۲۰)ـــــ حضور ﷺ نے فرمایا- جب دو آدمی پاخانہ کرنے جائیں اور ستر کھول لیں-(پاخانہ بیٹھتے وقت)اور باتیں کرنے لگ جائیں- تو اللہ تعالیٰ (ان کے)اس فعل سے غضب میں آتا ہے-(ابو داؤد)

ملاحظہ: بعض بے علم لوگ کھیتوں میں جاکر ایک دوسرے کے قریب قریب ہی پاخانہ کرنے کے لئے بیٹھ جاتے ہیں- انہیں ایسا نہیں کرنا چاہئے- بلکہ دور دور رہو کر بیٹھیں- کہ ایک دوسرے کو دیکھ نہ سکیں اور عورتیں تو کھیتوں میں جاکر ایک دوسری سے بہت ہی قریب ہو کر بیٹھتی ہیں- اور ایسے اِطمینان سے باتیں کرتی ہیں- کہ شاید اس جگہ کے سوا پھر انہیں کہیں بات کرنے کا موقع ہی نہیں ملنا' انہیں اس فعل سے توبہ کرکے آئندہ باز آجانا چاہئے- کہ رسول اللہ ﷺ اس فعل کو موجب غضب اِلٰہی فرماتے ہیں-

(۲۱)ـــــ پیشاب کرتے وقت شرمگاہ کو دائیں ہاتھ سے پکڑنا- اور دائیں ہاتھ سے ڈھیلے پونچھنے سے حضور ﷺ نے منع فرمایا- (بلوغ المرام)

(۲۲)ـــــ جس شخص کو پاخانہ یا پیشاب آیا ہو- تو پہلے وہ حاجت سے فراغت پائے اور پھر نماز پڑھے-(ابو داؤد)

---

(۲۰)**حسن**

✿ **سنن ابی داؤد'** ((الطہارۃ: باب کراھیۃ الکلام عند الحاجۃ حدیث ۱۵

➤ اسے ابن خزیمہ' ابن حبان' حاکم (۱/ ۱۵۷' ۱۵۸) اور ذہبی نے صحیح کہا ہے- اس کا راوی عیاض بن ہلال یا ہلال بن عیاض جمہور کے نزدیک ثقہ ہے دیکھئے "نیل المقصود فی تخریج سنن ابی داؤد"))

(۲۱) ((دیکھئے حدیث نمبر ۲۶))

(۲۲)**صحیح**

✿ **سنن ابی داود'** ((الطہارۃ: باب ایصلی الرجل و ھو حاقن حدیث ۸۸ ➤ اسے ترمذی' ابن خزیمہ' ابن حبان' حاکم اور ذہبی وغیرہم نے صحیح کہا ہے-))

ملاحظہ: بول و براز کے دباؤ کی حالت میں اگر نماز پڑھے گا۔ تو نماز میں چین، حضور، اور اِطمینان حاصل نہ ہو گا۔ اور ویسے بول و براز کو روکنا بھی حدوث امراض کا موجب ہے۔ یعنی بول و براز کے روکنے سے جسمانی نقصان بھی ہے اور روحانی بھی۔ اس لئے حضور انور ﷺ نے ان سے فراغت حاصل کرنے کو مقدم فرمایا۔

پیشاب سے بچنے کی سخت تاکید

(۲۳) ــــ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دو قبروں کے پاس سے گذرے تو فرمایا۔ ان دونوں قبروں والوں کو عذاب ہو رہا ہے۔ اور باعث عذاب کوئی بڑی چیز نہیں۔ پھر دونوں میں سے ایک کے متعلق فرمایا۔ لَا يَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ کہ وہ (اپنے) پیشاب سے نہیں بچتا تھا۔ (بخاری) ع۹۵

اِنتباہ اس حدیث سے معلوم ہوا۔ کہ پیشاب کی چھینٹوں سے سخت پرہیز کرنا چاہئے۔

(۲۴) ــــ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ایک دیوار کے پاس

ع۹۵ اس حدیث اور دیگر احادیث متواترہ سے ثابت ہے کہ عذاب قبر برحق ہے۔ اعاذنا الله منه۔ یہ مسئلہ عموم قرآن اور اجماع سلف صالحین سے بھی ثابت ہے۔ امام بیہقیؒ نے عذاب قبر پر ایک کتاب لکھی ہے جس کی تحقیق و تخریج راقم الحروف نے کی ہے اور مقدمہ الکتاب ہمارے شیخ الامام ابو القاسم محب اللہ شاہ الراشدی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے۔ یسر الله لنا طبعه

---

(۲۳) **صحیح بخاری**، ((الوضوء: باب ما جاء فی غسل البول حدیث ۲۱۸))
مسلم، ((الطہارۃ: باب الدلیل علی نجاسۃ البول الخ حدیث ۲۹۲))

(۲۴) **ضعیف**

✿ **سنن ابی داود**، ((الطہارۃ: باب الرجل یتبوأ لبولہ حدیث ۳ ﴾ اس کی سند جہالت راوی کی وجہ سے ضعیف ہے۔))

Scanned with CamScanner

نرم زمین میں پیشاب کیا (کہ چھینٹیں نہ پڑیں) اور فرمایا۔ جب کوئی تم میں سے پیشاب کا اِرادہ کرے۔ ((فلیرتد لبوله)) تو وہ پیشاب کے لئے نرم زمین تلاش کرے۔ (ابوداوٗد)

وہ لوگ جو پیشاب کرتے وقت چھینٹوں سے پرہیز نہیں کرتے' اپنے کپڑوں کو نہیں بچاتے۔ پیشاب کر کے بغیر پونچھے فوراً کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ان کے پاجامے' پتلونیں' اور جسم وغیرہ پیشاب سے آلودہ ہو جاتے ہیں۔ اور اسی طرح جو مستورات بھی پیشاب سے اپنے کپڑوں اور جسم کو نہیں بچاتیں۔ رسول اللہ ﷺ کی تخویف اور تہدید سے خوف کھائیں کہ پیشاب سے نہ بچنا باعث عذاب ہے اور بڑا گناہ ہے۔ وہ آیندہ پیشاب' اور اس کی چھینٹوں سے سخت پرہیز کریں۔ پاکی اور طہارت ہمیشہ مدنظر رکھیں۔ ایک دوسری حدیث میں حضور انور ﷺ فرماتے ہیں۔

(۲۵) ــــ اِسْتَنْزِهُوْا مِنَ الْبَوْلِ فَاِنَّ عَامَةَ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنْهُ۔

ترجمہ "یعنی پاکی حاصل کرو پیشاب سے کیونکہ اکثر عذاب قبر اسی سے ہوتا ہے۔"

نجاستوں کی تطہیر کا بیان

(۲۶) ــــ حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ ایک گنوار نے مسجد میں پیشاب کر

---

(۲۵) حسن

✿ دارقطنی' ((الطهارة: باب نجاسة البول والامر بالتنزه منه الخ حديث ۴۵۸ (۱۲۷/۱) ◄ اس کے متعدد شواہد ہیں۔ بعض کو امام دارقطنی نے "صحیح" کہا ہے۔))

(۲۶) صحیح بخاری' ((الوضوء: باب صب الماء على البول في المسجد ح ۲۲۰))

دیا۔ اور لوگ اس کے پیچھے پڑے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کو کہا کہ اس کو چھوڑ دو۔ اور (جگہ کو پاک کرنے کے لئے) اس کے پیشاب پر پانی کا ڈول بہا دو۔" (بخاری)

حیض آلود کپڑا

۳۷ ـــــ اسماء بنت ابی بکرؓ روایت کرتی ہیں کہ ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ جس کپڑے کو خون لگ جائے۔ تو کیا کریں؟ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اس کو چٹکیوں سے مل کر پانی سے دھو ڈالنا چاہئے۔ اور پھر اس میں نماز ادا کر لی جائے۔ (بخاری، مُسلم)

تر منی کا دھونا

۳۸ ـــــ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں منی کو رسول اللہ ﷺ کے کپڑے سے دھو ڈالتی تھی۔ اور حضور ﷺ (اس کپڑے سے) نماز پڑھنے تشریف لے جاتے تھے، اور دھونے کا نشان کپڑے پر ہوتا تھا۔ (بخاری، مُسلم)

خشک منی کا کھرچنا

۳۹ ـــــ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ میں (خشک) منی کو رسول اللہ ﷺ کے کپڑے سے کھرچ ڈالتی تھی۔ اور حضور ﷺ اس میں نماز گزارتے تھے۔ (مُسلم)

شیر خوار بچے کا پیشاب

۴۰ ـــــ ام قیسؓ اپنے چھوٹے (شیر خوار) بچے کو جس نے کھانا نہیں کھایا تھا۔ رسول اللہ

---

۳۷ صحیح بخاری، ((الوضوء: باب غسل الدم حدیث ۲۲۷))

✿ صحیح مسلم، ((الطهارة: باب نجاسة الدم وكيفية غسله حدیث ۲۹۱))

۳۸ صحیح بخاری، ((الوضوء: باب غسل المنى وفركه حدیث ۲۲۹))

✿ صحیح مسلم، ((الطهارة: باب حكم المنى حدیث ۲۸۹))

۳۹ صحیح مسلم، ((الطهارة: باب حكم المنى حدیث ۲۸۸))

۴۰ صحیح بخاری، ((الوضوء: باب بول الصبيان حدیث ۲۲۳))

✿ صحیح مسلم، ((الطهارة: باب حكم بول الطفل الرضيع حدیث ۲۸۷))

Scanned with CamScanner

ﷺ کے پاس لائی' اور حضور ﷺ نے اس کو اپنی گود میں بٹھالیا بچے نے آپ ﷺ کے کپڑے پر پیشاب کر دیا۔ تو حضور ﷺ نے پانی منگوا کر کپڑے پر چھینٹا دیا۔ اور نہ دھویا۔ (بخاری، مُسلم)

(۴۱) ـــــ لبابہ بنت حارث روایت کرتی ہیں کہ حسین بن علیؓ نے رسول اللہ کی گود میں پیشاب کر دیا۔ (جو ابھی شیر خوار ہی تھے) میں نے عرض کیا کہ کوئی اور کپڑا پہن لیں۔ اور تہبند مجھے دیں۔ کہ دھو ڈالوں' تو حضور ﷺ نے فرمایا۔ لڑکی کا پیشاب دھویا جاتا ہے' اور لڑکے کے پیشاب پر چھینٹا دیا جاتا ہے۔ (ابو داؤد' اِبن ماجہ)

نجاست آلود جوتی

(۴۲) ـــــ حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جب کوئی تُم میں سے اپنے جوتے کے ساتھ گندگی پر چلے۔ (یعنی جوتی کو نجاست لگ جائے) تو مٹی اس کو پاک کر دینے والی ہے۔ (یعنی زمین پر رگڑنے سے پاک ہو جاتی ہے)۔ (ابو داؤد)

نیند سے جاگ کر ہاتھ دھونا

(۴۳) ـــــ ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو

---

(۴۱) صحیح

✿ سننِ ابی داود' ((الطهارة : باب بول الصبی یصیب الثوب حدیث ۳۷۵))

✿ سننِ اِبن ماجة' ((الطهارة : باب ماجاء فی بول الصبی الذی لم یطعم حدیث ۵۲۲ ◄ اسے ابن خزیمہ' حاکم اور ذہبی نے صحیح کہا ہے۔))

(۴۲) ضعیف

✿ سننِ ابی داؤد' ((الطهارة: باب فی الاذی یصیب النعل حدیث ۳۸۵ ◄ اسکی سند ضعیف ہے۔ اوزاعی نے اس حدیث کو سعید سے نہیں سنا۔))

(۴۳) بلوغ المرام' ((باب الوضوء حدیث ۴۳))

✿ صحیح بخاری' ((الوضوء: باب الاستجمار وتراً حدیث ۱۶۲))

Scanned with CamScanner

شخص نیند سے جاگے وہ اپنے ہاتھ دھولے' اس لئے کہ وہ نہیں جانتا کہ اس کا ہاتھ کہاں لگ چکا ہے۔ (بلوغ المرام)

کتے کا پینا

٦٤ —— سیدنا ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کتا کسی کے برتن میں پانی پی لے۔ تو برتن کو ایک بار مٹی سے مانجے' پھر چھ بار پانی سے دھوڈالے۔ (مسلم)

مردار کا چمڑا

٦٥ —— حضرت میمونہؓ روایت کرتی ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا۔((یطھرھا الماء و القرظ))مرادر کا چمڑا دباغت دینے سے پاک ہوجاتا ہے۔ (ابوداؤد)ع٥٩

ع٥٩ اس حدیث سے درندے مراد نہیں ہیں کیونکہ دوسری احادیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے درندوں کی کھالوں سے منع فرمایا ہے۔ دیکھئے ابوداؤد' اللباس: باب فی جلود النمور والسباع ح ۴۱۳۲ وغیرہ' اسے ابن الجارود' حاکم (۱۴۸/۱) اور ذہبی نے صحیح کہا ہے۔ تفصیل کیلئے راقم الحروف کی کتاب "نیل المقصود فی التعلیق علی سنن ابی داود" ج ۳ ص ۹۰۹ دیکھیں۔

لہٰذا یہ ثابت ہوا کہ کتے' بلی وغیرہ کی کھال دباغت سے بھی پاک نہیں ہوتی۔

یسر اللہ لنا طبعہ

واخطا من زعم خلافہ

✿ صحیح مسلم' ((الطھارۃ : باب کراھۃ غمس المتوضی وغیرہ الخ حدیث۲۷۸))

٦٤ صحیح مسلم' ((الطھارۃ:باب حکم ولوغ الکلب حدیث۲۷۹))

٦٥ سنن ابی داؤد' ((اللباس:باب فی اھب المیتۃ حدیث۴۱۲۶) اسکی سند حسن ہے' اسے ابن حبان' حاکم اور ابن سکن نے صحیح کہا ہے۔))

بلی کا جوٹھا (۶۱) ـــــ بلی کا جوٹھا پاک ہے۔ (بلوغ المرام)

سونے چاندی کے برتن میں کھانا (۶۲) ـــــ حضرت ام سلمہؓ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جو سونے چاندی کے برتنوں میں کھاتا پیتا ہے۔ وہ اپنے پیٹ میں دوزخ کی آگ جمع کرتا ہے۔ (بخاری، مسلم)

---

(۶۱) صحیح ✿ بلوغ المرام،

((الطهارة، باب المياه حديث ۱۲

✿ سنن ابی داؤد، ((الطهارة: باب سؤر الهرة حديث ۷۵))

➤ اسے ترمذی، ابن حبان، ابن خزیمہ وغیرھم نے صحیح کہا ہے۔))

(۶۲) صحیح بخاری، ((الاشربة: باب آنية الفضة حديث ۵۶۳۴))

✿ صحیح مسلم، ((اللباس والزينة: باب تحريم استعمال اواني الذهب الخ حديث ۲۰۶۵))

غسل جنابت کے احکام

مندرجہ ذیل حالتوں میں مسلمان مرد اور عورت پر غسل کرنا فرض ہو جاتا ہے۔ وجوب غسل کی حالت کو حالت جنابت کہتے ہیں' مجامعت کے بعد' حیض کے بعد' نفاس (وہ خون جو بچے کی پیدائش پر جاری ہوتا ہے) کے بعد' منی کے دفق سے خارج ہونے کے بعد اور اس میں احتلام بھی داخل ہے۔

پردے اور شرم کے ضروری مسائل

بعض باتیں بڑی شرم اور حیاء کی ہوتی ہیں۔ جن کو بیان کرتے حجاب آتا ہے۔ لیکن جب ایسی باتیں دین اور شریعت سے متعلق ہوں تو ان کو ظاہر کرنا اِشاعت دِین ہے۔ ان ہی معنوں میں کہا جاتا ہے' کہ شرع میں شرم نہیں۔ اگر ایسے مسائل بوجہ شرم بیان نہ کیے جائیں تو دِین میں حرج اور نقصان واقع ہوتا ہے۔

غسل جنابت کا مسئلہ

اللہ تعالیٰ صحابہ رضی اللہ عنہم پر بے شمار رحمتیں نازل کرے' کہ انہوں نے بڑی کوشش سے دِین رسول اللہ ﷺ سے سیکھا' اور پھر اسے بڑے خلوص اور نہایت خیر خواہی سے اپنے مسلمان بھائیوں تک پہنچایا۔ کیونکہ حضور ﷺ نے فرمایا تھا:۔

(۴۸)۔۔۔((بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَةً)) میری طرف سے (لوگوں کو) پہنچادو۔ خواہ ایک حکم ہی ہو۔" (مشکوۃ)

مہاجرین اور انصار کے درمیان غسل جنابت کا ایک مسئلہ زیر بحث آگیا۔ ایک گروہ کہتا تھا کہ غسل صرف دخول پر ہی فرض ہو جاتا ہے انزال شرط نہیں۔ دوسرا گروہ بیان کرتا تھا کہ وجوب غسل کے لئے دخول کے ساتھ انزال شرط ہے۔ یہ طویل مباحثہ کسی

---

(۴۸) مشکوۃ ((جلد ۱ صفحہ ۷۰ حدیث ۱۹۸ کتاب العلم' الفصل الاول))

✿ صحیح بخاری' ((احادیث الانبیاء : باب ما ذکر عن بنی اسرائیل حدیث ۳۴۶۱))

فیصلہ کن صورت پر منتج نہ ہوا۔ آخر قرار پایا کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا جائے۔

صدیقہ طاہرہؓ بڑی عالمہ اور فاضلہ خاتون تھیں' مدینہ منورہ میں ان کا فتویٰ چلتا تھا۔ صحابہؓ پیچیدہ مسائل کے حل کے لئے اکثر آپؓ کی طرف رجوع کرتے تھے' چنانچہ اس مسئلہ کے لئے حضرت ام المؤمنینؓ کے مقدس باب الافتاء کو دستک دی گئی۔ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پہنچادی۔

(۴۹) ــــ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ وَجَبَ الْغُسْلُ۔ (ترمذی' ابن ماجہ)

ترجمہ "حضور ﷺ نے فرمایا: جب مرد کا محل ختنہ عورت کے محل ختنہ میں تجاوز کرے۔ تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔

تو مسئلہ یہ ثابت ہوا کہ صرف دخول پر ہی مرد اور عورت دونوں جنبی ہو جاتے ہیں۔ اور ان پر غسل واجب ہو جاتا ہے۔ انزال شرط نہیں۔

عورت بھی محتلم ہوتی ہے

(۵۰) ــــ ام سلمہؓ (حضور ﷺ کی بیوی) روایت کرتی ہیں کہ (ایک عورت) ام سلیم

---

(۴۹) **صحیح**

- **جامع ترمذی'** ((الطہارۃ: باب ما جاء اذا التقی الختان وجب الغسل حدیث ۱۰۹))
- **سنن ابن ماجہ'** ((الطہارۃ: باب ما جاء فی وجوب الغسل اذا التقی الختانان حدیث ۶۰۸ ◄ اسے ترمذی' ابن حبان اور ابن قطان نے صحیح کہا ہے۔))

(۵۰) **صحیح بخاری'** ((العلم: باب الحیاء فی العلم حدیث ۱۳۰))

- **صحیح مسلم'** ((الحیض: باب وجوب الغسل علی المرأۃ بخروج المنی منہا حدیث ۳۱۳))

Scanned with CamScanner

نے رسول اللہ ﷺ کو کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! یقیناً اللہ حق سے نہیں شرماتا۔ (میں بھی آپ سے حقیقت مسئلہ پوچھتی ہوں) کیا عورت پر غسل ہے۔ جب کہ اس کو احتلام ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا۔ ہاں! (لیکن) جب پانی دیکھے۔ (یعنی منی کا نشان) اس پر ام سلمہؓ نے (شرم سے) منہ ڈھانک لیا۔ اور عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا۔ ہاں (ہوتا ہے) تیرا داہنا ہاتھ خاک آلودہ ہو۔" (مُسلم)

نوٹ: یہ کلمہ تعجب کے وقت اہل عرب بولتے ہیں۔ تو حضور ﷺ نے از راہ تعجب ام سلمہؓ کو ہاں سے جواب دیا۔ کہ تجھے اتنا پتہ نہیں۔ کہ مرد کی طرح عورت کی بھی منی ہوتی ہے۔ اور پیدائش اِنسان' مرد عورت کی ملی جلی منی سے ہوتی ہے تو سوتے میں اگر مرد کی منی خارج ہونے سے احتلام ہو سکتا ہے۔ تو عورت کی منی بھی نیند میں نکل کر اس کو محتلم بنا سکتی ہے۔ تو مسئلہ یہ ہوا کہ عورت یا مرد نیند سے اٹھ کر اگر تری یعنی نشان منی دیکھیں۔ تو ان پر غسل کرنا فرض ہو جاتا ہے۔ اور اگر احتلام کی کیفیت انہیں یاد ہو۔ لیکن نشان نہ پائیں۔ تو غسل فرض نہیں ہوگا۔ اور نہ شک کرنا چاہئے۔ ہاں اپنی مرضی سے غسل کرنا چاہیں۔ یا غسل کا معمول ہے تو کر سکتے ہیں۔

ملاحظہ: اس شرم اور پردے کے مسئلے کو ہم نے یہاں اس لئے بیان کیا ہے کہ لوگوں کو اس کی واقفیت ہو جائے۔ کیونکہ بعض بڑے بڑے اہم مسائل پر لوگ لاعلمی کی وجہ سے عمل نہیں کر سکتے۔ رسول اللہ ﷺ سب سے زیادہ حیاء اور شرم کے مالک تھے' آپ کے متعلق حدیث میں آتا ہے۔

(۵۱) ـــــ كَانَ اَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِيْ خِدْرِهَا۔
(بخاری' مُسلم)

---

(۵۱) صحیح بخاری' ((المناقب: باب صفة النبی ﷺ حدیث ۳۵۶۲))

✿ صحیح مسلم' ((الفضائل: باب کثرة حیائه ﷺ حدیث ۲۳۲۰))

ترجمہ "یعنی حضور ﷺ پردہ نشین باکرہ عورت سے سخت تر حیادار تھے۔" (متفق علیہ)

حضور ﷺ انتہائی حیاء کے مالک ہوتے ہوئے عورتوں کو احتلام کا مسئلہ بتاتے ہیں۔ حضور ﷺ کی بیویوں سے بڑھ کر اور کون عورت حیاء والی ہو سکتی ہے؟ آپ اوپر پڑھ آئے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے ایک پردے کا شرعی مسئلہ صحابہؓ کو بتایا۔

۵۲ —— اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِ مِنَ الْحَقِّ کی تمہید سے ایسے مسائل دریافت کر لیتی تھیں پس اگر ایسے مسائل کی پوچھ گچھ میں یہ حیاء کے مجسمے شرم نہیں کرتے تھے۔ تو ہمیں بھی ان مسائل کی اہمیت کے پیش نظر ان کے اظہار و تبلیغ، اور افہام و تفہیم میں بے جا شرم نہیں کرنی چاہئے۔

غسل جنابت میں مبالغہ در کار ہے

۵۳ —— حضرت علیؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

۵۳ —— مَنْ تَرَكَ مَوْضِعَ شَعْرَةٍ مِنْ جَنَابَةٍ لَمْ يَغْسِلْهَا فُعِلَ بِهَا كَذَا وَكَذَا مِنَ النَّارِ۔ (ابو داؤد۔ دارمی)

ترجمہ "جس نے غسل جنابت سے بال برابر جگہ دھوئے بغیر چھوڑ دی۔' (یعنی بال برابر جگہ بھی خشک رہ گئی) تو اس کو ایسا اور ایسا عذاب کیا جائے گا۔" (ابو داؤد، دارمی)

---

۵۲ ((سورہ احزاب: ۵۳))

۵۳ حسن

✿ ابو داؤد' ((الطہارۃ: باب فی الغسل من الجنابۃ حدیث ۲۴۹))

✿ دارمی (((۱/۱۹۲)' الصلاۃ: باب من ترک موضع شعرۃ من الجنابۃ حدیث ۷۵۷ ➤ اسے حافظ ابن حجر نے صحیح کہا ہے۔))

Scanned with CamScanner

انتباہ: حضور ﷺ کے کذا و کذا یعنی ایسا اور ایسا عذاب فرمانے سے کنایہ ہے بہت عذاب سے۔ اس لئے جنبی کو چاہئے کہ وہ غسل کرنے میں مبالغے یعنی بہت کوشش سے کام لے۔ اور بدن کو خوب مل کر نہائے کہ ذرہ برابر جگہ خشک نہ رہے۔

ایک اور حدیث میں سیدنا ابو ہریرہؓ کی روایت سے حضور انور ﷺ فرماتے ہیں:۔

۵۴ —— تَحْتَ كُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةٌ فَاغْسِلُوا الشَّعْرَ وَ انْقُوا الْبَشَرَةَ (ترمذی، ابن ماجہ)

ترجمہ "ارشاد ہوتا ہے (جنبی کے) ہر بال کے نیچے جنابت ہے (اس لئے) بالوں کو (خوب دھوؤ) اور بدن کو (اچھی طرح) پاک کرو۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

جنبی عورت کے بالوں کا مسئلہ

۵۵ —— وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَؓ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ امْرَأَةٌ اَشُدُّ ضَفْرَ رَأْسِىْ اَفَاَنْقُضُهُ لِغُسْلِ الْجَنَابَةِ فَقَالَ لَا اِنَّمَا يَكْفِيْكِ اَنْ تَحْثِىْ عَلٰى رَأْسِكِ ثَلٰثَ حَثَيَاتٍ ثُمَّ تُفِيْضِيْنَ عَلَيْكِ الْمَاءَ فَتَطْهُرِيْنَ۔ (مسلم)

ترجمہ ام سلمہؓ روایت کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ میں نے کہا۔ اے اللہ کے رسول ﷺ! میں عورت ہوں کہ اپنے سر کے بال خوب مضبوط گوندھتی ہوں۔ کیا میں انہیں غسل جنابت کے وقت کھول لیا کروں؟۔۔۔ حضور ﷺ

---

۵۴ ضعیف

- جامع ترمذی، ((الطھارۃ: باب ما جاء ان تحت کل شعرۃ جنابۃ وقال: "حدیث غریب" الخ حدیث ۱۰۶))
- سنن ابن ماجۃ، ((الطھارۃ: باب تحت کل شعرۃ جنابۃ حدیث ۵۹۷ اسے ترمذی نے حارث بن وجیہ کی وجہ سے ضعیف کہا ہے۔))

۵۵ صحیح مسلم، ((الحیض: باب حکم ضفائر المغتسلۃ حدیث ۳۳۰))

نے فرمایا (ان کا کھولنا تجھے لازم) نہیں۔ تیرے لئے یہی کافی ہے کہ تین لپ پانی تو اپنے سر پر ڈال لے۔ (اور) پھر اپنے (سارے بدن کے) اوپر پانی بہادے پس تو پاک ہو جائے گی۔ (مُسلم)

ملاحظہ: یہ حکم صرف عورتوں کے سر کے بالوں سے متعلق ہے۔ مرد ایسا نہیں کر سکتے۔

(۵۶) ـــــ حضرت علیؓ سر کے بالوں کی جڑوں کے خشک رہ جانے کے خوف سے فرماتے ہیں۔ ((فَمِنْ ثَمَّ عَادَيْتُ رَأْسِي)) (دارمی) میں نے اس کے سبب اپنے سر (کے بالوں) سے دشمنی کرلی۔" یعنی آپ ہمیشہ بالوں کو منڈا ڈالتے تھے کہ غسل جنابت میں کوئی بال کی جڑ خشک نہ رہ جائے۔ لیکن وہ عورتیں جو اپنے سر کے بالوں کو مضبوط گوندھ کر رکھتی ہیں۔ انہیں غسل جنابت میں یہ اجازت ہے کہ اگر وہ سر کے بال نہ کھولنا چاہیں تو نہ کھولیں۔ اور تین لپ پانی سر پر ڈال کر، غسل باقی بدن کا پورا کرلیں۔ اور جو بالوں کو گوندھتی نہیں ہیں۔ جیسا کہ آج کل رواج ہے۔ انہیں بالوں کو کھول منتشر کر خوب اچھی طرح سر دھونا چاہئے۔

جگہ خشک رہ جانے کا مسئلہ

(۵۷) ـــــ حضرت علیؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور کہنے لگا کہ میں نے غسل جنابت کے بعد نماز فجر پڑھی۔ پھر میں نے دیکھا۔ کہ ناخن برابر جگہ پر پانی نہیں پہنچا۔ (یعنی خشک رہ گئی ہے) حضور ﷺ نے فرمایا اگر تم گیلا ہاتھ اس پر پھیر دیتے تو تمہارے لئے کافی ہوتا۔" (ابن ماجہ)

---

(۵۶) ((نمبر ۵۳))

(۵۷) ضعیف

✿ سنن ابن ماجة، ((الطهارة: باب من اغتسل من الجنابة فبقي من جسده الخ حديث ٦٦٤ ➤ اسے بوصیری نے محمد بن عبید اللہ العرزمی کی وجہ سے ضعیف کہا ہے۔))

معلوم ہوا کہ غسل کرتے وقت اگر جنبی کی کوئی جگہ خشک رہ جائے اور نماز پڑھنے سے پہلے اس پر تر ہاتھ پھیر دے تو کافی ہے۔

جنبی مسجد میں داخل نہیں ہو سکتا

حضرت عائشہ صدیقہ ؓ روایت کرتی ہیں' انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:-

۵۸ ــــ اِنِّیْ لاَ اُحِلُّ الْمَسْجِدَ لِحَائِضٍ وَلاَ جُنُبٍ۔ (بلوغ المرام)

ترجمہ "میں (اللہ کے حکم سے) حائضہ عورت اور جنبی کا مسجد میں آنا حلال نہیں کرتا ہوں۔"

جنبی کو قرآن پڑھنے کی ممانعت

۵۹ ــــ عَنْ عَلِیٍّ ؓ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُقْرِئُنَا الْقُرْاٰنَ مَا لَمْ یَکُنْ جُنُبًا (بلوغ المرام)

---

۵۸ حسن بلوغ المرام ((صفحہ ۷۲ حدیث ۱۳۲ باب الغسل وحکم الجنب))

✿ سنن ابی داؤد' ((الطہارۃ: باب فی الجنب یدخل المسجد حدیث ۲۳۲)) ➤ اسے ابن خزیمہ نے صحیح کہا ہے۔))

۵۹ حسن

✿ بلوغ المرام ((صفحہ ۷۰ حدیث ۱۲۴ باب الغسل وحکم الجنب

ابوداود' ((الطہارۃ: باب فی الجنب یقرء القرآن حدیث ۲۲۹))

✿ جامع ترمذی' ((الطہارۃ: باب ما جاء فی الرجل یقرء القرآن علی کل حال الخ حدیث ۱۴۶))

✿ ((احمد (۱/ ۸۳) واللفظ لہ وقال الترمذی: حدیث حسن صحیح"))

➤ اسے ابن خزیمہ اور ابن حبان نے بھی صحیح کہا ہے۔

Scanned with CamScanner

ترجمہ "حضرت علیؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تک غسل کی حاجت والے نہ ہوتے ہمیں قرآن پڑھاتے تھے۔

اس لئے معلوم ہوا کہ جنبی کو بحالت جنابت قرآن کی تلاوت نہ کرنی چاہیے۔ ہاں قرآن سن سکتا ہے۔

غسل کا وضوء کافی ہے

⓺⓹ ــــــ حضرت عائشہؓ روایت کرتے ہوئے کہتی ہیں۔ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَوَضَّأُ بَعْدَ الْغُسْلِ۔ (ترمذی)

رسول اللہ غسل کے بعد وضوء نہیں کرتے تھے۔

یعنی غسل کے شروع میں جو وضوء کرتے تھے۔ اسی کو کافی جانتے اور نہانے کے بعد دوبارہ وضوء نہ فرماتے تھے۔

جنبی سے میل جول اور مصافحہ جائز ہے

⓺⓺ ــــــ حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ (ایک روز) بحالت جنابت میں نے رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کی۔ حضور ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور میں آپ ﷺ کے ساتھ ہولیا۔ آپ ﷺ ایک جگہ بیٹھ گئے اور میں چپکے سے نکل گیا۔ اور گھر جا کر غسل کیا' اور پھر واپس آیا۔ اور حضور

⓺⓹ حسن

✿ **جامع ترمذی'** ((الطہارۃ: باب ماجاء فی الوضوء بعد الغسل وقال "حسن صحیح" حدیث۱۰۷ ➤ اسے ترمذی' حاکم اور ذہبی نے صحیح کہا ہے۔))

⓺⓺ **صحیح بخاری'** ((الغسل' باب عرق الجنب وان المسلم لا ینجس حدیث۲۸۳))

✿ **صحیح مسلم'** ((الحیض: باب الدلیل علی ان المسلم لا ینجس حدیث ۳۷۱))

ﷺ (ابھی) بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے پوچھا۔ کہاں (گیا) تھا۔ تو اے ابو ہریرہ ! میں نے سارا حال کہہ سنایا۔ (یعنی جنبی تھا۔ اور چاہا کہ نہا کر آپ ﷺ کے پاس بیٹھوں۔ اس لئے غسل کر کے حاضر ہوا ہوں) تو حضور ﷺ نے فرمایا۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجَسُ۔ (صحیح بخاری)

ترجمہ "سبحان اللہ! تحقیق مومن ناپاک نہیں ہوتا۔"

ملاحظہ: حضور ﷺ نے فرمایا "کہ مومن ناپاک نہیں ہوتا۔" تو اس کا یہ مطلب ہے کہ مومن حقیقتاً نجس اور پلید نہیں ہوتا۔ جنابت نجاست حکمی ہے۔ شریعت نے بربنائے مصلحت ایک حالت میں حکماً اس پر غسل واجب کیا ہے۔ پس جنبی کے ساتھ ملنا جلنا۔ اٹھنا بیٹھنا' اختلاط' ارتباط' کھانا پینا وغیرہ سب جائز ہے۔

حائضہ سے صحبت کرنے کی ممانعت

حیض کی حالت میں عورت سے مجامعت کرنا سخت گناہ ہے۔ اور موجب امراض ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا:۔

۱۲ ___ فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِي الْمَحِيْضِ۔

ترجمہ "عورتوں سے حیض میں کنارہ کشی کرو۔" (یعنی صحبت نہ کرو) اگر کوئی اس گناہ کا مرتکب ہو جائے' تو اسے نادم ہو کر توبہ کرنی چاہئے۔

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔

۱۳ ___ اِذَا وَقَعَ الرَّجُلُ بِاَهْلِهٖ وَهِيَ حَائِضٌ فَلْيَتَصَدَّقْ بِنِصْفِ دِيْنَارٍ (رواہ الترمذی)

---

۱۲ ___ ((سورہ بقرۃ: ۲۲۲))

۱۳ صحیح

✿ سنن ابو داؤد' ((الطهارة: باب في إتيان الحائض واللفظ له حديث ۲۶۴' ۲۶۶))

ترجمہ "جو شخص بحالت حیض اپنی عورت سے صحبت کرے۔ تو اسے چاہئے۔ کہ نصف دینار خیرات کرے۔"

ملاحظہ: دینار ساڑھے چار ماشے سونے کا ہوتا ہے۔ تو نصف دینار سوا دو ماشے سونا ہوا۔ وقت کے لحاظ سے سوا دو ماشے سونا جتنی قیمت کا ہو۔ اتنی قیمت صدقہ کرے۔ یعنی کسی مستحق کو دیدے' اور آئندہ کے لئے توبہ کرے'

۶۴ ـــــ ترمذی میں ابن عباسؓ کی روایت میں رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔ جب خون سرخ ہو (یعنی اگر سرخ خون کی حالت میں جماع کیا۔ جو ابتدائے حیض میں آتا ہے) تو ایک دینار خیرات کرے' اور اگر خون زرد ہو (یعنی اگر زرد خون کی حالت میں جماع کیا ہو جو آخر حیض میں ہوتا ہے) تو نصف دینار خیرات کرے۔

مذی کے اخراج سے غسل واجب نہیں ہوتا

۶۵ ـــــ سیدنا حضرت علیؓ بہت طاقتور جوان تھے' اور آپ کو مذی کثرت سے آتی تھی۔ آپ کو مسئلہ معلوم نہ تھا' کہ اخراج مذی پر غسل واجب ہوتا ہے یا نہیں' چونکہ رسول اللہ ﷺ کے داماد تھے۔

✿ جامع ترمذی' ((الطہارۃ: باب ماجاء فی الکفارۃ فی ذلک حدیث ۱۳۶ ➤ اسے حاکم اور ذہبی نے صحیح کہا ہے۔))

۶۴ صحیح

✿ جامع ترمذی' ((الطہارۃ: باب ماجاء فی الکفارۃ فی ذلک حدیث ۱۳۷ ➤ اسکی سند صحیح ہے۔ اس کا موقوف شاہد بھی ہے۔))

۶۵ بلوغ المرام ((باب نواقض الوضوء حدیث ۷۵))

✿ صحیح بخاری' ((العلم: باب من استحی فامر غیرہ بالسؤال حدیث ۱۳۲))

✿ صحیح مسلم' ((الحیض: باب المذی حدیث ۳۰۳))

Scanned with CamScanner

اس لئے بالشافہ مسئلہ دریافت کرتے حجاب آیا۔ تو اپنے دوست مقدادؓ کو کہا کہ وہ مسئلہ دریافت کریں۔ مقدادؓ نے حضور ﷺ سے پوچھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ اخراج مذی پر غسل واجب نہیں ہوتا۔ بلکہ صرف وضوء کر کے نماز پڑھ لینی چاہئے۔
(بلوغ المرام)

مذی ' منی ' اور ودی کا فرق

مذی: اس چپکتے ہوئے لیس دار پانی کو کہتے ہیں۔ جو شہوت کے وقت سرذکر پر نمودار ہوتا ہے۔ عام طور پر نوجوانوں اور طاقت ور اِنسانوں کو ہنگام نعوذ۔۔۔ مذی آتی ہے۔ جو سکون و فراغ کے بعد ختم ہو جاتی ہے۔

منی: عضو مخصوص سے بالذت و دفق خارج ہونے والا مادہ ہوتا ہے۔ جس سے حضرت اِنسان پیدا ہوتا ہے۔ اور اس کے اخراج سے آدمی پر غسل فرض ہو جاتا ہے۔

ودی: وہ گاڑھا سفید پانی جو پیشاب سے قبل یا بعد خارج ہوتا ہے۔ اس کے نکلنے پر غسل کرنا ضروری نہیں ہے۔

سیلان رحم موجب غسل نہیں

جن عورتوں کو سفید رطوبت یعنی لیکوریا کی شکایت ہوتی ہے ' اس سے بھی غسل لازم نہیں ہوتا۔ حسب معمول نمازیں ادا کرنی چاہیں۔

حائضہ کو چھونا اور اس کے ساتھ کھانا جائز ہے

(۶۶) ـــــ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ الْيَهُوْدَ كَانُوْا اِذَا حَاضَتِ الْمَرْاَةُ لَمْ يُوَا كِلُوْهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْنَعُوْا

---

(۶۶) صحیح مسلم ' ((الحيض : باب جواز غسل الحائض رأس زوجها حديث ۳۰۲))

Scanned with CamScanner

كُلَّ شَىٍٔ اِلَّا النِّكَاحَ (رواہ مسلم)

ترجمہ حضرت انس روایت کرتے ہیں کہ جب عورت حیض سے ہوتی تو یہودی اس کے ساتھ کھاتے نہ تھے' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ (حائضہ سے) کرو ہر کام سوائے جماع کے۔" (مسلم) یعنی حائضہ سے کھانا پینا' اٹھنا بیٹھنا' ملنا جلنا' اسے چھونا اور بوس کنار وغیرہ سب باتیں جائز ہیں۔ سوائے ایک بات کے اور وہ مجامعت ہے۔

۱۷ ـــــ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنِىْ فَاَتَّزِرُ فَيُبَاشِرُنِىْ وَ اَنَا حَائِضٌ (متفق علیہ)

ترجمہ "حضرت عائشہ روایت کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مجھے حکم کرتے تھے۔ (بحالت حیض ازار باندھنے کا) سو میں ازار باندھتی۔ پس آپ مجھے گلے لگاتے تھے۔ اور میں حیض والی ہوتی تھی۔" (بخاری، مسلم)

حائضہ کو قرآن پڑھنے کی ممانعت

۱۸ ـــــ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْرَاُ الْحَائِضُ وَلَا الْجُنُبُ شَيْئًا مِنَ الْقُرْاٰنِ (رواہ ترمذی)

ترجمہ "ابن عمرؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ حیض والی عورت اور جنبی قرآن سے کچھ نہ پڑھے۔"

---

۱۷ صحیح بخاری' ((الحیض: باب مباشرۃ الحائض حدیث ۳۰۰))

✿ صحیح مسلم' ((الحیض: باب مباشرۃ الحائض فوق الازار حدیث ۲۹۳))

۱۸ ضعیف

خونِ اِستحاضہ کا مسئلہ

خون استحاضہ وہ خون ہوتا ہے، جو خون حیض کے معتاد دنوں کے بعد خاکی یا زرد رنگ کا جاری ہوتا ہے، یہ ایک مرض ہے جب عورت اپنے خون حیض کی عادت کے دِن پورے کرے، پھر اسے غسل کر کے نماز وغیرہ شروع کر دینی چاہئے۔ کیونکہ خون استحاضہ کا حکم خون حیض کے حکم میں نہیں ہے۔

(۷۹) ـــــ حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ فاطمہ بنت ابی حبیش رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئی اور عرض کیا اے اللہ کے رسول! مجھے خون استحاضہ آتا ہے۔ اور میں پاک نہیں ہوتی ہوں (بوجہ خون استحاضہ) تو کیا میں (خون حیض کے حکم کی طرح) نماز چھوڑ دوں؟ حضور ﷺ نے فرمایا نہیں یہ خون استحاضہ ایک رگ ہے اور نہیں ہے خون حیض، پس جب تجھ کو خون حیض آئے تو نماز چھوڑ دے۔ اور جس وقت خون حیض جاتا رہے (یعنی حیض کی عادت کے دن ختم ہو جائیں، پس اپنے سے خون کو دھو (یعنی غسل کر لے) اور نماز پڑھ۔ (بخاری، مُسلم)

حاصل کلام یہ کہ مستحاضہ پاک عورت کی طرح ہے۔ معتاد ایام حیض کے بعد غسل کر کے نماز شروع کر دے۔ ہاں یہ بات ضروری ہے۔ کہ ہر نماز کے لئے وضوء تازہ کرتی رہے۔ رسول اللہ نے صحیح بخاری میں فاطمہ بنت ابی حبیش ایک مستحاضہ عورت کو فرمایا:۔

✿ **جامع ترمذی،** ((الطھارۃ: باب ماجاء فی الجنب والحائض انھما لا یقرآن القرآن حدیث ۱۳۱ ◄ اسماعیل بن عیاش کی روایت حجازیوں سے ضعیف ہوتی ہے اور یہ روایت بھی انہی سے ہے۔))

(۷۹) **صحیح بخاری،** ((الحیض: باب الاستحاضۃ حدیث ۳۰۶))

✿ **صحیح مسلم،** ((الحیض: باب المستحاضۃ وغلسھا حدیث ۳۳۳))

٤٠ ــــ "تَوَضَّئِي لِكُلِّ صَلٰوةٍ۔"

ترجمہ "یعنی ہر نماز کے لئے وضوء کر لیا کرو۔"

حائضہ کو نماز' روزہ کی ممانعت

ابو سعید خدری ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:-

٤١ ــــ اَلَيْسَ اِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ

(متفق علیہ)

ترجمہ "کیا نہیں ہے (یہ بات) کہ جب عورت حیض سے ہوتی ہے تو (بحکم شرع) نہ نماز پڑھتی ہے اور نہ روزہ رکھتی ہے۔" علہ

علہ یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ حدیث بھی قران کی طرح حجت ہے اور وحی خفی ہے۔ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وغیرہ آیات کے ساتھ تمام عورتوں پر نماز فرض ہے۔ جن میں عام طور پر حائضہ عورتیں بھی شامل ہیں۔ لیکن حدیث نے حائضہ کی تخصیص کر کے ان آیات کے عموم سے نکال دیا ہے۔ لہٰذا حائضہ عورتوں پر حالت حیض میں نماز فرض نہیں بلکہ ممنوع ہے۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ قرآن کی تخصیص حدیث اور خبر واحد کے ساتھ جائز ہے اور یہی مسلک ائمہ اربعہ کا ہے دیکھئے الاحکام فی اصول الاحکام للامدی ج ۲ ص ۳۴۷ غیث الغمام 'حاشیہ امام الکلام لعبد الحیٔ الکھنوی ص ۲۷۷ شرح تنقیح الفصول فی اختصار الفصول فی اِختصار المحصول فی الاصول للقرانی ص ۲۰۸ 'وغیرہ۔

---

٤٠ **صحیح بخاری** ((الوضوء: باب غسل الدم حدیث ۲۲۸))

٤١ **صحیح بخاری** ((الحیض: باب ترک الحائض الصوم حدیث ۳۰۴))

٭ **صحیح مسلم** ((الایمان: باب بیان نقصان الایمان۔ حدیث ۷۹))

Scanned with CamScanner

یہ ایک طویل حدیث کا ٹکڑا ہے۔ جب کہ حضور ﷺ عورتوں کو وعظ سنا رہے تھے۔ تو آپ نے عورتوں کو ناقص الدین فرمایا۔۔۔۔ تو عورتوں نے اپنے نقصان دین کی وجہ پوچھی۔ تو حضور ﷺ نے جواب میں یہ بات اِرشاد فرمائی کہ ایام حیض میں ان کو نماز روزہ کی ممانعت ہے۔

ملاحظہ: حائضہ کو بحالت حیض نماز اور روزہ کی ممانعت ہے لیکن طہارت کے بعد روزہ کی قضا کرے اور نماز معاف ہے۔

نفاس کا حکم

(۴۲) ___ بچے کی پیدائش پر جو خون آتا ہے' اسے نفاس کہتے ہیں' اس کی اکثر مدت بلوغ المرام میں چالیس روز ہے۔ یعنی اگر چالیس روز تک جاری رہے' تو اس کا بھی خون حیض کی طرح ہی حکم ہے۔ یعنی نفاس والی عورت کو نماز پڑھنا' روزہ رکھنا' جماع' مسجد کے اندر جانا کعبہ کا طواف کرنا۔ قرآن پڑھنا' اور قرآن کا چھونا حرام ہے۔ پاک ہو کر روزہ کی قضا کرے' اور نماز معاف ہے۔ اگر چالیس روز سے خون زیادہ جاری رہے۔ تو وہ استحاضہ ہو گا۔ جو مانع نماز' روزہ' جماع وغیرہ نہیں ہے۔

غسل جنابت کا طریقہ

(۴۳) ___ وَعَنْ عَائِشَةَ ؓ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

---

(۴۲) حسن

* بلوغ المرام' باب الحیض (ح۱۶۱)م
بحوالہ ابو داود' الطہارۃ: باب ما جاء فی وقت النفساء ج۳۱۱ ➤ اسے نووی' حاکم اور ذہبی نے صحیح کہا ہے))۔

(۴۳) مشکاۃ' ((الطہارۃ: باب الغسل' واللفظ لہ))

* صحیح بخاری' ((الغسل: باب الوضوء قبل الغسل حدیث ۲۴۸))
* صحیح مسلم' ((الحیض: باب صفۃ غسل الجنابۃ حدیث ۳۱۶))

Scanned with CamScanner

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا غْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَأَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ كَمَا يَتَوَضَّأُ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ يُدْخِلُ أَصَابِعَهُ فِي الْمَاءِ فَيُخَلِّلُ بِهَا أُصُوْلَ شَعْرِهٖ ثُمَّ يَصُبُّ عَلٰى رَأْسِهٖ ثَلٰثَ غُرَفَاتٍ بِيَدَيْهِ ثُمَّ يُفِيضُ الْمَاءَ عَلٰى جِلْدِهٖ كُلِّهٖ (متفق علیہ)

ترجمہ "حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ غسل جنابت کا ارادہ فرماتے تو (اس طرح) شروع کرتے کہ (پہلے) دونوں ہاتھ (پہنچوں تک) دھوتے پھر وضو کرتے جس طرح نماز کے لئے وضوء کرتے ہیں۔ پھر اپنی انگلیاں پانی میں (تر کرنے کے لئے) داخل کر کے نکالتے اور ان سے اپنے بالوں کی جڑوں کا خلال کرتے۔ پھر اپنے دونوں ہاتھوں کے ساتھ تین چلو پانی اپنے سر پر ڈالتے۔ اس کے بعد اپنے تمام بدن پر پانی بہاتے۔"

مسواک کا بیان

مسواک والی نماز

۴۷ ــــ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو نماز مسواک کر کے پڑھی جائے۔ وہ بغیر مسواک والی نماز سے ستر درجے فضیلت میں زیادہ ہے۔
(شعب الایمان)

---

۴۷ **حسن لغیرہ** ((بیہقی فی شعب الایمان' الطہارات : فضل الوضوء حدیث ۲۷۷۳ بیہقی فی السنن الکبری (۳۸/۱) ◄ اسکی سند محمد بن اسحاق کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے لیکن اسکے متعدد شواہد ہیں لہٰذا یہ روایت حسن لغیرہ ہے۔ واللہ اعلم۔))

جاگ کر مسواک کرنا

۷۵ — حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رات کو اور دِن کو سو کر اُٹھنے کے بعد وضوء سے پہلے مسواک کرتے تھے۔ (ابوداؤد)

مسواک سے رضائے الٰہی

۷۶ — حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مسواک منہ کے لئے طہارت کا سبب ہے۔ اور پروردگار کی رضامندی کا ذریعہ ہے۔ (دارمی۔ نسائی)

جبریل علیہ السلام کی تاکید مسواک

۷۷ — ابو امامہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب بھی میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے۔ تو مجھے مسواک کرنے کا (سخت) حکم کرتے تھے۔ البتہ ڈرا میں اس چیز سے۔ کہ چھیل ڈالوں میں اگلی جانب اپنے منہ کی۔ (رواہ احمد)

---

۷۵ ضعیف

✿ سنن ابی داؤد‘ ((الطھارۃ: باب السواک لمن قام من اللیل حدیث ۵۷

➤ اس کی سند ابن جدعان کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے لیکن عموی دلائل اس کے مؤید ہیں۔))

۷۶ صحیح

✿ دارمی‘ ((الصلوۃ: باب السواک مطھرۃ للفم (۱/۱۷۴) حدیث ۶۹۰))

✿ سنن نسائی‘ ((الطھارۃ: باب الترغیب فی السواک حدیث ۵ ➤ اسے امام نووی اور ابن حبان نے صحیح کہا ہے۔))

۷۷ حسن

((احمد (۵/۲۶۳) و ابن ماجہ ‘الطھارۃ: باب السواک حدیث ۲۸۹))
اسکی سند عثمان بن ابی العاتکہ اور علی بن یزید کی وجہ سے ضعیف ہے۔ لیکن اس کے متعدد شواہد ہیں دیکھئے السنن الکبری للبیہقی (۷/۴۹) وغیرہ ‘اور اسے امام بخاری نے حسن کہا ہے۔

Scanned with CamScanner

ملاحظہ: مطلب یہ ہے کہ حضور انور ﷺ پھر جبریل علیہ السلام کی تاکید پر مسواک بہت کرنے لگ گئے۔ اور کثرت مسواک سے منہ چھل جانے کا اندیشہ ہو گیا۔

مسواک کی اہمیت

۴۸ ــــــ روایت ہے ابو سلمہؓ سے، نقل کی زید بن خالدؓ جہنی نے، کہا اس نے کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے، فرمایا آپ نے اگر مشکل نہ جانتا میں اپنی امت پر تو میں انہیں ہر نماز کے نزدیک مسواک کرنے کا حکم کر دیتا۔ (کہ مسواک کرنی واجب ہے)

(رواہ الترمذی)

---

۴۸ حسن

✿ جامع ترمذی، ((الطہارۃ: باب ماجاء فی السواک حدیث ۲۲ وقال "حسن صحیح" ➤ اسے بغوی نے بھی صحیح کہا ہے۔))

Scanned with CamScanner

وضوء کا بیان

تین بار ناک جھاڑیں: حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:-

اِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ مِنْ مَّنَامِهٖ فَلْيَسْتَنْثِرْ ثَلٰثًا فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَبِيْتُ عَلٰى خَيْشُوْمِهٖ- (مشکوۃ شریف)

ترجمہ "جب جاگے ایک تمہارا اپنی نیند سے' پھر ارادہ کرے وضوء کا- تو ناک جھاڑے (پانی کھینچ کر) تین بار- پس شیطان رات گزارتا ہے اس کی ناک کے بانسے پر-"

ملاحظہ: سونے والے کے بانسے پر شیطان کے رات گزارنے کی اصلیت اور حقیقت اللہ ہی بہتر جانتا ہے- ہمارا فرض ایمان لانا ہے- کہ واقعی شیطان رات گزارتا ہے-

کچھ اس طرح سمجھ آتی ہے کہ سونے کی حالت میں فضلات' بخارات' غبار اور رینٹ (Snivel) دماغ کے قریب جمع ہو جاتے ہیں- جن سے حواس میں تکدر آجاتا ہے- اور پھر ہر طرح کی عبادت میں کسل و کاہلی آجاتی ہے- اس سے شیطان خوش ہوتا

مشکاۃ ((باب سنن الوضوء حدیث ۳۹۲))

صحیح بخاری ((بدء الخلق : باب صفة ابلیس وجنوده حدیث ۳۲۹۵))

صحیح مسلم ((الطهارة : باب الایتار فی الاستنثار والاستجمار حدیث ۲۳۸))

ہے۔ کہ گویا رات بھر وہاں رہا ہے۔ اس لئے صاحب ⑩ ــــ ﴿مَا یَنطِقُ عَنِ الْهَوٰی﴾
نے فرمایا کہ نیند سے بیدار ہو کر جب وضوء کرنے لگو۔ تو ناک میں پانی کھینچ کر خوب جھاڑو' اور سنکو۔ تین بار ایسا ہی کرو تاکہ شیطان کا عمل دخل دور ہو جائے۔ اور سارا دن' اور اگلی رات کے سونے کے وقت تک عبادات اور دُنیا کے دوسرے کاموں میں تمہاری ہمت بندھی رہے۔ چستی اور مستعدی کے ساتھ سب کام ہوں۔

نیند سے جاگ کر پہلے ہاتھ دھوئیں

⑪ ــــ حضرت ابو ہریرہ" سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جب جاگے ایک تمہارا اپنی نیند سے تو نہ ڈبوئے ہاتھ اپنا (پانی کے) برتن میں' یہاں تک کہ دھوئے اس کو۔ کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے ہاتھ نے کہاں رات گزاری ہے۔ (مشکوٰۃ شریف)

مطلب یہ ہے کہ نیند سے جاگ کر پہلے ہاتھوں کو پہنچوں تک دھو کر پھر پانی کے برتن میں ڈالنا چاہئے۔ ہو سکتا ہے کہ رات کو ہاتھ بدن کے کسی حصہ کو لگ کر پلید ہو گیا ہو' استنجا کی جگہ لگ گیا ہو' یا ذکر کو مس کرتا رہا ہو۔ طہارت اور پاکیزگی کی کتنی اعلیٰ تعلیم ہے۔

---

⑩ سورۃ النجم: ۳

⑪ (دیکھیے نمبر ۳۳ و المشکوۃ جلد ۱ صفحہ ۱۲۵ حدیث ۳۹۱ باب سنن الوضوء)

Scanned with CamScanner

مسنون وضوء کی مکمل ترکیب

رحمت عالم ﷺ کا وضوء

1- وضوء کے شروع میں بِسْمِ اللّٰہ ضرور پڑھنی چاہئے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:-

⓬ ـــ لَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ (ترمذی)

ترجمہ "جو (وضوء کے شروع میں) اللہ کا نام نہیں لیتا۔ اس کا وضوء (پورا) نہیں ہوتا۔"

2- پھر دونوں ہاتھ پہنچوں تک تین بار دھوئیں۔

⓭ ـــ فَاَفْرَغَ عَلٰى كَفَّيْهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ (بخاری شریف)

3- پھر ایک چلو لے کر آدھے سے کلی کریں' اور آدھا ناک میں ڈالیں اور ناک کو بائیں ہاتھ سے جھاڑیں۔ پھر ایک چلو لے کر آدھے سے کلی کریں اور آدھا ناک میں ڈالیں۔ پھر ایک چلو لے کر آدھے سے کلی کریں۔ اور آدھا ناک میں ڈالیں۔

⓬ حسن

✿ جامع ترمذی' ((الطہارۃ: باب فی التسمیۃ عند الوضوء حدیث ۲۵

➤ اسے حاکم' ذہبی اور حافظ ابن حجر نے صحیح کہا ہے۔))

⓭ صحیح بخاری' ((الوضوء: باب الوضوء ثلاثا حدیث ۱۵۹))

✿ صحیح مسلم' ((الطہارۃ: باب صفۃ الوضوء و کمالہ حدیث ۲۲۶))

۸۴ ـــــ ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهُ فِي التَّوْرِ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ مِّنْ غُرْفَةٍ وَّاحِدَةٍ (بخاری شریف)

4- پورے تین چلوؤں سے تین بار کلی کرنا- پھر تین چلوؤں سے تین بار ناک میں پانی ڈالنا بھی درست ہے جامع ترمذی باب فی وُضُوْءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ كَانَ میں ہے۔

۸۵ ـــــ ثُمَّ مَضْمَضَ ثَلَاثًا وَّاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا۔

ترجمہ "پھر تین بار کلی کی- اور تین بار ناک میں پانی ڈالا۔"

5- پھر تین بار منہ دھوئیں۔

۸۶ ـــــ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا۔ (بخاری شریف)

6- ۸۷ ـــــ پھر ایک چلو لے کر اسے ٹھوڑی کے نیچے داخل کر کے داڑھی کا خلال کریں-(ابو داؤد)

---

۸۴ صحیح بخاری' ((الوضوء:باب الوضوء من التور حدیث ۱۹۹))

۸۵ صحیح ((جامع ترمذی' الطھارۃ:باب ماجاء فی وضوء النبی ﷺ کیف کان؟ حدیث ۴۸ ◄ اسے ابن خزیمہ اور ابن حبان نے صحیح کہا ہے۔))

۸۶ صحیح بخاری' ((الوضوء:باب مسح الرأس حدیث ۱۸۵))

✿ صحیح مسلم' ((الطھارۃ:باب فی وضوء النبی ﷺ حدیث ۲۳۶))

۸۷ حسن لغیرہ

✿ سنن ابی داؤد' ((الطھارۃ:باب تخلیل اللحیۃ حدیث ۱۴۵ ◄ اسے ابن حزم وغیرہ نے ولید بن زوران کی جہالت کی وجہ سے ضعیف کہا ہے۔ لیکن اس کے متعدد شواہد ہیں۔))

(جامع ترمذی میں اس مفہوم کی حدیث نہیں ہے)

Scanned with CamScanner

7- ۸۸ ـــــ پھر اپنا دایاں ہاتھ کہنی تک تین بار دھوئیں۔ پھر بایاں ہاتھ بھی کہنی تک تین بار دھوئیں۔ (ترمذی شریف)

8- ۸۹ ـــــ پھر ہاتھوں کی انگلیوں کا خلال کریں۔ (ابوداؤد' ترمذی)

9- ۹۰ ـــــ اگر انگوٹھی پہنی ہو۔ تو اس کو ہلالیں۔ (مشکوۃ باب سنن الوضوء)

10- ۹۱ ـــــ پھر سر کا مسح کریں اس طرح کہ دونوں ہاتھ سر کے اگلے حصے سے شروع کر کے پیچھے کو لے جائیں۔ اور صحیح مسلم میں اِلٰی قَفَاہُ۔ یعنی ہاتھوں کو گدی تک لے جانا بھی آیا ہے۔ پھر پیچھے سے اسی جگہ لے آئیں۔ جہاں سے شروع کیا تھا۔ (بخاری' مسلم)

---

۸۸ صحیح بخاری' ((الصیام: باب السواک الرطب والیابس للصائم ح ۱۹۳۴))

✿ صحیح مسلم' ((الطھارۃ: باب فی وضوء النبی ﷺ حدیث ۲۳۶))

۸۹ صحیح ((سنن ابی داؤد' الطھارۃ: باب فی الاستنشار حدیث ۱۴۲))

✿ جامع ترمذی' ((الطھارۃ: باب فی تخلیل الاصابع وقال: حسن صحیح حدیث ۳۸ ➤ اسے ترمذی' ابن خزیمہ اور ابن حبان وغیرھم نے صحیح کہا ہے۔))

۹۰ ضعیف

✿ مشکاۃ ((: باب سنن الوضوء حدیث ۴۲۹))

✿ سنن اِبن ماجه' ((الطھارۃ: باب تخلیل الاصابع حدیث ۴۴۹ ➤ اسے بوصیری نے معمر اور اس کے باپ کی وجہ سے ضعیف کہا ہے۔))

۹۱ صحیح بخاری' ((الوضوء: باب مسح الرأس حدیث ۱۸۵))

✿ صحیح مسلم' ((الطھارۃ: باب فی وضوء النبی ﷺ حدیث ۲۳۵))

Scanned with CamScanner

11- ۹۲ ــــ پھر کانوں کا مسح اس طرح کریں کہ شہادت کی انگلیاں دونوں ہاتھوں کی دونوں کانوں کے سوراخوں میں ڈال کر کانوں کی پیٹھ پر انگوٹھوں کے ساتھ مسح کریں۔ (مشکوۃ باب سنن الوضوء)

12- ۹۳ ــــ اور کانوں کے مسح کے لئے پانی نیا لیں۔

(بلوغ المرام باب الوضوء)

13- ۹۴ ــــ پھر اپنا دایاں پاؤں ٹخنوں تک تین بار دھوئیں۔ اور بایاں پاؤں بھی ٹخنوں تک تین بار دھوئیں۔ (بخاری شریف)

---

۹۲ صحیح

✿ مشکوۃ ((جلد ۱ صفحہ ۱۳۰ حدیث ۴۱۳ بحوالہ سنن نسائی (۱/ ۷۴ حدیث ۱۰۲ اباب مسح الاذنین مع الرأس)))

✿ سنن اِبن ماجة' ((الطھارۃ: باب ماجاء فی مسح الاذنین الخ حدیث ۴۳۹ ➤ اسے ترمذی اور ابن خزیمہ نے صحیح کہا ہے۔))

۹۳ صحیح ✿ بلوغ المرام ((باب الوضوء حدیث ۴۸))

✿ بیھقی' ((الطھارۃ: باب مسح الاذنین بماء جدید (۱/ ۶۵) ➤ اسے حاکم' ذہبی اور بیہقی نے صحیح کہا ہے۔ نیا پانی لینا یا نہ لینا دونوں ثابت ہیں۔))

۹۴ صحیح بخاری' ((الصیام: باب السواک الرطب والیابس للصائم حدیث ۱۹۳۴))

✿ صحیح مسلم' ((الطھارۃ: باب صفۃ الوضوء وکمالہ حدیث ۲۲۶))

Scanned with CamScanner

14- ۹۵ ــــ پھر پاؤں کی انگلیوں کا خلال کریں۔ (مشکوٰۃ)

نوٹ: گردن کے مسح کا احادیث میں کہیں ذکر نہیں آیا۔ ۭ اوپر آپ پڑھ چکے ہیں۔ کہ سر کا مسح کرتے وقت حضور ﷺ اپنے ہاتھوں کو گدی تک لے جاتے تھے۔ اور گدی سر کا پچھلا حصہ ہوتا ہے۔ جس میں کچھ گردن بھی آجاتی ہے۔

خصال فطرت ۹۶ ــــ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:-

---

ۭ کسی صحیح یا ضعیف حدیث میں اس بات کی صراحت نہیں ہے کہ سر اور کانوں کا مسح کرنے کے بعد الٹے ہاتھوں کے ساتھ گردن کے اوپر والے حصہ کا نیچے تک مسح کر لیا جائے۔ لہٰذا عوام کا یہ فعل محدثات میں سے ہے۔ یہ علیحدہ مسئلہ ہے کہ بعض ضعیف روایات میں سر کے مسح کے ساتھ گردن تک ہاتھ پہنچانے کا ذکر ہے۔ ان ضعیف روایات کو اپنے خود ساختہ عمل پر فٹ کرنا انتہائی معیوب طریقہ ہے۔

---

۹۵ **حسن** ((مشکوٰۃ، باب سنن الوضوء حدیث ۴۰۷))

✿ **جامع ترمذی،** ((الطھارۃ: باب فی تخلیل الاصابع و قال حسن غریب حدیث ۳۹ ➤ اسے ترمذی اور بخاری نے حسن کہا ہے۔))

۹۶ **صحیح بخاری،** ((اللباس، باب قص الشارب حدیث ۵۸۸۹ بالتقدیم و تأخیر))

✿ **صحیح مسلم،** ((الطھارۃ: باب خصال الفطرۃ حدیث ۲۵۷ و اللفظ لہ))

Scanned with CamScanner

اَلْفِطْرَةُ خَمْسٌ	فطرت پانچ چیزیں ہیں-
اَلْخِتَانُ	ختنہ کرنا-
وَالْاِسْتِحْدَادُ	زیر ناف بال مونڈنا-
وَتَقْلِيْمُ الْاَظْفَارِ	اور ناخن کاٹنا-
وَنَتْفُ الْاِبْطِ	اور بغل کے بال اکھیڑنا-
وَقَصُّ الشَّارِبِ	اور مونچھ کترانا- (صحیح مُسلم)

مذکورہ باتیں دین کی ہیں- اور سب پیغمبروں کی سُنت ہیں- اسی لئے حضور انور ﷺ نے ان پر عمل کرنے کو فرمایا ہے- یہ سب باتیں طہارت، صفائی اور ستھرائی کی ہیں-

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

٩٠ ــــ اُمِرْنَا بِاِحْفَاءِ الشَّوَارِبِ وَاِعْفَاءِ اللِّحْيَةِ (صحیح مُسلم)

ترجمہ "ہم کو حکم ہوا مونچھوں کو میٹ دینے کا اور داڑھی کو چھوڑ دینے کا-"

وضوء کے بعد یہ پڑھیں

٩١ ــــ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ

---

٩٠ صحیح مسلم، ((الطهارة: باب خصال الفطرة حديث ٢٥٩ (باللفظ "انه أمر"))

٩١ صحیح مسلم، ((الطهارة: باب الذكر المستحب عقب الوضوء حديث ٢٣٤))

Scanned with CamScanner

وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ (صحیح مسلم)

ترجمہ میں گواہی دیتا ہوں کہ سوا اللہ کے کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے۔ کوئی اس کا شریک نہیں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں۔ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندہ اس کا اور رسول اس کا ہے۔

ملاحظہ: وضوء کے بعد شہادتین کے ساتھ ترمذی نے دعائے ذیل کا پڑھنا بھی روایت کیا ہے۔

(٩٩) ـــــ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَ اجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ (ترمذی)

ترجمہ اے اللہ! کر مجھے توبہ کرنے والوں سے اور کر مجھے (باطن کی) طہارت کرنے والوں سے۔

وضوء کی وضعی دعائیں

رسول پاک ﷺ کی سُنت پاک سے وضوء کے شروع میں بسم اللہ، اور بعد میں شہادتین کا پڑھنا ثابت ہے۔ جیسا کہ آپ ابھی اوپر پڑھ آئے ہیں۔ لیکن بعض لوگ وضوء میں ہر ہر عضو دھوتے وقت ایک ایک دُعا پڑھتے ہیں۔ اور وہ دعائیں مروجہ کتب نماز میں بھی پائی جاتی ہیں۔ واضح ہو کہ یہ دعائیں سُنت پاک اور صحابہؓ کے عمل سے ثابت نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جب اپنے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھوں دین مکمل کر دیا۔ تو پھر دینی اور شرعی امور میں نقص و ایزاد اور کمی و بیشی کرنا کسی امتی کے لئے ہرگز جائز نہیں ہے۔

---

(٩٩) حسن

✿ جامع ترمذی، ((الطہارۃ: باب فیما یقال بعد الوضوء حدیث ۵۵ وقال "فی اسنادہ اضطراب"۔ ➤ یہ روایت اپنے شاہد کے ساتھ حسن ہے دیکھئے ابن السنی (۲۱) وغیرہ))

وضوء کے دیگر مسائل و فضائل

بخاری شریف کی روایات میں وضوء کے اعضاء کا

(۱۰۰) ـــــ دو دو بار اور

(۱۰۱) ـــــ ایک ایک بار دھونا بھی آیا ہے۔ واضح ہو کہ اعضا کا تین تین بار دھونا افضل ہے۔

(۱۰۲) ـــــ اور تین تین بار دھونے سے ہی کامل وضوء ہوتا ہے حضور ﷺ اور آپ کے صحابہؓ کا عمل کثرت سے تین تین بار دھونے پر ہی رہا ہے۔ دو، دو بار، یا ایک ایک بار دھونا جواز کے لئے ہے۔

اعضاء کے تین بار سے زیادہ دھونے کی ممانعت

(۱۰۳) ـــــ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْئَالُهُ عَنِ الْوُضُوْءِ فَاَرَاهُ الْوُضُوْءَ ثَلٰثًا ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا الْوُضُوْءُ فَمَنْ زَادَ عَلٰى هٰذَا فَقَدْ اَسَاءَ وَ تَعَدّٰى وَظَلَمَ (رواہ النسائی و ابن ماجہ)

---

(۱۰۰) ((اعضاء کا ایک بار دھونا، صحیح بخاری، الوضوء: باب الوضوء مرۃ مرۃ حدیث ۱۵۷))

(۱۰۱) ((اعضاء کا دو بار دھونا، صحیح بخاری، الوضوء: باب الوضوء مرتین مرتین حدیث ۱۵۸))

(۱۰۲) ((اعضاء کا تین بار دھونا، صحیح بخاری، الوضوء: باب الوضوء ثلاثا ثلاثا حدیث ۱۵۹))

(۱۰۳) صحیح

✿ سنن نسائی، ((الطهارة : باب الاعتداء فی الوضوء (۱/۸۸) حدیث ۱۴۰))

✿ سنن ابن ماجة، ((الطهارة: باب ما جاء فی القصد فی الوضوء الخ ح ۴۲۲

◄ اسے ابن خزیمہ وغیرہ نے صحیح کہا ہے۔))

Scanned with CamScanner

ترجمہ "روایت ہے عمرو بن شعیب سے، نقل کی اس نے اپنے باپ سے، اس نے اپنے دادا سے[۵۸] کہا اس نے کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہو کر وضوء کی کیفیت دریافت کی۔ تو حضور ﷺ نے اسے اعضاء کا تین تین بار دھونا دکھایا اور فرمایا۔ اس طرح ہے (کامل) وضوء، پھر جو شخص اس پر (تین تین بار دھونے پر) زیادہ کرے۔ پس تحقیق اس نے برا کیا۔ (کیونکہ ترک سنت کیا) اور تعدی کی (کیونکہ سنت کی حد سے تجاوز کیا)۔ اور ظلم کیا (اپنی جان پر رسول اللہ کی مخالفت کر کے۔"

پہلے انبیاء کا وضوء

۱۰۳ ـــ وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ ثَلٰثًا ثَلٰثًا وَقَالَ هٰذَا وُضُوْئِیْ وَ وُضُوْءُ الْاَنْبِيَاءِ قَبْلِیْ وَوُضُوْءُ اِبْرَاهِيْمَ۔ (مشکوٰۃ باب سنن الوضوء)

ترجمہ "حضرت عثمان سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وضوء کیا۔ (اور دھوئے اعضاء) تین تین بار۔ اور فرمایا: یہ ہے وضوء میرا، اور وضوء پہلے انبیاء کا۔ اور وضوء ابراہیم کا۔"

---

۵۸ یعنی عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما، یہ صحیفہ ان کی اولاد اور محدثین میں مشہور ہے۔ اسے "الصحیفۃ الصادقۃ" بھی کہا جاتا ہے۔ یہ صحیفہ اس بات کی واضح دلیل ہے کہ عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں احادیث کو لکھا بھی گیا ہے۔ لہٰذا منکرین حدیث کا یہ پروپیگنڈا کہ احادیث دو، ڈھائی سو سال بعد لکھی گئی ہیں۔ قطعاً بے بنیاد اور سفید جھوٹ ہے۔

---

۱۰۳ **حسن** ((الطہارۃ: باب سنن الوضوء الفصل الثالث: بحوالہ رزین حدیث ۴۲۴

➤ یہ روایت اپنے شواہد کے ساتھ حسن ہے۔))

Scanned with CamScanner

پس: ثابت ہوا کہ تین تین بار اعضاء کا دھونا افضل ہے' اور اس سے زیادہ دھونا افضلیت سے ہاتھ دھونا ہے۔ کیونکہ تین بار سے زیادہ دھونا حضرت ابراہیم علیہ السلام 'تمام انبیاء اور رسول اللہ ﷺ کی سنت پر زیادتی ہے۔

مسنون وضوء سے گناہوں کی بخشش

۱۵۵ — وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ الصُّنَابِحِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ فَتَمَضْمَضَ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ فِيْهِ فَاِذَا اسْتَنْثَرَ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ اَنْفِهٖ فَاِذَا غَسَلَ وَجْهَهٗ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ وَّجْهِهٖ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَشْفَارِ عَيْنَيْهِ فَاِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ يَدَيْهِ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِ يَدَيْهِ فَاِذَا مَسَحَ بِرَأْسِهٖ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ رَّأْسِهٖ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ اُذُنَيْهِ فَاِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ رِّجْلَيْهِ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِ رِجْلَيْهِ قَالَ ثُمَّ كَانَ مَشْيُهٗ اِلَى الْمَسْجِدِ وَ صَلٰوتُهٗ نَافِلَةً لَّهٗ (موطا' نسائی)

ترجمہ "حضرت عبداللہ بن صنابحی" روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ کہ جس وقت شروع کرتا ہے بندہ مومن وضوء پھر

---

۱۵۵ صحیح

((مالک 'الطہارۃ: جامع الوضوء (۱/۳۱) حدیث ۳۰))

✿ سنن نسائی' ((الطہارۃ: باب مسح الاذنین مع الرأس الخ (۱/۷۴) حدیث ۱۰۳))

Scanned with CamScanner

کلی کرتا ہے نکل جاتے ہیں گناہ اس کے منہ سے۔ پھر جس وقت ناک جھاڑتا ہے نکل جاتے ہیں گناہ اس کے ناک سے۔ پھر جس وقت منہ دھوتا ہے نکل جاتے ہیں گناہ اس کے منہ سے' یہاں تک کہ نکل جاتے ہیں اس کی آنکھوں کی پلکوں کے نیچے سے۔ پھر جس وقت ہاتھ دھوتا ہے نکل جاتے ہیں گناہ اس کے دونوں ہاتھوں سے' یہاں تک کہ نکل جاتے ہیں اس کے دونوں ہاتھوں کے ناخنوں کے نیچے سے۔ پھر جس وقت مسح کرتا ہے' اپنے سر کا نکل جاتے ہیں گناہ اس کے سر سے' یہاں تک کہ نکل جاتے ہیں اس کے دونوں کانوں سے۔ پھر جس وقت پاؤں دھوتا ہے' نکل جاتے ہیں گناہ اس کے دونوں پاؤں سے' یہاں تک کہ نکل جاتے ہیں' اس کے دونوں پاؤں کے ناخنوں کے نیچے سے۔ پھر چلنا اس کا (بعد وضوء کے) طرف مسجد کے۔ اور پڑھنا اس کا نماز۔ اس کے لئے (درجات کی بلندی میں) زیادتی ہوتی ہے۔"

ملاحظہ: اس حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ کامل اور سنوار کر مسنون وضوء کرنے سے آدمی پورے طور پر گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے۔ اور پھر اس کا گھر سے باوضوء (گناہوں سے پاک) ہو کر مسجد کی طرف چلنا' اس کے درجات کو بلند کرتا ہے' اور مسجد میں پہنچ کر پھر نماز کا پڑھنا درجات کی بلندی اور قربِ الٰہی کو چار چاند لگا دیتا ہے۔

﴿حشر میں چہرے کا نور﴾ حضرت ابو درداء روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا:-

﴿ كَيْفَ تَعْرِفُ أُمَّتَكَ مِنْ بَيْنِ الْأُمَمِ ﴾

ترجمہ (۱۰۶) ___ "(حضور ﷺ!) آپ اپنی امت کو (میدان حشر میں)

(۱۰۶) حسن ((احمد (۵/ ۱۹۹) ◄ اسکی سند میں ابن لہیعہ ضعیف راوی ہے۔)) لیکن یہ حدیث اپنے شواہد کے ساتھ حسن ہے۔

دوسری امتوں کے (بے شمار لوگوں کے) درمیان کیونکر پہچانیں گے؟"

﴿قَالَ هُمْ غُرٌّ مُحَجَّلُوْنَ مِنْ اَثَرِ الْوُضُوْءِ لَيْسَ اَحَدٌ كَذَالِكَ غَيْرُهُمْ﴾

ترجمہ "فرمایا! وہ (میری امت کے لوگ) وضوء کے اثر سے سفید (نورانی) چہرے اور سفید (نورانی) ہاتھ پاؤں (والے) ہونگے۔ اس طرح (نورانی چہرے اور روشن ہاتھ پاؤں والا سوائے ان کے اور کوئی نہیں ہوگا۔" (رواہ احمد)

پیارے بھائیو اور بہنو! اگر آپ نمازیں پڑھیں گے تو نمازوں کے لئے لامحالہ وضوء بھی کریں گے، پھر وضوء کے اثر سے آپ کے چہرے میدان حشر میں روشن ہوں گے۔ اور رسول اللہ ﷺ پھر آپ کو پہچان لیں گے کہ یہ امتی ہیں۔ اس لئے آپ وضوء کا بہت شوق پیدا کریں۔ اور بڑی محبت اور خلوص سے نہایت سنوار کر وضوء کرکے نمازیں پڑھیں، تاکہ آپ کے چہرے میدان محشر میں نورانی ہوں۔

خشک ایڑیوں کو عذاب

۱۰۷ ــــ وَعَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَجَعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِمَاءٍ بِالطَّرِيْقِ تَعَجَّلَ قَوْمٌ عِنْدَ الْعَصْرِ فَتَوَضَّاءُ وْ اوَهُمْ عُجَّالٌ فَانْتَهَيْنَا اِلَيْهِمْ وَاَعْقَابُهُمْ تَلُوْحُ لَمْ يَمَسَّهَا الْمَاءُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلٌ لِلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ اَسْبِغُوا الْوُضُوْءَ (رواہ مسلم)

---

۱۰۷ صحیح بخاری، ((الوضوء: باب غسل الرجلین ولا یمسح علی القدمین حدیث ۱۶۳))

ترجمہ "حضرت عبداللہ بن عمروؓ نے روایت کرتے ہوئے کہا کہ ہم رسول اللہؐ کے ساتھ مکہ سے مدینہ کی طرف لوٹے' یہاں تک کہ راستے میں ہم ایک پانی پر پہنچے۔ تو ایک جماعت نے (ہم میں سے) وضوء کرنے میں جلدی کی' نماز عصر کے نزدیک۔ پس انہوں نے وضوء کیا۔ اور وہ جلدی کرنے والے تھے (یعنی چلنے میں جلدی کی۔ اور ہم سے آگے بڑھ گئے۔ کہ وضوء پہلے کرلیں) پھر ہم (بھی) پہنچے ان کی طرف' اور ان کی ایڑیاں چمکتی تھیں (یعنی خشک تھیں) ان کو پانی نہیں پہنچا تھا۔ پھر رسول اللہؐ نے فرمایا خرابی ہے واسطے (خشک) ایڑیوں کے آگ سے (خبردار!) پورا کرو وضوء۔"

اِنتباہ: اِس حدیث شریف سے معلوم ہوا' کہ وضوء بڑی اِحتیاط سے سنوار کر پورا کرنا چاہئے' اعضاء کو خوب مل مل کر دھونا چاہئے۔ اور تین تین بار دھونا چاہئے' تا کہ ذرہ برابر جگہ بھی اعضائے وضوء کی خشک نہ رہے۔

وضوء نصف اِیمان ہے

۱۰۸ ــــ وَعَنْ اَبِیْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ (مُسلم)

ترجمہ "حضرت ابو مالک اشعریؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وضوء آدھا اِیمان ہے۔"

✿ صحیح مسلم' ((الطہارۃ: باب وجوب غسل الرجلین بکمالھما حدیث۲۴۱ و اللفظ لہ))

۱۰۸ صحیح مسلم' ((الطہارۃ: باب فضل الوضوء حدیث۲۲۳))

Scanned with CamScanner

موٗمن کا زیور

109 — عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ خَلِیْلِیْ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ تَبْلُغُ الْحِلْیَةُ مِنَ الْمُؤْمِنِ حَیْثُ یَبْلُغُ الْوُضُوْءُ (مسلم)

ترجمہ "سیدنا ابو ہریرۃ" روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں نے اپنے جانی دوست محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ (بہشت میں) مومن کا زیور وہاں تک پہنچے گا۔ جہاں تک وضوء کا پانی پہنچے گا۔"

ملاحظہ: مومن کے لئے بہشت کا زیور اللہ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہوگی، ہم اس کی کیفیت دُنیا میں نہیں جانتے۔ اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ وضوء کامل اللہ تعالیٰ کی بڑی عبادت ہے۔ اور اس عبادت کے سبب اللہ تعالیٰ بہشتی زیور کے انعام سے بندے کو نوازے گا۔

مشقت کے وضوء سے بلندی درجات

110 — وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُدُلُّکُمْ عَلٰی مَا یَمْحُوا اللّٰهُ بِهِ الْخَطَایَا وَیَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ قَالُوْا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَی الْمَکَارِهِ (رواہ مسلم)

ترجمہ "حضرت ابو ہریرۃ" روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ

---

109 مسلم ((الطھارۃ: باب تبلغ الحلیة حیث یبلغ الوضوء حدیث ۲۵۰))

110 صحیح مسلم، ((الطھارۃ: باب فضل اسباغ الوضوء علی المکارہ حدیث ۲۵۱))

Scanned with CamScanner

ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں کہ جس کے سبب اللہ گناہوں کو دور۔ اور درجات کو بلند کرتا ہے؟ صحابہؓ نے کہا۔ ہاں اے اللہ کے رسول! (فرمایئے!) آپ ﷺ نے فرمایا: کامل (اور سنوار کر) کرنا وضوء کا 'مشقت (یعنی بیماری یا شدت کے جاڑے) کے وقت

تحیۃ الوضوء سے بہشت واجب

(۱۱۱) — وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ وُضُوْءَهٗ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ مُقْبِلاً عَلَيْهِمَا بِقَلْبِهٖ وَوَجْهِهٖ اِلاَّ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ (رواہ مسلم)

ترجمہ "عقبہ بن عامرؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص وضوء کرے۔ اور خوب سنوار کر اچھا وضوء کرے۔ پھر کھڑا ہو کر دل اور منہ سے (ظاہری' باطنی طور پر) متوجہ ہو کر دو رکعت نماز (نفلی) پڑھے۔ تو اس کے لئے بہشت واجب ہو جاتی ہے۔" (مسلم)

شکر الوضوء سے بلالؓ بہشت میں

(۱۱۲) — عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

---

(۱۱۱) صحیح مسلم' ((الطہارۃ: باب الذکر المستحب عقب الوضوء ح ۲۳۴

دیکھئے نمبر ۹۸))

(۱۱۲) صحیح بخاری' ((التہجد: باب فضل الطہور باللیل والنہار حدیث ۱۱۴۹))

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبِلَالٍ عِنْدَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ يَا بِلَالُ حَدِّثْنِیْ بِاَرْجٰی عَمَلٍ عَمِلْتَهٗ فِي الْاِسْلَامِ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَیَّ فِي الْجَنَّةِ قَالَ مَا عَمِلْتُ عَمَلاً اَرْجٰی عِنْدِیْ اَنِّیْ لَمْ اَتَطَهَّرْ طُهُوْرًا فِي سَاعَةِ الَّيْلِ اَوْنَهَارٍ اِلاَّ صَلَّيْتُ بِذَالِكَ الطُّهُوْرِ مَا كُتِبَ لِیْ اَنْ اُصَلِّیَ (متفق علیہ)

ترجمہ حضرت ابو ہریرۃؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں: کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز فجر کے وقت بلالؓ کو کہا - اے بلال! میرے سامنے (اپنا) وہ عمل' جو تو نے اسلام میں کیا - اور جس پر تجھے (ثواب کی) بہت امید ہے بیان کر' کیونکہ میں نے اپنے آگے بہشت میں تیری جوتیوں کی آواز سنی ہے - بلالؓ نے عرض کیا' میرے نزدیک جس عمل پر مجھے (ثواب کی) بہت امید ہے' یہ ہے کہ رات یا دن میں جب (بھی) میں نے وضوء کیا - تو اس وضوء کے ساتھ جس قدر نماز (نفل) میرے مقدر میں تھی - ضرور پڑھی - (یعنی کسی وضوء کو میں نے بغیر نفلوں کے خالی نہ چھوڑا -"

بارگاہ ایزدی کا پرمٹ

نماز بغیر وضوء کے قبول نہیں ہوتی - یعنی بے وضوء کو اللہ کے دربار میں حاضر ہونے کی اجازت نہیں ہے - تو گویا وضوء احکم الحاکمین کے دربار میں حاضر ہونے کے لئے پرمٹ ہے - اور جس شخص کو اللہ وضوء کی توفیق دے' یا اپنی بارگاہ کی حاضری کا پرمٹ عطا فرمائے' وہ جتنا بھی شکر کرے تھوڑا ہے - اس لئے بہتر ہے کہ آپ جب بھی وضوء کریں - دو رکعت نماز نفل شکر وضوء کی نیت سے پڑھ لیا کریں - کہ اس شکرانہ سے بھی بہشت ملتی ہے' اور قرب الٰہی حاصل ہوتا ہے -

---

✿ **صحیح مسلم**' ((فضائل الصحابة: باب من فضائل بلال رضی اللہ عنہ حدیث ۲۴۵۸))

بہشت کی بشارت

۱۱۳ ـــ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُبْلِغُ اَوْ فَيُسْبِغُ الْوُضُوْءَ ثُمَّ يَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اِلاَّ فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ يَدْخُلُ مِنْ اَيِّهَا شَاءَ (رواہ مسلم)

ترجمہ: "حضرت عمر بن الخطابؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں' کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کوئی تم میں سے وضوء کرے۔ پس انتہا کو پہنچائے۔ یا فرمایا پورا کرے وضوء (یعنی اعضا خوب مل کر تین تین بار دھوئے۔ اور خوب سنوار کر وضوء کرے)۔ پھر کہے: اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ تو اس کے لئے بہشت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں کہ جس سے چاہے داخل ہو۔" (مسلم)

ناظرین! آپ اوپر پڑھ آئے ہیں کہ وضوء کرنے سے مومن کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ اور وہ پورے طور پر گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے۔ پھر وضوء کے بعد کلمات شہادت تین پڑھنے سے اس کے لئے آٹھوں دروازے کھل جاتے ہیں۔ اور شکرانہ وضوء کے نفل پڑھنے سے بہشت واجب ہو جاتی ہے۔ یہ تو صرف وضوء ہی کی برکات ہیں۔ پھر جب اس وضوء سے آدمی اللہ کی بارگاہ میں پہنچتا ہے۔ اور نماز فرض سے فارغ ہوتا ہے' تو اس کے درجات کی بلندی اور اللہ کی رضامندی کا کون اندازہ لگا سکتا ہے۔

---

۱۱۳ ((دیکھیے نمبر ۹۸))

(۱۱۴) ـــــ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ ○

ایک وضوء سے کئی نمازیں

(۱۱۵) ـــــ وَعَنْ بُرَيْدَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الصَّلٰوتِ يَوْمَ الْفَتْحِ بِوُضُوْءٍ وَّاحِدٍ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ " لَقَدْ صَنَعْتَ الْيَوْمَ شَيْأً لَمْ تَكُنْ تَصْنَعُهٗ قَالَ عَمَدًا صَنَعْتُهٗ يَا عُمَرُ (رواہ مسلم)

ترجمہ "حضرت بریدہ" سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ نے کئی نمازیں ایک وضوء سے پڑھیں- اور موزوں پر مسح (بھی) کیا- حضرت عمرؓ نے کہا- (حضور ﷺ!) آج کے دن آپؐ نے وہ چیز کی- جسے آپ نہ کرتے تھے- (پہلے) فرمایا آپ نے! اے عمرؓ! میں نے اسے قصداً کیا- (تاکہ لوگوں کو ایک وضوء سے کئی نمازیں پڑھنے کا جواز معلوم ہو جائے)-

---

(۱۱۴) صحیح بخاری' ((التوحید: باب قول اللہ تعالٰی "و نضع الموازین القسط لیوم القیامۃ" الخ حدیث ۷۵۶۳))

(۱۱۵) صحیح مسلم' ((الطہارۃ: باب جواز الصلوات کلہا بوضوء واحد حدیث ۲۷۷))

نواقض وضو

بے وضوء نماز نہیں

۱۱۶ — وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةٌ بِغَيْرِ طُهُوْرٍ۔ (رواہ مسلم)

ترجمہ "ابن عمرؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ نماز بغیر وضوء کے قبول نہیں کی جاتی۔

مذی سے وضو

۱۱۷ — عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَذِيِّ فَقَالَ مِنَ الْمَذِيِّ الْوُضُوْءُ وَمِنَ الْمَنِيِّ الْغُسْلُ
(رواہ الترمذی)

ترجمہ "حضرت علیؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں: کہ میں نے (مقدادؓ کے واسطہ سے) رسول اللہ ﷺ سے مذی کا حال دریافت کیا۔ تو آپؐ نے فرمایا۔ کہ مذی نکلنے سے وضوء (لازم) آتا ہے' اور منی نکلنے سے غسل (لازم) آتا ہے۔"

ملاحظہ: شدت شہوت کے وقت سرزکر پر جو لیس دار قطرہ آجاتا ہے۔ اس کو مذی کہتے ہیں۔ پس اس مذی سے وضوء ٹوٹ جاتا ہے۔ اور منی لذت و دفق سے خارج ہونے والا مادہ ہوتا ہے۔ جس سے اِنسان کی پیدائش ہوتی ہے۔ اس کے خارج ہونے سے آدمی پر غسل واجب ہو جاتا ہے۔

---

۱۱۶ صحیح مسلم ((الطہارۃ: باب وجوب الطہارۃ للصلوۃ حدیث ۲۲۴))

۱۱۷ جامع ترمذی ((الطہارۃ: باب ما جاء فی المنی و المذی حدیث ۱۱۴

Scanned with CamScanner

نیند سے وضوء

۱۱۸ — عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وِكَاءُ السَّهِ الْعَيْنَانِ فَمَنْ نَامَ فَلْيَتَوَضَّأْ (رواہ ابوداؤد)

"حضرت علیؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ کہ دونوں آنکھیں سرین کی سربند ہیں، پھر جو شخص سو گیا اسے چاہئے کہ (از سرنو) وضوء کرے۔"

وضاحت: مطلب یہ ہے کہ جب آدمی جاگتا رہتا ہے۔ تو مقعد سے خروج ہوا پر کنٹرول رہتا ہے۔ گویا مقعد پر بند بندھا ہے۔ لیکن جب سو گیا۔ تو اعضاء ڈھیلے پڑ گئے۔ اور بند کھل گیا۔ پس وضوء ٹوٹ گیا۔ یا شرعاً ٹوٹنے کے حکم میں ہو گیا۔ اس لئے جاگنے پر وضوء لازم آیا۔ اور نیند ناقض وضوء ہوئی۔

گوز سے وضوء

۱۱۹ — وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ طَلْقٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَسَا أَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ۔

(رواہ الترمذی وابوداؤد)

وقال حسن صحیح ➤ یہ حدیث یزید بن ابی زیاد کی وجہ سے ضعیف ہے۔ لیکن اسکے کئی شواہد صحیح ہیں۔))

۱۱۸ **حسن**

✿ **ابوداؤد**، ((الطہارۃ: باب الوضوء من النوم حدیث ۲۰۳ ➤ اسے نووی، ابن الصلاح اور منذری نے حسن کہا ہے۔))

۱۱۹ **حسن**......

Scanned with CamScanner

ترجمہ "علی بن طلق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس وقت حدث کرے۔ (یعنی ہوا مارے) کوئی تم میں سے۔ تو اسے چاہئے کہ وضوء کرے۔ کیونکہ اس کا وضوء ٹوٹ گیا ہے۔"

قے، نکسیر وغیرہ سے وضوء

۱۲۰ — وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَصَابَهٗ قَیْءٌ اَوْ رُعَافٌ اَوْ قَلْسٌ اَوْ مَذِیٌّ فَلْيَنْصَرِفْ (بلوغ المرام)

ترجمہ "روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جس کو قے آئے یا نکسیر پھوٹے، یا کچھ کھانا پیٹ سے منہ میں آئے۔ یا مذی نکلے۔ تو وہ شخص پھر جائے۔ (وضوء کرنے کے لئے)۔"

- **جامع ترمذی،** ((الرضاع: باب ماجاء فی کراھیة اتیان النساء فی ادبارھن حدیث ۱۱۶۴))
- **سنن ابی داؤد،** ((الطھارۃ: باب من یحدث فی الصلوۃ حدیث ۲۰۵ ➤ اسے ترمذی نے حسن اور ابن حبان نے صحیح کہا ہے۔))

۱۲۰ **ضعیف**

- **بلوغ المرام:** باب نواقض الوضوء حدیث ۸۰))
- **سنن ابن ماجة،** ((اقامة الصلوۃ: باب ماجاء فی البناء علی الصلوۃ حدیث ۱۲۲۱ ➤ اسے بوصیری نے ضعیف کہا ہے۔))

Scanned with CamScanner

سکر و جنابت اور بول و براز سے وضوء

۱۲۱ ـــــ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِیْ سَبِیْلٍ حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآىِٕطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَیَمَّمُوْا صَعِیْدًا طَیِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَیْدِیْكُمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا (پ ۵)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى سے بے ہوشی کی حالت کو مانع نماز فرمایا ہے۔ معلوم ہوا کہ مستی اور بے ہوشی ناقض وضوء ہے۔ خواہ کسی نشی چیز سے ہو۔ نیند سے ہو۔ یا مرض سے ہو۔ بے ہوش ہونے پر وضوء ٹوٹ جائے گا۔ ہوش آنے پر وضوء کر کے نماز پڑھنی ہوگی۔

وَلَا جُنُبًا سے حالت جنابت مانع نماز ہوئی۔ تو جنبی ہونا ناقض وضوء ہوا۔ جنبی نماز پڑھنا چاہے۔ تو نہ صرف وضوء ہی کرے گا بلکہ اس پر غسل بھی واجب ہوگا۔

اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآىِٕطِ میں مجامعت بھی ناقض وضوء ہے۔ اس سے نہ صرف وضوء ہی کرنا چاہیے بلکہ غسل کرنا بھی واجب ہے۔

استحاضہ[1] سے وضوء

۱۲۲ ـــــ صحیح بخاری میں حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ ایک مستحاضہ عورت فاطمہ بن

[1] ماہواری معتاد ایام کے بعد خون جاری رہے اس کو استحاضہ کہتے ہیں۔ (محمد صادق)

۱۲۱ ((سورۃ النساء: ۴۳))

۱۲۲ صحیح بخاری ((الوضوء: باب غسل الدم حدیث ۲۲۸))

ابی حبیش کو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ تَوَضَّئِیْ لِکُلِّ صَلٰوۃٍ ہر نماز کے لئے وضوء کر۔" (اس لئے کہ تجھے خون استحاضہ آتا ہے۔)

معلوم ہوا کہ استحاضہ ناقض وضوء ہے۔

بیٹھے ہوئے سونا، ناقض وضوء نہیں ہے

۱۲۳ ــــ وَعَنْ اَنَسٍ ؓ قَالَ کَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی عَھْدِہٖ یَنْتَظِرُوْنَ الْعِشَآءَ حَتّٰی تَخْفِقَ رُءُوْسُھُمْ ثُمَّ یُصَلُّوْنَ وَلَا یَتَوَضَّؤُنَ (بلوغ المرام)

ترجمہ "حضرت انس ؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب ان کے زمانہ میں انتظار کرتے تھے نماز عشاء کا۔ یہاں تک کہ ان کے سر جھک جاتے تھے، (یعنی بیٹھے بیٹھے سو جاتے اور اونگھتے تھے) پھر نماز پڑھتے تھے اور وضو نہ کرتے تھے۔"

اِس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ بغیر تکیہ لگائے بیٹھے بیٹھے سو جانے یا اونگھنے سے وضو نہیں ٹوٹتا، اور اگر متوضی دیوار وغیرہ سے تکیہ لگا کر یا کروٹ وغیرہ پر سو گیا۔ تو وضو ٹوٹ جائے گا۔

موزوں پر مسح کرنے کا بیان

۱۲۴ ــــ عَنْ شُرَیْحِ بْنِ ھَانِی سَاَلْتُ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ

---

۱۲۳ بلوغ المرام، ((باب نواقض الوضوء صفحہ ۵۶ حدیث ۷۲ بحوالہ سنن ابی داؤد (ح ۲۰۰) واصلہ فی صحیح مسلم ((الحیض: باب الدلیل علی ان نوم الجالس الخ حدیث ۳۷۶))

۱۲۴ صحیح مسلم، ((الطھارۃ: باب التوقیت فی المسح علی الخفین حدیث ۲۷۶))

Scanned with CamScanner

عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ لِلْمُسَافِرِ وَيَوْمًا وَّلَيْلَةً لِلْمُقِيْمِ (رواہ مسلم)

ترجمہ "شریح بن ہانیؒ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں نے علیؓ بن ابی طالب سے موزوں پر مسح کرنے (کی مدت) کے متعلق پوچھا۔ تو حضرت علیؓ نے کہا، کہ رسول اللہ ﷺ نے (مسح کی مدت) مسافر کے لئے تین دن اور تین رات، اور مقیم کے لئے ایک دن اور ایک رات مقرر فرمائی۔"

مسح کا طریقہ

پانچوں انگلیاں دائیں اور بائیں ہاتھ کی تر کر کے دونوں پاؤں کے پنجوں سے شروع کر کے ٹخنوں کے اوپر تک کھینچ لے جائیں۔

مقیم آدمی کے لئے مسح کی مدت ایک دن، اور ایک رات تک ہے، یعنی ایک دن اور ایک رات وضو میں بغیر پاؤں دھوئے مسح سے ہی نمازیں پڑھ سکتا ہے۔ اور مسافر تین دن اور تین راتوں تک اپنی نمازوں کے وضو میں پاؤں دھونے کی بجائے مسح کر سکتا ہے۔ مدت مسح کی ابتدا اس وقت شروع ہوتی ہے۔ جب وضو ٹوٹے۔ مثلاً ایک شخص نے ظہر کے وقت وضو کیا ہے، اور وضو میں پاؤں دھو کر موزے یا جرابیں پہن لی ہیں۔ اور اس کا وضو شام کو ٹوٹ گیا۔ تو اب شام سے مسح کی مدت ایک دن اور ایک رات شمار کی جائے گی۔

نقض مسح

جن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ وہ نواقض وضوء میں بیان ہو چکی ہیں۔ مسح بھی ان سے ٹوٹ جاتا ہے۔ یعنی وضو کے نواقض ہی مسح کے نواقض ہیں۔

مدت مسح کا خاتم

(۱۲۰) — عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

---

(۱۲۰) صحیح

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا اِذَا كُنَّا سَفَرًا اَنْ لاَّ نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَّلَيَالِيَهُنَّ اِلاَّ مِنْ جَنَابَةٍ وَلٰكِنْ مِّنْ غَائِطٍ وَّ بَوْلٍ وَّ نَوْمٍ (رواہ الترمذی والنسائی)

ترجمہ "صفوان رضی اللہ عنہ بن عسال روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ جب ہم سفر میں ہوتے۔ تو رسول اللہ ﷺ ہمیں حکم دیتے کہ ہم اپنے موزے تین دن' اور تین رات تک (پاؤں سے) نہ نکالیں سوائے جنابت کے لیکن (حکم نہ دیتے نکالنے کا) پاخانہ سے' یا پیشاب سے' یا سونے سے۔"

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا۔ کہ جنبی ہونا مسح کی مدت کو ختم کر دیتا ہے۔ اس لئے غسل جنابت کے لئے موزے اُتارنے چاہئیں اور جنابت کے برعکس بول و براز اور نیند کے بعد موزے نہیں اُتارنے چاہئیں۔ اور مدت معین تک مسح کر سکتے ہیں۔

جرابوں پر مسح کرنے کا بیان

(۱۲۶) ـــــ حضرت بلال رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْجَوْرَبَيْنِ۔ (معجم طبرانی)

جامع ترمذی' ((الطهارة : باب المسح على الخفين للمسافر والمقيم حدیث۹۶))

✿ **سنن نسائی'** ((الطهارة: باب الوضوء من الغائط والبول(۱/۹۸) حدیث ۱۵۸ ◄ اسے ترمذی' ابن حبان اور ابن خزیمہ نے صحیح کہا ہے۔))

(۱۲۶) **صحیح** ((المعجم الكبير(۱/۳۵۰) حدیث ۱۰۶۳ ◄ اسکی سند یزید بن ابی زیاد کی وجہ سے ضعیف ہے۔ لیکن اس کے متعدد شواہد ہیں۔))

ترجمہ رسول اللہ ﷺ چمڑے کے موزوں اور جرابوں پر مسح کیا کرتے تھے۔"

۱۲۷ ـــــ اس حدیث کی صحت کے متعلق درایہ میں ہے۔ اَخْرَجَهُ الطَّبْرَانِيُّ بِسَنَدَيْنِ رِجَالُ اَحَدِهِمَا ثِقَاتٌ

یعنی اس حدیث کو امام طبرانیؒ نے دو سندوں سے وارد کیا ہے۔ جن میں سے ایک کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

۱۲۸ ـــــ وَعَنْ مُغِيْرَةَ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ تَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ مَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ

(رواہ احمد والترمذی وابوداود، وابن ماجہ بحوالہ مشکوٰۃ کتاب الطہارت)

ترجمہ "مغیرہ بن شعبہؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے وضو کرتے وقت اپنی جرابوں پر مسح کیا اور جوتیوں پر (بھی)۔"

حضرت ابوموسی اشعریؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں:

۱۲۹ ـــــ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ

---

۱۲۷ ((درایة (۱/۸۲)))

۱۲۸ صحیح،

ترمذی ((الطهارة: باب ما جاء في المسح على الجوربين والنعلين حديث ۹۹))

✿ ابوداؤد، ((الطهارة: باب المسح على الجوربين حديث ۱۵۹ ➤ اس میں سفیان ثوری مدلس ہے۔ لیکن اس کے متعدد شواہد ہیں، مثلاً سیدنا علیؓ وغیرہ صحابہؓ سے مسح علی الجوربین ثابت ہے۔))

۱۲۹ صحیح ((سنن ابن ماجة، الطهارة: باب ما جاء في المسح على الجوربين والنعلين حديث ۵۶۰))

Scanned with CamScanner

وَمَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ (ابن ماجہ، بیہقی)

ترجمہ حضور انور ﷺ نے وضو کرتے ہوئے جرابوں، اور جوتیوں پر مسح کیا۔

۱۳۰ ــــ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ ایک اور روایت میں کہتے ہیں۔

اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَضُوْءٍ فَمَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ وَالْعِمَامَةِ (معجم طبرانی)

ترجمہ "میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تو آپ نے اپنی دونوں جرابوں پر مع جوتیوں کے مسح کیا۔ اور عمامے پر (بھی)"

مسح نعلین کی تفہیم:

جوتیوں پر مسح کا جو ذکر ان حدیثوں میں آیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ عرب کی جوتی میں صرف تسمہ ہی لگا ہوا ہوتا تھا۔ اور وہ جرابوں پر مسح کرنے میں مانع نہ تھا۔ اور حضور ﷺ نے جرابوں والے پاؤں کو (چپل نما) پاپوشوں میں رکھے ہوئے ہی مسح فرما دیا۔ تو حدیث بیان کرنے والے راویوں نے مسح میں جوتیوں کا ذکر بھی کر دیا۔ یعنی حضور ﷺ جرابوں پر مسح کرتے وقت (جو اصل چیز ہے) جوتیوں کے تسموں پر بھی مسح کر دیتے تھے۔ چنانچہ امام ابن قدامہؒ فرماتے ہیں۔

✿ **بیہقی**، ((الطہارۃ: باب ما ورد فی الجوربین والنعلین (۲۸۵/۱) ◄ سند میں انقطاع ہے اور عیسیٰ بن سنان ضعیف ہے۔ اسکو بوصیری نے ضعیف کہا ہے۔ دیکھئے حدیث سابق))

۱۳۰ **صحیح**

✿ ((المعجم الاوسط (۶۶/۲) حدیث ۱۱۱۲ ◄ یہ روایت اپنے شواہد کے ساتھ صحیح ہے دیکھئے نمبر ۱۲۸))

Scanned with CamScanner

(۱۳۱) ــــ والظاهر ان النبی صلی الله علیه وسلم انما مسح علی سیور النعل اللتی علی ظاهر القدم فلما اسفله و عقبه فلا یسن مسحه من الخلف فکذالک النعل

ترجمہ "یعنی جوتیوں پر مسح کرنے کا مطلب یہ ہے کہ حضور انور ﷺ نے اپنی جوتی کے تسموں اور جرابوں پر مسح کیا۔

حضور انور ﷺ اور صحابہؓ عموماً وضو گھر سے کر کے مسجد میں آیا کرتے تھے، اور گھروں میں وضو کرتے وقت جوتیاں نہیں اتارتے تھے' اور وضو میں جب پاؤں کی باری آتی تھی۔ تو اگر پاؤں ننگے ہوتے تو ان کو دھوتے اور اگر پاؤں میں جرابیں ہوتیں تو جوتی سمیت ہی ان پر مسح کر دیتے' اور ان کی جوتیوں کی بناوٹ ہی ایسی ہوتی تھی' کہ پاؤں کے اوپر کا حصہ قریباً سارا ننگا رہتا تھا۔ اس لئے وہ جوتیاں یا ان کے تسمے مسح کرنے میں رکاوٹ کا باعث نہیں ہوتے تھے۔

ہم لوگ وضو عموماً مسجدوں میں جا کر کرتے ہیں۔ اور مسجدوں میں خواہ مخواہ جوتیاں اتارنی پڑتی ہیں۔ اس لئے ہمارے لئے جوتیوں پر مسح کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اور ہم اگر گھروں میں بھی وضو کریں۔ تو پھر فل سلیپر یا بوٹ وغیرہ اتار کر ہی پاؤں پر (جرابوں کی صورت میں) مسح کرنا پڑے گا۔ کیونکہ ہماری مروجہ جوتیوں میں ہمارے پاؤں ڈھکے رہتے ہیں۔ اس لئے یہ جوتیاں مسح میں مانع ہوتی ہیں۔

مسح عمامہ: جوتیوں پر مسح کرنے کے ساتھ عمامے پر مسح کا ذکر بھی حدیث بالا میں آیا ہے۔ یعنی حضور اکرم ﷺ نے عمامے پر مسح فرمایا۔ سنئے! اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں [1] وَاَرْجُلَكُمْ فرما کر پاؤں کے دھونے کا حکم

---

[1] اور دھوؤ اپنے پاؤں کو۔ (پ ٦: مائدہ)

(۱۳۱) المغنی (۱۸۲/۱ مسئلہ نمبر ۳۲۸)

Scanned with CamScanner

دیا- اور رسول اللہ ﷺ نے اس حکم کی تشریح اپنے عمل سے یوں فرمائی- کہ پاؤں ننگے ہونے کی صورت میں آپ ﷺ نے انہیں دھویا- اور پاؤں کو موزوں یا جرابوں میں ملفوف ہونے کی حالت میں ان پر مسح فرمایا' اسی طرح اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ؂۱ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ کی تنزیل سے سروں کے مسح کا حکم دیا- اور وحی الٰہی کے شارح اعظم ﷺ نے اپنے عمل سے اس کی تعمیل یوں فرمائی- کہ سر ننگا ہونے کی صورت میں اس پر مسح فرمایا- اور سر پر عمامہ ہونے کی حالت میں عمامے ہی پر (بذریعہ وحی خفی) مسح فرمایا- پس اگر ملفوف پاؤں پر حضور انور ﷺ کے مسح کرنے پر تعجب نہیں ہو سکتا- تو ڈھکے ہوئے سر پر آپ کے مسح فرمانے پر بھی حیرانی کی کوئی وجہ نہیں ہونی چاہئے- اور نہ کسی امتی کو آپ کے کسی فعل پر حرف گیری کا حق پہنچتا ہے- حضور ﷺ کے فعل مسح عمامہ سے ہمارے لئے یہ آسانی ہوگئی کہ اگر وضو کرتے وقت ننگے سر ہوں- تو حسب معمول ہمیں سر پر مسح کرنا چاہئے- اور اگر سر پر پگڑی وغیرہ ہو- اور کسی وجہ سے ہم اتارنا نہ چاہیں- تو معلم رفق ویسر اور پیغمبر رحمت ﷺ کی سنت کی پیروی میں اس پر مسح کر سکتے ہیں-

مسح جوربین مکرر: جوتیوں اور عمامے پر مسح کی تشریح تو بصورت جملہ معترضہ درمیان میں آگئی' اصل موضوع جرابوں پر مسح کرنے سے متعلق ہے' جس طرح صحیح احادیث میں خفین (چمڑے کے موزے) کا لفظ مسح کے لئے آیا ہے- اسی طرح متذکرۃ الصدر مرفوع احادیث میں جوربین (جرابیں) کا لفظ مسح کرنے کیلئے موجود ہے' چونکہ بعض بھائی جرابوں پر مسح کرنے پر معترض ہوتے ہیں- اس لئے ہم اس مسئلہ کو مزید مدلل اور مشرح طور پر تحریر کرتے ہیں- حضرت ثوبانؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں-

---

؂۱ اور مسح کرو اپنے سروں کا (پ ۶: مائدہ)

۱۳۲ ــــ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً فَاَصَابَهُمُ الْبَرْدُ فَلَمَّا قَدِمُوْا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَكَوْا اِلَيْهِ مَا اَصَابَهُمْ مِنَ الْبَرْدِ فَاَمَرَهُمْ اَنْ يَّمْسَحُوْا عَلَى الْعَصَائِبِ وَالتَّسَاخِيْنِ (رواہ احمد و ابوداؤد)

ترجمہ "حضور انور ﷺ نے ایک چھوٹی سی جماعت (باہر) بھیجی۔ انہیں (سفر میں) سردی لگی' واپس آنے پر انہوں نے آپ کی خدمت میں (سردی کی) شکایت کی۔ تو آپ ﷺ نے انہیں عماموں' اور تساخین پر مسح کرنے کا حکم دیا۔"

تساخین کی تشریح

تسخین ضد ہے تبرید کی' تبرید کے معنی ہیں سردی پہنچانا اور تسخین کے معنی گرمی پہنچانا۔ تو تساخین پاؤں کے ہر اس لباس کو کہتے ہیں۔ جس سے پاؤں کو (گرم کرکے) سردی سے بچایا جائے۔ خواہ وہ لباس چمڑے کے موزے ہوں۔ خواہ سوتی' یا اونی جرابیں ہوں۔ تساخین سے متعلق امام ابن رسلان" فرماتے ہیں۔

۱۳۳ ــــ اصل ذالک کل ما یسخن به القدم من خف وجورب و نحوهما

ترجمہ "یعنی تساخین ہر اس چیز کو کہتے ہیں۔ جس سے پاؤں سردی سے بچایا جائے۔" (خواہ وہ چمڑے کے موزے ہوں یا کپڑے وغیرہ کی جرابیں ہوں)

پس اس حدیث تساخین سے ثابت ہوا۔ کہ پاؤں جس چیز سے ملفوف ہوں' اسی پر مسح کیا جاسکتا ہے۔

---

۱۳۲ صحیح ((احمد(۵/۲۷۷)))
✿ ابوداؤد' ((الطہارۃ: باب المسح علی العمامۃ حدیث ۱۴۶ ➤ اسے حاکم اور ذہبی نے صحیح کہا ہے۔))
۱۳۳ ((عون المعبود(۱/۵۶)))

Scanned with CamScanner

حضرت عمرؓ کا جرابوں پر مسح کرنا

تہذیب سنن لابن قیم" میں روایت ہے:

۱۳۴ — اِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ مَسَحَ عَلٰی سُیُوْرِ النَّعْلِ الَّتِیْ عَلٰی ظَاهِرِ الْقَدَمِ مَعَ الْجَوْرَبِ

ترجمہ "حضرت عمرؓ نے اپنی جرابوں پر مع چپل کے اوپر کے تسموں کے مسح کیا۔"

حضرت علیؓ کا جرابوں پر مسح کرنا

حضرت کعب بن عبداللہ فرماتے ہیں:

۱۳۵ — رَأَیْتُ عَلِیَّ ابْنَ اَبِیْ طَالِبٍ بَالَ فَمَسَحَ عَلٰی جَوْرَبَیْهِ وَنَعْلَیْهِ۔

حضرت علیؓ نے پیشاب کیا۔ پھر وضو کرتے ہوئے آپ نے اپنی جرابوں پر جو جوتیوں میں تھیں، مسح کیا۔ (محلی ابن حزمؒ)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا جرابوں پر مسح

۱۳۶ — اِنَّ ابْنَ عُمَرَ کَانَ یَمْسَحُ عَلٰی جَوْرَبَیْهِ وَ نَعْلَیْهِ۔

---

۱۳۴ ((تهذیب السنن لابن قیم (۱/ ۱۷۵)))

۱۳۵ **صحیح** ((محلی ابن حزم (۲/ ۸۴) والاوسط لابن المنذر (۱/ ۴۶۲ حدیث ۴۷۹) ➤ اسکی سند صحیح ہے۔))

۱۳۶ ((محلی ابن حزم (۲/ ۸۴) ➤ جرابوں پر مسح کے بارے میں صحابہؓ کا اجماع ہے کہ یہ جائز ہے۔ دیکھئے المغنی لابن قدامہ جلد ۱ صفحہ ۱۸۱ مسئلہ ۴۲۶ 'الاوسط لابن المنذر جلد ۱ صفحہ ۴۶۴' ۴۶۵ 'المحلی جلد ۲ صفحہ ۸۶))

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ اپنی جرابوں اور جوتیوں پر مسح کیا کرتے تھے۔ (محلی ابن حزم)

حضرت انس بن مالکؓ کا جرابوں پر مسح

۱۳۷ ــــ امام ابن حزمؒ اپنی مایہ ناز کتاب میں روایت لائے ہیں کہ حضرت انس بن مالکؓ نے وضو کرتے ہوئے اپنی ٹوپی اور سیاہ رنگ کی جرابوں پر مسح کیا اور نماز پڑھی۔ الفاظ یہ ہیں۔ فَمَسَحَ عَلَى الْقَلَنْسُوَةِ وَعَلَى الْجَوْرَبَيْنِ لَهُ مِنْ خَزٍ عَرَبِيٍّ اَسْوَدَ ثُمَّ صَلّٰی (محلی) م۵۹

م۵۹ جرابوں پر مسح کے جواز کے بارے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اجماع ہے۔ امام ابن قدامہؒ لکھتے ہیں:

"ولان الصحابة رضی الله عنهم مسحوا علی الجوارب اور کیونکہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے جرابوں پر مسح کیا ہے اور ان کے زمانے ولم یظهر لم مخالف فی عصرهم فکان اجماعا میں ان کے اس عمل کی مخالفت بھی نہیں ہوئی۔ پس یہ (صحابہؓ کا) اجماع ہے (کہ جرابوں پر مسح کرنا جائز ہے۔ (مغنی ج ا ص ۱۸۱ مسئلہ نمبر ۴۲۶)

اس اجماع کی صراحت کے لئے الاوسط ابن المنذر (ج ا ص ۴۶۴، ۴۶۵) اور المحلی لابن حزم (ج ۲ ص ۸۷) وغیرہ کی طرف بھی مراجعت کرلیں۔

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ خفین (موزوں)، جوربین، مجلدین اور جوربین منعلین پر مسح کے قائل تھے مگر جوربین (جرابوں) پر مسح کے قائل نہیں تھے۔ بعد میں آپ نے اپنے فتوی سے رجوع کرلیا۔ اور فقہ حنفی کا مفتی بہ قول بھی یہی ہے کہ (چند خود ساختہ شرائط کے ساتھ) جرابوں پر مسح کرنا جائز ہے دیکھئے الھدایہ ج ا ص ۶۱ وغیرہ۔

صحیح احادیث، اجماع صحابہؓ، عمل خلفائے راشدینؓ، قول ابی حنیفہؒ اور مفتی بہ قول کے مقابلہ میں بعض حضرات کا یہ دعویٰ ہے کہ جرابوں پر مسح جائز نہیں ہے۔ اس دعوئی پر ان کے پاس کوئی دلیل بھی نہیں ہے۔

---

۱۳۷ **صحیح** ((محلی ابن حزم (۲/۸۴) ➤ اس روایت کے متعدد شواہد ہیں مثلاً دیکھئے الکنی للدولابی (۱/۱۸۱) وغیرہ۔))

لغت عرب سے جورب کے معنیٰ

لغت عرب کی معتبر کتاب قاموس میں ہے:

۱۳۸ ـــــ اَلْجَوْرَبُ لِفَافَةُ الرِّجْلِ۔

ترجمہ ہر وہ چیز جو پاؤں پر پہنی جائے جراب ہے۔

۱۳۹ ـــــ تاج العروس میں ہے 'اَلْجَوْرَبُ لِفَافَةُ الرِّجْلِ۔ جو چیز لفافے کی طرح پاؤں پر پہن لیں۔ وہ جورب ہے۔

۱۴۰ ـــــ علامہ عینی جورب سے متعلق لکھتے ہیں:

وَهُوَ يُتَّخَذُ مِنْ غَزْلِ الصُّوْفِ الْمَفْتُوْلِ يُلْبَسُ فِي الْقَدَمِ اِلٰى مَا فَوْقَ الْكَعْبِ۔

ترجمہ جراب بٹے ہوئے اون سے بنتی ہے اور پاؤں میں پہنی جاتی ہے، ٹخنے سے اوپر تک۔

۱۴۱ ـــــ "امام سیوطی" قوۃ المغتذی میں بھی یہی تحریر فرماتے ہیں۔ یعنی کہ عربی زبان میں جراب اسے کہتے ہیں۔ جو پاؤں کو ڈھانپنے کے لئے اون کی بنائی جاتی ہے۔

---

۱۳۸ ((قاموس صفحہ ۸۶))

۱۳۹

۱۴۰ ((البنایۃ فی شرح الہدایۃ (۱/ ۵۹۷)))

۱۴۱

Scanned with CamScanner

(۱۴۲) ــــــ عارضۃ الاحوذی میں شارح حدیث امام ابو بکرؒ تحریر فرماتے ہیں:

اَلْجَوْرَبُ غِشَاءٌ لِلْقَدَمِ مِنْ صُوْفٍ۔

ترجمہ جورب وہ چیز ہے۔ جو پاؤں کو ڈھانپنے کے لئے اون کی بنائی جاتی ہے۔

(۱۴۳) ــــــ عمدۃ الرعایہ میں ہے۔

قَدْ یَکُوْنُ مِنَ الْکِرْبَاسِ وَمِنَ الشَّعْرِ۔

ترجمہ "جرابیں روئی یعنی سوت کی ہوتی ہیں' اور بالوں کی بھی بنتی ہیں۔"

(۱۴۴) ــــــ غایۃ المقصود میں ہے:

اِنَّ الْجَوْرَبَ یُتَّخَذُ مِنَ الْاَدِیْمِ وَکَذَا مِنَ الصُّوْفِ وَکَذَا مِنَ الْقُطْنِ وَیُقَالُ لِکُلِّ وَاحِدٍ مِنْ ھٰذَا اَنَّہٗ جَوْرَبٌ ۞۔

ترجمہ "یعنی جورب چمڑے کی' صوف کی' اور سوت کی بھی ہوتی ہے۔ اور ہر ایک کو جورب (جراب) کہا جاتا ہے۔

پس: ثابت ہوا۔ کہ جراب پاؤں کے لفافے یا لباس کو کہتے ہیں' وہ لباس خواہ چرمی ہو' خواہ سوتی' یا اونی وغیرہ' ہم اس پر مسح کر سکتے ہیں اور رسول پاک ﷺ کی سنت یہ تھی' کہ اگر حضور ﷺ کے پاؤں ننگے ہوتے۔ تو انہیں دھوتے تھے' اور اگر چرمی موزے پہنے ہوتے' یا پاؤں جرابوں میں ملفوف ہوتے۔ تو آپ ﷺ ان پر مسح کر دیا کرتے تھے' جیسا کہ آپ اوپر پڑھ آئے ہیں۔

---

(۱۴۲) ((عارضۃ الاحوذی (۱/۱۴۹)))

(۱۴۳) ((عمدۃ الرعایۃ: ص ۱۱۱' جلد ۱))

(۱۴۴) غایۃ المقصود

تیمم کا بیان

لغت میں تیمم کے معنی قصد کے ہیں۔ اصطلاح شرع میں پانی نہ ملنے کی حالت میں طہارت کی نیت سے پاک مٹی کا قصد کر کے اسے ہاتھوں اور منہ پر ملنا تیمم کہلاتا ہے۔ پانی نہ ملنے کی کئی صورتیں ہیں۔ مسافر کو سفر میں ہو سکتا ہے پانی نہ ملے' یا پانی کے مقام تک پہنچنے پر نماز کے فوت ہو جانے کا ڈر ہو' یا وضو کرنے سے مریض کو مرض کی زیادتی کا خوف ہو۔ یا پانی حاصل کرنے میں جان کا ڈر ہو۔ مثلاً گھر میں پانی نہیں' باہر کرفیو نافذ ہے' یا پانی لانے میں کسی دشمن' یا درندے سے اندیشہ جان ہے۔ تو ایسی صورتوں میں ہم تیمم کر سکتے ہیں' خواہ یہ موانع[1] برسوں قائم رہیں۔ تیمم بھی بدستور روا رہے گا' وضو کے نواقض میں سے جس ناقض سے بھی وضو ٹوٹے' پانی نہ ملنے کی صورت میں تیمم کر کے متوضی کی طرح ہر قسم کی عبادت کر سکتے ہیں۔

جنابت کی حالت میں تیمم

(۱۲۵) — وَعَنْ عِمْرَانَ قَالَ كُنَّا فِيْ سَفَرٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

---

[1] رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: (۱۲۶)

اِنَّ الصَّعِيْدَ الطَّيِّبَ وُضُوْءُ الْمُسْلِمِ وَاِنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ عَشَرَ سِنِيْنَ (ترمذی)

ترجمہ یعنی پاک مٹی مسلمان کا وضو ہے۔ اگرچہ دس برس پانی نہ پائے۔ "دس برس" سے کثرت مراد ہے۔ (محمد صادق)

---

(۱۲۵) **صحیح بخاری'** ((التیمم: باب الصعید الطیب وضوء المسلم حدیث ۳۴۴)) ✿ **مسلم** ((المساجد: باب قضاء الصلوۃ الفائتۃ حدیث ۶۸۲))

(۱۲۶) **صحیح**

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ فَلَمَّا انْفَتَلَ مِنْ صَلٰوتِهٖ اِذَا هُوَ بِرَجُلٍ مُعْتَزِلٍ لَمْ يُصَلِّ مَعَ الْقَوْمِ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ يَا فُلَانُ اَنْ تُصَلِّيَ مَعَ الْقَوْمِ قَالَ اَصَابَتْنِيْ جَنَابَةٌ وَلَا مَاءَ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّعِيْدِ فَاِنَّهٗ يَكْفِيْكَ۔ (متفق علیہ)

"عمرانؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے۔ آپ ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔ جب نماز سے پھرے' تو اچانک آپ کی نظر ایک آدمی پر پڑی' جو لوگوں سے الگ بیٹھا ہوا تھا' اور اس نے لوگوں کے ساتھ نماز (بھی) نہ پڑھی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے (اس کو) فرمایا: اے فلاں! لوگوں کے ساتھ نماز پڑھنے میں تجھے کس چیز نے روکا؟ اس نے کہا' مجھے جنابت پہنچی اور پانی نہ مل سکا فرمایا حضور ﷺ نے لازم ہے تجھ پر مٹی (تیمم کے لئے) پس وہ تیرے لئے کافی ہے۔ (بخاری' مسلم)

احتلام میں تیمم اور زخموں پر مسح

۱۲۵ — وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجْنَا فِيْ سَفَرٍ فَاَصَابَ رَجُلًا مِّنَّا حَجَرٌ فَشَجَّهٗ فِيْ رَأْسِهٖ ثُمَّ احْتَلَمَ فَسَأَلَ اَصْحَابَهٗ فَقَالَ هَلْ تَجِدُوْنَ لِيْ رُخْصَةً فِي التَّيَمُّمِ فَقَالُوْا مَا نَجِدُ لَكَ رُخْصَةً وَّاَنْتَ تَقْدِرُ عَلَى الْمَاءِ فَاغْتَسَلَ فَمَاتَ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُخْبِرَ بِذَالِكَ فَقَالَ قَتَلُوْهُ قَتَلَهُمُ

جامع ترمذی ((الطهارة: باب التيمم للجنب اذا لم يجد الماء حديث ۱۲۴ ➤ اسے ابن خزیمہ' ابن حبان' حاکم اور ذہبی نے صحیح کہا ہے۔))

۱۲۵ **ضعیف**

✿ **ابوداؤد'** ((الطهارة: باب فی المجروح تیمم حدیث ۳۳۶ ➤ اس کی سند زبیر بن خریق کی وجہ سے ضعیف ہے۔))

Scanned with CamScanner

اَللّٰهُ اَلاَّ سَاَلُوْا اِذَا لَمْ يَعْلَمُوْا فَاِنَّمَا شِفَاءُ الْعِيِّ السُّوَالُ اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْهِ اَنْ يَّتَيَمَّمَ وَيُعَصِّبَ عَلٰى جُرْحِهٖ خِرْقَةً ثُمَّ يَمْسَحُ عَلَيْهَا وَيَغْسِلُ سَائِرَ جَسَدِهٖ

(رواہ ابوداؤد)

حضرت جابرؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہم سفر میں نکلے تو ہم میں سے ایک شخص کو پتھر لگا اور اس کے سر میں زخم کر ڈالا۔ پھر اس کو احتلام ہو گیا (جس سے حاجت نہانے کی ہوئی) اس نے اپنے رفقاء سے دریافت کیا کہ کیا آپ میرے لئے شریعت میں تیمم کی رخصت پاتے ہیں؟ انہوں نے کہا، ہم تیرے لئے کوئی رخصت نہیں پاتے (کیونکہ تو پانی پر قادر ہے۔ (یعنی پانی موجود ہے) پھر تیمم کیسا؟) پھر وہ (زخمی) نہایا اور مر گیا۔ پھر جب ہم لوٹ کر رسول اللہ کے پاس آئے۔ تو حضور ﷺ اس امر سے مطلع ہوئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ مارا اس کو لوگوں نے، مارے اللہ ان کو، کیوں نہ پوچھا انہوں نے (مسئلہ) جب خود نہ جانتے تھے؟ سوائے اس کے نہیں کہ (مرض) نادانی کی شفا پوچھنا ہے۔ یقیناً کفایت کرتا (مرنے والے کو) یہ کہ تیمم کرتا۔ اور اپنے زخم پر پٹی باندھتا پھر اس پر مسح کرتا اور اپنا (باقی) بدن دھو ڈالتا۔"

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا۔ کہ اگر کسی کمزور، یا بیمار آدمی کو اِحتلام ہو جائے۔ اور غسل کرنا (خاص کر سردیوں میں) اس کیلئے موجب مرض، یا باعث ازدیاد مرض دکھائی دے۔ تو اسے تیمم کر کے نماز پڑھ لینی چاہئے، نیز یہ بھی ثابت ہوا کہ زخموں اور پھوڑوں وغیرہ کی پٹی پر مسح کر لینا درست ہے۔ اور محتلم، حائض اور نفاس والی عورتیں بھی بوقت ضرورت تیمم کر کے نماز وغیرہ پڑھ سکتی ہیں۔ اس لئے کہ تیمم عذر کی حالت میں وضو اور غسل دونوں کے قائم مقام ہے۔

تیمم کا طریقہ

صحیح بخاری میں حضرت عمارؓ سے ایک روایت ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں سفر کی حالت میں جنبی ہو گیا۔ اور (پانی نہ ملنے کی وجہ سے) خاک پر لوٹا۔ اور نماز پڑھی۔ پھر (سفر سے آکر) یہ حال رسول اللہ کے سامنے بیان کیا۔ تو حضور ﷺ نے فرمایا:

۱۲۸ ــــ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ هٰكَذَا وَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَفَّيْهِ الْأَرْضَ وَ نَفَخَ فِيهِمَا ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ (بخاری)

ترجمہ "سوائے اس کے نہیں کہ کفایت کرتا تجھ کو اس طرح سے (یعنی تیمم کا طریقہ یہ ہے) پھر مارے رسول اللہ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ زمین پر اور پھونک ماری ان میں' پھر ان کے ساتھ اپنے منہ پر مسح کیا اور اپنے دونوں ہاتھوں پر۔"

رسول اللہ ﷺ کے کر کے دکھائے ہوئے طریقہ تیمم سے معلوم ہوا۔ کہ تیمم کرنے والے کو (طہارت کی نیت کر کے بسم اللہ پڑھ کر) دونوں ہاتھ پاک مٹی پر مارنے چاہئیں' پھر پھونک کر منہ پر ملے' اور پھر دونوں ہاتھوں پر۔ پس تیمم ہو گیا۔ قرآن مجید کے حکم۔ ۱۲۹ ــــ فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا۔

کی رو سے۔ تیمم پاک مٹی سے کرنا چاہئے۔ اور کپڑے' پتھر' لکڑی' لوہے اور کوئلے وغیرہ پر تیمم جائز نہیں ہے۔ ایک تیمم سے وضو کی طرح کئی نمازیں پڑھ سکتے ہیں۔ کیونکہ تیمم کرنے والا پورا پورا متوضی کے حکم میں ہو جاتا ہے۔

---

۱۲۸ صحیح بخاری' ((التیمم: باب التیمم هل ینفخ فیهما؟ حدیث ۳۳۸))

✿ مسلم ((الحیض: باب التیمم حدیث ۳۶۸))

۱۲۹ ((سورة النساء: ۴۳))

غسل مسنون کا بیان

جمعہ کے دن غسل

۱۵۰ — وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا جَآءَ اَحَدُکُمُ الْجُمُعَۃَ فَلْیَغْتَسِلْ (متفق علیہ)

ترجمہ "ابن عمرؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی تم میں سے نماز جمعہ کو آئے۔ پس اسے غسل کرنا چاہیے۔

۱۵۱ — وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَقٌّ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ اَنْ یَّغْتَسِلَ فِیْ کُلِّ سَبْعَۃِ اَیَّامٍ یَوْمًا یَغْسِلُ فِیْہِ رَأْسَہٗ وَجَسَدَہٗ۔ (متفق علیہ)

ترجمہ "حضرت ابو ہریرۃؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر مسلمان پر حق (مستحب مؤکد) ہے کہ ہر ہفتے میں ایک دن (جمعہ کو) غسل کرے، دھوئے اس میں سراپنا، اور بدن اپنا۔"

۱۵۲ — وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ

---

۱۵۰ صحیح بخاری ((الجمعۃ : باب فضل الغسل یوم الجمعۃ حدیث ۸۷۷))

✿ صحیح مسلم ((الجمعۃ: حدیث ۸۴۴))

۱۵۱ صحیح بخاری ((الجمعۃ : باب ھل علی مالم یشھد الجمعۃ غسل ح ۸۹۷))

✿ صحیح مسلم ((الجمعۃ: باب الطیب و السواک الخ حدیث ۸۴۹))

۱۵۲ صحیح بخاری ((الجمعۃ : باب فضل الغسل یوم الجمعۃ حدیث

Scanned with CamScanner

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسْلُ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ (متفق علیہ)

ترجمہ "ابو سعید خدری" روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جمعہ کے دن ہر بالغ مسلمان رنہانا واجب ہے۔"

اِس حدیث میں واجب کے معنی ثابت اور لائق تر کے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ جمعہ کے روز غسل کرنا نہایت ہی اچھا ہے۔ ؎ بروئے شرع مستحب تاکیدی اور پسندیدہ ہے۔ نہ ایسا لازمی، کہ تارک اس کا گناہ گار ہو۔

؎ احادیث مذکورہ و دیگر احادیث الباب سے غسل جمعہ کا وجوب (یعنی فرضیت ثابت ہوتی ہے) تاہم دوسرے ایسے دلائل موجود ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ غسل جمعہ واجب نہیں مثلاً حضرت سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ۔جس نے جمعہ کے دن وضوء کیا تو اچھی بات ہے اور جس نے غسل کیا تو افضل ہے' (ابو داؤد 'الطہارۃ: باب فی الرخصۃ فی ترک الغسل یوم الجمعہ (۳۵۴)۔ اس روایت کو ابن خزیمہ نے صحیح' اور ترمذی و بغوی نے حسن کہا ہے۔ راقم الحروف نے نیل المقصود ج ا ص ۱۳۱ پر تفصیل بحث سے یہ ثابت کیا ہے کہ حسن بصری کی سمرہ بن جندب سے روایت صحیح ہے' چاہے معنعن ہی کیوں نہ ہو۔ اس پر سہاگہ یہ کہ "مختصر الاحکام 'مستخرج الطوسی" ج ۳ ص ۱۰ ح ۴۶۷/۳۳۴ میں حسن بصری نے اس روایت میں سماع کی تصریح کر رکھی ہے" نا محمد بن المثنی البصری قال: نا سعید بن سفیان الجحدری قال: نا شعبہ عن قتادۃ عن الحسن قال: نا سمرۃ بن جندب قال قال رسول اللہ ﷺ: من توضاء یوم الجمعۃ فبہا و نعمت و من اغتسل فہو افضل "، مستخرج کے محقق نے لکھا ہے کہ: اسنادالطوسی حسن "یعنی طوسی کی سند حسن ہے۔ دیگر دلائل کے لئے معلولات دیکھیں۔

---

۸۷۹))

☆ **صحیح مسلم**' ((الجمعۃ: باب وجوب غسل الجمعۃ علی کل بالغ من الرجال حدیث ۸۴۶))

غاسل میت غسل کرے

۱۵۳ —— وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَسَّلَ مَیِّتًا فَلْیَغْتَسِلْ (ابن ماجہ)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ" روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جو مردے کو غسل دے۔ (پھر) اسے چاہئے کہ آپ بھی نہائے۔

مطلوب

نوٹ: غاسل میت کو نہانا مستحب ہے تاکہ اگر چھینٹیں وغیرہ پڑی ہوں تو صفائی' اور طہارت حاصل ہو جائے۔

مطلوب میت کو غسل دینے سے پہلے استنجا' اور مسنون وضوء کرایا جائے۔ پھر اس نیم گرم پانی سے مسنون غسل کرایا جائے جس میں بیری کے پتے ابال لئے گئے ہوں۔ صابن بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ جسم کو تین یا پانچ یا سات مرتبہ اچھی طرح دھوئیں۔ سب سے آخر میں پاؤں دھوئیں یاد رہے کہ غسل کے وقت میت کی ٹانگوں کا قبلہ رخ کرنا سنت یا آثار سے ثابت نہیں ہے۔

نو مسلم غسل کرے

۱۵۴ —— وَعَنْ قَیْسِ بْنِ عَاصِمٍ اَنَّهٗ اَسْلَمَ فَاَمَرَهُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَغْتَسِلَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ۔ (رواہ الترمذی)

---

۱۵۳ **صحیح**' ((ابن ماجہ: باب ماجاء فی غسل المیت ج ۱۴۶۳

اس کو ترمذی' ابن حبان اور ابن حزم نے صحیح کہا ہے۔

۱۵۴ **حسن**

✿ **جامع ترمذی**' ((الجمعۃ باب ماذکر فی الاغتسال عند ما یسلم الرجل ح ۶۰۵ ➤ اسے ترمذی نے حسن' ابن خزیمہ' ابن حبان اور ابن السکن نے صحیح کہا ہے۔))

Scanned with CamScanner

ترجمہ "قیس بن عاصمؓ سے روایت ہے۔ کہ جب وہ مسلمان ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ غسل کریں ساتھ پانی اور بیری کے پتوں کے۔"

نوٹ: بیری کے پتے پانی میں ملا کر غسل کرنے سے خوب طہارت حاصل ہوتی ہے۔ اور جسم کی بدبو دور ہو جاتی ہے۔

عیدین کے روز غسل

۱۵۵ ــــ موطا امام مالکؒ میں حضرت نافعؓ کی روایت سے عیدین کے روز عیدگاہ جانے سے قبل نہانا سنت ہے۔

احرام حج کا غسل

۱۵۶ ــــ زید بن ثابت کی روایت سے ترمذی میں حج کا احرام باندھتے وقت غسل سنت ہے۔

داخلہ مکہ کا غسل

۱۵۷ ــــ بلوغ المرام کے باب صفت حج و دخول مکہ میں ابن عمرؓ کی روایت ہے مکہ معظمہ میں داخل ہوتے وقت غسل کرنا مشروع ہے۔

---

۱۵۵ صحیح

✿ مالک' ((الجمعة: باب العمل فی النداء و الغسل فی العیدین (۱/۱۷۷) ➤ اسکی سند صحیح ہے۔))

۱۵۶ حسن

✿ جامع ترمذی' ((الحج : باب ماجاء فی الاغتسال عند الاحرام حدیث ۸۳۰ ➤ اسے ترمذی نے حسن کہا ہے۔))

۱۵۷ بلوغ المرام ((باب صفة الحج و دخول مکة حدیث ۷۶۳))

✿ صحیح بخاری' ((الحج: باب الاهلال مستقبل القبلة حدیث ۱۵۵۳، ۱۲۵۹))

✿ صحیح مسلم' ((الحج: باب استحباب المبیت بذی طوی الخ حدیث

Scanned with CamScanner

نماز کی تاکید کا بیان

اولاد کو نماز سکھاؤ

۱۵۸ — وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرُوْا اَوْلَادَكُمْ بِالصَّلٰوةِ وَهُمْ اَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِيْنَ وَاضْرِبُوْهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ اَبْنَاءُ عَشْرِ سِنِيْنَ وَ فَرِّقُوْا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ۔

(رواہ ابو داؤد)

ترجمہ "روایت ہے عمرو بن شعیب سے، انہوں نے نقل کی اپنے باپ سے، انہوں نے اپنے دادا سے، کہا انہوں نے، کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے، حکم کرو اپنی اولاد کو ساتھ نماز کے، جب وہ ہوں سات برس کے، اور مارو ان کو ترک نماز پر، جب وہ ہوں دس برس کے اور جدا کر دو ان کو خواب گاہوں میں۔"

اس حدیث شریف میں رسول اللہ ﷺ بچوں کے والدین کو ارشاد فرما رہے ہیں کہ وہ اپنی اولاد کو سات برس کی عمر میں ہی نماز کی تعلیم دے کر نماز کا عادی بنانے کی کوشش کریں۔ اور اگر دس برس کے ہو کر نماز نہ پڑھیں۔ تو والدین تادیبی کارروائی کریں، انہیں سزا دے کر نماز کا پابند بنائیں۔ اور دس برس کی عمر کا زمانہ چونکہ بلوغ کا قرب ہے۔ اس لئے بہن بھائیوں وغیرہ کو اکٹھا نہ سونے دیں۔

---

۱۵۸ **صحیح ابو داؤد**، ((الصلاۃ: باب متی یؤمر الغلام بالصلاۃ حدیث ۴۹۵

➤ اسکے راوی جمہور کے نزدیک ثقہ ہیں۔))

Scanned with CamScanner

ترک نماز سے کفر

۱۵۹ ـــــ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ (رواہ مسلم)

ترجمہ "حضرت جابرؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! درمیان بندہ (مومن) کے اور درمیان کفر کے چھوڑ دینا نماز کا ہے۔"

اس کا مطلب یہ ہے کہ مسلمان اور کفر کے درمیان نماز دیوار کی طرح حائل ہے، جب نماز ترک کی تو نماز جو کفر میں روک تھی، اٹھ گئی۔ اور مسلمان کفر سے بے حجاب ہو کر ملاقی ہوا۔ یا دوسرے لفظوں میں نماز کا ترک مسلمان کو کفر تک پہنچانے والا ہے۔

بے نماز سے متعلق صحابہؓ اور ائمہؒ دین کا فتویٰ

۱۶۰ ـــــ واضح ہو کہ تارک الصلوٰۃ اصحاب ظواہر کے نزدیک کافر ہے، چنانچہ حضرت عمرؓ و حضرت عبداللہ بن مسعودؓ و حضرت عبداللہ بن عباسؓ و حضرت معاذ بن جبلؓ و حضرت جابر بن عبداللہؓ و حضرت ابو درداءؓ و حضرت ابو ہریرہؓ و حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنھم اور غیر صحابہ میں امام احمد بن حنبلؒ و اسحاق بن راہویہؒ و ایوب السختیانیؒ و ابو داؤد الطیالسیؒ و ابو بکر بن ابی شیبہؒ کے قول کے مطابق تارک الصلوۃ کافر ہو جاتا ہے، اور امام حمادؒ و مکحولؒ و امام شافعیؒ اور امام مالکؒ کے نزدیک کافر تو

---

۱۵۹ صحیح مسلم، ((الایمان : باب بیان اطلاق اسم الکفر علی من ترک الصلوۃ حدیث۸۲))

✿ ابوداؤد ((السنۃ: باب فی رد الارجاء حدیث۴۶۷۸ واللفظ لہ))

۱۶۰

نہیں ہوتا مگر (ان کا فتوی ہے کہ) قتل [1] کیا جائے۔ اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک کفر اور قتل کا حکم نہیں کیا جاتا۔ مگر (ان کے فتویٰ کی رو سے) قید شدید میں رکھنا چاہیئے اور خوب سزا دینی چاہیئے۔ اور اس قدر ماریں کہ بدن سے خون بہنے لگے' یہاں تک کہ توبہ کرے۔ یا اس حالت میں مرجائے۔

(فتاوی اشرفیہ بحوالہ تفسیر مظہری' نفع المفتی ودر مختار)

---

[1] سزاؤں' حدوں اور تعزیروں کے نفاذ کا کام حکومت کے فرائض سے ہے۔

---

(۱۶۱) —— وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَهْدُ الَّذِىْ بَيْنَنَا وَ بَيْنَهُمُ الصَّلٰوةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ۔ (رواہ احمد والترمذی والنسائی وابن ماجہ)

ترجمہ "حضرت بریدہؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عہد کہ درمیان ہمارے اور درمیان منافقوں کے ہے: (وہ) نماز ہے۔ پھر جس نے وہ چھوڑدی' پس تحقیق وہ کافر ہوا۔

اس حدیث شریف کا مطلب یہ ہے۔ کہ منافقوں کو جو امن ہے اور وہ قتل نہیں کیئے جاتے' اور ان کے ساتھ مسلمانوں کا سا سلوک روا رکھا جاتا ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ نماز پڑھتے ہیں۔ تو ان کا نماز پڑھنا گویا مسلمانوں کے درمیان ایک عہد ہے۔ جس کے سبب منافقوں کی جان اور ان کا مال مسلمانوں کی تلوار اور یلغار سے مامون ہے۔ اور جس نے نماز ترک کی۔ تو اس نے اپنے کفر کا اظہار کر دیا۔ مسلمان بھائیو! غور کرو! کس قدر خوف کا مقام ہے کہ ترک نماز کفر کا اِعلان ہے۔

---

(۱۶۱) **صحیح**

- **جامع ترمذی'** ((الایمان: باب ماجاء فی ترک الصلوۃ حدیث۲۶۲۱))
- **سنن نسائی'** ((الصلوۃ: باب الحکم فی تارک الصلوۃ (۲۳۱/۱) حدیث ۴۶۳ احمد (۳۴۶/۵)) اسے ترمذی' ابن حبان' حاکم اور ذہبی نے صحیح کہا ہے۔))

Scanned with CamScanner

(۱٦٢) ـــــ وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ شَقِيْقٍ قَالَ كَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرَوْنَ شَيْئًا مِنَ الْاَعْمَالِ تَرْكُهٗ كُفْرٌ غَيْرَ الصَّلٰوةِ (رواه الترمذی)

ترجمہ "عبد اللہ" بن شقیق روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب اعمال میں سے کسی چیز کے ترک کو کفر نہیں دیکھتے تھے سوائے (ترک) نماز کے۔"

معلوم ہوا کہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سوائے ترک نماز کے کسی اور عمل کے ترک کو کفر نہ جانتے تھے۔ گویا ان کے نزدیک نماز کا چھوڑنا کفر کے برابر گناہ تھا۔

(۱٦٣) ـــــ حضرت ابو درداء" سے ایک روایت ابن ماجہ میں آئی ہے جس میں رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: فَمَنْ تَرَكَهَا مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ یعنی جو کوئی چھوڑ دے نماز کو عمداً۔ پس تحقیق بری ہوا اس سے ذمہ۔" مطلب یہ کہ تارک نماز سے اسلام کا عہد، جو اس کو قتل اور تعزیز وغیرہ سے امن میں رکھنے کا ضامن تھا۔ بوجہ ترک نماز جاتا رہا۔ اور اب وہ اسلام کی ذمہ داری ختم ہونے کے سبب اسلام کی تلوار سے مامون نہیں ہو سکتا۔ مسلمان بھائیو! اللہ کے لئے غور کرو۔ نماز کا ترک کتنا بڑا گناہ ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے مطابق بے نماز سے اسلام بری الذمہ ہو جاتا ہے۔ اور اس سے اپنا تعلق واسطہ اور ذمہ داری ختم کر دیتا ہے۔ کاش! مسلمان نماز کی اہمیت کو سمجھیں۔

---

(۱٦٢) **حسن**

✿ **جامع ترمذی** ((الایمان: باب ماجاء فی ترک الصلوۃ حدیث ٢٦٢٢ ➤ اسے حاکم نے صحیح اور ذہبی نے صالح کہا ہے۔))

(۱٦٣) **حسن**

✿ **سنن ابن ماجة** ((الفتن: باب الصبر علی البلاء حدیث ٤٠٣٤ ➤ اسے بوصیری نے حسن کہا ہے))

Scanned with CamScanner

فرعون کے ساتھ حشر: عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(۱۶۳) —— وَمَنْ لَمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ تَكُنْ لَهُ نُوْرًا وَّلَا بُرْهَانًا وَّلَا نَجَاةً وَّكَانَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَعَ قَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَ أُبَيِّ بْنِ خَلْفٍ۔ (رواہ احمد والدارمی والبیہقی)

ترجمہ "جو کوئی نماز پر محافظت نہیں کرتا۔ (یعنی مداومت نہیں کرتا، ہمیشہ نہیں پڑھتا، نماز کے فرائض، واجبات اور سنتیں پوری طرح ادا نہیں کرتا۔ تو ایسی غیر مستقل اور بے قاعدہ نماز) نہ ہوگی واسطے اس کے نور، اور نہ (ایمان کی) دلیل، اور نہ بخشش (کا سبب) اور قیامت کے دن ہوگا وہ (عذاب میں[1]) ساتھ قارون اور فرعون اور ہامان اور ابی بن خلف کے۔"

---

[1] صحاح کی احادیث سے یہ بات ثابت ہے کہ کافر ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے لیکن گنہگار مسلمان بلاتوبہ مرے ہوئے سزائے معین کے بعد دوزخ سے نکال لئے جائیں گے۔ (محمد صادق)

مسلمان بھائیو اور بہنو! غور کرو۔ کہ یہ حال اس شخص کا ہوگا جو پوری پانچ نمازیں نہیں پڑھتا۔ یا کبھی پڑھتا ہے اور کبھی چھوڑ دیتا ہے اور نماز کے رکوع و سجود، اور قومے جلسے کو اطمینان اور آرام سے پورا ادا نہیں کرتا۔ نماز پر محافظت نہ کرنے والے ایسے آدمی کے حشر کے تصور سے تو رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ تو جو بالکل نماز پڑھتا ہی نہیں ہے۔ اس کا کیا انجام ہوگا۔"

---

(۱۶۳) حسن

✿ احمد (((۱۶۹/۲)))

✿ دارمی (((۳۰۱/۲)) الرقاق: المحافظة علی الصلوة حدیث ۲۷۲۴

اسے منذری نے حسن اور ابن حبان نے صحیح کہا ہے۔))

پیارے بھائیو! اور بہنو! اس آنی فانی اور ہنگامی دنیا میں بیٹھ نہیں رہنا ایک دن رب کے حضور پیش ہونا ہے' اس لئے تہیہ کرلو کہ آئندہ کبھی کوئی نماز نہیں چھوڑیں گے' اور اپنی تمام اولاد کو نماز سکھاؤ' پڑھاؤ اور اس کا عادی بنا دو - اپنی جانوں اور سب بچوں پر کڑی نگرانی رکھو - کہ کوئی نماز چھوٹنے نہ پائے کہ یہی مسلمانی کی نشانی ہے۔

عیال و مال کی بربادی

١٦٥ ــــ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِیْ تَفُوْتُهٗ صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَكَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلُهٗ وَ مَالُهٗ - (متفق علیہ)

ترجمہ ابن عمرؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص کہ فوت ہو جائے اس کی نماز عصر' پس گویا کہ لوٹا گیا اہل اس کا اور مال اس کا۔

جس طرح مال' جان' بیوی عیال اور گھربار کی بربادی سے (اللہ سب کو محفوظ رکھے) انسان خوف کھاتا ہے - نماز عصر کے فوت ہونے سے کہیں اس سے زیادہ ڈرے' رسول اللہ ﷺ تو عصر کی ایک نماز کے فوت ہو جانے کو اہل و عیال اور مال و منال کے لٹ جانے سے تعبیر فرما رہے ہیں - لیکن افسوس کہ ہم نے کبھی اس بات کا جائزہ نہیں لیا - کہ گھر کے افراد میں سے آج کس نے عصر چھوڑ دی ہے۔

---

١٦٥ **صحیح بخاری**' ((مواقیت الصلوۃ: باب اثم من فاتته العصر ح ٥٥٢))

✿ **صحیح مسلم**' ((المساجد: باب التغلیظ فی تفویت صلاۃ العصر حدیث ٦٢٦))

اعمال کی بربادی

١٦٦ ـــــ عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ صَلٰوةَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ۔

(رواہ البخاری)

ترجمہ "حضرت بریدہ" روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس شخص نے نماز عصر چھوڑی۔ پس تحقیق باطل ہوئے عمل اس کے"

مطلب یہ ہے کہ عصر کی نماز چھوڑنے سے بندے پر اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اس قدر بڑھ جاتی ہے کہ اس کے اس دن کے دوسرے اعمال اور نمازوں وغیرہ کی خوبیوں پر پانی پھر جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی اس حدیث پاک سے نماز عصر کی اہمیت بے حد اُجاگر ہوگئی ہے۔ نمازوں کی پابندی اور ان کے قیام کے اِستقلال و اِستحکام کے تقاضوں سے قرآن و حدیث کے اوراق بھرے پڑے ہیں۔ طوالت کے خوف سے تاکید نماز کے بیان کو ہم ان ہی چند سطور پر اکتفا کرتے ہوئے گزارش کرتے ہیں کہ قارئین کرام اس بات کا عزم بالجزم کرلیں کہ وہ اللہ کی توفیق سے ایمان کی سفید اور پاک چادر پر ترک نماز کا سیاہ دھبہ نہ لگنے دیں گے۔

نماز کے فضائل کا بیان

ترک نماز سے متعلق کفر و عذاب کی تہدیدی اور تخویفی احادیث تو آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ اب قیام نماز کی برکتوں، رحمتوں، اور بشارتوں کا عسل مصفی بھی نوش جان کرلیں۔

---

١٦٦ صحیح بخاری ((مواقیت الصلوۃ: باب اثم من فاتته العصر حدیث ٥٥٣))

۱۶۷ ـــ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلصَّلٰوتُ الْخَمْسُ مُکَفِّرَاتٌ لِمَا بَیْنَهُنَّ اِذَا اجْتُنِبَتِ الْکَبَائِرُ (مُسلم)

ترجمہ "حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، نمازیں پانچ مٹا دیتی ہیں گناہوں کو جو کہ درمیان ان کے ہوئے ہیں۔ جب تک کبیرہ گناہوں سے اجتناب کیا ہو۔"

مثلاً فجر کی نماز کے بعد جب ظہر پڑھیں گے تو دونوں نمازوں کے درمیان زمانے میں جو گناہ، لغزشیں اور خطائیں ہو چکی ہوں گی اللہ تعالیٰ بخش دے گا۔ اسی طرح رات اور دن کے تمام گناہ سوائے کبائر کے نماز پنجگانہ سے معاف ہو جاتے ہیں۔ اور اس طرح پانچوں نمازوں کی مداومت مسلمانوں کے نامۂ اعمال کو ہر وقت صاف اور سفید رکھتی ہے اور پھر انسان نماز کی برکت سے آہستہ آہستہ صغائر سے باز رہتے ہوئے کبائر کے تصور سے ہی کانپ اٹھے گا۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت سے ایک اور حدیث بخاری و مسلم میں موجود ہے۔ جس میں رسول اللہ ﷺ نے صحابہؓ کو فرمایا۔ بھلا مجھے بتاؤ؟ اگر تمہارے دروازے کے باہر نہر ہو۔ اور تم ہر روز پانچ بار نہاؤ۔ کیا میل باقی رہے گا؟ صحابہؓ نے کہا۔ نہیں۔ پھر حضور ﷺ نے فرمایا:

۱۶۸ ـــ فَذَالِکَ مَثَلُ الصَّلٰوتِ الْخَمْسِ یَمْحُوا اللّٰهُ بِهِنَّ الْخَطَایَا۔

---

۱۶۷ مشکوۃ واللفظلہ

✿ مسلم ((الطہارۃ: باب الصلوات الخمس والجمعۃ الخ حدیث ۲۳۳))

۱۶۸ صحیح بخاری ((مواقیت الصلوۃ: باب الصلوات الخمس کفارۃ حدیث ۵۲۸))

✿ صحیح مسلم، ((المساجد: باب المشی الی الصلوۃ تمحی بہ الخطایا ح ۶۶۷))

ترجمہ "یہ مثال ہے پانچ نمازوں کی، اللہ ان کے سبب سے معاف کرتا ہے گناہوں کو۔" (متفق علیہ)

صحیح مسلم میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔

۱۶۹ — اِنِّیْ اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْهُ عَلَیَّ۔

ترجمہ تحقیق میں حد کو پہنچا ہوں۔ پس قائم کر واس کو مجھ پر،

حضور ﷺ نے اس سے حد کا حال دریافت نہ کیا۔ (یعنی یہ نہ پوچھا کہ کونسا گناہ کیا ہے) اتنے میں نماز کا وقت آگیا۔ اور اس شخص نے آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ جب حضور ﷺ نماز پڑھ چکے، تو وہ شخص کھڑا ہو کر پھر کہنے لگا۔ اے اللہ کے رسول ﷺ تحقیق میں حد کو پہنچا ہوں۔ (یعنی گناہ کیا ہے)۔ پس قائم کرو مجھ پر حکم اللہ کا، حضور ﷺ نے فرمایا: کیا تو نے ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی؟ اس نے کہا، ہاں پڑھی ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اِنَّ اللّٰهَ قَدْ غَفَرَلَكَ ذَنْبَكَ اَوْ حَدَّكَ تحقیق اللہ نے بخش دیا واسطے تیرے گناہ تیرا یا حد تیری۔" اللہ قدوس کی رحمت اور بخشش کتنی وسیع ہے کہ نماز پڑھنے کے سبب اللہ نے اس کا گناہ جسے وہ اپنی سمجھ کے مطابق "حد کو پہنچا" کہہ رہا تھا۔ معاف کر دیا۔ معلوم ہوا نماز مکفر الذنوب ہے۔

عفو بندہ نواز

۱۷۰ — عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

---

۱۶۹ مسلم ((التوبۃ: باب قولہ تعالی "ان الحسنات یذھبن السیات" ھود ۱۱۴ حدیث ۲۷۶۵))

۱۷۰ حسن

✿ احمد (((۱۷۹/۵) ➤ اسے امام منذری نے حسن کہا ہے۔))

خَرَجَ زَمَنَ الشِّتَاءِ وَالْوَرَقُ يَتَهَافَتُ فَاَخَذَ بِغُصْنَيْنِ مِنْ شَجَرَةٍ قَالَ فَجَعَلَ ذَالِكَ الْوَرَقُ يَتَهَافَتُ قَالَ فَقَالَ يَا اَبَا ذَرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ لَيُصَلِّي الصَّلٰوةَ يُرِيْدُ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ فَتَهَافَتُ عَنْهُ ذُنُوْبُهٗ كَمَا يَتَهَافَتُ هٰذَا الْوَرَقُ عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ۔ ــــ (رواه احمد)

ترجمہ "حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جاڑے کے موسم میں (باہر) نکلے۔ درآنحالیکہ پت جھڑ ہو رہی تھی۔ پھر حضور ﷺ نے درخت سے دو شاخیں لیں۔ راوی حدیث کہتے ہیں کہ پھر پتے (زیادہ) جھڑنے لگے۔ (جیسے ہلانے سے زیادہ جھڑا کرتے ہیں) پھر حضور ﷺ نے فرمایا: اے اباذر! میں نے کہا' اے اللہ کے رسول ﷺ! حاضر ہوں' آپ ﷺ نے فرمایا تحقیق بندہ مسلمان (جب) پڑھتا ہے نماز (اور صرف) ارادہ کرتا ہے' ساتھ اس کے خاص اللہ تعالیٰ (کی رضا) کا' پس گرتے ہیں اس سے گناہ اس کے' جس طرح جھڑتے ہیں یہ پتے (جو حضور ﷺ نے درخت سے جھاڑ کر دکھائے) اس درخت سے۔"

۱۴۱ ــــ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی روایت سے ابوداؤد میں حضور اکرم ﷺ فرماتے ہیں' پانچ نمازیں ہیں' کہ فرض کیا ان کو اللہ تعالیٰ نے' (پھر) جس نے اچھا کیا' (خوب سنوار کر) وضوء ان کا۔ اور پڑھا ان کو وقت پر' اور پورا کیا رکوع ان کا اور خشوع ان کا۔ (تو) واسطے اس (نمازی) کے اللہ پر عہد ہے' یہ کہ بخش دے اس کو۔ (یعنی اخلاص سے وقت پر سنت کے مطابق نماز پڑھنے والے کے لئے اللہ نے بخشش کا عہد کر رکھا ہے)۔

---

۱۴۱ **صحیح**' ((ان الفاظ کے ساتھ یہ سنن نسائی میں نہیں)))

✿ **ابوداؤد** ((الصلوۃ: باب المحافظة علی وقت الصلوات حدیث ۴۲۵

➤ اسے ابن حبان وغیرہ نے صحیح کہا ہے۔))

۔۔۔۔ عمارہ بن رویبہؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ شخص ہرگز آگ میں داخل نہ ہوگا جو آفتاب کے طلوع و غروب سے پہلے نماز پڑھے گا یعنی فجر اور عصر کی۔" (صحیح، مُسلم)

۔۔۔۔ حضرت عثمانؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص پڑھے نماز عشاء کی جماعت میں (تو اتنا ثواب ہے) گویا آدھی رات تک قیام کیا۔ اور جس نے صبح کی نماز جماعت میں پڑھی (تو اتنا ثواب پایا گویا کہ نماز پڑھی تمام رات۔ (صحیح مُسلم)

۔۔۔۔ حضرت جندب قسری روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جس شخص نے صبح کی نماز پڑھی فَهُوَ فِيْ ذِمَّةِ اللّٰهِ پس وہ اللہ کے ذمہ (عہد و امان) میں ہے۔ (صحیح مُسلم)

کراماً کاتبین کی شہادت

حضرت ابوہریرۃؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے پاس فرشتے آتے ہیں رات کو اور فرشتے دن کو۔ (یعنی کراماً کاتبین تمہارے اعمال لکھنے اور لے جانے کو) اور جمع ہوتے ہیں (فرشتے آنے والے اور جانے والے) نماز فجر میں اور نماز عصر میں۔ پھر چڑھتے ہیں (آسمان کو) وہ فرشتے کہ رات کو رہے تھے تمہارے پاس۔ پھر ان کا رب ان سے پوچھتا ہے' اور وہ خوب جانتا ہے حال بندوں کا۔ کس طرح چھوڑا تم نے (آتی دفعہ) میرے بندوں کو پس وہ کہتے ہیں: ہم نے ان کو چھوڑا اِس حال میں کہ وہ نماز پڑھتے تھے۔ اور گئے ہم ان کے پاس اس حال

صحیح مسلم' ((المساجد : باب فضل صلاتی الصبح والعصر الخ حدیث ۶۳۴))

مسلم' ((المساجد: باب فضل صلاۃ العشاء والصبح فی جماعۃ حدیث ۶۵۶))

صحیح مسلم' ((ایضاً حدیث ۶۵۷))

میں کہ وہ نماز پڑھتے تھے۔" (بخاری مُسلم)

(۱۴۹) ——— حضور ﷺ خیر البشر کی اس حدیث پاک کا مفہوم یہ ہے کہ اعمال لکھنے والے فرشتے صبح اور عصر کی نماز کے وقت تبدیل ہوتے ہیں۔ جو فرشتے رات کو رہتے ہیں وہ صبح کی نماز کے وقت آسمان پر چلے جاتے ہیں' اور جو صبح کے وقت آتے ہیں' وہ عصر کی نماز کے وقت صعود کر جاتے ہیں' اسی طرح آنے اور جانے والے فرشتوں کا میل فجر اور عصر کی نمازوں میں ہوتا ہے۔ جب فرشتے اللہ کے حضور جاتے ہیں۔ تو وہ علام الغیوب (انسان کی بزرگی اور فضیلت کا اظہار فرشتوں کی زبان سے کرانے کے لئے) ان سے بندوں کا حال پوچھتا ہے۔ پس ہمیں چاہئے۔ کہ ہم کبھی نمازیں ترک نہ کریں۔ اور ان وقتوں میں نہایت خضوع و خشوع سے عبادت کا التزام کریں۔ تاکہ فرشتے اللہ کی بارگاہ میں پہنچ کر ہمیں نیکی سے یاد کریں۔

فجر اور عشاء کا ثواب

(۱۵۰) ——— "حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: منافقوں پر فجر اور عشاء سے زیادہ بھاری کوئی نماز نہیں ہے' اگر جانیں اس ثواب کو جو ان نمازوں میں ہے۔ تو ضرور ان میں پہنچیں۔ اگرچہ چلیں سرین پر۔" (بخاری' مُسلم)

(۱۵۱) ——— سرین پر چلنے کا مطلب یہ ہے کہ اگر طاقت اور قوت پاؤں سے چلنے کی

---

(۱۴۹) صحیح بخاری' ((مواقیت الصلوۃ: فضل صلوۃ العصر حدیث ۵۵۵))

✿ صحیح مسلم' ((المساجد: باب فضل صلاتی الصبح و العصر حدیث ۶۳۲))

(۱۵۰) صحیح بخاری ((الاذان: باب فضل العشاء فی الجماعۃ حدیث ۶۵۷))

✿ صحیح مسلم' ((المساجد: باب فضل صلوۃ الجماعۃ حدیث ۶۵۱))

(۱۵۱) ((دیکھئے نمبر ۹))

✿ مشکاۃ' الصلوۃ ((: باب تعجیل الصلوات حدیث ۵۹۳))

نہ ہو- تو ان نمازوں کے ثواب اور اجر کی کشش انہیں چوتڑوں کے بل چل کر مسجد میں پہنچنے پر مجبور کردے- یعنی بہر حال ضرور پہنچیں' فجر کی نماز کے لئے چونکہ بستر سے اٹھنا پڑتا ہے' اور عشاء کی نماز کے وقت کھانے کے بعد نیند کا غلبہ ہوتا ہے- اور کسل و کاہلی کے سبب ان دونوں نمازوں کے چھوٹ جانے کا ڈر ہے- اس لئے حضور انور ﷺ نے ان نمازوں کے اجر کی عظمت بیان کرکے' انکے ترک کو نفاق پر محمول فرمایا ہے- اس کے علاوہ عصر کی نماز لوگوں کے انتہائی مصروف اوقات میں واقع ہوئی ہے- مستورات کو بھی اس وقت گھروں کے مشاغل میں سر کھجلانے کی فرصت نہیں ہوتی' ایسے انتہائی مصروف اوقات میں نماز عصر کا بروقت قیام مردوں- اور عورتوں کے ایمان کا امتحان ہے-

(۱۰۸) ـــــ اسی لئے نبی کریم ﷺ نے اس نماز عصر کو جو آفتاب زرد ہو جانے کے وقت پڑھی جائے- مشکوٰۃ شریف میں صلوۃ المنافق فرمایا ہے- تو نماز عصر اتنی فضیلت والی ہے اور رسول اللہ ﷺ کو اس قدر پیاری تھی کہ جب خندق کے دن کفار کے حملے' اور تیر اندازی کے سبب یہ نماز فوت ہوگئی تو آپ ﷺ کو اس درجہ رنج پہنچا کہ حضور ﷺ نے کفار سے انتہائی تکلیف پانے پر بھی کبھی بد دعا نہ کی تھی- لیکن نماز عصر کی فضیلت کے پیش نظر اس کے فوت ہو جانے پر آپ کی زبان سے یہ الفاظ نکلے شَغَلُوْنَا عَنْ صَلٰوةِ الْوُسْطٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ مَلَاَءَ اللّٰهُ بُيُوْتَهُمْ وَ قُبُوْرَهُمْ نَارًا- (بخاری' مسلم)

ترجمہ باز رکھا کافروں نے ہم کو درمیانی نماز سے- کہ وہ نماز عصر ہے- بھرے اللہ تعالیٰ ان کے گھروں اور قبروں کو آگ سے-"

---

(۱۰۸) **صحیح بخاری**' ((الجهاد: باب الدعاء على المشركين الخ حديث ۲۹۳۱))

✿ **صحیح مسلم**' ((المساجد: باب الدليل لمن قال الصلوة الوسطى حديث ۶۲۷ و اللفظ له))

Scanned with CamScanner

نمازی اور شہید کا داخلہ بہشت

نماز کی بزرگی اور فضیلت سے نصوص و اخبار کے دفتر بھرے پڑے ہیں۔ اختصار کے ساتھ ہم کچھ خوبیاں اور بیان کرتے ہیں۔ تاکہ یاران تیز گام لیلائے نماز کی طلب میں محمل کو جالیں۔

دربار اِلٰہی کی حاضری، نماز کی بزرگی اور فضیلت اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتی ہے۔ کہ حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ایک قبیلہ کے دو شخص ایک ساتھ مسلمان ہوئے ؎۱ ان میں سے ایک صاحب جہاد فی سبیل اللہ میں شہید ہو گئے۔ اور دوسرے صاحب ایک سال کے بعد اللہ کو پیارے ہو گئے۔ طلحہؓ نے خواب میں دیکھا۔ کہ وہ صاحب جن کا ایک سال بعد انتقال ہوا۔ اس شہید سے (کچھ) پہلے جنت میں داخل ہو گئے۔ مجھے بڑا تعجب ہوا کہ شہید کا رتبہ تو بہت بلند ہے۔ اس لئے جنت میں اسے پہلے داخل ہونا چاہئے تھا۔ میں نے خود ہی رسالت مآب ﷺ کی خدمت میں عرض کیا (یعنی اس تقدیم و تاخیر کی وجہ پوچھی) تو حضور انور ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص کا بعد میں انتقال ہوا۔ کیا تم اس شخص کی نیکیاں نہیں دیکھتے، کہ کس قدر زیادہ ہو گئیں۔ ایک رمضان المبارک کے روزے بھی (شہید سے زیادہ) رکھے گئے۔ اور چھ ہزار اور اتنی اتنی رکعتیں نماز کی بھی ایک سال میں زیادہ بڑھ گئیں۔ (رواہ احمد و ابن حبان)

؎۱ اس مسئلہ پر امام طحاویؒ نے تفصیل کے ساتھ لکھا ہے کہ یہ دونوں شخص مہاجرین میں سے تھے۔ دونوں نے اکٹھے ہجرت کی تھی۔ اور دونوں جہاد وغیرہ اعمال میں یکساں شریک تھے۔ ایک تو محاذ جنگ میں شہید ہو گیا اور دوسرا مرابط (وہ مجاہد جو جہاد کے لئے تیاری میں رہتا ہے) ہونے کے ساتھ دیگر اعمال صالحہ میں مشغول تھا۔ چونکہ حدیث ہے کہ مرابط کا عمل و اجر جاری رہتا ہے لہٰذا یہ متاخر الموت اپنے بھائی سے بڑھ گیا دیکھئے مشکل الآثار ج ۳ ص ۱۰۳

معلوم ہوا کہ یہ دونوں مجاہد و مہاجر تھے۔ لہٰذا بعض صوفیوں اور منکرین جہاد کا اِن روایات سے استدلال کر کے جہاد چھوڑ کر گھروں میں بیٹھ کر اللہ اللہ کرنا بہت بڑا مغالطہ اور کذب بیانی ہے۔ محدثین میں سے کسی نے بھی ان نام نہاد صوفیاء اور وحدت الوجود کے "پروانوں" کا مفہوم بیان نہیں کیا۔ اور یہ اظہر من الشمس ہے کہ حدیث کا مفہوم محدثین ہی سب سے زیادہ جانتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

ملاحظہ: ۱۷۹ ـــــ اگر ایک سال کے تمام مہینوں کو انتیس دن کے حساب سے شمار کریں۔ اور صرف فرض اور وتر کی بیس رکعتیں پانچوں نمازوں کی گنیں۔ تو چھ ہزار نو سو ساٹھ رکعتیں سال کی ہوئیں۔ اور اگر سنن و نوافل بھی شمار کریں۔ تو غور فرمائیں۔ کہ ثواب کہاں تک جا پہنچے گا یہی قصہ ذرا تفصیل سے اِبن ماجہ میں بھی آیا ہے۔ ناظرین ملاحظہ کریں۔ کہ کس درجہ ایمان افروز اور نماز کی رغبت دلانے والا ہے۔

۱۸۰ ـــــ حضرت طلحہؓ بن عبداللہ جو خواب دیکھنے والے ہیں۔ خود بیان کرتے ہیں کہ دو آدمی ایک ہی قبیلہ کے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اکٹھے ہی مسلمان ہوئے۔ ایک صاحب نہایت مستعد اور ہمت والے تھے۔ وہ ایک لڑائی میں شہید ہو گئے اور دوسرے صاحب کا ایک سال بعد انتقال ہوا۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوں۔ اور وہ دونوں صاحب بھی وہاں ہیں۔ ایک شخص اندر سے آیا۔ اور ان صاحب کو جن کا انتقال ایک سال بعد ہوا تھا' بہشت میں جانے کی اجازت ہوگئی۔ اور جو صاحب شہید ہوئے تھے' وہ وہیں کھڑے رہ گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد اندر سے ایک شخص آیا اور ان شہید صاحب کو بھی اندر جانے کی اجازت ہوگئی۔ اور مجھ (طلحہؓ) سے کہا گیا کہ تیرا ابھی وقت نہیں آیا تم واپس چلے جاؤ۔ (طلحہؓ کہتے ہیں) میں نے صبح لوگوں کو اپنا خواب سنایا۔ سب کو اس بات پر تعجب ہوا۔ کہ شہید کو کیوں بعد میں اجازت ہوئی۔ حالانکہ ان کو پہلے ہونی چاہئے تھی۔ بالآخر لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس میں تعجب کی کوئی بات نہیں ہے۔ بتاؤ! کیا بعد والے شخص نے ایک سال عبادت (زیادہ) نہیں کی۔ اس نے ایک رمضان کے روزے نہیں رکھے۔ اس

---

۱۷۹ **حسن**

✿ **احمد** ((۲/۳۳۳)) ➤ امام منذری اور امام ہیثمی نے اسے حسن کہا ہے۔))

۱۸۰ **صحیح**

✿ **سنن اِبن ماجة** ((۳۹۲۵)) ➤ اسے ابن حبان نے صحیح کہا ہے۔))

Scanned with CamScanner

نے ایک سال کی نمازوں کے اتنے اتنے سجدے زیادہ نہیں کئے؟ سب نے عرض کیا۔ ہاں حضور ﷺ! تو آپ ﷺ نے فرمایا پھر تو ان دونوں شخصوں میں زمین و آسمان کا فرق ہو گیا۔

مسلمان بھائیو! اپنی زندگی کو غنیمت جانو۔ اور خوب ذوق شوق' محبت اور اہتمام سے نمازوں کو ادا کرو۔ خبردار! کوئی نماز فوت نہ ہو۔ روزے بھی رکھو۔ اور خوب نیکیاں کرلو کہ زندگی کی گنگا بہہ رہی ہے۔ حدیث مذکور میں آپ نے غور کیا کہ ایک شخص شہید ہو گیا' اور ایک شخص سال کے بعد فوت ہوا۔ چونکہ سال کے بعد فوت ہونے والا اس شہید سے نمازیں زیادہ پڑھ چکا تھا۔ اور دوسری نیکیاں بھی وافر کرچکا تھا۔ اس لئے شہید سے پہلے اسے بہشت میں داخل ہونے کی اجازت ملی۔ اس سے آپ نمازوں کی برکتوں اور فضیلتوں کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔

اعمالنامہ دھلتا ہے

(۱۸۱) ___ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اچھی طرح وضو کرے' اور پھر فرض نماز پڑھے۔ تو اللہ تعالیٰ اس دن (نماز پنجگانہ کے سبب) وہ گناہ جو چلنے سے ہوئے ہوں' اور وہ گناہ جو اس کے ہاتھوں نے کئے ہوں' اور وہ گناہ جو اس کی آنکھوں سے صادر ہوئے ہوں' اور وہ گناہ جو اس کے دل میں پیدا ہوئے ہوں۔ سب معاف کر دیتا ہے۔" (مجمع الزوائد)

ملاحظہ: آدمی گناہ گار ہے۔ ہو نہیں سکتا کہ اس سے کم از کم صغیرہ گناہ سرزد نہ ہوں۔ خطا و نسیان کے پتلے کی آنکھوں' کانوں' ہاتھوں' پاؤں' اور زبان سے

---

(۱۸۱) حسن

مجمع الزوائد (((۱/ ۳۰۰) بحوالہ المعجم الکبیر للطبرانی (۸/ ۳۱۹) اور دیکھئے مسند احمد (۵/ ۲۶۳) ➤ اسکی سند ابو مسلم الثعلبی کی وجہ سے ضعیف ہے۔ تاہم اس کے متعدد شواہد ہیں دیکھیں الترغیب والترھیب (۱/ ۱۵۱' ۱۵۴-۱۵۶) وغیرہ۔))

ضرور بھول چوک اور لغزش ہوتی رہتی ہے۔ پھر جو شخص سنوار کر وضو کر کے خلوص دل سے مسنون طریق پر پانچوں نمازیں پڑھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی روزمرہ کی خطاؤں کو معاف کرتا رہتا ہے۔ گویا نمازوں سے ہر روز اعمالنامہ دھلتا رہتا ہے۔ پس خطاکار' اور گناہ گار انسان کو ہر روز پانچ دفعہ اللہ کے حضور سجدہ ریز رہنا چاہئے۔

نماز کے لامثال محاسن

نماز کی خوبیوں' اچھائیوں' برکتوں' رحمتوں اور فائدوں کو شمار نہیں کیا جا سکتا۔ صحاح ستہ سے ہم اختصار کے ساتھ اس کے مزید محاسن بیان کرتے ہیں۔ تاکہ قارئین کرام کا ایمان تازہ ہو اور نماز پر مداومت کرنے کا شوق بڑھے۔ رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:-

۱- (۱۸۲) ــــ اللہ تعالیٰ نے سب چیزوں سے پہلے میری امت پر نماز فرض کی۔ اور قیامت میں سب سے پہلے نماز ہی کا حساب ہو گا۔

۲- (۱۸۳) ــــ نماز کے بارے میں اللہ سے ڈرو! نماز کے بارے میں اللہ سے ڈرو! نماز کے بارے میں اللہ سے ڈرو!!!

---

(۱۸۲) حسن

ابویعلی ((۴۱۲۴) ➤ اسکی سند یزید الرقاشی کی وجہ سے ضعیف ہے لیکن اس کے متعدد شواہد ہیں دیکھئے ابو داؤد (۸۶۶) وغیرہ۔))

(۱۸۳) ضعیف والحدیث حسن لغیرہ

✿ سنن ابن ماجہ' ((الوصایا: باب هل اوصی رسول الله ﷺ حدیث ۲۶۹۷))

✿ ابن حبان ((ح ۱۲۲۰) ➤ اِس کی سند قتادہ کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔ اس کے بہت سے ضعیف شواہد بھی ہیں۔))

Scanned with CamScanner

۳- ۱۸۴ ــــ آدمی اور شرک کے درمیان نماز ہی حائل ہے۔

۴- ۱۸۵ ــــ نماز دین کا ستون ہے۔

۵- ۱۸۶ ــــ نماز افضل جہاد ہے۔

۶- ۱۸۷ ــــ نماز مومن کا نور ہے۔

۷- ۱۸۸ ــــ نماز شیطان کا منہ کالا کرتی ہے۔

۸- ۱۸۹ ــــ جب کوئی آفت آسمان سے اترتی ہے۔ تو مسجد کو آباد کرنے والوں سے ہٹ جاتی ہے۔

۹- ۱۹۰ ــــ اللہ نے سجدہ کی جگہ کو آگ پر حرام کر دیا ہے۔

۱۰- ۱۹۱ ــــ اللہ تعالیٰ کو آدمی کی ساری حالتوں میں سب سے زیادہ یہ پسند ہے کہ اس کو سجدہ میں پڑا ہوا دیکھے کہ پیشانی زمین پر رگڑ رہا ہے۔

---

۱۸۴ **دیکھیے** ((نمبر ۱۵۹))

۱۸۵ **حسن**

✿ **جامع ترمذی** ((ایمان: باب ماجاء فی حرمۃ الصلوٰۃ حدیث ۲۶۱۶
➤ اسے ترمذی نے صحیح کہا ہے۔))

۱۸۶

۱۸۷ **ضعیف**

ابو یعلی ((۳۶۵۵) ➤ اسکی سند عیسیٰ بن میسرہ کی وجہ سے ضعیف ہے))

۱۸۸ **ضعیف جداً** ((فردوس دیلمی (۲/۵۶۴) حدیث ۳۶۱۵))

➤ عبد اللہ بن محمد بن وھب کی وجہ سے یہ سند سخت ضعیف ہے۔

۱۸۹ **ضعیف** ((کامل لابن عدی (۳/۱۰۸۸) ➤ اسکی سند زافر بن سلیمان کی وجہ سے ضعیف ہے

۱۹۰ **صحیح بخاری** ((الاذان: باب فضل السجود حدیث ۸۰۶))

✿ **صحیح مسلم** ((الایمان: باب معرفۃ طریق الرؤیۃ حدیث ۱۸۲))

۱۹۱ طبرانی اوسط (۶۰۷۲) ۷/۴۳ ضعیف الجامع الصغیر (۵۱۶۷)

Scanned with CamScanner

۱۱- ⓵⓽⓶ ـــــ جب آدمی نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں- اللہ تعالیٰ اور اس نمازی کے درمیان کے پردے دور ہو جاتے ہیں- جب تک کہ (نمازی) کھانسی وغیرہ میں مشغول نہ ہو-

۱۲- ⓵⓽⓷ ـــــ نمازی شہنشاہ کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے' اور یہ قاعدہ ہے کہ جو دروازہ کھٹکھٹا تا رہے- وہ (آخر) کھلتا ہی ہے-

۱۳- ⓵⓽⓸ ـــــ نماز جنت کی چابی ہے-

۱۴- ⓵⓽⓹ ـــــ نماز کا مرتبہ دین میں ایسا ہے' جیسا کہ سر کا مرتبہ بدن پر-

۱۵- ⓵⓽⓺ ـــــ زمین کے جس حصہ پر نماز کے ذریعہ سے اللہ کی یاد کی جاتی ہے وہ حصہ زمین کے دوسرے حصوں پر فخر کرتا ہے-

---

⓵⓽⓶ **ضعیف** ((المعجم الکبیر (۲۹۹/۸) حدیث ۷۹۸۰ ➤ اس کی سند طریف بن صلت اور حجاج بن عبداللہ کی وجہ سے ضعیف ہے-))

⓵⓽⓷ **ضعیف** ((المعجم الکبیر (۲۳۱/۹) حدیث ۸۹۹۷ ➤ یہ عبداللہ بن مسعود کا قول ہے جو کہ مسند الشہاب (۱۸۸/۲) میں سخت ضعیف سند کے ساتھ مرفوعاً بھی مروی ہے-))

⓵⓽⓸ **ضعیف**

✿ **جامع ترمذی'** ((الطہارۃ : باب ماجاء ان مفتاح الصلوۃ الطہور حدیث ۴ ➤ یہ روایت سلیمان بن قرم اور ابو یحیٰی القتات کی وجہ سے ضعیف ہے-))

⓵⓽⓹ **ضعیف جداً** ((المعجم الصغیر (۶۰/۱)))

➤ اسکی سند مندل اور حسن بن حسین کی وجہ سے سخت ضعیف ہے-))

⓵⓽⓺ **ضعیف**

ابو یعلیٰ (۴۱۱۰) ➤ اسکی سند موسیٰ بن عبیدہ الربذی اور یزید بن ابان الرقاشی کی وجہ سے ضعیف ہے-

Scanned with CamScanner

١٦- ﴿١٩٧﴾ ـــــ جو شخص تنہائی میں دو رکعت نماز پڑھے - جس کو اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں کے سوا کوئی نہ دیکھے - تو اسکو آتش جہنم سے نجات کا پروانہ مل جاتا ہے

١٧- ﴿١٩٨﴾ ـــــ جو پانچوں نمازوں کا اہتمام کرتا رہے - اور ان کے رکوع سجدے اور وضو وغیرہ کو اچھی طرح (سنوار کر) ادا کرے - تو جنت اس کے لئے واجب ہو جاتی ہے - اور دوزخ حرام -

١٨- ﴿١٩٩﴾ ـــــ سب سے افضل عمل اول وقت پر نماز پڑھنا ہے -

١٩- ﴿٢٠٠﴾ ـــــ صبح کو جو شخص نماز کو جاتا ہے تو اس کے ہاتھ میں ایمان کا جھنڈا ہوتا ہے ' اور جو شخص (بغیر نماز پڑھے) بازار کو جاتا ہے - اس کے ہاتھ میں شیطان کا جھنڈا ہوتا ہے -

٢٠- ﴿٢٠١﴾ ـــــ نماز ہر متقی کی قربانی ہے -

﴿١٩٧﴾ **ضعیف جداً** ((الجامع الصغیر للسیوطی بحوالہ ابن عساکر صفحہ ٥٢٢ حدیث ٨٨٠٨ ➤ سیوطی نے اسے ضعیف لکھا ہے - اسکی سند محمد بن مروان السدی کی وجہ سے سخت ضعیف ہے -))

﴿١٩٨﴾ **حسن لغیرہ'** ((احمد (٢٦٧/٣) مجمع الزوائد (٢٨٩/١) ➤ ہیثمی نے کہا کہ "اسکے راوی صحیح (بخاری' مسلم) کے راوی ہیں -"))

اسکی سند انقطاع اور تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے - تاہم اسکے معنوی شواہد موجود ہیں -))

﴿١٩٩﴾ **صحیح** ((ابن خزیمۃ حدیث ٣٢٧ ابن حبان حدیث ٢٨٠))

➤ اسے حاکم اور ذہبی نے صحیح کہا ہے -

﴿٢٠٠﴾ سخت ضعیف ہے

✿ **سنن ابن ماجۃ'** ((التجارات: باب الاسواق و دخولها حدیث ٢٢٣٤

➤ یہ سند عبیس کی وجہ سے ضعیف ہے - اسے ہیثمی نے ضعیف متروک کہا ہے -))

﴿٢٠١﴾ **ضعیف** ((کامل لابن عدی (١٨٥٨/٥) مسند الشھاب (٢٦٥)))

➤ اسکی سند ابن لهیعة کی وجہ سے ضعیف ہے -

Scanned with CamScanner

۲۱- (۲۰۲) ــــ جب آدمی نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے۔ تو رحمت الٰہی اس کی طرف متوجہ ہو جاتی ہے۔

۲۲- (۲۰۳) ــــ میرے پاس (حضور ﷺ فرماتے ہیں) جبریل علیہ السلام آئے' اور کہنے لگے۔ اے محمد (ﷺ) خواہ کتنا ہی آپ زندہ رہیں' آخر ایک دن مرنا ہے۔ اور جس سے چاہیں' کتنی ہی محبت کریں' آخر ایک دن جدا ہو جانا ہے۔ اور آپ جیسا بھی عمل کریں اس کا بدلہ ضرور ملنا ہے۔ اور (یاد رکھیں) اس میں کوئی تردد نہیں' کہ مومن کی شرافت تہجد کی نماز میں ہے۔ اور مومن کی عزت لوگوں سے استغنا میں ہے۔

۲۳- (۲۰۴) ــــ تہجد صالحین کا داب (طریقہ) ہے۔ اللہ کے قرب کا سبب اور خطاؤں کا کفارہ ہے۔

۲۴- (۲۰۵) ــــ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ (حدیث قدسی میں) اے آدم کی اولاد۔ تو دن کے شروع میں چار رکعتوں (اشراق) سے عاجز نہ بن' میں تمام دن تیرے کاموں کیلئے کافی رہوں گا۔ (انتخاب از کتب صحاح وغیرھا)

---

(۲۰۲) **حسن**

✿ **ابوداؤد'** ((الصلوۃ: باب مسح الحصی فی الصلوۃ حدیث ۹۴۵ ➤ اسے ابن خزیمہ' ابن حبان وغیرھما نے صحیح کہا ہے۔))

(۲۰۳) **صحیح** ((حاکم (۴/ ۳۲۴) ➤ اسے حاکم اور ذہبی نے صحیح اور منذری نے حسن کہا ہے۔))

(۲۰۴) **صحیح** ((ابن خزیمہ (۱۱۳۵) المعجم الکبیر (۸/ ۱۰۹)))

➤ اسے حافظ عراقی نے حسن جبکہ حاکم اور ذہبی نے صحیح کہا ہے۔

(۲۰۵) **صحیح**

✿ **ابوداؤد** ((الصلوۃ: باب صلاۃ الضحی حدیث ۱۲۸۹ ➤ ترمذی اور ذہبی نے حسن اور ابن حبان نے صحیح کہا ہے۔))

Scanned with CamScanner

۲۵- ـــــ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: کہ میں نے خواب میں اپنے پروردگار بابرکت اور بلند قدر کو بیچ اچھی صورت کے دیکھا- پس کہا اس نے 'اے محمد (ﷺ)! میں نے کہا حاضر ہوں میں 'اے رب میرے! فرمایا پروردگار نے: ملاء اعلیٰ (مقرب فرشتے) کس بات میں جھگڑتے ہیں؟ میں نے کہا' میں نہیں جانتا- تین بار اللہ نے یہ پوچھا- اور میں نے ہر بار یہی جواب دیا- پھر دیکھا میں نے اللہ کو کہ رکھا اس نے ہاتھ اپنا میرے مونڈھوں کے درمیان- یہاں تک کہ پائی میں نے سردی اللہ تعالیٰ کی انگلیوں کی' درمیان اپنی چھاتی کے- پھر ظاہر ہوئی واسطے میرے ہر چیز' اور پہچان لیا میں نے سب کو- پھر فرمایا- اے محمد (ﷺ) میں نے کہا' حاضر ہوں میں 'اے رب میرے' فرمایا پروردگار نے: کس بات میں جھگڑتے ہیں مقرب فرشتے؟ کہا میں نے (اب تیرے جتانے سے معلوم ہو گیا ہے) کہ کفارات میں جھگڑتے ہیں! ـــــ فرمایا اللہ نے کیا ہیں وہ؟ کہا میں نے چلنا ساتھ قدموں کے طرف (نماز کی) جماعتوں کے- اور بیٹھنا مسجدوں میں پیچھے نمازوں کے- اور پورا کرنا وضوء کا وقت کراہت کے- (یعنی سردی یا بیماری کے وقت وضو کرنا: جب طبیعت کو ناخوش لگتا ہے) ـــــ فرمایا اللہ نے: پھر کس چیز میں جھگڑتے ہیں؟ ـــــ کہا میں نے بیچ درجوں کے! ـــــ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وہ کیا ہیں؟ ـــــ کہا میں نے کھانا کھلانے میں اور نرمی کرنی بات میں اور نماز پڑھنی رات میں- درحالیکہ لوگ سوتے ہوں- ـــــ کہا اللہ تعالیٰ نے ـــــ دعا کر اپنے لئے جو چاہ! ـــــ کہا حضور ﷺ نے' پھر دعا کی میں نے یہ-:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ فِعْلَ الْخَیْرَاتِ وَ تَرْکَ الْمُنْکَرَاتِ وَ حُبَّ الْمَسَاکِیْنِ وَاَنْ تَغْفِرَلِیْ وَ تَرْحَمَنِیْ وَاِذَا اَرَدْتَّ فِتْنَۃً فِیْ قَوْمٍ فَتَوَفَّنِیْ غَیْرَ مَفْتُوْنٍ وَّ اَسْأَلُکَ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّکَ وَ حُبَّ عَمَلٍ یُّقَرِّبُنِیْ اِلٰی حُبِّکَ ○

ترجمہ "اے اللہ! تحقیق میں سوال کرتا ہوں تجھ سے نیکیوں کے کرنے

Scanned with CamScanner

کا' اور برائیوں کے چھوڑنے کا' اور مسکینوں کی دوستی کا۔ اور یہ کہ بخشے تو واسطے میرے' اور رحم کرے مجھ پر۔ اور جس وقت تو ارادہ کرے فتنے کا کسی قوم میں' پس مار مجھ کو غیر فتنہ میں' اور مانگتا ہوں میں تجھ سے محبت تیری' اور محبت اس شخص کی جو تجھ سے محبت رکھے۔ اور مانگتا ہوں میں محبت اس عمل کی' جو قریب کرے مجھ کو طرف تیری محبت کے۔"

(۲۰۶) ــــ حضور ﷺ نے فرمایا: یہ خواب (میرا) حق ہے۔ پس یاد رکھو اس کو اور سکھاؤ اس کو' لوگوں کو۔

(مشکوۃ شریف بحوالہ ترمذی' احمد)

ملاحظہ: نماز کی بزرگی اور فضیلت معلوم ہوئی آپ کو؟ یاد رکھیں کہ نماز اللہ تعالیٰ کی رضا کا سبب ہے۔ فرشتوں کی نہایت پیاری چیز ہے۔ تمام انبیاء کی سنت ہے۔ اس سے نور معرفت پیدا ہوتا ہے۔ دعا قبول ہوتی ہے۔ رزق میں برکت پیدا ہوتی ہے۔ یہ ایمان کی جڑ ہے۔ بدن کی راحت ہے۔ دشمن کے مقابلہ میں زبردست ہتھیار ہے۔ قبر کا چراغ' اور اس کی وحشت کو دور کرنے والی ہے۔ نکرین کے سوال کا جواب یاد دلانے والی ہے۔ قیامت کے دن کی دھوپ' اور شدت کی گرمی میں سایہ اور ٹھنڈک ہوگی۔ اندھیرے میں روشنی' جہنم کی آڑ' ترازوئے اعمال کا بوجھ' اور پل صراط سے گزارنے والی ہے۔ پھر آپ فریضہ نماز کی ادائیگی میں ہرگز کوتاہی نہ کریں۔ خود بھی نماز کی پابندی کریں۔ اور اپنے اہل و عیال کو بھی اس کا پابند بنائیں۔ غور کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت انور ﷺ کو نماز کے متعلق قرآن میں یوں حکم دیتے ہیں۔

---

(۲۰۶) **صحیح**

✿ **مشکاۃ'** ((الصلاۃ: باب المساجد و مواضع الصلاۃ حدیث ۷۴۸))

✿ **جامع ترمذی'** ((تفسیر القرآن: باب تفسیر سورۃ ص حدیث ۳۲۳۵

احمد (۲۴۳/۵) ◀ ترمذی اور بخاری نے حسن صحیح کہا۔))

۲۰۷ — وَأْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا
(پ۱۶: ع۱۷)

ترجمہ "اے پیغمبر! اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم کیجئے۔ اور خود بھی اس کے پابند رہیے"

نماز کے اوقات کا بیان

پانچوں نمازوں کا وقت

۲۰۸ — عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقْتُ الظُّهْرِ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ كَطُوْلِهٖ مَالَمْ يَحْضُرِ الْعَصْرُ وَ وَقْتُ الْعَصْرِ مَالَمْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ وَ وَقْتُ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ مَالَمْ يَغِبِ الشَّفَقُ وَ وَقْتُ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ اِلٰى نِصْفِ الَّيْلِ الْاَوْسَطِ وَوَقْتُ صَلٰوةِ الصُّبْحِ مِنْ طُلُوعِ الْفَجْرِ مَالَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ
(رواہ مسلم)

ترجمہ حضرت عبد اللہ بن عمرو روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وقت ظہر کا ہے جب آفتاب ڈھلے۔ اور (رہتا ہے اس وقت تک کہ) ہو سایہ آدمی کا اس کے قد کے برابر۔ جب تک نہ آئے وقت عصر کا' اور وقت عصر کا ہے جب تک کہ نہ ہو آفتاب زرد۔ اور وقت نماز مغرب کا ہے جب

---

۲۰۷ ((سورۃ طٰہٰ-۱۳۲))

۲۰۸ **صحیح مسلم**' ((المساجد: باب اوقات الصلوات الخمس حدیث ۶۱۲))

تک کہ نہ غائب ہو شفق' اور وقت نماز عشاء کا ہے' ٹھیک آدھی رات تک'
اور وقت نماز صبح کا ہے ظہور فجر سے طلوع آفتاب تک۔"

نماز عصر کا وقت

۲۰۹ ــــ حضرت بریدہؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ فَاَقَامَ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ بَيْضَاءُ نَقِيَّةٌ (رواہ مسلم) یعنی رسول اللہ ﷺ نے قائم کی نماز عصر درحالیکہ آفتاب تھا بلند سفید صاف (یعنی زردنہ تھا)

۲۱۰ ــــ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ حَيَّةٌ (متفق علیہ)

ترجمہ روایت ہے۔ حضرت انسؓ سے' وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز عصر پڑھتے تھے' اور آفتاب ہوتا تھا بلند' زندہ' (یعنی روشن بغیر زردی کے۔) ع۱۲۰

ع۱۲۰ نماز عصر کا وقت ایک مثل پر شروع ہوتا ہے دیکھئے ص ۱۳۱ ملہ یہی مسلک امام مالک" امام شافعی" امام احمد" اور جمہور علماء کا ہے۔ (شرح النووی علی صحیح مسلم ج ۱ ص ۲۲۵ درسی نسخہ) اور یہی مسلک حضرت عمرؓ وغیرہ خلفاء راشدین اور جمیع صحابہ کا ہے۔ دیکھئے فقہ عمرؓ ۴۲۶ و موطا امام مالک ج ۱ ص ۶ وغیرہما۔
ان دلائل کے مقابلے میں جو لوگ دو مثل کے بعد عصر کی نماز پڑھتے ہیں' ان کے پاس کوئی دلیل نہیں ہے۔
جناب محمد بن علی النیموی الحنفی صاحب اعتراف کرتے ہیں کہ:
"مجھے کوئی حدیث صریح' صحیح یا ضعیف نہیں ملی جو اس پر دلالت کرے کہ ظہر کا وقت سایہ کے دو مثل ہونے تک ہے۔" (آثار السنن مترجم ص ۱۲۸ ح ۱۹۹ مکتبہ حسینیہ گوجرانوالہ)

---

۲۰۹ مسلم' ((المساجد: باب اوقات الصلوات الخمس حدیث ح ۶۱۳))

۲۱۰ صحیح بخاری' ((مواقیت الصلوۃ: باب وقت العصر حدیث ۵۵۰))

✿ صحیح مسلم' ((المساجد: باب استحباب التکبیر بالعصر حدیث ۶۲۱))

منافق کی نماز

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(٢١١) ـــ تِلْكَ صَلٰوةُ الْمُنَافِقِ يَجْلِسُ يَرْقُبُ الشَّمْسَ حَتّٰى إِذَا اصْفَرَّتْ وَكَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ قَامَ فَنَقَرَ أَرْبَعًا لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيهَا إِلَّا قَلِيلًا (رواہ مسلم)

یہ منافق کی نماز عصر ہے۔ (جو اخیر وقت پڑھی جائے) کہ بیٹھ رہتا ہے، انتظار کرتا ہے آفتاب کا۔ یہاں تک کہ جب ہو جاتا ہے 'زرد' اور ہوتا ہے درمیان دو سینگوں شیطان کے (یعنی غروب کے وقت) 'کھڑا ہوتا ہے (نماز کے لئے) پھر ٹھونگیں مارتا ہے چار' نہیں یاد کرتا اس میں اللہ کو مگر تھوڑا۔

گرمی میں ظہر ٹھنڈے وقت

(٢١٢) ـــ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوةِ (متفق علیہ)

جب گرمی سخت ہو تو نماز ظہر ٹھنڈے وقت میں پڑھو۔ [١٣٥]

---

[١٣٥] یہ روایت کہ سخت گرمی میں ظہر ٹھنڈے وقت میں پڑھا کرو 'سفر کے ساتھ متعلق ہے دیکھئے صحیح البخاری ج ١ ص ٧٧ وغیرہ 'امام بخاری نے اس پر باب باندھا ہے:
باب: الابراد بالظهر في السفر 'سفر میں ظہر ٹھنڈی کر کے پڑھنے کا باب (صحیح البخاری کتاب مواقیت الصلوۃ باب نمبر ١٠ قبل حدیث ٥٣٩)
لہٰذا سفر والی حدیث کو حضر پر محمول کرنا صحیح نہیں ہے۔ جبکہ اس بات پر اجماع ہے کہ ظہر کا وقت زوال
بقیہ (اگلے صفحہ پر)

---

(٢١١) ((دیکھئے نمبر ٩))

(٢١٢) **صحیح بخاری** ((مواقیت الصلوۃ: باب الابراد بالظهر في شدة الحر حدیث ٥٣٣))

☆ **صحیح مسلم** ((المساجد: باب استحباب الابراد بالظهر لمن الخ ٦١٥))

ملاحظہ: ٹھنڈے وقت کا یہ مطلب نہیں چار بجا دو۔ بلکہ یہ مراد ہے کہ شدت کی گرمی میں سورج ڈھلتے ہی فوراً نہ پڑھو، تھوڑی دیر کرلو۔ اور نسائی میں حضرت انس ؓ سے روایت ہے:

٦١٣ — وَ اِذَا كَانَ الْبَرْدُ عَجَّلَ "یعنی جب سردی ہوتی، تو حضور ﷺ ظہر پڑھنے میں جلدی کرتے۔"

بقیہ (گذشتہ صفحہ سے)

کے ساتھ شروع ہو جاتا ہے (الافصاح لابن ہبیرۃ ج ۱ ص ۷٦)

حضرت انس بن مالک المدنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پیچھے ظہر کی نمازیں پڑھتے تھے تو گرمی سے بچنے کے لئے اپنے کپڑوں پر سجدہ کرتے تھے' (صحیح بخاری ج ۱ ص ۷۷ واللفظ لہ، صحیح مسلم ج ۱ ص ۲۲۵)

سوید بن غفلہ رحمۃ اللہ علیہ نماز ظہر اول وقت ادا کرنے پر اس قدر ڈٹے ہوئے تھے کہ مرنے کے لئے تیار ہو گئے مگر یہ گوارا نہ کیا کہ ظہر کی نماز تاخیر سے پڑھیں۔ اور لوگوں کو بتایا کہ ہم ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کے پیچھے اول وقت پر نماز ظہر ادا کرتے تھے (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱ ص ۳۲۳)

حضرت ابو ہریرۃ ؓ کے جس "اثر" میں آیا ہے کہ "جب سایہ ایک مثل ہو جائے تو ظہر کی نماز ادا کرو اور جب دو مثل ہو جائے تو عصر پڑھو۔" (موطا امام مالک ج ۱ ص ۸۔۹)۔ تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ظہر کی نماز زوال سے لے کر ایک مثل تک پڑھ سکتے ہو اور اسی طرح ایک مثل سے لے کر دو مثل تک عصر کی نماز پڑھ سکتے ہو۔ یعنی ظہر کا وقت زوال سے لے کر ایک مثل تک ہے اور عصر کا وقت ایک مثل سے دو مثل تک ہے۔ مولوی عبدالحی لکھنوی حنفی نے بھی اس موقوف اثر کا یہی مفہوم لکھا ہے۔ دیکھئے التعلیق الممجد ص ۴۱ حاشیہ نمبر ۹

٦١٣ **صحیح**

✿ **سنن نسائی**، ((المواقیت: باب تعجیل الظهر فی البرد (۱/۲۴۸) حدیث ۴۹۹ ◄ اسکی سند صحیح ہے۔ اس کی اصل، صحیح بخاری میں ہے (ح ۹۰٦)))

نماز اول وقت پڑھنے کا بیان

فجر اندھیرے میں

(۲۱۳) ــــ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُصَلِّي الصُّبْحَ فَتَنْصَرِفُ النِّسَاءُ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوْطِهِنَّ مَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ (متفق علیہ)

ترجمہ "حضرت عائشہ؄ روایت کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (جب) نماز صبح پڑھتے تھے۔ پس پھر عورتیں (مسجد سے آپ کے ساتھ نماز پڑھ کر) اپنی چادروں میں لپٹی ہوئی نہ پہچانی جاتی تھیں، بسبب اندھیرے کے

ملاحظہ: (۲۱۴) ــــ معلوم ہوا کہ حضور ﷺ اندھیرے میں اول وقت نماز پڑھا کرتے تھے۔ اگرچہ نماز کا وقت صبح صادق سے سورج نکلنے تک ہے۔ لیکن

---

(۲۱۳) **صحیح بخاری،** ((الاذان : باب انتظار الناس قیام الامام العالم حدیث ۸۶۷))

✿ **صحیح مسلم،** ((المساجد: باب استحباب التکبیر بالصبح فی اول وقتها حدیث ۶۴۵))

(۲۱۴) **صحیح،**

جامع ترمذی، ((الصلاۃ: باب ما جاء فی الوقت الاول من الفضل ح ۱۷۳ ➤ ترمذی نے انقطاع کی وجہ سے اس سند پر جرح کی ہے لیکن اسے حاکم نے دوسری سند سے روایت کر کے صحیح بخاری و مسلم کی شرط پر صحیح کہا ہے اور ذہبی نے انکی موافقت کی ہے (۱/۱۹۰)))

Scanned with CamScanner

اول وقت پر پڑھنا افضل ہے۔ رسول اللہؐ نے اپنی تمام زندگی میں وفات تک سب نمازیں ہمیشہ اول وقت ہی پڑھی ہیں سوائے ایک بار کے' اور وہ جواز کے لئے۔ کہ اگر اتفاقاً نماز کا اول وقت جاتا رہے اور آخر وقت آجائے۔ تو پڑھ لی جائے' چھوڑی نہ جائے چنانچہ حضرت عائشہؓ روایت کرتے ہوئے کہتی ہیں مَا صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةً لِوَقْتِهَا الْاٰخِرِ مَرَّتَيْنِ حَتّٰی قَبَضَهُ اللّٰهُ (رواہ الترمذی)۔ "کہ رسول اللہ ﷺ نے نہیں پڑھی کوئی نماز آخر وقت دوبار۔۔۔ یہاں تک کہ وفات دی ان کو اللہ تعالیٰ نے (یعنی ہمیشہ اول وقت ہی پڑھتے رہے۔ اور جواز کے لئے ساری عمر میں ایک بار آخر وقت پڑھی۔)"

بھائیو اور بہنو! غور کرو کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ساری زندگی میں پانچوں نمازیں اول وقت پڑھیں۔ اور ہمارا یہ حال ہے کہ بستر سے صبح ہمیں سورج جگاتا ہے۔ اور ظہر کی نماز ایسے وقت جا پڑھتے ہیں۔ کہ عصر کا شبہ ہونے لگتا ہے' اور آفتاب زرد ہونے کے وقت عصر کی مریل اور ردیلی نماز اللہ کے حضور پیش کرتے ہیں۔ ہمیں چاہیئے کہ نمازوں کی رکھوالی کے ساتھ ان کے اوقات کی محافظت بھی کریں اور پوری کوشش کریں' کہ نمازیں اول وقت ادا ہوں۔

(۲۱۶)۔۔۔ حضرت ابن مسعودؓ کی روایت میں رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ الصَّلٰوةُ فِيْ اَوَّلِ وَقْتِهَا (رواہ الترمذی والحاکم وصحاہ واصلہ فی الصحیحین) کہ افضل عمل نماز کو اس کے اول وقت میں پڑھنا ہے۔

(۲۱۷)۔۔۔ ام فروہؓ سے ایک اور روایت اسی مضمون کی احمد اور ترمذی میں

---

(۲۱۶) ((دیکھئے نمبر ۱۹۹))

(۲۱۷) **صحیح**

✿ **احمد** (((۶/۴۴۰)(سنن نسائی میں نہیں ہے)))

✿ **جامع ترمذی'** ((الصلوۃ: باب ماجاء فی الوقت الاول من الفضل حدیث ۱۷۰ ➤ اسکی سند ضعیف ہے۔ لیکن حدیث شواہد کی وجہ سے صحیح ہے۔))

موجود ہے کہ نبی کریم ﷺ پوچھے گئے کہ کونسا عمل افضل ہے؟ تو آپ نے فرمایا۔
اَلصَّلٰوۃُ لِاَوَّلِ وَقْتِھَا "یعنی نماز اول وقت پڑھنی۔"

اماموں کو نماز اول وقت پڑھانی چاہیے

(٢١٨) ـــ وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَیْفَ اَنْتَ اِذَا کَانَتْ عَلَیْكَ اُمَرَاءُ یُؤَخِّرُوْنَ عَنْ وَقْتِھَا اَوْ یُمِیْتُوْنَ الصَّلٰوۃَ قَالَ قُلْتُ فَمَاتَاْمُرُنِیْ۔ قَالَ صَلِّ الصَّلٰوۃَ لِوَقْتِھَا فَاِنْ اَدْرَکْتَھَا مَعَھُمْ فَصَلِّ فَاِنَّھَا لَكَ نَافِلَةٌ (رواہ مسلم)

ترجمہ "حضرت ابوذرؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: تیرا کیا حال ہوگا جس وقت ہوں گے تجھ پر امام جو دیر کریں گے نماز کو، یا دیر کریں گے اس کے مختار وقت سے! میں نے کہا۔ آپ مجھے (ایسے حال میں) کیا حکم کرتے ہیں؟ فرمایا! نماز پڑھ تو اس کے (اول) وقت پر۔ پھر اگر پائے تو اس نماز کو ان کے ساتھ۔ پس پڑھ تو نماز۔ پس تحقیق یہ نماز تیرے لئے نفل ہوگی۔

ترمذی شریف میں حضرت علیؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔ (٢١٩) ـــ یَاعَلِیُّ ثَلٰثٌ لَا تُؤَخِّرْھَا، اَلصَّلٰوۃُ اِذَا اَتَتْ

---

(٢١٨) صحیح مسلم، ((المساجد: باب کراھیة تاخیر الصلوۃ عن وقتھا المختار حدیث٦٤٨))

(٢١٩) صحیح۔

ترمذی الصلوۃ: باب ماجاء فی الوقت الاول من الفضل ج١٨١-١ سے حاکم اور ذہبی نے صحیح کہا ہے۔

Scanned with CamScanner

وَالْجَنَازَةُ إِذَا حَضَرَتْ وَالْاَيِّمُ إِذَا وَجَدْتَّ لَهَا كُفُوًا- "اے علیؓ تین چیزیں (ایسی) ہیں کہ نہ دیر کرنا ان کو' (پہلی) نماز جب کہ آئے وقت اس کا- (دوسری) جنازہ جب کہ تیار ہو- (تیسری) عورت بغیر خاوند کے جب کہ پائے تو اس کے لئے کفو-"

۲۲۰ ـــــ حضور ﷺ نے ابوذرؓ کو فرمایا تیرا کیا حال ہو گا جب تجھ پر نماز کو دیر سے پڑھانے والے امام مسلط ہوں گے؟ ابوذرؓ نے کہا آپ ہی فرمائیں- تو حضور انور ﷺ نے فرمایا' امام اگر اول وقت سے نماز کو متاخر کریں تو تم اپنی نماز اکیلے ہی اول وقت پڑھ لینا- بعد ازاں اگر تجھے ان کے ساتھ جماعت کے شمول کا موقع ملے- تو ان کے ساتھ نماز پھر پڑھ لے کہ یہ نفل ہو جائے گی- معلوم ہوا کہ اول وقت کی بہت بڑی فضیلت ہے-

حضرت عبادہ بن صامتؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا:

۲۲۱ ـــــ اِنَّهَا سَتَكُوْنُ عَلَيْكُمْ بَعْدِىْ اُمَرَاءُ يَشْغَلُهُمْ اَشْيَاءُ عَنِ الصَّلٰوةِ لِوَقْتِهَا حَتّٰى يَذْهَبَ وَقْتُهَا فَصَلُّوا الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا فَقَالَ رَجُلٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اُصَلِّىْ مَعَهُمْ قَالَ نَعَمْ- اِنْ شِئْتَ (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ "تحقیق تم پر میرے بعد ہوں گے امام' باز رکھیں گی ان کو چیزیں (نفسانی خواہشات وغیرہ) وقت (اول) پر نماز پڑھنے سے' یہاں تک کہ جاتا رہیگا وقت اس کا (اور مکروہ وقت آجائے گا) پس پڑھو نماز اس کے وقت پر (اگرچہ

---

۲۲۰ ((دیکھئے ۲۱۸))

۲۲۱ صحیح'

✿ ابوداؤد' ((الصلاۃ: باب اذا اخر الامام الصلوۃ عن الوقت حدیث ۴۳۳))

Scanned with CamScanner

تنہا پڑھنی پڑے۔ لیکن ایسی روش سے کہ مسجد میں فتنہ پیدا نہ ہو)۔ پھر ایک شخص بولا۔ اے اللہ کے رسولؐ نماز پڑھوں میں ان کے ساتھ بھی؟ فرمایا۔ ہاں! اگر تو چاہے۔ (تاکہ اجر بھی ملے اور فتنہ بھی نہ اٹھے)۔"

ملاحظہ: ائمہ مساجد کی خدمت میں ہماری درخواست ہے' کہ نبی کریم ﷺ کے ارشاد پاک کے مطابق وہ نمازیں اول وقت پر پڑھایا کریں' اس سے اللہ خوش ہو گا۔ اور سنت کی پیروی کے سبب رحمۃ للعالمین حشر میں شفاعت فرمائیں گے۔

نماز کے فوت ہو جانے کا بیان

۲۲۲ — عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَسِيَ صَلٰوةً اَوْ نَامَ عَنْهَا فَكَفَّارَتُهَا اَنْ يُّصَلِّيَهَا اِذَا ذَكَرَهَا وَ فِيْ رِوَايَةٍ لَا كَفَّارَةَ لها اِلَّا ذٰلِكَ (متفق علیہ)

ترجمہ "حضرت انسؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص بھول جائے نماز کو۔ یا سو جائے (غافل ہو کر) اس سے۔ پس بدلہ اس کا یہ ہے کہ نماز پڑھ لے جس وقت کہ یاد آئے وہ' اور ایک روایت میں ہے۔ کہ نہیں بدلہ اس کا مگر یہ (نماز ہی)۔"

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص نماز پڑھنی بھول جائے۔ اور اس کا وقت گزر جائے۔ تو جس وقت یاد آئے۔ وہ اسی وقت پوری نماز پڑھ لے۔ اور اسی طرح اگر کوئی شخص سو جائے۔ یا صبح جاگ ہی ایسے وقت آئے کہ سورج نکل چکا ہو۔ اور اس طرح نماز کا وقت بھی گزر گیا ہو۔ تو جاگنے والے کو اسی وقت پوری نماز پڑھ لینی

۲۲۲ ((◄ (ان الفاظ کے ساتھ صرف) صحیح مسلم' المساجد: باب قضاء الصلوٰۃ الفائتۃ الخ حدیث ۶۸۴ میں ہے۔ صحیح بخاری میں یہ الفاظ نہیں)))

چاہیے۔ اور اس پر کسی قسم کی تعزیر یا کفارہ نہیں ہے۔

نیند میں سورج نکل آیا پھر فجر پڑھی

۲۲۳ — حضرت نافع بن جبیرؒ سے روایت ہے۔ انہوں نے اپنے باپ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک سفر میں فرمایا۔ دیکھو آج رات کون ہماری حفاظت کرے گا؟ ایسا نہ ہو کہ ہم فجر کی نماز کو نہ جاگیں۔ بلالؓ نے کہا۔ کہ میں خیال رکھوں گا۔ پھر انہوں نے مشرق کی طرف منہ کیا۔ (جدھر سے سورج نکلتا ہے۔) تو فَضُرِبَ عَلٰی اٰذَانِھِمْ پس ان سے کان ٹھیک دیئے گئے۔ (یعنی غافل ہو کر سو رہے) پھر جب آفتاب گرم ہوا۔ تو جاگے' اور کھڑے ہوئے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وضو کرو' پھر بلالؓ نے اذان دی۔ آپ ﷺ نے دو رکعتیں پڑھیں' اور سب لوگوں نے دو رکعتیں (دو سنتیں) پڑھیں' پھر فجر کی نماز پڑھی۔" (نسائی شریف)

سفر میں اذان دے کر نماز پڑھنا

۲۲۴ — عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے' وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا' کہ تمہارا پروردگار تعجب کرتا ہے بکریاں چرانے والے سے۔ جو پہاڑ کی چوٹی پر رہ کر اذان دیتا ہے۔ اور نماز پڑھتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: دیکھو میرے بندے کو۔ اذان دیتا ہے' اور اقامت کہتا ہے' واسطے نماز کے۔ ڈرتا ہے مجھ سے۔ میں نے اس کو بخش دیا اور جنت میں داخل کیا۔ (ابو داؤد)

---

۲۲۳ **صحیح**

✿ **سنن نسائی**' ((۲۹۸/۱)' المواقیت: باب کیف یقضی الفائت من الصلوۃ حدیث ۶۲۴))

۲۲۴ **صحیح**

✿ **ابو داؤد**' ((الصلاۃ: باب الاذان فی السفر حدیث ۱۲۰۳ ➤ اسے ابن حبان نے صحیح کہا ہے۔))

Scanned with CamScanner

اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص سفر میں ہو۔ تو وہ اذان دے کر' اقامت کہہ کر نماز پڑھ سکتا ہے۔ اس کو بڑا اجر' اور ثواب ہو گا۔

نمازیں مجبوراً فوت ہو جائیں تو کیونکر پڑھیں

(۲۵) ـــــ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے (غزوہ احزاب میں) تو ہم روکے گئے ظہر' عصر' مغرب اور عشاء سے۔ (یعنی کافروں نے ہم کو نمازیں پڑھنے کی مہلت نہ دی۔ اور ان نمازوں کا وقت گزر گیا) میرے دل پر یہ امر (نمازوں کا فوت ہونا) بہت سخت گزرا۔ لیکن میں نے اپنے جی میں کہا کہ ہم تو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہیں' اور اللہ کی راہ میں ہیں۔ پھر (جب فرصت ہوئی تو) رسول اللہ ﷺ نے بلالؓ کو حکم دیا۔ تو انہوں نے اقامت کہی۔ تو حضور ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھی۔ پھر انہوں نے اقامت کہی۔ تو حضور ﷺ نے عصر کی نماز پڑھی۔ پھر انہوں نے اقامت کہی۔ تو حضور ﷺ نے مغرب کی نماز پڑھی۔ پھر انہوں نے اقامت کہی تو حضور ﷺ نے عشاء کی نماز پڑھی۔ پھر حضور ﷺ نے ہماری طرف منہ کر کے فرمایا۔ (اس وقت) روئے زمین پر کوئی جماعت ایسی نہیں ہے۔ جو اللہ کو یاد کرتی ہو۔ سوا تمہارے۔" (نسائی شریف)

اس حدیث شریف سے یہ معلوم ہوا کہ اگر کسی سخت مجبوری کے باعث نمازیں فوت ہو جائیں۔ تو ان سب کو بصورت مذکور پڑھ لینا چاہئے۔ لیکن یاد رکھیں کہ عمداً ایسا نہ کریں۔

http://salfibooks.blogspot.com

---

(۲۵) صحیح

✿ سنن نسائی' (۲۹۷/۱) المواقیت: باب کیف یقضی الفائت من الصلوۃ حدیث ۶۲۲۔ ➤ اسکی سند انقطاع کی وجہ سی ضعیف ہے' یہ روایت اپنے شواہد کے ساتھ صحیح ہے۔))

Scanned with CamScanner

اذان کابیان

۲۲۶ ـــ عَنْ اَنَسٍ قَالَ ذَکَرُو النَّارَ وَالنَّاقُوْسَ فَذَکَرُوا الْیَهُوْدَ وَالنَّصَارٰی فَاُمِرَ بِلَالٌ اَنْ یَشْفَعَ الْاَذَانَ وَ اَنْ یُوْتِرَ الْاِقَامَةَ اِلاَّ الْاِقَامَةَ (متفق علیہ)

ترجمہ "حضرت انسؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ذکر کیا صحابہؓ نے آگ کا اور ناقوس کا (اوقات نماز کے اعلام کے لئے) پھر ذکر کیا یہود اور نصاریٰ کا (کہ یہ اعلام ان کے ساتھ مشابہت ہوگی) پھر حکم کئے گئے حضرت بلالؓ (رسول اللہ ﷺ کی طرف سے) یہ کہ جفت کہیں اذان (کے کلمات) اور طاق کہیں تکبیر (کے کلمات) سوائے قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ کے۔

تشریح: پیغمبر رحمت ﷺ نے جب مدینہ منورہ میں نزول اجلال فرما کر مسجد بنائی۔ تو پھر یہ سوال پیدا ہوا کہ اوقات نماز کے اعلام کے لئے کیا انتظام کرنا چاہیے؟ بعض نے یہ تجویز پیش کی کہ نماز کے وقت بلند مقام پر آگ روشن کرنی چاہیے۔ تاکہ لوگ اسے دیکھ کر مسجد میں نماز کے لئے آجائیں' یا ناقوس بجایا جائے تاکہ اس کی آواز سن کر لوگ جمع ہو جائیں۔ لیکن کچھ لوگوں نے کہا۔ کہ آگ کا جلانا' یا ناقوس کا بجانا یہود و نصاریٰ کے کاموں سے ہے۔ اس لئے ان کے ساتھ مشابہت اچھی نہیں پھر رسول اللہ ﷺ نے بلالؓ کو حکم دیا کہ وہ اذان دیں اور فرمایا کہ اذان کے کلمات جفت کہیں اور تکبیر کے کلمات طاق۔

---

۲۲۶ ((ان الفاظ کے ساتھ یہ حدیث صحیح بخاری' الاذان: باب بدء الاذان حدیث ۶۰۳ میں ہے۔ اور "الا الاقامة" کے الفاظ علیحدہ حدیث (۶۰۵) میں ہیں۔))

Scanned with CamScanner

اذان کے جفت کلمات

۴۲۷ ــــ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔

ترجمہ اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ آؤ تم نماز کے لئے۔ آؤ تم نماز کے لئے۔ آؤ تم نجات پانے کے لئے۔ آؤ تم نجات پانے کے لئے۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ (بخاری، مسلم)

فجر کی اذان میں

حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کے بعد دوبار یہ کلمات زیادہ کریں:۔

۴۲۸ ــــ اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ

(ابوداؤد)

---

۴۲۷ **صحیح** ((➤ اذان کے الفاظ صحیح بخاری و مسلم میں نہیں بلکہ ابوداؤد، الصلاۃ: باب کیف الاذان حدیث ۴۹۹ میں ہے۔ اسے ترمذی، ابن خزیمہ اور ابن حبان وغیرھم نے صحیح کہا ہے۔))

۴۲۸ **حسن**

✿ **ابوداؤد،** ((سابقہ حوالہ حدیث ۵۰۱ ➤ اسے ابن خزیمہ نے صحیح کہا ہے۔))

Scanned with CamScanner

ترجمہ نماز بہتر ہے نیند سے۔ نماز بہتر ہے نیند سے۔ (ابو داؤد)

تکبیر کے طاق کلمات

٢٢٩ — اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (بخاری، مسلم)

یہ تو آپ اوپر پڑھ چکے ہیں۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا۔ کہ اذان کے کلمات دو، دوبار، اور تکبیر کے ایک ایک بار (طاق) کہیں، اب اسی مضمون کی ایک اور حدیث ملاحظہ ہو:۔

٢٣٠ — عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ إِنَّمَا كَانَ الْاَذَانُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَالْاِقَامَةُ مَرَّةً مَرَّةً غَيْرَ اَنَّهٗ يَقُوْلُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ (رواه ابوداؤد، والنسائی، والدارمی)

---

٢٢٩ **صحیح** ((ان کلمات کی تفصیل صحیح بخاری و مسلم میں نہیں بلکہ ابوداؤد، الصلوۃ: باب کیف الاذان حدیث ٤٩٩ میں ہے۔))

٢٣٠ **صحیح**

- **ابوداؤد،** ((الصلوۃ: باب فی الاقامۃ حدیث ٥١٠))
- **سنن نسائی** (((٢٠/٢)، الاذان: باب کیف الاقامۃ حدیث ٦٦٨))
- **دارمی** (((٢٧٠/١)، الصلوۃ: باب الاذان مثنی مثنی والاقامۃ مرۃ حدیث ١١٩٥ اسے ابن خزیمہ، ابن حبان وغیرھا نے صحیح کہا ہے۔))

Scanned with CamScanner

ترجمہ روایت ہے ابن عمرؓ سے۔ انہوں نے کہا کہ کلمات اذان کے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں دو دو بار اور کلمات تکبیر کے ایک ایک بار تھے۔ سوائے اس کے کہ کہتا تھا موذن قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ (کھڑی ہوئی نماز) دو بار۔"

نوٹ: یہ جو فرمایا کہ حضور ﷺ کے زمانے میں اذان کے کلمات دو دو بار تھے۔ تو یہ تغلیباً فرمایا۔ یعنی اللہ اکبر شروع میں چار بار اور لا الٰہ الا اللہ اخیر میں ایک بار چھوڑ کر۔ باقی کلمات دو دو بار (جفت) تھے اور اسی طرح کلمات تکبیر بھی قد قامت الصلوۃ' اور اول و آخر کے تکرار کو چھوڑ کر طاق تھے۔

ملاحظہ: ۲۲۱ —— تکبیر کے کلمات دو دو بار کہنے بھی ترجیع والی اذان کے ساتھ آئے ہیں (ابو داؤد) لیکن غیر ترجیع والی اذان کے ساتھ اقامت اکہری ہے' تمام زندگی حضرت بلالؓ نے اقامت اکہری کہی ہے۔ حیرت کا مقام ہے کہ بعض لوگ تکبیر میں اکہرے کلمے کہنے سے روکتے ہیں۔ حالانکہ دوپہر کے سورج کی طرح کلمات تکبیر کا ایک ایک بار کہنا واضح اور ثابت ہے۔ ۱۳ب

۱۳ب میرے محترم بھائی مولانا عبد الصمد رفیقی صاحب حفظہ' اللہ نے کیا خوب فرمایا ہے کہ (رسول اللہ ﷺ نے) دوہری اذان اور دوہری اقامت سکھائی مگر افسوس کہ بعض لوگ محض اپنے فقہی مسلک کی پیروی میں انتہائی بے انصافی سے کام لیتے ہوئے ایک ہی حدیث میں بیان شدہ دوہری اقامت پر ہمیشہ عمل کرتے ہیں مگر دوہری اذان ہمیشہ چھوڑ دیتے ہیں۔ حالانکہ اذان و اقامت کو دوہرایا اکہرا کہنا دونوں طرح سنت سے ثابت ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ جب تک ایک مسلمان کسی مخصوص فقہ کے تقلید کے بندھنوں سے رہائی نہیں پاتا وہ اطاعت رسول ﷺ کا حق ادا نہیں کر سکتا۔ لہٰذا بہتر یہ ہے کہ کسی مسئلہ میں مختلف ائمہ کے دلائل کا موازنہ کر کے کوئی رائے قائم کی جائے۔ مانا کہ ایک جاہل آدمی ایسا نہیں کر سکتا مگر علماء کرام تو جاہل نہیں۔ وہ مقلد بن کر تصویر کا صرف ایک رخ لوگوں کو کیوں دکھاتے ہیں؟ ذرا سوچیں!"

(حاشیہ نماز نبوی ص ۱۰۸ بتصرف سیر)

---

۲۲۱ صحیح

✿ ابو داؤد' ((الصلوة:باب کیف الاذان حدیث۵۰۲))

Scanned with CamScanner

اذان کا طریقہ اور مسائل

۲۳۲ —— ہر نماز کے وقت اذان دینی چاہیے۔ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوۃُ فَلْیُؤَذِّنْ لَکُمْ اَحَدُکُمْ (بلوغ المرام) جب نماز کا وقت آئے تو تمہارے لئے تم میں سے کوئی اذان کہے'۔

۲۳۳ —— اذان ٹھہر ٹھہر کر اور اقامت جلدی کہنی چاہیے۔ فرمایا حضور ﷺ نے حضرت بلالؓ کو' اِذَا اَذَّنْتَ فَتَرَسَّلْ وَ اِذَا اَقَمْتَ فَاحْدُرْ (بلوغ المرام)

ترجمہ "جب اذان کہے تو' تو ٹھہر ٹھہر کر کہہ۔ اور جب اقامت کہے تو' تو جلدی کہہ۔"

۲۳۴ —— اذان باوضو کہنی چاہیے۔ فرمایا آنحضرت ﷺ نے لَا یُؤَذِّنُ اِلَّا مُتَوَضِّئٌ (بلوغ المرام) "اذان وضو والا کہے۔"

۲۳۲

- بلوغ المرام' باب الاذان حدیث۲۱۱))
- صحیح بخاری' ((الاذان: باب من قال: لیؤذن فی السفر الخ ح ۶۲۸))
- صحیح مسلم' ((المساجد: باب من احق بالامامۃ حدیث ۶۷۴))

۲۳۳ ((ضعیف))

- بلوغ المرام' باب الاذان حدیث۲۱۲))
- جامع ترمذی' ((الصلوۃ: باب ما جاء فی الترسل فی الاذان حدیث ۱۹۵ ➤ اس پر ترمذی نے عبدالمنعم کی وجہ سے جرح کی ہے۔))

۲۳۴ ضعیف

- بلوغ المرام' باب الاذان حدیث۲۱۳))
- جامع ترمذی' ((الصلوۃ: باب ما جاء فی کراھیۃ الاذان بغیر وضوء ح ۲۰۰)) ترمذی نے عبدالرحمن الافریقی کی وجہ سے اس پر جرح کی ہے۔

Scanned with CamScanner

(۲۳۵) ـــــ اذان شہادت کی دونوں انگلیاں دونوں کانوں کے سوراخوں میں دے کر کہنی چاہیے۔ حضور ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا۔ اَنْ یَجْعَلَ اِصْبَعَیْهِ فِیْ اُذُنَیْهِ۔(ابن ماجہ) کہ "اذان کہتے وقت اپنی دونوں انگلیاں دونوں کانوں میں دے۔"

(۲۳۶) ـــــ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ کہتے وقت دائیں طرف مڑیں اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کہتے وقت بائیں طرف مڑیں۔ وَلَمْ یَسْتَدِرْ اور گھومیں نہیں۔" یعنی دائیں اور بائیں طرف گردن موڑیں۔ گھوم نہیں جانا چاہیے۔(بخاری، مسلم)

اذان میں ترجیع

اذان میں شہادت کے کلموں کو پہلے دھیمی آواز سے کہنا اور پھر دوبارہ بلند آواز سے کہنا ترجیع کہلاتا ہے۔ ابو محذورہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ اَلْقٰی عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ التَّاذِیْنَ هُوَبِنَفْسِهٖ فَقَالَ قُلْ ـــــ الخ (رواہ مسلم) کہ رسول اللہ ﷺ نے سکھائی مجھ کو اذان کہنی ساتھ ذات اپنی کے بغیر واسطے کے۔ پس فرمایا حضور ﷺ نے کہہ (اذان اس طرح)

(۲۳۷) ـــــ اَللّٰهُ اَکْبَرُ، اَللّٰهُ اَکْبَرُ، اَللّٰهُ اَکْبَرُ، اَللّٰهُ اَکْبَرُ، اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ پھر دوبار

---

(۲۳۵) **ضعیف**

✿ **سنن ابن ماجة،** ((الاذان: باب السنة فی الاذان حدیث ۷۱۰ ◄ ا= بوصیری نے اولاد سعد القرظ کی وجہ سے اسے ضعیف کہا ہے۔))

(۲۳۶) **صحیح** ((◄ = مثل روایت صحیح بخاری و مسلم کی بجائے ابوداؤد، الصلوۃ: باب فی المؤذن یستدیر فی اذانہ حدیث ۵۲۰ میں ہے (اور "لا یستدیر" کی بجائے "لم یستدیر" کا لفظ ہے)))

(۲۳۷) **صحیح مسلم،** ((الصلوۃ: باب صفة الاذان حدیث ۳۷۹))

کہ اَشْهَدُ اَنْ لا اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لا اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ حَیَّ عَلَی الْفَلاَحِ حَیَّ عَلَی الْفَلاَحِ اَللّٰهُ اَکْبَرُ، اَللّٰهُ اَکْبَرُ، لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ (صحیح مسلم)

اذان کے فضائل

اذان سے بہشت

(۲۳۸) ــــ حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اذان دے سات برس طلب ثواب کی نیت سے (نہ مزدوری پر)، لکھی جاتی ہے اس کے لئے خلاصی آگ سے۔(یعنی بہشتی ہو جاتا ہے)۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

(۲۳۹) ــــ حضرت ابو سعیدؓ خدری روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ کہ مؤذن کی آواز کی انتہا کو جن، آدمی، اور ہر چیز سنتے ہیں، یہ سب قیامت کو اس کے لئے گواہی دیں گے۔(بخاری)

مطلب یہ ہے کہ جس جس کے کان میں اذان کی بھنک بھی پہنچے گی۔ وہ سب مؤذن کے لئے قیامت کو نیکی کی شہادت دیں گے، اس لئے مؤذنوں کو چاہئے۔ کہ جتنی بلند آواز سے اذان کہہ سکیں، کہیں۔

---

(۲۳۸) ((سخت ضعیف ہے۔))

✿ **جامع ترمذی،** ((الصلوۃ: باب ماجاء فی فضل الاذان حدیث ۲۰۶))

✿ **سنن ابن ماجہ،** ((الاذان: باب فضل الاذان حدیث ۷۲۷ ➤ اس کی سند جابر جعفی کی وجہ سے سخت ضعیف ہے۔))

(۲۳۹) **صحیح بخاری،** ((الاذان: باب رفع الصوت بالنداء حدیث ۶۰۹))

نمازیوں کے برابر ثواب

(۲۲۰) ـــــ حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ حضور انور ﷺ نے فرمایا: وَلَهُ مِثْلُ اَجْرِ مَنْ صَلّٰی اور مؤذن کے لئے ثواب ہے مانند ثواب اس شخص کے، جس نے (اذان سن کر) نماز پڑھی۔ (نسائی)

(۲۲۱) ـــــ مفہوم یہ ہوا کہ مؤذن کی آواز سن کر جتنے آدمی مسجد میں آکر نماز پڑھیں گے۔ ان سب کو اپنی اپنی نماز کا تو ثواب ملے گا۔ لیکن مؤذن ان نمازوں کے ثواب کے برابر اجر پائے گا۔ کیونکہ اس نے ان کو نماز کی طرف بلایا ہے۔ اَلدَّالُّ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِهٖ

اذان کی اجابت

(۲۲۲) ـــــ حضرت عمرؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس وقت مؤذن کہے اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ پس کہے (ہر) ایک تمہارا اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰهِ پھر جب مؤذن کہے اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پس کہے (ہر) ایک تمہارا اللہ اکبر اللہ اکبر، پس کہے (ہر) ایک تمہارا اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰهِ پھر جب مؤذن کہے۔ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ پھر جب مؤذن کہے۔ حَیَّ

---

(۲۲۰) حسن

✿ سنن نسائی ((۱۳/۲) الاذان: باب رفع الصوت بالاذان حدیث ۶۴۶ ➤ اسے امام منذری نے جید کہا ہے۔ اس کے متعدد شواہد ہیں۔))

(۲۲۱) صحیح

✿ المعجم الکبیر (۲۲۷/۱۷) حدیث ۶۲۸ ➤ اس کے متعدد شواہد ہیں اور اس کی اصل مسلم وغیرہ میں ہے۔))

(۲۲۲) صحیح مسلم ((الصلوۃ: باب استحباب القول مثل قول المؤذن الخ ح ۳۸۵))

Scanned with CamScanner

عَلَى الصَّلٰوةِ پس کہے۔(ہر)ایک تمہارا۔لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ پھر جب مؤذن کہے۔حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ پس کہے (ہر)ایک تمہارا۔لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ پھر جب مؤذن کہے۔اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ پس کہے(ہر)ایک تمہارا اللہ اکبر اللہ اکبر' پھر جب مؤذن کہے 'لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پس کہے(ہر)ایک تمہارا۔لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اپنے صدق دل سے داخل ہوگا بہشت میں۔(رواہ مُسلم)

اذان کے جواب پر بہشت اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ اذان کو سننا چاہئے اور حضور ﷺ کے ارشاد پاک کے مطابق اذان کا جواب دینا چاہئے۔اللہ تعالیٰ کی کس قدر رحمت ہے۔کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:کہ صدق دل سے اذان کا جواب دینے والا بہشت میں جائے گا۔بھائیو!جب اذان کی آواز سنو تو گھر کے تمام افراد کو خاموش کرادو۔عورتیں' مرد' بچے' اور بوڑھے' سب اذان کا جواب دیں۔محدث' جنبی' حائض اور مستحاضہ بھی جواب دیں۔

ملاحظہ: فجر کی اذان میں اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کے جواب میں بھی یہی کلمہ کہنا چاہئے۔یعنی اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ

تکبیر کا جواب (۲۶۳)——روایت ہے کہ بلالؓ نے تکبیر کہنی شروع کی۔جب کہا اس نے قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ تو(جواب میں) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔اَقَامَهَا اللّٰهُ وَ اَدَامَهَا اور باقی تکبیر میں(وہی) فرمایا۔جس طرح اذان(کے جواب دینے)میں حدیث عمرؓ کے اندر ہے۔(ابوداؤد)

---

(۲۶۳) ضعیف

✿ ابوداؤد' ((الصلوۃ:باب مایقول اذا سمع الاقامۃ حدیث ۵۲۸ ◄

سند محمد بن ثابت العبدی وغیرہ کی وجہ سے ضعیف ہے دیکھئے۔المجموع (۳/۱۲۲)))

مطلب یہ ہے کہ جس طرح اذان کا جواب دینا ہے' بالکل اسی طرح تکبیر کا جواب دینا بھی ہے۔ صرف تکبیر میں قد قامت الصلوۃ کے جواب میں یہ کہنا ہے:-

اَقَامَهَا اللّٰهُ وَاَدَامَهَا

ترجمہ قائم رکھے اللہ نماز کو اور ہمیشہ رکھے اس کو۔

اذان کے بعد کی دعائیں

ⓐ ــــ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاصؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب سنو تم مؤذن (کی آواز) کو۔ پس کہو تم جیسے وہ کہتا ہے' (یعنی مؤذن کو جواب دو اور جب اذان ختم ہو جائے۔) پھر درود بھیجو مجھ پر پس تحقیق جس نے مجھ پر ایک بار درود بھیجا۔ اللہ تعالیٰ بسبب اس کے اس پر دس بار رحمت بھیجتا ہے۔ (رواہ مسلم)

پس سب مسلمان مردوں' اور عورتوں کو چاہئے۔ کہ جب مؤذن اذان ختم کرے۔ تو یہ درود شریف ایک بار پڑھیں۔

ⓑ ــــ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

○ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

ترجمہ یا الٰہی رحمت بھیج محمد (ﷺ) پر اور آل محمد (ﷺ) پر' جیسے رحمت بھیجی تو نے ابراہیمؑ پر' اور آل ابراہیمؑ پر' بیشک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔ یا الٰہی برکت بھیج محمد (ﷺ) پر' اور آل محمد (ﷺ) پر' جیسے برکت بھیجی تو

ⓐ صحیح مسلم' ((الصلوۃ: باب استحباب القول مثل قول المؤذن الخ حدیث ۳۸۴))

ⓑ صحیح بخاری' ((الانبیاء: باب ۱۰ حدیث ۳۳۷۰))

نے ابراہیمؑ پر اور آل ابراہیمؑ پر بیشک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔

حضرت جابرؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص نے اذان (جواب دے) اور پھر اذان ختم ہونے پر کہے (یہ دعا) حلال ہو جاتی ہے اس کے لئے قیامت کے دن شفاعت میری' (رواہ البخاری)۔ دعا یہ ہے۔

اذان کی دعا

— اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَا الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ (رواہ البخاری)

ترجمہ اے پروردگار اس پکار پوری (اذان) کے اور نماز (بامرت تک) قائم رہنے والی کے' عطا کر محمد ﷺ کو وسیلہ (بلند درجہ بہشت کا) اور بزرگی' اور پہنچا اس کو مقام محمود میں' کہ وعدہ کیا ہے تو نے اس کا۔

دعوت تامہ اس حدیث میں اذان کو دعوت تامہ اس لئے کہا گیا ہے۔ کہ وہ لوگوں کو نماز اور اللہ کے ذکر کی طرف بلاتی ہے۔ اور جو اس دعوت (اذان) کو قبول کرلے گا۔ ضرور ہے کہ وہ مسجد میں حاضر ہو کر نماز پڑھے گا اور یہ نماز اس کو بہشت میں لے جائے گی۔ پس ثابت ہوا — کہ اذان دراصل بہشت کی دعوت ہے۔ اور بہشت کی دعوت یقیناً دعوت تامہ ہے۔

صلوٰۃ قائمہ نماز کو صلوٰۃ قائمہ اس لئے فرمایا: کہ نماز قیامت تک قائم رہنے والی ہے۔

وسیلہ کی تشریح وسیلہ کے متعلق خود حضور انور ﷺ فرماتے ہیں:۔

صحیح بخاری' ((الاذان: باب الدعاء عند النداء حدیث ۶۱۴))

— فَاِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِيْ اِلاَّ لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِ اللّٰهِ وَاَرْجُوْا اَنْ اَكُوْنَ اَنَا هُوَ فَمَنْ سَالَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ (رواه مسلم)

پس تحقیق وسیلہ ایک درجہ ہے بہشت میں ' نہیں لائق مگر واسطے ایک بندے کے بندگان الٰہی سے - اور میں اُمید رکھتا ہوں کہ وہ بندہ میں ہوں - پس جس نے مانگا (اللہ سے) میرے لئے وسیلہ (بذریعہ دعائے اذان) واجب ہوئی اس کے لئے شفاعت -

— حضور ﷺ کے ارشاد سے معلوم ہوا کہ بہشت کے ایک بلند و بالا درجے کا نام وسیلہ ہے ' اور وہ صرف ایک ہی بندے کو ملنا ہے - حضور انور ﷺ اپنی امت کو فرماتے ہیں - سَلُوا اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ (مسلم شریف) ٢٢٩

کہ تم اللہ سے میرے لئے مانگو (وہ) وسیلہ ! اس مانگنے کی صورت یہ ہے کہ اوپر والی دعائے اذان ' بعد اذان پڑھا کریں - اس دعا کے اندر پڑھتے وقت اللہ سے التجا کی جاتی ہے ' کہ اے پروردگار ! ہمارے پیارے محمد ﷺ کو وسیلہ یعنی بہشت کا مخصوص بلند درجہ عطا فرما اور لامثال فضیلت اور بزرگی سے نواز - اور آپ ﷺ کو مقام محمود پر کھڑا کر (قیامت کو)

مقام محمود

مقام محمود مقام شفاعت کا نام ہے - جب حضور ﷺ اللہ کے اذن سے اس مقام پر کھڑے ہوں گے - تو تمام نبیوں ' رسولوں اور خلق کی زبان پر حضور سید البشر ﷺ کی تعریف و ستائش ہوگی - اسی لئے اس مقام کو مقام محمود کہا جاتا ہے - پس آپ کی امت میں سے جو شخص دعائے اذان (مذکور) ہر

صحیح

✿ بیہقی ((١/٤١٠)) ' الصلوۃ : باب ما یقول اذا فرغ من ذلک ➤ اس کے راوی ثقہ ہیں - اور سند متصل ہے -

٢٢٨ ((دیکھئے نمبر ٢٤٤)) '

٢٢٩ ((حوالہ سابق))

اذان کے بعد پڑھے گا۔ وہ حضور ﷺ کے فرمان کے مطابق شفاعت کا مستحق ہو گا۔ اس لئے میرے سب بہنوں بھائیوں کو چاہئے کہ جب مؤذن اذان ختم کرے۔ تو درود شریف مذکور پڑھ کر ساتھ ہی دعائے اذان بھی پڑھا کریں۔

دعائے اذان میں اضافہ

(۲۵۰) ـــــ مسنون دعائے اذان میں چند الفاظ لوگوں نے بڑھا رکھے ہیں اور وہ الفاظ مروج کتب نماز میں بھی موجود ہیں۔ دعائے مسنون کے جملہ وَ الْفَضِيْلَةَ کے بعد والدرجة الرفيعة کی زیادتی کرتے ہیں۔ اور آگے وَعَدْتَّهٗ کے خالص دودھ میں وارزقنا شفاعته يوم القيمة کا پانی ملا رکھا ہے۔ اور پھر اخیر میں دعائے پاک کے عسل مصفی میں یا ارحم الراحمین کی آمیزش کی ہے۔ افسوس! کیا حضور انور ﷺ کی فرمودہ دعا میں یہ خامی رہ گئی تھی۔ جو بعد کے لوگوں نے اپنے اضافے سے پوری کی ہے؟ ـــــ مسلمانوں کو رسول پاک ﷺ کے فرمان پاک میں کمی یا بیشی کرنے کے تصور سے کانپ اٹھنا چاہئے۔ بخاری شریف کے باب الوضوء میں ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے رات کو باوضو پڑھ کر سونے کے لئے ایک دعا بتائی۔ براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے پڑھ کر سنائی۔ تو نَبِيِّكَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ کی جگہ بِرَسُوْلِكَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ پڑھ دیا۔ یعنی نبی کی جگہ رسول کہا۔ قَالَ لَاَ۔ تو حضور ﷺ نے فرمایا: کہ میرے بتائے ہوئے لفظ نبی کو رسول سے مت بدلو۔ بلکہ نَبِيِّكَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ ہی کہو۔

قارئین کرام! دیکھ لیا آپ نے! کہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ کو حضور ﷺ کی بتائی ہوئی

---

(۲۵۰) صحیح بخاری ((الوضوء: باب فضل من بات علی الوضوء حدیث ۲۴۷))

✿ صحیح مسلم ((الذکر والدعاء: باب ما یقول عند النوم و اخذ المضجع حدیث ۲۷۱۰))

دعا میں نبی کی جگہ رسول کہنے کی اجازت نہ ملی۔ بلکہ آپ ﷺ نے ڈانٹ کر کہا کہ وہی کہو جو میں نے کہا ہے۔ اور جو شخص حضور ﷺ کی فرمودہ دعائے اذان میں اپنی طرف سے چند کلمات کا اضافہ کرتا ہے' اسے اللہ کے حضور بہت جلد تائب ہو جانا چاہئے۔ اور تمام مسلمانوں کو صرف پیغمبر ﷺ کی کامل دُعا بغیر اضافوں کے پڑھنی چاہئے' کیونکہ حضور ﷺ ہمیں کامل دین دے کر گئے ہیں۔

اذان کی تیسری دعاء

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص مؤذن (کی اذان) سن کر (یہ) دعا پڑھے (تو) بخشے جاتے ہیں گناہ اس کے۔ دُعا یہ ہے:۔

(۱۵۱) — اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهٗ لاَ شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ' رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّ بِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلاً وَّبِالْاِسْلاَمِ دِيْنًا۔ (رواہ مسلم)

ترجمہ میں گواہ ہوں اس بات کا کہ کسی کی بندگی نہیں سوا اللہ کے وہ ایک ہے کوئی اس کا شریک نہیں اور تحقیق محمد ﷺ اس کا بندہ اور رسول ہے' راضی ہوں میں اللہ کے رب ہونے پر اور محمد ﷺ کے رسول ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر۔

ناظرین: اذان کے بعد درود شریف کا پڑھنا آپ ملاحظہ کر چکے ہیں اس کے بعد دعا جس میں وسیلے کا ذکر ہے۔ وہ آپ اوپر پڑھ چکے ہیں۔ اور یہ تیسری دعا بھی آپ کے سامنے ہے۔ اگر اذان کے بعد تینوں ہی آپ پڑھ لیا کریں۔ تو سبحان اللہ! کیا ہی اچھی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور رحمت کا اتھاہ سمندر جوش میں

---

(۱۵۱) صحیح مسلم' ((الصلوۃ: باب استحباب القول مثل قول المؤذن الخ حدیث ۳۸۶))

Scanned with CamScanner

آجائے گا' اور اگر آپ تینوں نہ پڑھ سکیں۔ تو جونسی ایک یا دو چاہیں' پڑھ لیا کریں۔

اذان کے مسائل

مؤذن اجیر نہ ہو:

۴۵۲ ــــ عثمان بن ابی عاصؓ کی ایک روایت احمد' ابوداؤد اور نسائی میں ہے کہ حضور انور ﷺ نے ان کو ان کی قوم کا امام مقرر کیا اور فرمایا وَاتَّخِذْ مُؤَذِّنًا لَّا یَاْخُذُ عَلٰی اَذَانِہٖ اَجْرًا مقرر کرو مؤذن جو نہ لے اپنی اذان پر مزدوری۔

سفر میں اذان:

۴۵۳ ــــ سفر میں انسان کو چاہئے کہ وہ اذان اور تکبیر کہہ کر نماز پڑھے۔ (بخاری)

۴۵۴ ــــ اذان اور تکبیر کے درمیان اللہ تعالیٰ دُعا قبول فرماتا ہے۔ (ترمذی شریف)

---

۴۵۲ **صحیح** احمد (۲۱/۴)

✿ **ابوداؤد'** ((الصلوۃ: باب اخذ الاجر علی التأذین حدیث ۵۳۱))

✿ **سنن نسائی** (((۲۳/۲) 'الاذان: باب اتخاذ المؤذن الذی لا یأخذ الخ ح ۶۷۲ ◄ اسے حاکم اور ذہبی نے صحیح کہا ہے۔))

۴۵۳ ((دیکھئے نمبر ۲۳۲))

۴۵۴ **صحیح**

✿ **جامع ترمذی'** ((الصلوۃ: باب ماجاء فی ان الدعاء لا یرد بین الاذان والاقامۃ حدیث ۲۱۲ ◄ اسے ترمذی نے "حسن صحیح" کہا۔ یہ روایت اپنے شواہد کے ساتھ صحیح ہے۔))

Scanned with CamScanner

مؤذن بلند آواز:

۲۵۵____ موذن وہ مقرر کرنا چاہئے جو بلند آواز والا ہو اور اذان بلند جگہ پر کھڑے ہو کر کہنی چاہئے۔ (ابوداؤد)

تکبیر کا حق:

۲۵۶____ جو شخص اذان دے۔ تکبیر کا استحقاق بھی اسی کو پہنچتا ہے۔(بلوغ المرام)

مانگ! دیا جائے گا:

۲۵۷____ عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو فرمایا، جیسے مؤذن کہتے ہیں تو بھی کہہ (یعنی جواب دے) پھر جب تو جواب سے فارغ ہو جائے پس مانگ! دیا جائے گا۔(ابوداؤد)

---

۲۵۵ صحیح ((یہ دو احادیث ہیں۔ ➤ بلند آواز مؤذن والی ابوداؤد، الصلوۃ: باب کیف الاذان حدیث ۴۹۹ میں ہے۔ اور بلند جگہ کھڑے ہونے والی: باب الاذان فوق المنارۃ حدیث ۵۱۹ میں ہے۔)) پہلی کو ترمذی اور ابن خزیمہ نے صحیح کہا ہے۔ اور دوسری کو ابن دقیق العید اور حافظ ابن حجر نے حسن کہا ہے۔

۲۵۶ حسن لغیرہ

- بلوغ المرام، ((باب حدیث ۲۱۴))
- جامع ترمذی، ((الصلوۃ: باب ما جاء ان من اذن فھو یقیم حدیث ۱۹۹))
- ابوداؤد، ((الصلوۃ: باب فی الرجل یؤذن ویقیم آخر حدیث ۵۱۴ ➤ اسکی سند میں عبدالرحمٰن افریقی ہے اسے یحییٰ بن سعید القطان وغیرہ نے ضعیف کہا ہے۔ لیکن اسکے متعدد شواہد ہیں۔))

۲۵۷ حسن

- ابوداؤد، ((الصلوۃ: باب ما یقول اذا سمع المؤذن حدیث ۵۲۴: ➤ اسے ابن حبان نے صحیح کہا ہے۔))

سحری کی اذان: ۲۵۸ — ابن عمرؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:- اِنَّ بِلَالًا لَا يُنَادِىْ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا تحقیق بلالؓ اذان دیتا ہے رات کو- پس تم کھاؤ اور پیو- (یعنی بلالؓ کی اذان سن کر سحری کھانا نہ چھوڑا کرو- کیونکہ وہ اذان رات کو سحری کے لئے دیتا ہے- (متفق علیہ)

وباء میں اذان نہیں: ۲۵۹ — بیماریوں اور وباء کے موقع پر لوگ گھر گھر اذانیں دیتے ہیں' یہ سُنت سے ثابت نہیں-

نوٹ: اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ- سوائے اذان فجر کے کسی اور اذان میں نہیں کہنا چاہئے-

---

۲۵۸ **صحیح بخاری'** ((الاذان: باب الاذان بعد الفجر و اللفظ له حدیث ۶۲۰))

✿ **صحیح مسلم'** ((الصیام: باب بیان انه الدخول فی الصوم الخ حدیث ۱۰۹۲))

۲۵۹ **صحیح**

✿ **ابوداؤد'** ((الصلوة: باب کیف الاذان حدیث ۵۰۱ ➤ اسے ابن خزیمہ نے صحیح کہا ہے-))

Scanned with CamScanner

مساجد کا بیان

تعمیر مسجد کا ثواب

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:-

(۲۶۰) ــــ مَنْ بَنٰی لِلّٰهِ مَسْجِدًا بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ
(متفق علیہ)

ترجمہ "جو شخص اللہ (کی رضا) کے لئے مسجد بنائے اللہ اس کے واسطے بہشت میں گھر بناتا ہے۔"

مسجدیں اللہ کو بڑی پیاری ہیں

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:-

(۲۶۱) ــــ اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَى اللّٰهِ مَسَاجِدُهَا وَاَبْغَضُ الْبِلَادِ اِلَى اللّٰهِ اَسْوَاقُهَا- (صحیح مسلم)

---

(۲۶۰) صحیح ((یہ الفاظ مجمع الزوائد (۲/۷) میں ہیں-))
✿ صحیح بخاری‘ ((الصلوۃ: باب من بنی مسجدا حدیث ۴۵۰))
✿ صحیح مسلم‘ ((المساجد: باب فضل بناء المساجد الخ حدیث ۵۳۳ میں الفاظ کے اختلاف کے ساتھ مروی ہے-))

(۲۶۱) صحیح مسلم‘ ((المساجد: باب فضل الجلوس فی مصلاہ الخ حدیث ۶۷۱))

ترجمہ "زیادہ محبوب مقام شہروں کے، طرف اللہ کی، مسجدیں ان کی ہیں۔ اور بہت مبغوض مقام شہروں کے، طرف اللہ کی، بازار ان کے ہیں۔"

مطلب یہ ہے کہ مسجدیں دنیا کی تمام جگہوں سے اللہ کو زیادہ محبوب و پیاری ہیں۔ کیونکہ ان میں اللہ کی عبادت ہوتی ہے، اور بازار تمام اللہ کے نزدیک نہایت مبغوض ہیں، کیونکہ وہاں، حرص، جھوٹ، مکر، اور لین دین میں فریب وغیرہ کا دور دورہ ہوتا ہے۔ یاد رہے کہ بازار میں کبھی بغیر ضرورت نہ جائیں۔ اور مسجدوں سے بہت محبت کریں۔

بہشت کی مہمانی

۶۶۳ ـــــ حضرت ابو ہریرۃؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

مَنْ غَدَا اِلَى الْمَسْجِدِ وَرَاحَ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهٗ نُزُلَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ كُلَّمَا غَدَا اَوْرَاحَ (متفق علیہ)

ترجمہ "جو کوئی اول روز مسجد کی طرف جائے، یا آخر روز میں، تیار کرتا ہے اللہ اس کے لئے مہمانی اس کی، بہشت میں سے جب جاتا ہے اول روز کو، یا آخر روز کو۔"

مطلب یہ ہے کہ مسجد اللہ کا گھر ہے۔ اور جو مسجد میں جاتا ہے۔ وہ اللہ کا مہمان ہوتا ہے۔ اور اللہ اس کی ضیافت اور مہمانی بہشت میں تیار کرتا رہتا ہے۔"

---

۶۶۳ **صحیح بخاری،** ((الاذان: باب فضل من غدا الی المسجد و من راح ح ۶۶۲))

✿ **صحیح مسلم،** ((المساجد: باب المشی الی الصلوۃ تمحی به الخطایا الخ حدیث ۶۶۹))

Scanned with CamScanner

تحیۃ المسجد

٦٦٣ ــــ حضرت ابو قتادہؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اللہ کے پیغمبر نے فرمایا:۔

اِذَا دَخَلَ اَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ فَلْیَرْکَعْ رَکْعَتَیْنِ قَبْلَ اَنْ یَجْلِسَ (متفق علیہ)

ترجمہ "جب کوئی تمہارا مسجد میں داخل ہو۔ پس چاہئے کہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعت (نفل تحیۃ المسجد) پڑھ لے۔"

مساجد میں نمازوں کا حساب

٦٦٤ ــــ حضرت انسؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔ کہ آدمی کی نماز اس کے گھر میں ایک نماز کے برابر ہے (ثواب میں) اور نماز اس کی محلہ کی مسجد میں پچیس نمازوں کے برابر ہے اور نماز اس کی جامع مسجد میں پانچ صد نمازوں کے برابر ہے اور نماز اس کی مسجد اقصیٰ میں برابر ہے پچاس ہزار نمازوں کے اور نماز اس کی مسجد میری (مسجد نبوی) میں برابر ہے پچاس ہزار نمازوں کے اور نماز اس کی مسجد حرام (مکہ) میں برابر ہے ایک لاکھ نمازوں کے۔ (مشکوۃ بحوالہ ابن ماجہ)

---

٦٦٣ **صحیح بخاری** ((الصلوۃ: اذا دخل المسجد فلیر کع رکعتین حدیث ۴۴۴))

✿ **صحیح مسلم** ((صلوۃ المسافرین: باب استحباب تحیۃ المسجد برکعتین حدیث ۷۱۴))

٦٦٤ **ضعیف**

✿ **مشکاۃ** ((الصلاۃ: باب المساجد و مواضع الصلاۃ حدیث ۷۵۲))

✿ **ابن ماجۃ** ((اقامۃ الصلوۃ: باب ماجاء فی الصلوۃ فی المسجد الجامع حدیث ۱۴۱۳ ➤ بوصیری نے کہا اسکی سند ضعیف ہے ابو خطاب الدمشقی کا حال معلوم نہیں ہے۔))

Scanned with CamScanner

پیاز' لہسن' کھا کر مسجد میں نہ آؤ

(٢٦٥) ـــــ روایت ہے معاویہؓ بن قرہ سے' اس نے نقل کی اپنے باپ سے' تحقیق رسول اللہ ﷺ نے منع کیا۔ ان درختوں پیاز اور لہسن سے' اور فرمایا جو کوئی کھائے ان دونوں کو' پس نزدیک نہ آئے ہماری مسجد کے (مراد مسلمانوں کی مسجد)' اور فرمایا اگر ضرور تم نے انہیں کھانا ہی ہے۔ پس مارو ان کو (یعنی بو کو) پکا کر

(ابو داؤد)

پیاز اور لہسن سے مسجد میں فرشتوں کو ایذا پہنچتی ہے۔ اس لئے منع فرمایا۔

مسجد میں خرید و فروخت منع ہے

(٢٦٦) ـــــ حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔ جب دیکھو تم کسی شخص کو کہ مسجد میں بیچتا ہے یا خریدتا ہے کچھ۔ پس تم کہو نہ نفع دے اللہ سوداگری تیری میں۔ اور جس وقت دیکھو تم کسی شخص کو کہ ڈھونڈتا ہے بلند آواز کے ساتھ مسجد میں گم شدہ چیز کو۔ پس تم کہو نہ لوٹائے اللہ تجھ پر۔ (رواہ الترمذی والدارمی)

---

(٢٦٥) ضعیف

✿ ابو داؤد' ((الاطعمة: باب فی اکل الثوم حدیث ٣٨٢٧ ➤ ترمذی نے کہا اس کی سند قوی نہیں۔))

(٢٦٦) حسن'

✿ جامع ترمذی' ((البیوع: النهي عن البیع فی المسجد ج ١٣٢١))

✿ دارمی' (((١/٣٢٦)' الصلوة: باب النهی عن انشاد الضالة فی المسجد ح ١٤٠٨ ➤ اسے حاکم اور ذہبی نے صحیح کہا ہے۔))

مساجد بہشت کے باغ میں

٢٦٧ ـــــ حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:- جب تمہارا گزر بہشت کے باغوں سے ہو- پس میوے کھاؤ- دریافت کیا گیا- اے اللہ کے رسول ﷺ بہشت کے باغ کیا ہیں؟ فرمایا کہ مسجدیں! دریافت کیا گیا کہ میوے کھانا کیا ہے؟ اے اللہ کے رسول ﷺ! فرمایا: (یہ ہیں میوے) سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ

(رواہ الترمذی)

مسجدوں کو باغ بہشت اس لئے فرمایا- کہ ان میں عبادت کرنا بہشت کے باغوں میں پہنچاتا ہے- اور پھل دار درختوں کے باغ میں جاکر میوے نہ کھانا اچھا نہیں- اس لئے فرمایا کہ مسجد میں جاکر تسبیحات وغیرہ بکثرت پڑھو- یہی تسبیحات آگے چل کر بہشت کے میوے بن جائیں گے-

مسجد میں باوضو جانا حج کو جانا ہے

٢٦٨ ـــــ وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهٖ مُتَطَهِّرًا اِلٰى صَلٰوةٍ مَكْتُوْبَةٍ فَاَجْرُهٗ كَاَجْرِ الْحَاجِّ الْمُحْرِمِ (رواہ ابوداؤد)

---

٢٦٧ حسن

✿ جامع ترمذی‘ ((الدعوات: باب ٨٣ حدیث ٣٥٠٩ ➤ ترمذی نے "حسن غریب" کہا-))

٢٦٨ حسن

✿ ابوداؤد‘ ((الصلوۃ: باب فضل المشی الی الصلوۃ حدیث ٥٥٨))

Scanned with CamScanner

ترجمہ "ابوامامہؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص نکلتا ہے اپنے گھر سے باوضو ہو کر' قصد کرنے والا طرف مسجد کے۔ نماز فرض ادا کرنے کے لئے۔ پس ثواب اس کا مانند ثواب حج کرنے والے احرام باندھنے والے کے ہے۔

گھر سے وضو کر کے مسجد کو نماز فرض کے لئے چلنا احرام کے مشابہ ہے اور نماز فرض کا ادا کرنا حج کی مانند ہے۔ جس طرح حاجی حج کو جاتا ہے اور واپس گھر آنے تک ثواب میں رہتا ہے۔ اسی طرح نمازی باوضو جب گھر سے چلتا ہے۔ تو واپس آنے تک ثواب میں رہتا ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔ کہ باوضو مسجد کو جانے والا محرم حاجی کی مانند ثواب پاتا ہے۔

مسلمان بھائیو! مسجدوں کی قدر کرو۔ اور گھر سے باوضو ہو کر فرائض کی ادائیگی کی نیت سے مسجدوں کی طرف قصد کیا کرو۔ ذرا غور تو کرو' ایسا کرنے میں ثواب کس قدر ہے۔

تنبیہہ: جن پر بیت اللہ کا حج فرض ہو چکا ہے' جب تک وہ وہاں جا کر حج نہ کریں گے۔ ان سے فرضیت ساقط نہ ہوگی' خواہ وہ ساری عمر باوضو ہو کر پانچوں نمازیں مسجد میں جا کر پڑھتے رہیں' اس لئے اللہ کی بخشش' اور اجر و ثواب کی فراوانی سے کسی قسم کی غلط فہمی کا شکار نہیں ہونا چاہئے۔

مسجد کا نمازی اللہ کے سایہ میں

(٢٦٩) ___ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی

---

(٢٦٩) **مشکوٰۃ** ((ج ا صفحہ ٢٢٠' ٢٢١ حدیث نمبر ٧٠١۔ باب المساجد و مواضع الصلوٰۃ' واللفظ لہ'))

✿ **صحیح بخاری'** ((الاذان: باب من جلس فی المسجد ینتظر الصلوٰۃ الخ ح ٦٦٠))

✿ **صحیح مسلم'** ((الزکاۃ: باب فضل اخفاء الصدقۃ حدیث ١٠٣١))

Scanned with CamScanner

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَبْعَۃٌ یُظِلُّھُمُ اللّٰہُ فِیْ ظِلِّہٖ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلاَّ ظِلُّہٗ اِمَامٌ عَادِلٌ وَ شَابٌّ نَشَأَ فِیْ عِبَادَۃِ اللّٰہِ وَرَجُلٌ قَلْبُہٗ مُعَلَّقٌ بِالْمَسْجِدِ اِذَا خَرَجَ مِنْہُ حَتّٰی یَعُوْدَ اِلَیْہِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰہِ اجْتَمَعَا عَلَیْہِ وَ تَفَرَّقَا عَلَیْہِ وَ رَجُلٌ ذَکَرَ اللّٰہَ خَالِیًا فَفَاضَتْ عَیْنَاہُ وَ رَجُلٌ دَعَتْہُ امْرَاَۃٌ ذَاتُ حَسْبٍ وَ جَمَالٍ فَقَالَ اِنِّیْ اَخَافُ اللّٰہَ وَ رَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَۃٍ فَاَخْفَاھَا حَتّٰی لَا تَعْلَمُ شِمَالُہٗ مَا تُنْفِقُ یَمِیْنُہٗ (متفق علیہ)

ترجمہ "حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:- سات شخص ہیں- جنہیں اللہ تعالیٰ اس دن (حشر میں) اپنے سایہ میں رکھے گا- جس دن سوائے اس کے سایہ کے سایہ نہ ہوگا ___ (پہلا) حاکم عادل (دوسرا) جوان جو اللہ کی عبادت میں جوانی گزارے (تیسرا) وہ شخص کہ اس کا دل مسجد میں لگا ہوا ہے- جس وقت (نماز پڑھ کر) نکلتا ہے اس سے' یہاں تک بیتاب ہوتا ہے- کہ پھر جاوے اس کی طرف- (چوتھا) وہ دو شخص جو (صرف) اللہ کے لئے آپس میں محبت رکھتے ہیں- (جب) ملتے ہیں تو اسی کی محبت میں' اور جدا ہوتے ہیں تو اسی کی محبت میں- (پانچواں) وہ شخص جو تنہا اللہ کو یاد کرتا ہے اور (فرط محبت یا خشیت سے) بہتی ہیں اس کی آنکھیں' (چھٹا) وہ شخص کہ جسے کسی صاحب حسب اور صاحب جمال عورت نے (بدی کے لئے) بلایا- پھر اس شخص نے کہا' تحقیق میں اللہ سے ڈرتا ہوں- (ساتواں) وہ شخص کہ جس نے دیا کچھ (اللہ کے نام پر) پھر چھپایا اس کو' یہاں تک کہ اس کے بائیں ہاتھ کو علم نہ ہوا کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا- (یہ کنایہ ہے خیرات کو کمال مخفی رکھنے سے)

Scanned with CamScanner

مساجد میں خوشبو

(۲۷۰) —— حضرت عائشہؓ روایت کرتے ہوئے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ محلوں میں مسجدیں بناؤ۔ (یعنی جہاں نیا محلّہ آباد ہو۔ وہاں مسجد بھی بناؤ) اور پاک صاف رکھوانہیں اور خوشبو لگاؤ۔ (ابوداؤد' ابن ماجہ)

مسجد کے نمازیوں کو خوشخبری

(۲۷۱) —— حضرت بریدہؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ خوشخبری دے اندھیروں میں (نماز کے لئے) مسجد کی طرف چلنے والوں کو' ساتھ پورے نور کے قیامت کے دن۔ (ترمذی)

مسجد کی خبرگیری کرنے والے کو ایمان کا سرٹیفکیٹ

حضرت ابوسعید خدریؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جب دیکھو تم کسی شخص کو' کہ مسجد کی خبرگیری کرتا ہے' فَاشْهَدُوْا لَهٗ بِالْاِيْمَانِ "پس گواہی دو اس کے لئے ایمان کی۔ (ترمذی)

---

(۲۷۰) حسن

✿ ابوداؤد' ((الصلوۃ: باب اتخاذ المساجد فی الدور حدیث ۴۵۵))

✿ سنن ابن ماجۃ' ((المساجد: باب تطہیر المساجد و تطیبہا حدیث ۷۵۸

◄ اسے ابن حبان نے صحیح کہا ہے۔))

(۲۷۱) صحیح

✿ جامع ترمذی' ((الصلوۃ: باب ماجاء فی فضل العشاء و الفجر فی الجماعۃ حدیث ۲۲۳ ◄ اسے ابن خزیمہ' حاکم اور ذہبی نے صحیح کہا ہے۔))

٢٤٢ ـــــ مسلمان بھائیو! بہنو! مسجدوں کی خبر گیری کیا کرو- انہیں صاف ستھرا رکھو- روشنی پانی کا انتظام کرو- مرمت کا خیال رکھو' اور سب سے بڑی خبر گیری اور مسجد کی آبادی یہ ہے کہ وہاں جا کر پانچوں وقت جماعت کے ساتھ نمازیں پڑھو- مساجد میں قرآن و حدیث کے درس کا بندوبست کرو- مسنون نماز پڑھانے والے ائمہ کا تقرر' اور پانچوں وقت اذان دینے کے لئے غیر اجیر مؤذن کا انتظام کرو-

قبرستان اور حمام میں نماز کی ممانعت

٢٤٣ ـــــ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْاَرْضُ کُلُّھَا مَسْجِدٌ اِلَّا الْمَقْبَرَۃُ وَالْحَمَّامُ (رواہ ابوداؤد' والترمذی والدارمی)

ترجمہ "حضرت ابو سعیدؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا- کہ تمام روئے زمین مسجد ہے- (یعنی سب جگہ نماز جائز ہے) سوائے قبرستان اور حمام کے"

---

٢٤٢ **ضعیف**

✿ **جامع ترمذی'** ((ایمان: باب ماجاء فی حرمۃ الصلوۃ حدیث ٢٦١٧ ➤ اسکی سند میں دراج ہے جو ابو ہیثم سے روایت کرنے میں ضعیف ہے-))

٢٤٣ **صحیح**

✿ **ابوداؤد'** ((الصلوۃ: باب فی المواضع التی لا تجوز فیھا الصلوۃ حدیث ٣٩٢))

✿ **جامع ترمذی'** ((الصلوۃ: باب ماجاء ان الارض کلھا مسجد الا الخ حدیث ٣١٧ ➤ اسے ابن خزیمہ' ابن حبان وغیرھما نے صحیح کہا ہے))

ملاحظہ: جب نبی کریم ﷺ قبرستان میں نماز پڑھنا جائز نہیں فرماتے، تو قبرستان میں پھر مسجدوں کا بنانا بھی جائز نہ ہوا۔ مسجد کے معنی ہیں سجدے کی جگہ، نماز کی جگہ۔ جب قبرستان میں سجدہ اور نماز منع ہوئی، تو نماز اور سجدہ کے لئے مسجد (سجدہ کی جگہ) بھی منع ہوئی۔

مسجد میں داخل ہوتے وقت کی دعاء

(۱) ـــــ حضرت ابو اسید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:- جب کوئی تمہارا مسجد میں داخل ہو تو (یہ) پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ ۔ (مُسلم)

ترجمہ "یا الٰہی! میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔"

مسجد سے نکلتے وقت کی دعاء

(۲) ـــــ حضرت ابو اسید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:- اور جب (کوئی تمہارا) نکلے مسجد سے تو (یہ) پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ (مُسلم)

ترجمہ "یا الٰہی! تحقیق میں تجھ سے تیرا فضل مانگتا ہوں۔"

---

(۱) **صحیح مسلم**، ((صلاۃ المسافرین: باب ما یقول اذا دخل المسجد حدیث ۷۱۳))

(۲) ((حوالۃ مذکورہ))

نماز کے اوصاف اور قواعد کا بیان

بارگاہ لم یزل میں حاضری

نماز بارگاہ لم یزل کی حاضری کا نام ہے' ابن ماجہ کے اندر حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت میں حضور انور ﷺ نے نماز پڑھنے کو رب کے ساتھ سرگوشی کرنا فرمایا ہے' تو گویا نماز پڑھنا اللہ تعالیٰ کے ساتھ ملاقات کرنا ہے' مردوں' اور عورتوں کا قیام نماز' ان کا رکوع و سجود' قومہ و جلسہ' اور قعدہ وغیرہ اپنے رب کے ساتھ مکالمے کے مختلف موضوع ہیں۔ کبھی سینے پر ہاتھ باندھ کر سینے کی صفائی سے اظہار مدعا ہوتا ہے' کبھی عبودیت جھک کر اقرار عجز کرتی ہے' پھر انسانیت سرو قد ہو کر ربوبیت کی حمد و ستائش کا کلمہ پڑھتی ہے۔ اس کے بعد پیشانی خاک و دھول پر سجدہ ریز ہو کر رب اعلیٰ کا قرب چاہنے لگتی ہے۔ پھر سر اٹھتے ہی دست حوائج باب اجابت کو دستک دینے لگتا ہے' اور پھر فرط محبت' اور ذوق تماشا ایک بار پھر بندے کو رب الارباب کے حضور سر بسجود کر دیتے ہیں۔ سر اٹھا کر پھر غلام اپنے مالک کے سامنے دو زانو بیٹھ کر تحیات سرمدی کی پاکیزہ التجاؤں سے اس کی رضا و رغبت کی تمنا کرتا ہے۔ کہ شان کریمی اپنے ملاقی کو فضل و رحمت کے عطایا۔ ہدایا سے رخصت کرے۔

آپ یہ بات اچھی طرح جانتے ہیں۔ کہ کوئی شخص جب اپنے سے بڑے صاحب اوصاف انسان کی ملاقات کو جاتا ہے۔ تو تہذیب و شائستگی اور ادب و احترام کو ضرور ملحوظ رکھتا ہے۔ اگر کسی حاکم کے ہاں جانا ہو تو پیشی کے آداب و قواعد کی پابندی کا التزام کیا جاتا ہے۔ کمرۂ عدالت میں پہنچ کر بے ضابطہ کارروائی کرنا توہین عدالت کے مترادف ہے' جب تمام امور دنیا کی حسین و صحیح انجام پذیرائی ان کے مقررہ قواعد و

ضوابط کی پابندی پر منحصر ہے- تو کیا احکم الحاکمین کے دربار کی حاضری کے لئے نمازی کے واسطے کوئی قواعد واصول نہیں ہیں؟ کیوں نہیں! ضرور ہیں- اور ان کا التزام قبول نماز کے لئے شرط ہے-

(۲۰۱) ب ــــ دربار الٰہی کی حاضری کے لئے صفائی' ستھرائی اور طہارت کے مسائل تو آپ پڑھ چکے ہیں- اور وضوء کی تکمیل بھی ہو چکی ہے- اب بارگاہ ایزدی کی حضوری کے اصول و قواعد اور مکالمے' مخاطبے کے آداب و شرائط اللہ کے سچے رسول حضرت محمد ﷺ سے سیکھنے چاہئیں- جیسا کہ خود حضور ﷺ نے فرمایا ہے:-

صَلُّوْا كَمَا رَأَيْتُمُوْنِيْ أُصَلِّيْ - (بخاری)

ترجمہ "نماز پڑھو (اس طرح) جس طرح تم مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو-"

پس ثابت ہوا کہ نماز حضور انور ﷺ کے طریقے اور نمونے کے مطابق ہونی چاہئے' ہم جس قدر نماز کو زیادہ سنوار کر ــــ بڑے اطمینان اور آرام سے خاص محبت اور پیار سے' حضور اکرم ﷺ کی تمام سنتوں سے مزین اور آراستہ کرکے پڑھیں گے- اتنی ہی زیادہ مقبول و منظور ہوگی- اور اللہ کو اتنا ہی زیادہ خوش کرے گی-

خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:-

(۲۰۲) ــ وَمَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ (پ:۲۸)

ترجمہ "اور (تمہارے عمل کے لئے) جو (طریقہ) دے تم کو رسول ﷺ (اپنے قول و فعل سے) پس اختیار کرو اس کو-"

اب ہم آپ کو رسول اللہؐ کی نماز کا طریقہ بتاتے ہیں' اور تمام بھائیوں اور

---

(۲۰۱) ((دیکھئے نمبر ۴))

(۲۰۲) ((سورۃ الحشر: ۷))

Scanned with CamScanner

بہنوں کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ وہ اپنے پیارے رسول پاک ﷺ کی نماز کے طریقے کے مطابق نمازیں پڑھا کریں۔

رسول اللہ ﷺ کی نماز کا طریقہ

نیت: (1) ___ بخاری و مسلم میں رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:۔
اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ "عملوں کا اعتبار نیتوں پر ہے۔"
اس لئے ضروری ہے کہ ہم اپنے تمام اعمال میں پہلے خلوص بھری نیت کر لیا کریں۔ کیونکہ جیسی نیت ہو گی ویسا ہی پھل ملے گا۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی ایک روایت صحیح مسلم میں ہے' کہ ایک شہید اللہ کے سامنے قیامت کو لایا جائے گا۔ اللہ اسے پوچھے گا کہ تو نے کیا عمل کیا؟ وہ کہے گا کہ میں تیری راہ میں لڑ کر شہید ہوا۔ اللہ فرمائے گا۔ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ قَاتَلْتَ لِاَنْ يُّقَالَ جَرِيْءٌ فَقَدْ قِيْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ حَتّٰى اُلْقِيَ فِي النَّارِ (2) "جھوٹا ہے تو' بلکہ تو اس لئے لڑا کہ کہا جاوے کہ بہادر ہے۔ (یعنی بہادری کی شہرت کی نیت سے لڑا) پس تحقیق کہا گیا (یعنی نیت تیری لوگوں میں پوری ہوئی۔ اب مجھ سے کیا چاہتا ہے؟) پھر حکم کیا جائے گا اس کو' پھر منہ کے بل کھینچا جائے گا اور ڈال دیا جائے گا آگ میں۔"
___ اسی طرح پھر ایک عالم جس نے علم شہرت کی نیت سے پڑھا اور پڑھایا تھا۔ اللہ کے حضور پیش ہو کر جہنم میں جھونک دیا جائے گا۔ پھر ایک شہرت کی غرض سے سخاوت کرنے والے مالدار کا بھی یہی حشر ہو گا۔

___ بھائیو اور بہنو! ___ یاد رکھو! جو کام بھی آپ کریں۔ خالص اللہ

---

(1) صحیح بخاری' ((بدء الوحی: کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیث ۱))
صحیح مسلم' ((الامارۃ: باب قولہ ﷺ انما الاعمال بالنیۃ حدیث ۱۹۰۸))
(2) صحیح مسلم' ((الامارۃ: باب من قاتل للریاء والسمعۃ الخ ح ۱۹۰۵))

Scanned with CamScanner

کی خوشی، اور صرف اس کی اطاعت کی نیت ہی سے کریں۔ خلوص نیت کے بعد اگر کسی کی شہرت ہو بھی جائے۔ تو یہ شہرت اس کیلئے مبارک ہو گی۔ خالد بن ولیدؓ کی تلوار زنی کی شہرت بھی تو قیامت تک رہے گی۔ پر خالدؓ نے تلوار صرف اعلائے کلمتہ الحق کی نیت سے اٹھائی تھی۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہر کار خیر میں ہماری نیت میں اخلاص ہو۔ اور اللہ ہی کی رضا صرف مقصود ہو۔ اور ساتھ ہی یہ بات بھی یاد رکھیں کہ کوئی عمل بغیر نیت کے نہ کریں۔ یعنی ہر عمل کے ساتھ نیت ضرور ہو۔ اس لئے کہ نیت بنیاد ہے تعمیر عمل کی۔

اسی طرح وضو کرتے وقت بھی دل میں یہ نیت کریں کہ اللہ کے حضور (نماز میں) حاضر ہونے کے لئے طہارت (وضو) کرنے لگا ہوں۔ اور پھر جب نماز پڑھنے لگیں۔ تو دل میں یہ قصد اور نیت کریں کہ صرف اپنے اللہ کی خوشی کے لئے اس کا حکم بجالاتا ہوں۔ اور نیت چونکہ دل سے تعلق رکھتی ہے، اس لئے زبان سے ادا کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اور نیت کا زبان سے ادا کرنا نہ ہی رسول پاک ﷺ کی سنت سے ثابت ہے۔ اور نہ ہی صحابہؓ کے عمل سے۔

نماز رسول ﷺ کے اس طریقے پر گیارہ صحابہ کی شہادت

— وَعَنْ اَبِیْ حُمَیْدِ السَّاعِدِیِّ قَالَ فِیْ عَشْرَةٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَعْلَمُكُمْ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا فَاعْرِضْ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَی الصَّلٰوةِ رَفَعَ یَدَیْهِ حَتّٰی یُحَاذِیَ بِهِمَا مَنْكِبَیْهِ ثُمَّ یُكَبِّرُ ثُمَّ یَقْرَءُ ثُمَّ یُكَبِّرُ وَرَفَعَ یَدَیْهِ حَتّٰی یُحَاذِیَ بِهِمَا مَنْكِبَیْهِ ثُمَّ

Scanned with CamScanner

يَرْكَعُ وَيَضَعُ رَاحَتَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ يَعْتَدِلُ وَلَا يُصَبِّيْ رَأْسَهُ وَلَا يُقْنِعُ ثُمَّ يَرْفَعُ رَاسَهُ فَيَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ مُعْتَدِلًا ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ يَهْوِيْ اِلَى الْاَرْضِ سَاجِدًا فَيُجَافِيْ يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ وَيَفْتَحُ اَصَابِعَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ وَ يَثْنِيْ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى فَيَقْعُدُ عَلَيْهَا ثُمَّ يَعْتَدِلُ حَتّٰى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ اِلٰى مَوْضِعِهٖ مُعْتَدِلًا ثُمَّ يَسْجُدُ ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَيَرْفَعُ وَيَثْنِيْ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى فَيَقْعُدُ عَلَيْهَا ثُمَّ يَعْتَدِلُ حَتّٰى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ اِلٰى مَوْضِعِهٖ ثُمَّ يَنْهَضُ ثُمَّ يَصْنَعُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ اِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ كَمَا كَبَّرَ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ ثُمَّ يَصْنَعُ ذٰلِكَ فِيْ بَقِيَّةِ صَلٰوتِهٖ حَتّٰى اِذَا كَانَتِ السَّجْدَةُ الَّتِيْ فِيْهَا التَّسْلِيْمُ اَخْرَجَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَقَعَدَ مُتَوَرِّكًا عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْسَرِ ثُمَّ سَلَّمَ قَالُوْا صَدَقْتَ هٰكَذَا كَانَ يُصَلِّيْ۔

(رواہ ابوداود، والدارمی والترمذی وابن ماجہ معناہ وقال الترمذی ھذا حدیث حسن صحیح) ۲۸۰

---

۲۸۰ صحیح

✿ ابوداود، ((الصلوۃ: باب افتتاح الصلوۃ حدیث ۷۳۴)) دارمی (۳۱۳/۱)، الصلوۃ باب صفۃ صلاۃ رسول اللہ ﷺ ح ۱۳۶۳ ترمذی، الصلوۃ: باب ماجاء فی وصف الصلوۃ ح ۳۰۴۔ ابن ماجہ، اقامۃ الصلوۃ: باب رفع الیدین اذا رکع الخ ح ۸۶۲ ◄ اسے ابن خزیمہ، ابن حبان، بخاری، ابن تیمیہ اور ابن قیم نے صحیح کہا ہے۔

✿ ترمذی، ((ابن خزیمۃ ابن الجارود، البخاری، ابن تیمیۃ،

ترجمہ "حضرت ابو حمید ساعدیؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے دس صحابہؓ (کی جماعت) میں کہا کہ میں تم (سب) سے رسول اللہ ﷺ کی نماز کے طریقے کو خوب جانتا ہوں۔ کہا صحابہؓ نے 'پھر بیان کرو (ہمارے روبرو نماز رسول ﷺ کو)۔ ابو حمیدؓ نے کہا (سنو) کہ جب رسول اللہ ﷺ نماز کی لئے کھڑے ہوتے تھے۔ (تو) اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے یہاں تک کہ ان کو اپنے مونڈھوں کے برابر کرتے۔ پھر تکبیر کہتے' پھر قران پڑھتے' پھر تکبیر کہتے۔ (رکوع کے لئے) اور اٹھاتے دونوں ہاتھ اپنے یہاں تک کہ ان کو اپنے مونڈھوں کے برابر کرتے۔ پھر رکوع کرتے اور رکھتے دونوں ہتیلیاں اپنی' اپنے گھٹنوں پر' پھر سیدھی کرتے کمر' پس نہ جھکاتے سر اپنا اور نہ بلند کرتے۔ (یعنی پیٹھ اور سر ہموار رکھتے' پھر اٹھاتے سر اپنا (رکوع سے)۔ پس کہتے۔ (سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ)۔ پھر اٹھاتے دونوں ہاتھ اپنے' یہاں تک کہ ان کو اپنے مونڈھوں کے برابر کرتے۔ درحالیکہ سیدھے کھڑے ہوتے (قومہ میں) پھر کہتے اللہ اکبر' پھر جھکتے زمین کی طرف سجدے کے لئے۔ پس دور رکھتے اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں پہلوؤں سے' اور اپنے دونوں پاؤں کی انگلیاں کھولتے۔ (کہ انگلیوں کے سر قبلہ رخ ہوتے) پھر اپنا سر سجدے سے اٹھاتے' اور موڑتے بایاں پاؤں اپنا (یعنی بچھالیتے) پھر اس پر بیٹھتے' پھر سیدھے ہوتے یہاں تک کہ پھرتی ہر ہڈی طرف اپنے ٹھکانے کے' درحالیکہ برابر ہوتی (یعنی بڑے اطمینان سے جلسہ میں بیٹھتے) پھر سجدہ کرتے (دوسرا) پھر کہتے اللہ اکبر' اور اٹھتے اور موڑتے بایاں پاؤں اپنا۔ پھر بیٹھتے اس پر (جلسہ استراحت کرتے)۔ پھر اعتدال کرتے دل جمی سے' یہاں تک کہ پھر آتی ہر ہڈی اپنے ٹھکانے پر' پھر کھڑے ہوتے' پھر اسی کی مانند دوسری رکعت میں کرتے۔ پھر جب کھڑے ہوتے دو رکعت پڑھ کر (یعنی بعد تشہد کے)۔ اللہ اکبر کہتے اور اٹھاتے دونوں ہاتھ اپنے' یہاں تک کہ انہیں اپنے مونڈھوں کے برابر کرتے۔ جیسے کہ تکبیر کہتے تھے نزدیک شروع کرنے نماز کے (یعنی تکبیر اولیٰ کے وقت)۔ پھر کرتے اسی طرح اپنی باقی نماز میں' یہاں تک کہ جب ہوتا وہ سجدہ کہ جس کے پیچھے سلام ہے (یعنی آخری رکعت کا دوسرا سجدہ جس کے بعد بیٹھ کر تشہد'

درود' اور دعا پڑھ کر سلام پھیرتے ہیں) نکالتے بایاں پاؤں اپنا اور بیٹھتے کولہے پر بائیں جانب' پھر سلام پھیرتے۔ (یہ سن کر) ان دس صحابہؓ نے کہا' سچ کہا تو نے (اے ابو حمید ساعدیؓ) اسی طرح رسول اللہ ﷺ نماز پڑھتے تھے۔"

۲۸۰ (ب) ــــ ابوداؤد کی ایک روایت میں ابو حمیدؓ کی حدیث میں یہ بھی ہے:

وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُمْنٰى وَكَفَّهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهٖ يَعْنِي السَّبَّابَةَ (پھر آخری رکعت کے قعدہ میں) اور رکھا اپنا دایاں ہاتھ اپنے دائیں گھٹنے پر اور اپنا بایاں ہاتھ اپنے بائیں گھٹنے پر اور اشارہ کیا اپنی انگلی کے ساتھ یعنی سبابہ کے۔

قابل غور باتیں

اس حدیث کو ابو حمید ساعدیؓ نے روایت کر کے رسول اللہ ﷺ کی نماز کی ہیئت بیان کی۔ اور حضور انور ﷺ کے دس صحابہؓ نے اس کی تصدیق تائید کی' گویا نماز رسول ﷺ کی یہ شکل و صورت گیارہ صحابہؓ کی مصدقہ ہوئی اس صورت و ہیئت سے موٹی موٹی چند باتیں ثابت ہوئیں۔

۱۔ حضور انور ﷺ نے شروع میں رفع یدین کیا۔ یعنی دونوں ہاتھ مبارک اُٹھائے۔

---

۲۸۰ (ب) صحیح

✿ ابوداؤد' ((الصلوۃ: باب افتتاح الصلوۃ حدیث ۷۳۴))

✿ ترمذی' ((ابن خزیمۃ ابن الجارود' البخاری' ابن تیمیۃ' ابن قیم اور ابن حبان وغیرھم نے صحیح کہا ہے۔ اس حدیث پر بعض متقدمین کی جرح کے جواب کے لئے میری کتاب "نور العینین فی اثبات مسئلہ رفع الیدین" صفحہ ۷۲ وغیرہ دیکھیں۔))

Scanned with CamScanner

۲- دونوں ہاتھوں کو مونڈھوں کے برابر اٹھایا۔ ؎ (۲۸۱)

۳- رکوع میں جاتے ہوئے تکبیر کہتے وقت پھر رفع یدین فرمایا۔

۴- رکوع میں نہ سر جھکاتے اور نہ اونچا کرتے' پیٹھ سیدھی رکھتے' اور رکوع اطمینان سے کرتے۔

۵- رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے سمع اللہ لمن حمدہ کہتے وقت رفع یدین فرماتے اور قومہ میں پہنچ جاتے۔

۶- قومہ میں سیدھے کھڑے ہو جاتے۔ اور پورا اطمینان حاصل کر کے سجدے میں آتے۔

۷- سجدہ کرنے کے بعد بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بڑے اطمینان اور دل جمعی سے بیٹھتے۔ کہ ہر ہڈی اپنے اپنے مقام اور موضع پر آجاتی۔ یہاں بیٹھنا جلسہ کہلاتا ہے۔

۸- دوسرا سجدہ کر کے پھر اٹھ کر اپنے بائیں پاؤں کو بچھا کر اس پر بیٹھتے کہ ہر ہڈی اپنے ٹھکانے پر پہنچتی۔ یہ جلسہ استراحت ہے۔ پھر دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہو جاتے۔

۹- جب آخری رکعت کا دوسرا سجدہ کر کے اٹھتے۔ تو قعدہ میں اس طرح بیٹھتے۔ کہ بایاں پاؤں ایک طرف نکال دیتے' اور بائیں جانب کولہے پر بیٹھ کر پھر سلام پھیرتے۔

۱۰- آخری رکعت کے قعدہ میں تشہد کے وقت انگشت شہادت اٹھاتے۔

۱۱- اور چوتھی بار رفع الیدین۔ دوسری رکعت میں تشہد پڑھ کر اٹھتے وقت کرتے۔

؎ مالک بن حویرث کی روایات میں "حتی یحاذی بھما اذنیہ" یعنی ہاتھوں کو کانوں کے برابر اٹھانا بھی آیا ہے۔

(۲۸۱) صحیح مسلم' ((الصلوٰۃ: باب استحباب رفع الیدین حذو المنکبین حدیث ۳۹۱))

Scanned with CamScanner

مسنون نماز کی مفصل ترکیب

تکبیر اولیٰ

۱- ٢٨٢ ـــــ نیت کے ساتھ باوضو قبلہ کی جانب منہ کر کے اَللّٰہُ اَکْبَرْ- کہتے ہوئے رفع الیدین کریں -یعنی دونوں ہاتھوں کو اٹھائیں -(بخاری)

۲- ٢٨٣ ـــــ ہاتھ اٹھاتے وقت ہتھیلیاں قبلہ کی طرف ہوں -(مجمع الزوائد)

۳- ٢٨٤ ـــــ ہاتھ اٹھاتے وقت انگلیاں کشادہ اور کھلی رکھیں -(ترمذی)

---

٢٨٢ صحیح بخاری' ((الاذان: باب الی این یرفع یدیہ؟ حدیث ۷۳۸))

٢٨٣ ضعیف'

✿ مجمع الزوائد' (۱۰۲/۲): باب رفع الیدین فی الصلوۃ بحوالہ الطبرانی فی الاوسط ➤ اسکی سند عمیر بن عمران کی وجہ سے ضعیف ہے۔

٢٨٤ حسن

✿ جامع ترمذی' ((الصلوۃ: باب ماجاء فی نشر الاصابع عند التکبیر حدیث ۲۳۹ ➤ ترمذی نے حسن کہا۔ شبابہ بن سوار نے یحیی بن یمان کی متابعت کی ہے۔ اس کے معنوی شواہد بھی ہیں۔))

Scanned with CamScanner

۴۔ ❶ ــــ دونوں ہاتھ مونڈھوں تک اٹھائیں یا کانوں تک۔ (بخاری، مسلم)

۵۔ ❷ ــــ پھر بائیں ہاتھ پر دایاں رکھ کر سینے پر باندھ لیں۔ (بلوغ المرام بحوالہ ابن خزیمہ)

---

❶ **صحیح بخاری،** ((الاذان: باب رفع الیدین فی التکبیرۃ الاولیٰ الخ حدیث ۷۳۵))

☆ **صحیح مسلم،** ((الصلوۃ: باب استحباب رفع الیدین حذو المنکبین الخ حدیث ۳۹۰، ۳۹۱))

❷ **صحیح**

☆ **بلوغ المرام،** ((باب صفۃ الصلاۃ: ح ۲۹۳ ➤ ابن خزیمہ (۱/ ۲۴۳)۔ حدیث ۴۷۹ یہ حدیث اپنے شواہد کے ساتھ صحیح ہے دیکھئے مسند احمد (۵/ ۲۲۶) وغیرہ))

سینے پر ہاتھ

۲۸۷ ـــ عَنْ وَائِلِ ابْنِ حُجْرٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى عَلٰى صَدْرِهٖ۔

ترجمہ "حضرت وائل بن حجر؄ کہتے ہیں۔ کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ تو آپ نے اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھ کر سینے پر ہاتھ باندھے۔ (صحیح ابن خزیمہ)

۲۸۸ ـــ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى يَدِهِ الْيُسْرٰى ثُمَّ يَشُدُّ بَيْنَهُمَا عَلٰى صَدْرِهٖ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ (مراسیل ابوداؤد)

۲۸۹ ـــ حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنا دایاں ہاتھ

---

۲۸۷ ((حوالہ سابقہ))

۲۸۸ **صحیح**

مراسیل ابی داؤد ((الطھارۃ: باب ماجاء فی الاستفتاح ح ۳۳ ➤ دیکھیے نمبر ۲۸۶))

۲۸۹ **صحیح**

احمد (((۲۲۶/۵)))

((دیکھیے نمبر ۲۸۶))

نماز میں اپنے بائیں پر رکھ کر اپنے سینے پر باندھا کرتے تھے۔ گویہ حدیث مرسل ہے۔ لیکن دوسری مستند احادیث سے مل کر قوی ہو گئی ہے۔

عَنْ هُلْبٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ هٰذِهٖ عَلٰى صَدْرِهٖ۔ (مسند احمد)

ترجمہ "ہلب صحابیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سینے پر ہاتھ رکھے ہوئے دیکھا۔" (مسند احمد)

طبرانی کی حدیث میں حضرت وائل رضی اللہ عنہ سے یہ الفاظ مروی ہیں:

٢٩٠ ـــــ ثُمَّ وَضَعَ يَمِيْنَهٗ عَلٰى يَسَارِهٖ عَلٰى صَدْرِهٖ یعنی رسول اللہ ﷺ نے اپنا دایاں ہاتھ اپنے بائیں ہاتھ پر سینے پر رکھا۔

٢٩١ ـــــ ابن ابی حاتم اور بیہقی میں حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں: وَضَعُ الْيُمْنٰى عَلَى الشِّمَالِ عِنْدَ النَّحْرِ۔ یعنی دایاں ہاتھ اپنے بائیں ہاتھ پر رکھ کر سینے پر باندھ۔

ملاحظہ: ہم نے سینے پر ہاتھ باندھنے کے متعلق یہ احادیث اس لئے تحریر کی ہیں کہ جو بھائی سینے پر ہاتھ باندھنے والوں کو روکتے، ٹوکتے ہیں وہ آئندہ روکیں ٹوکیں نہیں۔ اور اس فعل کو برا نہ مانیں اور غور کریں۔ کہ وہ ایسا کرنے میں رسول پاک ﷺ کی سنت اور حضور ﷺ کے فعل پر معترض ہوتے ہیں۔

---

٢٩٠ **صحیح**
✿ **المعجم الکبیر** (٥٠/٢٢) ح١١٨ ➤ دیکھئے نمبر ٢٨٦))

٢٩١ **ضعیف** ((ابن ابی حاتم بحوالہ در منثور (٤٠٣/٦) ➤ بیہقی (٣١/٢)، الصلوۃ: باب وضع الیدین علی الصدر فی الصلوۃ الخ))
اسکی سند روح بن المسیب کے سوء حفظ کی وجہ سے ضعیف ہے۔ لیکن حضرت علیؓ کا اثر (القرطبی ٢٢١/٢٠) واحادیث مرفوعہ اسکی مؤید ہیں۔

Scanned with CamScanner

بلکہ ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے والوں کو چاہئے کہ وہ سینہ پر ہاتھ باندھنے والوں کو محبت بھری نظر سے دیکھیں' کیونکہ وہ رسول اللہ ﷺ کی مذکورہ حدیثوں پر عمل کرتے ہیں۔ صحیح حدیث اور سنت رسول ﷺ پر تو مسلمان کو جان چھڑکنی چاہئے۔ کہ یہی محبت رسول ﷺ کی سند ہے۔ آپ سب مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ اور رسول اللہ ﷺ کی پیاری ذات آپ سب کو یکساں محبوب' اور واجب الاطاعت ہے' پھر حضور ﷺ کی صحیح سند سے ثابت شدہ حدیثیں سب کو سر آنکھوں پر رکھنی چاہئیں۔ تعصب اور ضد کی بنا پر جھگڑے پیدا کر کے قوم میں تفریق اور پھوٹ ڈالنا بہت بری بات ہے۔ آپس میں محبت کرو۔ سنت کی فضا میں شیر و شکر ہو کر رہو۔ رحمت عالم ﷺ کی احادیث کو جان سے زیادہ عزیز رکھو۔ اور سنت کے اتباع میں سب سینے پر ہاتھ باندھو۔

۲۹۲ ــــ دیکھو حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ مذکورہ حدیثوں کی تائید میں فرماتے ہیں۔ وَضَعُوْا الْيَمِيْنَ عَلَى الشِّمَالِ فَوْقَ السُّرَّةِ (میرے مریدو!) دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے اوپر (سینے پر) باندھو۔

(غنیۃ الطالبین)

خلوص نیت سے آپ نے اللہ اکبر کہہ کر دونوں ہاتھوں کو اٹھا کر یعنی رفع الیدین کر کے پھر داہنے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھ کر' ان کو سینے کے اوپر باندھ لیا ہے۔ صحیح بخاری میں ہے:۔

۲۹۳ ــــ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ يُؤْمَرُوْنَ اَنْ

---

۲۹۲ غنیۃ الطالبین ((ص۷۰ مکتبۃ تعمیر انسانیت))

۲۹۳ صحیح بخاری' ((الاذان: باب وضع الیمنی علی الیسری حدیث ۷۴۰

➤ والنسخہ الهندیہ جلد ۱ صفحہ ۱۰۲ و اللفظ لہ))

يَضَعَ الرَّجُلُ الْيَدَ الْيُمْنٰى عَلٰى ذِرَاعِهِ الْيُسْرٰى فِي الصَّلٰوةِ

(بخاری شریف)

ترجمہ "سہل بن سعدؓ سے روایت ہے۔ کہ لوگوں کو (رسول اللہ ﷺ کی طرف سے) یہ حکم دیا جاتا تھا۔ کہ نماز میں دایاں ہاتھ بائیں کلائی پر رکھیں۔"

عورتوں اور مردوں کی نماز کے طریقہ میں کوئی فرق نہیں

(۲۹) — صحیح بخاری کی مشہور حدیث ہے۔ صَلُّوْا كَمَا رَأَيْتُمُوْنِيْ أُصَلِّيْ۔ پڑھو نماز (اے میری امت) جس طرح دیکھتے ہو تم کہ میں نماز پڑھتا ہوں۔" یعنی ہو بہو میرے طریقے کے مطابق سب عورتیں' اور سب مرد نماز پڑھیں۔ پھر اپنی طرف سے یہ حکم لگانا کہ عورتیں سینے پر ہاتھ باندھیں اور مرد زیر ناف' اور عورتیں سجدہ کرتے وقت زمین پر کوئی اور ہیئت اختیار کریں۔ اور مرد کوئی اور۔ یہ دین میں مداخلت ہے۔ یاد رکھیں کہ تکبیر تحریمہ سے شروع کر کے السلام علیکم و رحمۃ اللہ کہنے تک عورتوں اور مردوں کے لئے ایک ہیئت اور شکل کی نماز ہے۔ سب کا قیام' رکوع' قومہ' سجدہ' جلسہ استراحت' قعدہ' اور ہر ہر مقام پر پڑھنے کی دعائیں یکساں ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ذکور و اناث کی نماز کے طریقہ میں کوئی فرق نہیں بتایا۔

عورت کی امامت:

عورت عورتوں کی امامت کرا سکتی ہے۔ صف کے وسط میں کھڑی ہو کر۔

(۳۰) ((دیکھئے نمبر ۴))

Scanned with CamScanner

۲۹۵ ـــــ عَنْ اُمِّ وَرَقَةَ اَمَرَهَا اَنْ تَؤُمَّ اَهْلَ دَارِهَا۔

ترجمہ "رسول اللہ ﷺ نے ام ورقہ ؓ کو حکم دیا کہ وہ اپنے گھر والوں کی امامت کرائیں۔" (ابوداؤد)

۲۹۶ ـــــ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا تَؤُمُّ النِّسَآءَ وَ تَقُوْمُ وَسْطَهُنَّ۔

ترجمہ "حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا عورتوں کی امامت کراتی تھیں اور صف کے درمیان میں کھڑی ہوئی تھیں۔" (مستدرک حاکم)

سینے پر ہاتھ باندھ کر یہ دعاء پڑھیں

حضرت ابوہریرہ ؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ چپ رہتے درمیان تکبیر (اولیٰ) کے اور قراءت کے تھوڑا سا۔ پس کہا میں نے 'میرا باپ اور ماں آپ پر قربان' اے اللہ کے رسول ﷺ تکبیر اور قراءت کے درمیان آپ خاموش رہ کر کیا پڑھتے ہیں؟ فرمایا: میں یہ پڑھتا ہوں:-

۲۹۷ ـــــ اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَ بَيْنَ خَطَايَایَ كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ۔ اَللّٰهُمَّ نَقِّنِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا

---

۲۹۵ حسن

✿ ابوداؤد' ((الصلوۃ: باب امامۃ النساء حدیث ۵۹۲))

۲۹۶ حسن

✿ حاکم (((۱/ ۲۰۳)' الصلوۃ: باب فی فضل الصلوات الخمس ➤ اس کی سند میں لیث بن ابی سلیم ہے لیکن اسکی متعدد اسانید ہیں۔ مثلاً دیکھئے دارقطنی (۱/ ۴۰۴) بیہقی (۳/ ۱۳۱) وغیرھما۔))

۲۹۷ صحیح بخاری' ((الاذان: باب مایقول بعد التکبیر حدیث ۷۴۴))

✿ صحیح مسلم' ((المساجد: باب مایقال بین تکبیرۃ الاحرام والقراءۃ حدیث ۵۹۸))

Scanned with CamScanner

يَنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ۔ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَایَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ۔ (بخاری، مسلم)

ترجمہ "یا الٰہی دوری ڈال درمیان میرے اور درمیان میرے گناہوں کے جیسے دوری رکھی تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان۔ یا الٰہی پاک کر مجھ کو گناہوں سے جیسا کہ پاک کیا جاتا ہے سفید کپڑا میل سے۔ یا الٰہی دھو ڈال میرے گناہ (اپنی بخشش کے) پانی، برف اور راولوں سے۔

یا یہ دعا پڑھیں

(۲۹۱) ـــــ سُبْحٰنَكَ [1] اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ وَ تَبَارَكَ اسْمُكَ وَ تَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ (مسلم بسند منقطع)

ترجمہ پاک ہے تو، یا الٰہی اور پاکی بیان کرتے ہیں ہم، ساتھ تعریف تیری کے اور بابرکت ہے نام تیرا، اور بلند ہے بزرگی تیری اور نہیں کوئی معبود سوائے تیرے۔ (مسلم بسند منقطع)

---

[1] اس دعا کی سند منقطع ہے، اس لئے بہ نسبت اس دعا کے اوپر والی صحیحین کی دعا "اللھم باعد" افضل ہے۔

---

(۲۹۱) صحیح مسلم، ((الصلوۃ: باب حجۃ من قال لا یجہر بالبسملہ ح۳۹۹))

پھر یہ پڑھیں

۲۹۹ ـــــ اَعُوْذُ [1] بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ (اس کے بعد) بِسْمِ [2] اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ○ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ○ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّيْنَ ○ (پھر آمین کہیں)

ترجمہ: پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ اللہ کے شیطان مردود سے۔ (ابن ماجہ)۔ شروع ساتھ نام اللہ کے، بخشش کرنے والے مہربان کے، سب تعریف واسطے اللہ کے پروردگار جہانوں۔ کے بخشش کرنے والا مہربان۔ مالک روز جزا۔ تیری ہی ہم عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے ہم مدد چاہتے ہیں۔ دکھا ہم کو راہ سیدھی۔ راہ ان لوگوں کی جن پر تو نے انعام کیا۔ نہ جن پر غضب ہوا اور نہ راہ گمراہوں کی۔ (مُسلم) قبول کر (بخاری)

---

[1] رسول اللہ ﷺ نے نماز میں اعوذ اس طرح بھی پڑھا ہے۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ مِنْ هَمْزِهٖ وَ نَفْخِهٖ وَ نَفْثِهٖ (بلوغ المرام) پناہ مانگتا ہوں اللہ سننے والے جاننے والے کی شیطان مردود سے، اس کے خطرے سے۔ اس کے پھونکنے سے، اور اس کے وسوسے سے۔ (محمد صادق)

[2] نسائی اور ابن خزیمہ کی روایت بلوغ المرام میں ہے کہ نعیم مجمر نے حضرت ابو ہریرہؓ کے پیچھے نماز

---

۲۹۹ ((یہ الفاظ مصنف عبدالرزاق (۲/۸۶)، الصلوۃ: باب متی یستعیذ حدیث ۲۵۸۹ میں ہیں۔))

بقیہ (اگلے صفحہ پر)

﴿آمین کا مسئلہ﴾ جب آپ اکیلے نماز پڑھ رہے ہوں تو آمین آہستہ کہیں۔ جب ظہر اور عصر امام کے پیچھے پڑھیں، تو پھر بھی آہستہ ہی کہنی چاہیئے۔ لیکن جب آپ جہری نمازوں میں امام کے پیچھے ہوں تو جس وقت امام

(بقیہ گذشتہ صفحہ سے)۔ پڑھی وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھی، پھر سورۃ فاتحہ پڑھی (یعنی جہر سے)۔ پس اگر جہری نمازوں میں کوئی امام بسم اللہ پکار کر پڑھے تو انکار نہ کریں۔ ؂ اور نہ ہی اس چیز کو بحث کا موضوع بنائیں۔ بسم اللہ آہستہ پڑھنے کی بھی کئی صحیح حدیثیں ہیں۔ تو دونوں طرح جائز ہوا۔ آہستہ بھی اور پکار کر بھی (محمد صادق)

؂ حضرت عبد الرحمن بن ابزیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے (حضرت) عمرؓ کے پیچھے نماز پڑھی۔ آپ نے بسم اللہ، بالجہر (اونچی آواز کے ساتھ) پڑھی۔ (مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۱، صفحہ ۴۱۲، شرح معانی الآثار للطحاوی جلد ۱ صفحہ ۱۳۷، السنن الکبریٰ بیہقی جلد ۲ صفحہ ۴۸)
اس کی سند بالکل صحیح ہے۔ دیکھئے میری کتاب "ہدیۃ المسلمین فی جمع الاربعین صفحہ ۲۸ حدیث ۱۳
جناب عبد اللہ بن عباس وعبد اللہ الزبیر رضی اللہ عنہما سے بھی بسم اللہ بالجہر ثابت ہے۔
(جزء الخطیب وعنہ الذہبی فی مختصر الجہر بالبسملۃ للخطیب صفحہ ۱۸۰ حدیث ۴۱، اسے حافظ ذہبی نے صحیح کہا ہے۔ حکیم محمد صادق رحمۃ اللہ ودیگر علمائے حدیث کا یہ فیصلہ بالکل صحیح ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم، آہستہ اور پکار کر پڑھنا۔ دونوں طرح جائز ہے۔

✿ **سنن اِبن ماجۃ**، ((اقامۃ الصلوٰۃ: باب الاستعاذہ فی الصلوٰۃ حدیث ۸۰۷ میں یہ ان الفاظ سے ہے:۔))

﴿ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ مِنْ ھَمْزِہٖ وَنَفْخِہٖ وَنَفْثِہٖ ﴾

مکمل تعوذ ابو داؤد ((الصلوٰۃ: باب من رای الاستفتاح الخ ح ۷۷۵))
میں اس طرح ہے اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم من ھمزہ ونفخہ ونفثہ ابن خزیمہ نے اسے صحیح کہا ہے۔ ((حوالہ سابقہ))

بلوغ المرام، ((باب صفۃ الصلوٰۃ ح ۲۸۸))

صحیح بلوغ المرام ((باب صفۃ الصلوٰۃ: ح ۳۰۱ نسائی (۱۳۴/۲)
الافتتاح: باب قراءۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم ح ۹۰۵
ابن خزیمۃ: الصلوٰۃ باب ذکر الدلیل علی ان الجہر بسم اللہ الرحمن الرحیم الخ ح، ۴۹۹

Scanned with CamScanner

" ولا الضالین " کہے تو آپ کو اونچی آواز سے آمین کہنی چاہئے۔ بلکہ امام بھی سنت کی پیروی میں آمین پکار کر کہے۔

رسول اللہ ﷺ نے آمین پکار کر کہی

۲۰۰ — وَعَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَءَ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَقَالَ اٰمِيْنَ وَ مَدَّ بِهَا صَوْتَهٗ۔

(ترمذی' ابوداؤد' دارمی' ابن ماجہ)

ترجمہ " وائل بن حجر روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں نے سنا۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے پڑھا غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پھر کہا آمین (اور) درازکی اس کے ساتھ آواز اپنی۔

صف اول نے آمین سنی

---

۲۰۰ صحیح'

- جامع ترمذی' ((الصلاۃ: باب ماجاء فی التامین وراء الامام حدیث ۲۴۸))
- ابوداؤد' ((الصلوۃ: باب التأمین وراء الامام حدیث ۹۳۲))
- دارمی' (((۱/۲۸۴)' الصلوۃ: باب الجہر بالتامین حدیث ۱۲۵۰))
- سنن ابن ماجہ' ((اقامۃ الصلوۃ: باب الجہر بآمین حدیث ۸۵۵ ﴿

اسے ترمذی' دارقطنی' ابن حبان اور ابن قیم نے صحیح کہا ہے۔))

Scanned with CamScanner

(۲۰۱) ـــــ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَلَا غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ○ قَالَ اٰمِیْنَ ○ حَتّٰی یَسْمَعَ مَنْ یَّلِیْهِ مِنَ الصَّفِّ الْاَوَّلِ○ (ابوداؤد' ابن ماجه)

ترجمہ "حضرت ابو ہریرہ ؓ کہتے ہیں - کہ جب رسول اللہ ﷺ غیر المغضوب علیھم ولا الضالین پڑھتے - تو آپ کہتے' آمین - (اس قدر اونچی آواز سے) کہ پہلی صف کے آپ کے ارد گرد کے لوگ سن لیتے -

حضرت علی ؓ کا آمین سننا

(۲۰۲) ـــــ عَنْ عَلِیٍّ ؓ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اٰمِیْنَ اِذَا قَرَءَ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ:

ترجمہ حضرت علی ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا غیر المغضوب علیھم ولا الضالین پڑھ کر آمین کہنا میں نے سنا - (ابن ماجه' العلام الموقعین)

---

(۲۰۱) **ضعیف**

✿ **ابوداؤد'** ((الصلوۃ: باب التأمین وراء الامام حدیث ۹۳۴))

✿ **سنن ابن ماجة'** ((اقامة الصلوۃ: باب الجهر بآمین حدیث ۸۵۳ ➤ اسکی سند میں بشر بن نافع ضعیف اور ابو عبد اللہ مجهول ہے -))

(۲۰۲) **حسن لغیرہ'))** ((➤ (یہ مستدرک میں نہیں بلکہ' سنن ابن ماجہ اقامة الصلاة: باب الجهر بآمین حدیث ۸۵۴ (میں ہے) - بوصیری نے کہا اسکی سند ابن ابی لیلیٰ کی وجہ سے ضعیف ہے - اعلام الموقعین (۳۹۷/۲) دیکھئے صفحہ نمبر ۳۰۰

عورتوں کی صف میں آمین کی آواز

۳۰۳ ـــــ عَنِ ابْنِ اُمِّ الْحُصَیْنِ عَنْ اُمِّهٖ اَنَّهَا صَلَّتْ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَالَ وَلَا الضَّآلِّیْنَ قَالَ اٰمِیْنَ فَسَمِعَتْهُ وَهِیَ فِیْ صَفِّ النِّسَآءِ

ترجمہ حضرت ام حصین رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی۔ حضور ﷺ نے جب ولا الضالین پڑھی۔ تو آمین کہی، جسے مائی صاحبہ (ام حصین ؓ) نے سنا۔ حالانکہ مائی صاحبہ ؓ عورتوں کی صف میں تھیں۔ یہ حدیث امام زیلعی ؒ اپنی تخریج میں لائے ہیں۔ اور راسناد پر کوئی جرح نہیں کی (۳۰۴)۔ اور حافظ ابن حجر ؒ کے نزدیک بھی غیر مجروح ہے (۳۰۵) طبرانی کبیر میں بھی مروی ہے (۳۰۶) جب آمین بالجہر کا مسئلہ دوپہر کے دن کی طرح ثابت اور روشن ہے۔ افسوس پھر بھی اونچی آمین سے نفرت کی جاتی ہے۔

---

۳۰۳ ((دیکھئے نمبر ۳۰۴))

۳۰۴ **صحیح**

((نصب الرایة (۱/۳۷۱) ➤ یہ روایت اپنے شواہد کے ساتھ صحیح ہے۔ دیکھئے المعجم لابی یعلی صفحہ ۲۵۲ حدیث ۳۱۳ وغیرہ))

۳۰۵ **درایة** ((۱/۱۳۹))

۳۰۶ **صحیح**

✿ **المعجم الکبیر** (۲۵/۱۵۸) حدیث ۳۸۳ ➤ یہ روایت اپنے شواہد کے ساتھ صحیح ہے۔))

Scanned with CamScanner

بھائیو! غور کرو۔ رسول اللہ ﷺ کی سنت پاک سے نفرت! [illegible]

آمین کی آواز سے مسجد گونج اٹھی

۲۰۷ ـــــ صحیح بخاری میں ہے: اَمَّنَ ابْنُ زُبَیْرٍ وَ مَنْ وَرَاءَهٗ حَتّٰی اِنَّ لِلْمَسْجِدِ لَلَجَّةً یعنی حضرت عبداللہ بن زبیرؓ اور ان کے مقتدی اتنی بلند آواز سے آمین کہا کرتے تھے۔ کہ مسجد گونج اٹھتی تھی۔

نوٹ: اس روز سے لے کر آج تک مسجد نبوی آمین کی آواز سے گونج رہی ہے' حاجیوں سے پوچھ لیں۔ جب مسجد نبوی پونے چودہ سو سال سے اونچی آمین کی آواز سے گونج رہی ہے۔ تو برادران احناف کی مساجد کیوں خاموش ہیں؟ بھائیو! زندہ کرو اس سنت کو ــــ!

امام اعظمؒ کے استاد کی شہادت

۲۰۸ ـــــ دو سو (۲۰۰) صحابہؓ کا اونچی آواز سے آمین کہنا۔

اِمام اعظمؒ اپنے استاد گرامی کے متعلق فرماتے ہیں۔ مَا رَأَیْتُ مِثْلَهٗ (میزان ذہبی) یعنی میں نے ان جیسا کوئی آدمی نہیں دیکھا۔

حضرت عطا بن ابی رباح تابعیؒ فرماتے ہیں:۔

[illegible] امام مسلم رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ آمین بالجہر کی حدیث متواتر ہے۔ دیکھئے کتاب الاول من کتاب التمییز ص ۴۰' جس روایت میں سراً (آہستہ) آمین کا ذکر آیا ہے وہ امام شعبہؒ کے وہم کی وجہ سے ضعیف ہے۔ اور اگر اس وہم والی روایت کو صحیح بھی تسلیم کر لیا جائے تو اس کا مطلب صرف یہ ہے کہ سری نمازوں میں خفیہ آمین کہنی چاہئے۔ لہٰذا دونوں روایتوں میں کوئی تعارض نہیں ہے۔

---

۲۰۷ صحیح بخاری'
✿ الاذان ((باب جهر الامام بالتأمين))

۲۰۹ میزان الاعتدال (((۷۰/۳)) نمبر ۵۶۴۰ عطاء بن ابی رباح))

(۳۰۹) ـــ اَدْرَکْتُ مِأَتَيْنِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْمَسْجِدِ يَعْنِيْ مَسْجِدَ الْحَرَامِ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ وَلَا الضَّآلِّيْنَ رَفَعُوْا اَصْوَاتَهُمْ بِاٰمِيْنَ۔

(بیہقی' ابن حبان)

ترجمہ "میں نے دو سو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو پایا کہ وہ اس مسجد حرام (یعنی بیت اللہ) میں جب امام ولا الضالین کہتا' تو سب بلند آواز سے آمین کہتے۔"

بھائیو! غور تو کرو کہ دو سو صحابہ رضی اللہ عنہم کی اونچی آمین سے حرم پاک تو گونجے لیکن ہم نے اپنی مسجدوں میں اس سنت کو ختم کر دیا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے پیارے رسول ﷺ کی محبوب سنت کو زندہ کرنے کی توفیق دے۔ یاد رہے کہ آج بھی بیت اللہ آمین کی آواز سے گونجتا ہے۔

مولانا عبدالحی کا فتویٰ

(۳۱۰) ـــ مولانا عبدالحی حنفی فرماتے ہیں:۔ وَالْاِنْصَافُ اَنَّ الْجَهْرَ قَوِيٌّ مِّنْ حَيْثُ الدَّلِيْلِ (تعلیق الممجد) اِنصاف کی بات تو یہ ہے کہ اونچی آواز سے آمین کہنے کا ثبوت بہت پختہ ہے۔ حنفی بھائیو! آپ بھی اونچی آمین کہا کرو کہ سنت ہے۔

یہودیوں کا آمین سے چڑنا

(۳۱۱) ـــ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

---

(۳۰۹) بیہقی' ((الصلاۃ: باب جهر الماموم بالتامين (۵۹/۲) ➤ اسکی سند ابن حبان کی شرط پر صحیح ہے۔))

(۳۱۰) التعلیق الممجد صفحہ ۱۰۵

(۳۱۱) صحیح'

✿ سنن اِبن ماجه' ((اقامة الصلوة: باب الجهر بآمين حدیث ۸۵۷ ➤

بقیہ (اگلے صفحہ پر)

Scanned with CamScanner

ترجمہ: "حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس قدر یہود (اونچی) آمین سے چڑتے ہیں۔ اتنا کسی اور چیز سے نہیں۔ پس تم بہت آمین کہنا (ابن ماجہ)

ملاحظہ: اگر کوئی اونچی آمین کہے۔ تو رسول کریم ﷺ کی اس سنت پاک سے ہرگز نہ چڑنا اور نہ نفرت کرنا۔ کیونکہ اونچی آمین سے یہودیوں کو چڑ تھی، اور وہ نفرت کرتے تھے۔ اور ہمیں یہود کی مخالفت کرنی چاہئے۔

پیران پیر حضرت شاہ عبدالقادر جیلانیؒ کا فتویٰ ۶۱۳

حضرت پیر سید شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ جو بہت بڑے عالم اور ولی اللہ ہوئے ہیں۔ اپنی کتاب غنیۃ الطالبین میں فرماتے ہیں۔ وَالْجَهْرُ بِالْقِرَاءَةِ اٰمِيْنَ (مغرب، عشاء، فجر کی نماز میں) اونچی آواز سے قراءت پڑھنا، اور اونچی آواز سے آمین کہنا چاہئے۔

(غنیۃ الطالبین)

نوٹ: ہم نے اس مسئلہ آمین بالجہر کو اس لئے یہاں مدلل بیان کیا ہے کہ بعض لوگ جو اونچی آمین کہنے والوں سے لڑتے جھگڑتے ہیں، وہ سمجھ لیں کہ یہ کام رسول پاک ﷺ کی سنت ہے۔ اور پیر جیلانیؒ بھی اونچی آمین کہا کرتے تھے۔ اور وہ آمین سے نفرت نہ کریں۔ بلکہ شافع روز جزا صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے عامل بنیں۔

بقیہ (گذشتہ صفحہ سے)
اسکی سند طلحہ بن عمرو کی وجہ سے سخت ضعیف ہے۔ لیکن سنن ابن ماجہ میں ہی اس کا صحیح شاہد موجود ہے (ح ۸۵۶ دمحہ البوصیری) اس کے دیگر شواہد کی تفصیل کے لئے میری کتاب) "القول المتین فی الجہر بالتامین" مطالعہ کریں۔))

۶۱۳ ((دیکھئے نمبر ۲۹۲))۔

Scanned with CamScanner

سورہء فاتحہ پڑھنے کا مسئلہ

سورہء فاتحہ چونکہ نماز کا رکن ہے۔ اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ اس لئے اس مسئلہ کو بیان کرنا نہایت ضروری ہے۔ بخاری، مسلم، اور قریباً تمام کتب احادیث میں یہ حدیث بہ اختلاف الفاظ مروی ہے:۔

۲۱۳ —— لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ (متفق علیہ)

ترجمہ یعنی الحمد شریف پڑھنے کے بغیر کوئی نماز نہیں ہوتی۔ (فرض ہو، نفل ہو، نمازی امام ہو یا مقتدی ہو یا اکیلا)۔ اور اس حدیث کی صحت میں کسی کو کلام نہیں۔

مقتدیوں کو الحمد شریف پڑھنے کا حکم

۲۱۴ —— وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كُنَّا خَلْفَ النَّبِيِّ

---

۲۱۳ **صحیح بخاری،** ((الاذان: باب وجوب القراءۃ للامام والمأموم فی الصلوات کلها حدیث ۷۵۶))

✿ **صحیح مسلم،** ((الصلوۃ: باب فی القراءۃ فی کل رکعة حدیث ۳۹۴))

۲۱۴ **صحیح،**

✿ **ابوداؤد،** ((الصلاۃ: باب من ترک القراءۃ فی صلاتہ حدیث ۸۲۳))

✿ **جامع ترمذی،** ((الصلاۃ: باب فی القراءۃ خلف الامام حدیث ۳۱۱))

✿ **سنن نسائی،** (((۱۴۱/۲) الافتتاح: باب قراءۃ ام القرآن خلف الامام الخ حدیث ۹۲۰ ◄ اسے ترمذی، دار قطنی نے حسن اور بیہقی، ابن حبان اور ابن خزیمہ وغیرھم نے صحیح کہا ہے۔ تفصیل کیلئے مولانا عبدالرحمٰن مبارکپوری کی تحقیق اسلام اور راقم الحروف کی "الکواکب الدریہ فی وجوب الفاتحہ خلف الامام فی الجہریہ" وغیرہ دیکھیں۔))

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ فَقَرَءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَثَقُلَتْ عَلَيْهِ الْقِرَاءَ ةُ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ لَعَلَّكُمْ تَقْرَءُوْنَ خَلْفَ اِمَامِكُمْ قُلْنَا نَعَمْ هٰذًّا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا تَفْعَلُوْا اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَاِنَّهٗ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِهَا ــــ (ابوداؤد' والترمذی' والنسائی معناہ)

٢١٥ ــــ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَبِيْ دَاؤُدَ قَالَ وَاَنَا اَقُوْلُ مَا لِيْ يُنَازِعُنِي الْقُرْاٰنُ فَلَا تَقْرَءُوْا بِشَيْءٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ اِذَا جَهَرْتُ اِلَّا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ۔

ترجمہ "عبادہ بن صامتؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہم پیچھے تھے نماز فجر میں رسول اللہ ﷺ کے' پس پڑھا حضور ﷺ نے قرآن۔ پس بھاری ہوا ان پر' پس جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا شاید تم پڑھا کرتے ہو پیچھے امام اپنے کے۔ ہم نے کہا۔ ہاں! ــــ اے اللہ کے رسول ﷺ! فرمایا' حضور ﷺ نے' نہ کیا کرو تم سوائے فاتحہ کے ــــ (یعنی سوائے فاتحہ کے اور کچھ نہ پڑھا کرو۔ کیونکہ) یقیناً نہیں (ہوتی) نماز اس شخص کی جو نہ پڑھے سورہ فاتحہ۔ (ابوداؤد' ترمذی' نسائی)

اور ابوداؤد کی ایک روایت میں (یہ بھی) ہے۔ فرمایا حضور ﷺ نے کہ میں کہتا تھا (اپنے دل میں جب نماز میں مجھ پر قراءت بھاری ہوئی) کیا ہے مجھ کو کہ قرآن نزاع کرتا ہے مجھ سے' (یعنی دشوار ہوتا ہے) اس کا پڑھنا مجھ پر۔ پھر میں نے جان لیا۔ کہ تمہارے پڑھنے کے سبب سے دشوار ہوا۔ پس نہ پڑھو قرآن سے کچھ بھی جب

---

٢١٥ صحیح

✿ ابوداؤد' ((حوالہ سابقہ حدیث ٨٢٤ ◄ اسے بیہقی اور دارقطنی نے صحیح کہا ہے۔))

میں پکار کر پڑھوں۔(جہری نماز میں) سوائے سورہ فاتحہ کے۔

رسول اللہ ﷺ کے پیچھے صحابہؓ نے سورہ فاتحہ کے سوا اور حصہ قرآن کا پڑھا۔ یعنی حضور انور ﷺ نے سورہ فاتحہ پڑھ کر جب دوسری سورتوں سے قراءت فرمائی۔ تو صحابہؓ نے وہ سورتیں بھی پیچھے پڑھ دیں۔ تو نماز سے فارغ ہو کر آپؐ نے حکم دیا کہ سوائے سورہ فاتحہ کے امام کے پیچھے اور کچھ نہ پڑھو' بلکہ سنو۔ اور سورہ فاتحہ کے متعلق سخت تاکید فرمائی کہ یہ ضرور پڑھنا۔ کیونکہ اس کے پڑھنے کے بغیر تمہاری نماز نہیں ہوگی۔ اس لئے سب بھائیوں کو چاہیے کہ نبی کریم ﷺ کے تاکیدی ارشاد پاک کے مطابق امام کے پیچھے آہستہ الحمد شریف ضرور پڑھا کریں۔

امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھنا لازمی ہے

٢١٦ ـــ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى صَلٰوةً لَمْ يَقْرَأْ فِيْهَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَهِىَ خِدَاجٌ ثَلٰثًا غَيْرُ تَمَامٍ فَقِيْلَ لِاَبِیْ هُرَيْرَةَ اِنَّا نَكُوْنُ وَرَاءَ الْاِمَامِ قَالَ اِقْرَأْ بِهَا فِیْ نَفْسِكَ (رواہ مُسلم)

ترجمہ ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔ جس شخص نے نماز پڑھی۔ اور نہ پڑھی اس میں الحمد شریف' پس وہ (نماز) ناقص ہے۔ کہا اس کو تین بار۔ نہیں پوری ہوتی (نماز بغیر فاتحہ کے) حضرت ابو ہریرہؓ سے پوچھا گیا ـــ تحقیق ہم ہوتے ہیں پیچھے امام کے۔ (یعنی جب بھی پڑھیں) تو کہا ابو ہریرہؓ نے (ہاں) پڑھ تو اس کو آہستہ۔

٢١٦ صحیح مسلم' ((الصلاۃ: باب وجوب القراءۃ فی کل رکعۃ حدیث ٣٩٥))

بھائیو!: غور کیا آپ نے کہ الحمد شریف پڑھنے کی کس قدر تاکید ہے۔ جب کہ اس کے بغیر نماز مکمل نہیں ہوتی۔ بلکہ اس سے پہلی حدیث کی رو سے بالکل نہیں ہوتی۔ تو اس کا امام کے پیچھے پڑھنا ہمارے لئے لازمی ہوا۔ سب بھائیوں کو چاہئے کہ آہستہ آہستہ ضرور پڑھ لیا کریں۔ کیونکہ اس کا پڑھنا فرض ہے۔

٢١٧ ــــ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِاَصْحَابِهٖ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهٗ اَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ اَتَقْرَءُوْنَ فِيْ صَلٰوتِكُمْ وَالْاِمَامُ يَقْرَأُ فَسَكَتُوْا فَقَالَهَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ قَائِلٌ اَوْ قَائِلُوْنَ اِنَّا لَنَفْعَلُ قَالَ فَلَا تَفْعَلُوْا وَلْيَقْرَأْ اَحَدُكُمْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِيْ نَفْسِهٖ

(جزء القراءۃ للبخاری)

ترجمہ "حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب کو نماز پڑھائی۔ فارغ ہو کر ان کی طرف متوجہ ہو کر پوچھا! کیا تم اپنی نماز میں امام کی قراءت کے دوران میں پڑھتے ہو۔ سب خاموش رہے۔ تین بار آپ ﷺ نے پوچھا۔ پھر جواب دیا۔ ہاں حضور ﷺ! ہم ایسا کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ نہ کرو۔ تم میں سے ہر ایک کو چاہئے کہ صرف سورہ فاتحہ آہستہ پڑھ لیا کرے۔" یعنی سورہ فاتحہ ضرور پڑھا کرو۔ اور پھر خاموشی سے قراءت سنا کرو۔

٢١٨ ــــ اس حدیث کو امام بخاری کے علاوہ ابن حبان نے بھی اپنی صحیح

---

٢١٧ صحیح
٭ جزء القراءۃ للبخاری (ص ٦١ حدیث ١٦٧))

٢١٨ صحیح ((◄ ابن حبان (موارد حدیث ٤٥٨، ٤٥٩)))

میں روایت کیا ہے‘ ___ (۳۱۹) ___ طبرانی

(۳۲۰) ___ اور ابو یعلی میں بھی موجود ہے۔

(۳۲۱) ___ ۔اور اس کی صحت کے متعلق مجمع الزوائد میں امام ہیثمیؒ فرماتے ہیں۔ رجالہٗ ثقات یعنی اس کے سب راوی ثقہ ہیں۔ اس سورج کی طرح روشن حدیث سے ثابت ہوا کہ مقتدیوں کو امام کے پیچھے الحمد شریف ضروری پڑھنی چاہئے۔

(۳۲۲) ___ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰی خَلْفَ الْاِمَامِ فَلْيَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ (رواہ الطبرانی فی الکبیر)

ترجمہ ”حضرت عبادہ بن صامت سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص امام کے پیچھے نماز پڑھے۔ پس چاہئے کہ وہ سورہ فاتحہ پڑھ لیا کرے۔ اس حدیث کے متعلق بھی ___ (۳۲۳) ___ مجمع الزوائد میں رجالہ ثقات ”یعنی اس کے سب راوی ثقہ ہیں۔“ مذکور ہے۔

طوالت مضمون کے ڈر سے ہم اتنے ہی دلائل قارئین کرام کے لئے کافی سمجھتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کا صرف ایک حکم ہی جو صحیح سند سے ثابت ہو۔ امت کے

---

(۳۱۹) **صحیح** طبرانی (الاوسط ۳/۳۲۹ حدیث ۲۷۰۱)

(۳۲۰) **صحیح** ((➤ مسند ابی یعلی (۱۸۷/۵‘ ۱۸۸ حدیث ۲۸۰۵)) ط

(۳۲۱) **مجمع الزوائد** (((۱۱۰/۲)‘ الصلاۃ: باب القراءۃ فی الصلاۃ))

(۳۲۲) **حسن**

✿ **المعجم الکبیر** بحوالہ کنز الاعمال (۴۴۱/۷ حدیث ۱۹۶۸۲) ➤ اس روایت کی تحقیق کیلئے میری کتاب ”مسئلہ فاتحہ خلف الامام“ صفحہ ۳۷ دیکھیں۔))

(۳۲۳) **مجمع الزوائد** (((۱۱۱/۲)‘ الصلاۃ: باب القراءۃ فی الصلاۃ۔))

لئے واجب العمل ہو جاتا ہے اور آپ تو متعدد صحیح الاسناد احادیث قراءت فاتحہ خلف الامام کے وجوب کے متعلق ملاحظہ فرما چکے ہیں۔

شاہ ولی اللہؒ کی تائید:

اب ہم آپ کی مزید تسلی اور تشفی کے لئے کہ ہم نے جو دلائل پیش کئے ہیں، بفضلہ تعالیٰ مہر نیم روز کی طرح روشن اور صحیح ہیں، ایک جلیل القدر شخصیت کی تائید پیش کرتے ہیں اور وہ شخصیت حضرت شاہ ولی اللہؒ صاحب محدث دہلوی ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:-

(۲۲۴) ــــ فَاِنْ جَهَرَ الْاِمَامُ لَمْ يَقْرَأْ اِلاَّ عِنْدَ الْاِسْكَاتَةِ وَ اِنْ خَافَتَ فَلَهُ الْخِيَرَةُ (حجۃ اللہ البالغہ، جلد دوم)

ترجمہ اگر امام بلند آواز سے قراءت پڑھتا ہے۔ تو مقتدی امام کے سکتہ کے وقت پیچھے الحمد شریف پڑھتا جائے، اور اگر وہ پوشیدہ پڑھتا ہے۔ تو مقتدی کو اختیار ہے۔ (جس طرح چاہے پڑھ لے)۔

ہدایہ کی تائید:

(۲۲۵) ــــ ہدایہ حنفیوں کی بہت مقبول اور بلند پایہ کتاب ہے۔ اس کی پہلی جلد فصل فی القراءۃ میں فاتحہ خلف الامام کے متعلق یہ فتویٰ ہے۔ وَيُسْتَحْسَنُ عَلٰى سَبِيْلِ الْاِحْتِيَاطِ "یعنی احتیاطاً سورہ فاتحہ کا امام کے پیچھے پڑھ لیناہی بہتر ہے۔" (ہدایہ)

(۲۲۶)

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا ایمان افروز ارشاد

ــــ امام کے پیچھے الحمد شریف پڑھنے کے متعلق آپ کی زبان محبت رسول ﷺ کی یوں

(۲۲۴) حجة الله البالغه ((جلد دوم صفحہ ۹ عربی (طابع: نور محمد کارخانہ تجارت کتب آرام باغ کراچی)))

(۲۲۵) الهداية (((۱۲۱/۱)))

(۲۲۶) غنية الطالبين ((ص ۵۹۲ فصل نماز کے آداب۔))

ترجمانی کرتی ہے' ارشاد ہوتا ہے:- فَاِنَّ قِرَاءَ تَهَا فَرِيْضَةٌ وَهِيَ رُكْنٌ تَبْطُلُ الصَّلٰوةُ بِتَرْكِهَا (غنیۃ الطالبین) سورہ فاتحہ کا پڑھنا فرض ہے' اور (یہ سورہ) نماز کا رکن ہے۔ اس کے نہ پڑھنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔

بھائیو! بتاؤ؟ اس سے بڑھ کر مزید اطمینان کی صورت آپ کے لئے اور کیا ہو سکتی ہے' کہ حضرت پیران پیر نے (اللہ کی آپ پر لاکھوں رحمتیں ہوں) حضور انور ﷺ کی احادیث کی تصدیق و تائید میں کیسا دوٹوک فیصلہ کیا ہے اور صاف کہہ دیا ہے کہ سورۂ فاتحہ کے ترک سے نماز نہیں ہوتی۔

اب نماز کی قراءت شروع ہوتی ہے

پیارے بھائیو اور بہنو! آپ (1)۔ نیت کے ساتھ' (2)۔ باوضو ہو کر' (3)۔ قبلہ کی طرف منہ کر کے' (4)۔ اللہ اکبر کہہ کر' (5)۔ ہاتھوں کی انگلیاں کشادہ' اور (6)۔ ہتھیلیاں قبلہ کی طرف کر کے' (7)۔ مونڈھوں تک رفع الیدین کرتے ہوئے' (8)۔ بائیں پر دایاں ہاتھ رکھ کر (9)۔ دونوں ہاتھوں کو سینوں پر باندھ کر' دعا' (10)۔ اعوذ' 11 بسم اللہ' اور (12)۔ سورہ فاتحہ پڑھ کر آمین کہہ چکے ہیں۔

ملاحظہ: "پیش رس" میں چونکہ ہم کہہ چکے ہیں۔ کہ یہ کتاب انشاء اللہ مکمل اور مدلل ہوگی۔ اس لئے آمین بالجہر اور قراءت فاتحہ خلف الامام کے ضروری مسائل اور دلائل' نماز کا طریقہ' بیان کرنے کے درمیان میں آگئے ہیں' امید ہے کہ آپ اچھی طرح سمجھ چکے ہوں گے' اب آمین سے آگے چلئے ——— (۳۲۷) آمین کہہ کر تھوڑی سی دیر ٹھہریں۔ "ترمذی"

---

(۳۲۷) حسن

☆ جامع ترمذی' ((الصلاۃ: باب ما جاء فی السکتتین فی الصلاۃ حدیث ۲۵۱))

۳۲۸ —— پھر قرآن مجید میں سے جو کچھ یاد ہو اس میں سے کچھ پڑھیں (بخاری)

نماز کی مسنون قراءت

۳۲۹ —— وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ مَا مِنَ الْمُفَصَّلِ [1] سُوْرَةٌ صَغِيْرَةٌ وَلاَ كَبِيْرَةٌ اِلاَّ قَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّ النَّاسَ بِهَا فِي الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ (رواہ مالک)

ترجمہ "عمرو بن شعیب سے روایت ہے' اس نے نقل کی اپنے باپ سے' اس نے نقل کی اپنے دادا سے' کہا اس نے نہیں مفصل سے کوئی سورہ چھوٹی' اور نہ بڑی مگر کہ میں نے سنی رسول اللہ ﷺ سے کہ امامت کرتے

---

[1] مفصل سے قرآن کی اخیر سورتیں مراد ہیں۔ حجرات سے سورۃ الناس تک' مفصل فصل سے مشتق ہے اور فصل کے معنی جدا ہونا ہے' چونکہ اس جگہ سے چھوٹی چھوٹی سورتیں شروع ہوتی ہیں جو درمیان میں بسم اللہ آنے کے سبب ایک دوسری سے جدا ہیں' اس لئے مفصل کہلاتی ہیں۔ مفصل کی تین قسمیں ہیں۔ طوال مفصل' اوساط مفصل' قصار مفصل۔ حجرات سے لے کر بروج تک طوال مفصل ہیں' بروج سے لیکر سورہ بینہ تک اوساط مفصل ہیں اور بینہ سے لیکر اخیر تک قصار مفصل۔ کل تعداد مفصل سورتوں کی ۶۶ ہے۔ جن میں طوال ۷ ۱۳ اوساط ۱۳ ۱۱ اور قصار ۱۶ ہیں۔ (محمد صادق)

---

۳۲۸ ((دیکھئے نمبر ۵))

۳۲۹ **حسن** ((➤ یہ موطا مالک میں نہیں اگرچہ صاحب مشکوۃ نے اسے امام مالک سے نقل کیا ہے۔ بلکہ ابوداؤد' الصلوۃ: باب من رای التخفیف فیما' حدیث ۸۱۴ میں ہے۔))

یہ سند محمد بن اسحاق کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔ طبرانی میں اس کا ایک شاہد ہے۔

Scanned with CamScanner

تھے اسکے ساتھ لوگوں کی نماز فرض میں' مطلب یہ ہے کہ آپ نے نماز میں ہر سورت پڑھی' تاکہ لوگوں کو نماز میں قرآن کے ہر جگہ سے پڑھ لینے کا جواز معلوم ہو جائے۔ پس امام اور منفرد نمازوں میں جہاں سے چاہیں قرآن مجید پڑھ سکتے ہیں۔' البتہ امام کو نماز پڑھاتے وقت مقتدیوں کے احوال و کوائف کے پیش نظر ضرور اختصار سے کام لینا چاہئے۔ امامت کے فرائض میں ہم اس کو ذرا تشریح سے بیان کریں گے۔"

نماز میں اگرچہ ہم جہاں سے چاہیں قرآن پڑھ سکتے ہیں۔ لیکن یہاں ہم رسول اللہ ﷺ کی قراءت کا ذکر کرتے ہیں۔ کہ آپ ﷺ کون کون سی سورت کس کس نماز میں پڑھتے تھے۔ تاکہ ہم بھی محبت رسول ﷺ میں —— اور پیروی سنت پاک کے جذبے کے ماتحت مسنون قراءت پڑھ کر اپنی نمازوں کو زیادہ سے زیادہ حسین اور مقبول بنا سکیں' نمازوں کے اندر پڑھنے کے لئے' اوقات و ایام' اور احوال و ظروف کے پیش نظر' حضور ﷺ کا قرآن کے بعض حصوں' اور سورتوں کا منتخب کرنا موتیوں اور ہیروں کی مینا کاری ہے۔

جمعہ کے دن نماز فجر میں

۲۲۰ —— وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ یَوْمَ الْجُمُعَةِ بِالٓمّٓ تَنْزِیْلُ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى- وَ فِي الثَّانِیَةِ هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ

(متفق علیہ)

ترجمہ "حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول

---

۲۲۰ صحیح بخاری' ((الجمعۃ: باب ما یقرأ فی صلاۃ الفجر یوم الجمعۃ حدیث ۸۹۱))

☆ صحیح مسلم' ((الجمعۃ: باب ما یقرأ فی یوم الجمعۃ حدیث ۸۸۰))

اللہ ﷺ فجر کی نماز میں جمعہ کے دن الم تنزیل پہلی رکعت میں' اور ہل اتی علی الانسان دوسری رکعت میں پڑھتے تھے۔ (بخاری' مُسلم)

نماز جمعہ اور عیدین میں

۲۲۱ ـــــ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْعِيْدَيْنِ وَ فِي الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى- وَهَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ قَالَ وَ اِذَا اجْتَمَعَ الْعِيْدُ وَالْجُمُعَةُ فِيْ يَوْمٍ وَاحِدٍ قَرَأَبِهِمَا فِي الصَّلٰوتَيْنِ (رواہ مُسلم)

ترجمہ "نعمان بن بشیرؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پڑھتے تھے دونوں عیدوں اور جمعہ (کی نمازوں) میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى اور هَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ- کہا نعمان بن بشیرؓ نے' اور جب جمع ہوتی عید اور جمعہ ایک دِن میں۔ (تو پھر بھی) پڑھتے آپ' یہ (ہی) دونوں سورتیں دونوں نمازوں میں۔ (مُسلم)

معلوم ہوا: ۲۲۲ ـــــ کہ ان دونوں سورتوں کا ان نمازوں میں پڑھنا مستحب موکد ہے' اگرچہ جمعہ کی نماز میں پہلی رکعت میں سورہ جمعہ' اور دوسری رکعت میں سورہ اذا جاءک المنافقون کا پڑھنا بھی ثابت ہے' چنانچہ صحیح مسلم میں عبید اللہ بن ابی رافع سے ایک روایت ہے۔ کہ مروان نے حضرت ابو ہریرہؓ کو مدینے کا خلیفہ مقرر کیا۔ اور خود مکہ کی طرف گیا۔

---

۲۲۱ صحیح مسلم' ((الجمعۃ' باب مایقرا فی صلاۃ الجمعۃ حدیث ۸۷۸))

۲۲۲ صحیح مسلم' ((حوالہ مذکورہ حدیث ۸۷۷))

اور حضرت ابو ہریرہؓ نے جمعہ کی نماز پڑھائی۔ اور اس میں سورہ جمعہ اور منافقون پڑھیں۔ اور کہا کہ ان سورتوں کو جمعہ میں پڑھتے ہوئے میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا تھا۔ (مُسلم)

معلوم ہوا کہ ان سورتوں کا نماز جمعہ میں پڑھنا بھی مستحب ہے۔

عیدین میں: عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ کی ایک روایت کے الفاظ صحیح مسلم میں یہ ہیں:

۳۳۳ ــــ كَانَ يَقْرَءُ فِيْهَا بِقٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ وَاقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ (رواہ مُسلم)

ترجمہ "یعنی حضور ﷺ عید قربان، اور عید فطر میں ق والقرآن المجید، اور اقتربت الساعۃ پڑھتے تھے (مُسلم) معلوم ہوا کہ عیدین میں یہ سورتیں بھی پڑھ سکتے ہیں۔

جمعرات کی نماز مغرب میں

۳۳۴ ــــ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَءُ فِيْ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ (رواہ فی شرح السنۃ)

ترجمہ "جابر بن سمرہؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز مغرب میں جمعہ کی رات "قل یا یہا الکفرون، اور قل ھو اللہ

---

۳۳۳ صحیح مسلم، ((صلاۃ العیدین: باب مایقرأ بہ فی صلاۃ العیدین حدیث ۸۹۱))

۳۳۴ شرح السنۃ (((۳/۸۱) بدون سند، دیکھئے نمبر ۳۳۵))

احد " پڑھتے تھے ۔ (شرح السنۃ)

نوٹ: ــــ یہ حدیث ابن حبان میں بھی ہے ۔ ابن حبان میں قل ھو اللہ احد کے آگے یہ الفاظ ہیں وَفِي الْعِشَاءِ سورة الجمعة والمنافقون یعنی جمعرات کو عشاء کی نماز میں سورہ جمعہ اور منافقون پڑھتے تھے ۔

نماز مغرب میں

ــــ جبیر بن مطعم " روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ کو ۔ کہ پڑھتے تھے نماز مغرب میں سورہ طور ۔ (بخاری، مسلم)

ــــ ام فضل کی بیٹی حارثہ رضی اللہ عنہا روایت کرتے ہوئے کہتی ہیں ۔ کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ کو، پڑھتے تھے (نماز) مغرب میں سورہ مرسلات عرفا ۔ (بخاری، مسلم)

ــــ حضرت عائشہ " روایت کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز مغرب پڑھی، سورہ اعراف کے ساتھ (اور) اس سورت کو دونوں رکعتوں میں متفرق پڑھا ۔ (رواہ نسائی)

ضعیف ((صحیح ابن حبان (الاحسان ۳/ ۱۵۸، ۱۵۹ حدیث ۱۸۳۸)) ➤ اس کی سند سعید بن سماک بن حرب کی وجہ سے ضعیف ہے ۔))

صحیح بخاری، ((الاذان: باب الجھر فی المغرب حدیث ۷۶۵))

☆ **صحیح مسلم،** ((الصلاۃ: باب القراءۃ فی الصبح حدیث ۴۶۳)) ۔

صحیح بخاری، ((الاذان: باب القراءۃ فی المغرب حدیث ۷۶۳))

☆ **صحیح مسلم،** ((الصلوۃ: باب القراءۃ فی الصبح حدیث ۴۶۲))

صحیح

☆ **سنن نسائی،** (((۲/ ۱۷۰)، الافتتاح: باب القراءۃ فی المغرب (آلمٓص) حدیث ۹۹۱ ➤ اسے امام نووی نے حسن کہا ہے ۔))

۲۳۹ ـــــ عبداللہ بن عتبہ بن مسعود روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز مغرب میں سورہ حم دخان پڑھی۔(نسائی)

۲۴۰ ـــــ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اِبن ماجہ میں روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز مغرب میں ((قل یا ایھا الکفرون)) اور ((قل ھو اللہ احد)) پڑھتے تھے۔

نماز فجر میں

۲۴۱ ـــــ حضرت جابر بن سمرہؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پڑھتے تھے فجر میں سورہ ق والقرآن المجید۔اور مانند اس کے۔(رواہ مُسلم)

۲۴۲ ـــــ حضرت عبداللہ بن سائبؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھائی ہم کو فجر کی، مکہ میں (بعد فتح ہونے کے) پس شروع کی سورہ مومنون (قد افلح المومنون) یہاں تک کہ ذکر آیا حضرت موسیٰؑ اور ہارونؑ کا۔یا ذکر حضرت عیسیٰؑ کا (تو) حضور ﷺ کو کھانسی در پیش ہوئی، پس رکوع میں چلے گئے۔

(رواہ مُسلم)

---

۲۳۹ صحیح

✿ سنن نسائی، ((۲/۱۶۹))، الافتتاح: باب القراءۃ فی المغرب ب (حم الدخان حدیث۹۸۸))

۲۴۰ ((ضعیف))

✿ اِبن ماجۃ، ((اقامۃ الصلاۃ: باب القراءۃ فی صلاۃ المغرب حدیث ۸۳۲

➤ یہ احمد بن بدیل کی منکر روایت ہے۔))

۲۴۱ صحیح مسلم، ((الصلاۃ: باب القراءۃ فی الصبح حدیث ۴۵۸))

۲۴۲ صحیح مسلم، ((ایضًا)) ح ۴۵۵

Scanned with CamScanner

مطلب یہ ہے کہ حضور ﷺ حضرت موسیٰؑ اور ہارونؑ وغیرہ کے ذکر سے روئے اور کھانسی نے غلبہ کیا۔ اس لئے سورہ کو تمام نہ کر سکے اور رکوع کر لیا۔

۳۲۳ ــــ حضرت عمروؓ بن حریث روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ تحقیق انہوں نے سنا رسول اللہ ﷺ کو پڑھتے تھے نماز فجر میں "واللیل اذا عسعس" (یعنی اذا الشمس کورت) ــــ (رواہ مسلم)

۳۲۴ ــــ حضرت عقبہ بن عامرؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ میں سفر میں رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی کھینچتا تھا۔ حضور ﷺ (سفر میں) نماز صبح کے لئے اترے، تو آپ نے صبح کی نماز "قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس" کے ساتھ پڑھی۔ (احمد، ابوداؤد، نسائی)

۳۲۵ ــــ معاذ بن عبداللہ جہنی کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پڑھی سورہ "اذا زلزلت" نماز صبح میں، دونوں رکعتوں میں۔ (ابوداؤد)

---

۳۲۳ **صحیح مسلم،** ((ایضاً)) ح ۴۵۶

۳۲۴ **صحیح**

✿ **احمد،** (((۱۴۹)))

✿ **سنن نسائی،** (((۲/۱۵۸)) الافتتاح: باب الفضل فی قراءۃ المعوذتین ح ۹۵۲))

✿ **ابوداؤد،** ((قراءۃ القرآن: باب فی المعوذتین حدیث ۱۴۶۲ ➤ اسے ابن خزیمۃ، ابن حبان وغیرہما نے صحیح کہا ہے۔))

۳۲۵ **حسن**

✿ **ابوداؤد،** ((الصلاۃ: باب الرجل یعید سورۃ واحدۃ فی الرکعتین حدیث ۸۱۶ ➤ اسے نووی نے مجموع (۳/۳۸۴) میں صحیح کہا ہے۔))

Scanned with CamScanner

نماز عشاء میں

۲۲۶ ــــ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْعِشَاءِ وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ وَمَا سَمِعْتُ اَحَدًا اَحْسَنَ صَوْتًا مِنْهُ۔ (متفق علیہ)

حضرت براءؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہ پڑھتے عشاء میں "والتین والزیتون" اور میں نے حضور انور ﷺ سے زیادہ خوش آواز کسی کو نہیں سنا۔

۲۲۷ ــــ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے عشاء کی نماز میں سورہ بقرہ پڑھی مقتدیوں میں سے ایک کھیتی باڑی کا کام کرنے والے' دِن کے تھکے ماندے نے لمبی قراء ت کی تاب نہ لا کر سلام پھیر دیا۔ پھر اس نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ حضور! ہم لوگ اونٹ والے ہیں۔ دِن بھر محنت مشقت کرتے ہیں۔ معاذؓ نے نماز عشاء میں سورہ بقرہ شروع کر دی۔ (مجھے دِن کے تھکے ہوئے کو لمبی قراء ت سے ملال ہوا) ــــ ہادی عالم ﷺ نے معاذؓ کی طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا۔ يَا مُعَاذُ اَفَتَّانٌ اَنْتَ 'اے معاذؓ کیا لوگوں کو تو فتنے میں ڈالنے والا ہے' (یعنی لوگوں کو نفرت دلاتا اور فتنہ کھڑا کرتا ہے)۔ اِقْرَأْ' وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا' وَالضُّحٰى' وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى۔ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى۔ (بخاری' مسلم)

---

۲۲۶ صحیح بخاری' ((الاذان: باب القراءة فی العشاء حدیث ۷۶۹))
✿ صحیح مسلم' ((الصلاة: باب القراءة فی العشاء حدیث ۴۶۴))
۲۲۷ صحیح بخاری' ((الاذان: باب من شکا امامه اذا طول حدیث ۷۰۵))
✿ صحیح مسلم' ((الصلاة: باب القراءة فی العشاء حدیث ۴۶۵))

Scanned with CamScanner

ملاحظہ: اس حدیث سے عشاء کی نماز کی قراءت بھی معلوم ہوئی اور ساتھ ہی اس حدیث نے نماز کے اماموں کو بھی متنبہ کر دیا ہے کہ وہ نماز پڑھتے وقت مقتدیوں کا خاص طور پر خیال رکھیں' اور خوب سمجھیں کہ نماز میں مقتدیوں کے حالات کے پیشِ نظر تخفیف کرنی رسول پاک ﷺ کی سُنت ہے۔

ظہر و عصر کی نماز میں

۳۴۸ ــــــ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پڑھتے تھے ظہر میں "واللیل اذا یغشی" اور ایک روایت میں ہے کہ پڑھتے تھے "سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى" اور پڑھتے تھے عصر میں (بھی) مانند اس کے۔ (مُسلم)

۳۴۹ ــــــ اور جابر بن سمرہؓ کی ایک روایت ابو داؤد میں بھی ہے۔۔جس میں حضور انور ﷺ کا ظہر اور عصر میں وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ اور وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ پڑھنا آیا ہے۔

ان آیات کے جواب دینے چاہیں

۳۵۰ ــــــ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

---

۳۴۸ **صحیح مسلم**' ((الصلاۃ: باب القراءۃ فی الصبح حدیث ۴۵۹' ۴۶۰))

۳۴۹ **حسن**

✿ **ابو داؤد**' ((الصلاۃ: باب قدر القراءۃ فی صلاۃ الظہر و العصر حدیث ۸۰۵

➤ اسے ترمذی نے حسن اور ابن حبان نے صحیح کہا ہے۔))

۳۵۰ **ضعیف**

✿ **ابو داؤد**' ((الصلاۃ: باب الدعاء فی الصلاۃ حدیث ۸۸۳ ➤ اسکی سند ابو اسحاق کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔ لیکن امام ابن ابی شیبہ نے صحیح سند کے ساتھ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت کیا کہ انہوں نے جمعہ کی نماز پڑھی۔))

وَسَلَّمَ اِذَا قَرَأَ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى قال سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى ‘ (ابوداؤد)

ترجمہ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب پڑھتے (نماز میں) سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى (اپنے بلند مرتبہ رب کی پاکی بیان کر) تو (تعمیل حکم کرتے ہوئے) فرماتے۔ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى (میں اپنے بلند مرتبہ رب کی پاکی بیان کرتا ہوں)۔

(۳۵۱) — وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ مِنْكُمْ وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ فَانْتَهٰى ‘ اِلٰى اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحَاكِمِيْنَ۔ فَلْيَقُلْ بَلٰى وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ۔ وَمَنْ قَرَأَ لَا اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فانتهى۔ اِلٰى اَلَيْسَ ذَالِكَ بِقَادِرٍ عَلٰى اَنْ يُحْيِيَ الْمَوْتٰى۔ فَلْيَقُلْ بَلٰى۔ وَمَنْ قَرَأَ وَالْمُرْسَلَاتِ فَبَلَغَ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ فَلْيَقُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ (ابوداؤد)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔ جو شخص کہ پڑھے تم میں سے سورہ والتین والزیتون۔ پس پہنچے اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحَاكِمِيْنَ تک (کیا اللہ سب حاکموں کا بڑا حاکم نہیں؟) پس چاہئے کہ کہے بَلٰى

---

(۳۵۱) ضعیف

✿ ابوداؤد‘ ((الصلاۃ: باب مقدار الرکوع والسجود حدیث ۸۸۷ ➤ اس کی سند میں اعرابی مجہول ہے۔))

Scanned with CamScanner

وَاَنَا عَلٰی ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ (ہاں) اور میں اس پر گواہوں سے ہوں)- اور جو شخص پڑھے لَآ اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ پس پہنچے اس آیت تک - اَلَيْسَ ذَالِكَ بِقَادِرٍ عَلٰی اَنْ يُّحْيِيَ الْمَوْتٰی (کیا یہ اللہ مردوں کو زندہ کرنے پر قادر نہیں؟) پس چاہئے کہ (سننے والا) کہے - بلیٰ - (ہاں قادر ہے) - اور جو کوئی پڑھے وَالمرسلات - پس پہنچے اس آیت پر فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ' (اس قرآن) کے بعد کس بات کے ساتھ ایمان لائیں گے؟ پس چاہئے کہ (سننے والا) کہے آمنا باللہ - (ایمان لائے ہم ساتھ اللہ کے)-

(۲۵۲) ــــ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ترمذی شریف میں روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہؓ پر سورہ الرحمن تمام پڑھی اور صحابہ رضی اللہ عنہم خاموش رہے:- حضور ﷺ نے فرمایا - کہ یہ سورت میں نے جنوں پر پڑھی - فَكَانُوْا اَحْسَنَ مَرْدُوْدًا مِنْكُمْ تو وہ تم سے جواب دینے میں اچھے تھے - جب ہر بار میں اس آیت پر پہنچتا تھا - فَبِاَيِّ اٰلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ (اے جن وانس! اپنے پروردگار کی نعمتوں سے کون سی نعمت کو جھٹلاتے ہو؟) تو وہ جواب میں کہتے - لَا بِشَيْءٍ مِنْ نِعَمِكَ رَبَّنَا نُكَذِّبُ فَلَكَ الْحَمْدُ (اے رب ہمارے! تیری نعمتوں میں سے کوئی چیز ہم نہیں جھٹلاتے ' پس سب تعریف تیرے ہی واسطے ہے) - (ترمذی)

نوٹ: (۲۵۳) ــــ حضور انور ﷺ نے صحابہؓ کو توجہ دلائی کہ وہ بھی اس آیت کو سن کر جواب دیا کریں - سورہ غاشیۃ میں حِسَابَهُمْ کے بعد کہیں -

---

(۲۵۲) **ضعیف**

✿ **جامع ترمذی'** ((التفسیر: باب و من سورۃ "الرحمن" ۳۲۹۱) ➤ اسکی سند زہیر بن محمد کی وجہ سے ضعیف ہے ' وفیہ علۃ اخریٰ -))

بقیہ (اگلے صفحہ پر)

(۲۵۳) **حسن**

اَللّٰهُمَّ حَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَسِیْرًا مشکوۃ باب الحساب میں ہے کہ حضور ﷺ اپنی بعض نماز میں اَللّٰهُمَّ حَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَسِیْرًا کہتے تھے۔

رکوع کا شروع

اب آپ قراء ت سے فارغ ہو کر رکوع کریں۔ اور پورا مسنون رکوع یہ ہے کہ:-

(۲۵۴) ۱۔ رکوع میں آتے وقت اللّٰہ اکبر کہہ کر دونوں ہاتھ مونڈھوں (یا کانوں) تک اٹھائیں۔ (مشکوٰۃ باب صفتہ الصلوٰۃ)

(۲۵۵) ۲۔ رکوع میں پیٹھ بالکل سیدھی رکھیں۔ اور سر کو پیٹھ کے برابر، سر نہ تو اونچا ہو اور نہ نیچا۔ اور دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں دونوں گھٹنوں پر رکھیں۔ (بخاری، مسلم)

بقیہ (گذشتہ صفحہ سے)

- **مشکاۃ** ((احوال القیامۃ : باب الحساب والقصاص الخ حدیث ۵۵۶۲))
- **احمد،** (((۴۸/۶)))
- **ابن خزیمہ،** ((جماع ابواب المواضع التی تجوز الصلوۃ علیھا الخ: باب مسألۃ الرب جل وعلا فی الصلاۃ الخ (۳۰/۲، ۳۱) حدیث ۸۴۹ ➤ لیکن سورۃ الغاشیہ کے بعد ان الفاظ کا پڑھنا ثابت نہیں۔))

(۲۵۴) ((دیکھئے نمبر ۲۸۵))

- **مشکاۃ،** ((الصلاۃ: باب صفۃ الصلاۃ حدیث ۷۹۳، ۷۹۵))

(۲۵۵) **صحیح بخاری،** ((الاذان : باب سنۃ الجلوس فی التشھد حدیث ۸۲۸))

- **صحیح مسلم،** ((الصلاۃ: باب الاعتدال فی السجود حدیث ۴۹۸))

Scanned with CamScanner

۲۵۶___۳- ہاتھوں کی انگلیاں گھٹنوں پر کشادہ رکھیں۔(حاکم)

۲۵۷___۴- دونوں ہاتھوں کو کھینچ کر رکھیں' ذرا خم نہ ہو' ہاتھوں کو کروٹوں سے الگ رکھیں' اور گھٹنوں کو مضبوط تھامیں۔(ابوداؤد)

رکوع کی دعائیں

۲۵۸___ ذیل کی دعاؤں میں سے کوئی ایک دس مرتبہ تک پڑھیں۔(نسائی) لیکن تین بار سے کم ہرگز نہ پڑھیں (ترمذی)

....

....

....

....

....

....

---

۲۵۶ **صحیح**

✿ **حاکم** ((۱/۲۲۴) الصلوۃ: باب التأمین ◄ اسے حاکم اور ذہبی دونوں نے مسلم کی شرط پر صحیح کہا ہے اس کے کئی شواہد ہیں۔))

۲۵۷ **صحیح'**

✿ **ابوداؤد'))** ((الصلاۃ: باب افتتاح الصلاۃ حدیث ۷۳۱' ۷۳۴ ◄ اسے ترمذی اور نووی نے صحیح کہا ہے۔))

۲۵۸ **حسن**

✿ **سنن نسائی'** ((۲/۲۲۴)' التطبیق: باب عدد التسبیح فی السجود حدیث ۱۱۳۵ ◄ اسے عراقی نے حسن کہا ہے۔))

پہلی دعا

۳۵۹ ۳۶۰ ـــــ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ. قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلُوْهَا فِيْ رُكُوْعِكُمْ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

ترجمہ عقبہ بن عامرؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ جب یہ آیت اُتری فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ (اپنے بڑے رب کے نام کی پاکی بیان کر) تو فرمایا حضور ﷺ نے ! کرو تم اس آیت کی (تعمیل) اپنے رکوع میں۔" یعنی رکوع میں پڑھو یہ دعا:

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ

"پاک ہے رب میرا بڑا"

---

۳۵۹ **ضعیف**

✿ **جامع ترمذی** ((الصلاۃ: باب ماجاء فی التسبیح فی الرکوع والسجود ح ۲۶۱ ◄ ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث متصل الاسناد نہیں۔ عون بن عبداللہ کی عبداللہ بن مسعود سے ملاقات ثابت نہیں اور راسحاق بن یزید ہذلی مجہول ہے۔))

۳۶۰ **صحیح**

✿ **ابوداؤد** ((الصلاۃ: باب ما یقول الرجل فی رکوعہ وسجودہ حدیث ۸۶۹))

✿ **سنن ابن ماجۃ** ((اقامۃ الصلاۃ: باب التسبیح فی الرکوع والسجود حدیث ۸۸۷ ◄ اسے ابن خزیمہ، ابن حبان، حاکم اور ذہبی نے صحیح کہا ہے۔))

Scanned with CamScanner

دوسری دعاء

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ اَنْ يَقُوْلَ فِيْ رُكُوْعِهٖ وَ سُجُوْدِهٖ۔

ترجمہ "حضرت عائشہؓ روایت کرتے ہوئے کہتی ہیں۔ کہ نبی ﷺ اپنے رکوع میں اکثر کہتے تھے۔" (یہ دعا)۔

(۲۶۱) سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ (بخاری، مسلم)

"پاک ہے تو' یاالٰہی اے پروردگار ہمارے' اور پاکی بیان کرتے ہیں ہم' ساتھ تعریف کے' یاالٰہی بخش مجھ کو"

تیسری دعاء

وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ۔

ترجمہ حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں۔ کہ نبی اکرم ﷺ اپنے رکوع اور سجدے میں کہتے تھے (یہ دعا):۔

---

(۲۶۱) صحیح بخاری' ((الاذان: باب الدعاء فی الرکوع حدیث ۷۹۴))

٭ صحیح مسلم' ((الصلاۃ: باب مایقال فی الرکوع والسجود حدیث ۴۸۴))

Scanned with CamScanner

سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوْحِ (صحیح مسلم)

بہت پاک ہے نہایت پاک ہے پروردگار فرشتوں کا اور روح (جبریلؑ) کا۔

چوتھی دعاء

حضرت عوف بن مالکؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے رکوع میں کہتے تھے' (یہ دعا):۔

سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظْمَةِ (بخاری' مسلم)

قہر اور بادشاہی اور بڑائی اور بزرگی کا صاحب پاک ہے۔

صحیح مسلم' ((الصلوٰۃ: باب مایقال فی الرکوع والسجود حدیث ۴۸۷))

صحیح ((← یہ حدیث صحیح بخاری و مسلم میں نہیں بلکہ ابو داؤد' الصلاۃ: باب ما یقال الرجل فی رکوعہ الخ حدیث ۸۷۳ میں ہے۔))

﴿پانچویں دعاء﴾

(٣٦٤)۔۔۔ رَكَعَ لَكَ سَوَادِىْ وَ خَيَالِىْ وَ اٰمَنَ بِكَ فُؤَادِىْ اَبُوْءُ بِنِعْمَتِكَ عَلَىَّ هٰذِهٖ يَدَاىَ وَ مَا جَنَيْتُ عَلٰى نَفْسِىْ ۝ (حصن حصین)

جھک گیا تیرے آگے' ظاہر میرا' اور باطن میرا' اور ایمان لے آیا تجھ پر دل میرا' اقرار کرتا ہوں تیری نعمتوں کا' جو مجھ پر ہیں۔ یہ ہیں (تیرے حضور) ہاتھ میرے' اور جو میں نے اپنی جان پر گناہ کیا۔

﴿چھٹی دعاء﴾

(٣٦٥)۔۔۔ اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ

---

(٣٦٤) حصن حصین' (((ص ١٧٢) مترجم حبیب الرحمٰن صدیقی ناشر کلام کمپنی کراچی۔))

(٣٦٥) صحیح مسلم' ((صلاۃ المسافرین: باب الدعاء فی صلاۃ اللیل و قیامہ حدیث ١٧٧١))

اَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَمُخِّيْ وَعَظْمِيْ وَعَصَبِيْ (مسلم)

یا الٰہی جھک گیا میں تیرے آگے' اور ایمان لے آیا میں تجھ پر اور فرمانبردار ہوا میں تیرا' عاجز ہو گیا تیرے آگے کان میرا اور آنکھ میری اور مغز میرا اور ہڈی میری اور پٹھے میرے۔"

ملاحظہ: ان دعاؤں میں سے جونسی چاہیں۔ رکوع میں مزے لے لے کر پڑھیں' فرط محبت سے اپنے پیارے اللہ کے ساتھ باتیں کریں۔ یہ دعائیں اللہ تعالیٰ کے رسول پاک ﷺ نے بتائی ہیں۔ چھ مختلف رنگ' مہک کے پھول ہیں۔ جن کی عنبر فشانی فردوس ایمان کی بہار ہے۔ پس جونسا پھول چاہیں چن لیں۔

رکوع سے متعلق ضروری ہدایات:

ابو مسعود انصاری' روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

(۲۶۶) لَا تُجْزِئُ صَلٰوةُ الرَّجُلِ حَتّٰى يُقِيْمَ

---

(۲۶۶) صحیح'

* ابوداؤد' ((الصلاۃ: باب صلوۃ من لا یقیم صلبہ فی الرکوع والسجود حدیث ۸۵۵))
* جامع ترمذی' ((الصلاۃ: باب من لا یقیم صلبہ فی الرکوع والسجود حدیث ۲۶۵))
* سنن نسائی' (((۲/۱۸۳) سنن ابن ماجۃ (۸۷۰)' دارمی (۱/۳۰۴) ←ا

ابن خزیمہ' ترمذی اور ابن حبان وغیرھم نے صحیح کہا ہے۔))

ظَهْرَهُ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ (ابوداؤد' ترمذی' نسائی' اِبن ماجہ' دارمی)

ترجمہ "نہیں کفایت کرتی (نہیں قبول ہوتی) نماز آدمی کی' یہاں تک کہ سیدھی کرے پیٹھ اپنی رکوع میں اور سجدے میں۔"

بھائیو اور بہنو! توجہ سے سنو! رکوع میں اتنا ٹھہرنا کہ تمام اعضاء اور جوڑ اپنے مواضع اور ٹھکانوں پر آجائیں' فرض ہے۔ پیٹھ بالکل سیدھی کردو۔ سر نہ اُونچا ہو نہ نیچے ہو۔ بلکہ سر اور پیٹھ دونوں برابر ہوں' بڑے اطمینان سے تسبیحات پڑھو۔ جس طرح قومے' جلسے اور سجدے میں طمانیت فرض ہے۔ اسی طرح رکوع میں بھی فرض ہے۔ اور فرض کے ترک سے نماز نہیں ہوتی۔ اس لئے ارکان نماز کو بڑی توجہ' اور اطمینان سے پورا کرنا چاہئے۔

مزید تاکید: کے لئے ایک اور حدیث سنیں۔ حضرت نعمانؓ بن مرہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہؓ سے پوچھا! کہ شرابی' زانی' اور چور کے متعلق تمہارا کیا گمان ہے؟ (یعنی ان کا گناہ کتنا ہے؟) صحابہؓ نے کہا کہ اللہ بہتر جانتا ہے۔ اور (اللہ کے بتانے سے) اس کا رسول ﷺ۔

(۱) حضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ گناہ کبیرہ ہے۔ اور ان میں سزا بہت ہے۔ اور سنو (کان کھول کر) بہت بری چوری' چوری اس آدمی کی ہے۔ جو اپنی نماز میں چوری کرتا ہے' کہا صحابہؓ نے۔ کس طرح؟ فرمایا حضور ﷺ نے لَا يُتِمُّ رُكُوْعَهَا وَلَا سُجُوْدَهَا۔ جو نہ پورا کرے رکوع نماز کا۔ اور نہ سجدہ نماز کا۔" (مالک' دارمی)

ناظرین کرام: ہوش سے نماز پڑھا کریں۔ غور فرمائیں کہ اللہ کے رسول پاک ﷺ فرما رہے ہیں۔ کہ نماز کا رکوع

---

(۱) صحیح'

✿ مالک' (((۱/۱۶۷)) 'باب العمل فی جامع الصلاۃ ➤ (یہ حدیث دارمی میں نہیں ہے)) اس کے متعدد شواہد ہیں اور اسے حاکم اور ذہبی نے صحیح کہا ہے۔))

اور سجدہ اطمینان اور آرام سے پورا نہ کرنا۔ شراب نوشی' زنا اور چوری سے بد تر ہے۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ کس قدر خوف کا مقام ہے۔ آہ! ہماری نمازوں غیر مسنون نمازوں کا کیا حشر ہو گا؟ ——— پیارے بھائیو اور بہنو! نماز کو تکبیر اولیٰ سے لے کر سلام پھیرنے تک سلیقے سے پڑھا کرنا مسنون طریقے سے ادا کرنا۔

قومے کا عروج:

٣٦٨ ——— آپ رکوع کے مقام عظیم میں پہنچ کر ملکوتی تسبیحات کے پھول بارگاہ لم یزل کے حضور پیش کر چکے ہیں۔ اب قومے کا عروج حاصل کریں۔ اس طرح کہ رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے رفع الیدین کرتے ہوئے سیدھے کھڑے ہو جائیں۔ (بخاری' مُسلم) مطلب

اگر آپ امام ہیں تو رکوع سے قومہ میں جاتے وقت یہ پڑھیں:

٣٦٩ ——— **سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ** (بخاری)

اللہ نے سن لیا' واسطے اس کے کہ تعریف کی اس کی۔

مطلب: بعض لوگ رکوع کے بعد ہاتھ باندھ لیتے ہیں اور بہت سے لوگ رکوع کے بعد ہاتھ چھوڑ کر نماز پڑھتے ہیں۔ دونوں گروہوں کا استدلال بعض احادیث کے عمومات پر ہے۔ اس مسئلہ میں راجح۔ یہی ہے کہ یہ مسئلہ اجتہادی ہے اور دونوں طرح عمل جائز ہے جیسا کہ امام احمد بن حنبل نے صراحت فرمادی ہے دیکھئے مسائل صالحین احمد بن حنبل ج ٢ ص ٤٠٥ مسئلہ نمبر ٧٧٦ وغیرہ۔

---

٣٦٨ ((دیکھئے نمبر ٢٨٥))

٣٦٩ **صحیح بخاری**' ((الاذان: باب فضل "اللھم ربنا لک الحمد" حدیث ٧٩٦))

✿ **صحیح مسلم**' ((الصلاۃ: باب ما یقول اذا رفع رأسه من الرکوع حدیث ٤٧٦))_

مقتدی یہ کہیں

(٣٧٠) ـــ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ

اے رب ہمارے اور تیرے ہی واسطے تعریف ہے۔ تعریف بہت پاک (شرک وریا سے) برکت کی گئی اس میں۔ (بخاری)

بشارت

(٣٧١) ـــ حضرت رفاعہ بن رافعؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے تھے' جب حضور ﷺ نے رکوع سے سر اٹھایا۔ تو فرمایا۔ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ پس کہا ایک شخص نے کہ تھا پیچھے آپ کے (مقتدی) رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ پھر جب حضور ﷺ نماز سے فارغ ہوئے۔ تو فرمایا۔ کون تھا بولنے والا اب؟ (یعنی کس نے یہ کلمے پڑھے ہیں' کہا ایک شخص نے (مقتدیوں سے) حضور ﷺ! میں تھا! آپؐ نے فرمایا۔ دیکھے میں نے چند اور تیس فرشتے' جلدی کرتے تھے۔ کہ ان کلموں کا ثواب کون پہلے لکھے۔ (بخاری)

(٣٧٢) ـــ پیارے بھائیو اور بہنو! ہر شخص دُنیا میں نفع کا سودا چاہتا ہے اگرچہ حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت سے صحیح بخاری میں یہ بھی ہے' کہ جب امام سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے تو مقتدی اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہیں۔ لیکن اگر آپ اس کے ساتھ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ بھی پڑھ لیں۔ اور آپ کے یہ

---

(٣٧٠) صحیح بخاری' ((الاذان: باب ١٢٦ حدیث ٧٩٩))

(٣٧١) حوالہ مذکورہ

(٣٧٢) ((دیکھئے نمبر ٣٦٩))

Scanned with CamScanner

کلمات پڑھنے پر کچھ اوپر تیس فرشتے ثواب لکھنے کو دوڑیں۔ بتایئے! آپ کو اور کیا چاہیئے؟ کیا آپ یہ منافع کا سودا ہاتھ سے جانے دیں گے؟

قومے کی دوسری دعاء

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ رکوع سے پیٹھ اُٹھاتے' تو (یہ) فرماتے (یعنی قومہ میں یہ دعاء پڑھتے):-

۲۳ — سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ مِلْاَ السَّمٰوٰتِ وَ مِلْاَ الْاَرْضِ وَمِلْاَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ

(رواہ مسلم)

اللہ نے سن لیا واسطے اس کے کہ تعریف کی اس کی' اے اللہ ہمارے' تیرے ہی لئے ہے تعریف آسمانوں بھر' اور زمین بھر اور بقدر بھرنے اس چیز کے کہ چاہے تو بعد اس کے۔

ملاحظہ: اگر آپ امام ہوں' تو اس دعاء کے الفاظ کے ساتھ قومے میں اللہ ذوالجلال کی تعریف کریں۔ اور اگر اکیلے نماز پڑھ رہے ہوں۔ فرض' سنن' نوافل (تہجد) کی نیت سے قدوس لازوال کے حضور حاضر ہوں۔ تو رقت قلب' تر آنکھوں' اور فرط محبت سے قومے کی منزل میں اس دعاء سے اپنے مالک کو راضی کریں۔ حضور انور ﷺ کی زبان پاک سے نکلے ہوئے الفاظ سے اپنی زبان

---

۲۳ صحیح مسلم' ((الصلاۃ : باب ما یقول اذا رفع رأسه من الرّکوع حدیث ۴۷۶))

کو شرف مکالمہ بخشیں۔

قومے کی تیسری مبارک دعاء

رب العزت کی بارگاہ کی حاضری کے مدارج ہیں۔ ان میں سے قومہ بھی ایک درجہ ہے 'منزل ہے 'اس منزل پر پہنچ کر ہادی عالم ﷺ نے ہم کو اللہ کے ساتھ مکالمہ کرنے کیلئے موزوں جملے 'خوبصورت الفاظ 'اور اعلیٰ معانی بتائے ہیں تاکہ ہم اپنی فرصت اللہ کی الفت 'اور دیگر حالات کے پیش نظر جونسا جملہ یا دعاء چاہیں 'قومے کی منزل میں حاضر ہو کر اللہ کے حضور پیش کریں اسی سلسلے میں قومہ کے اندر کھڑا ہو کر اللہ کو بہت بہت راضی کرنے کے لئے رسول پاک ﷺ نے ہمیں ایک نہایت حسین اور پیاری دعاء سکھائی ہے۔ اور قومے میں حضور ﷺ خود بھی اس دعاء کے ساتھ اللہ کو راضی کیا کرتے تھے۔ چنانچہ ابو سعید خدریؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ جب رسول ﷺ اپنا سر رکوع سے اٹھاتے تھے 'تو (یہ) کہتے (یعنی یہ دعاء قومے میں پڑھتے):-

(حدیث) — اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْاَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْاَ الْاَرْضِ وَمِلْاَ مَا شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ اَھْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ اَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَ كُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ۔ اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ

(حدیث) صحیح مسلم ' ((حوالہ سابقہ حدیث ۴۷۷))

Scanned with CamScanner

لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔

(رواہ مسلم)

اے اللہ ہمارے' اے پروردگار ہمارے واسطے تیرے ہے تعریف آسمانوں اور زمین بھر اور بقدر بھرنے اس چیز کے کہ چاہے تو کسی چیز سے پیچھے آسمانوں اور زمین کے 'اے لائق تعریف اور بندگی کے لائق تر اس چیز کے کہ کہا بندے نے' اور ہم سب تیرے ہی بندے ہیں' یا الٰہی نہیں کوئی روکنے والا اس چیز کو کہ دی تو نے اور نہیں کوئی دینے والا اس چیز کو کہ روک دی تو نے اور نہیں نفع دیتی دولت مند کو عذاب تیرے سے دولتمندی۔

اللہ کی توفیق: سے جس عورت یا مرد کو یہ دعاء قومہ میں پڑھنی نصیب ہو۔ وہ اللہ کا جتنا بھی شکر کرے تھوڑا ہے' زہے نصیب!

جسے اللہ قومے کی طمانیت میں اپنے رسول پاک ﷺ کی زبان سے نکلے ہوئے الفاظ کے ساتھ مناجات کی توفیق دے۔

تنبیہہ: بہت سے لوگوں کو قومے کا پتہ نہیں کہ وہ کیا ہوتا ہے۔ واضح ہو کہ رکوع کے بعد اطمینان سے سیدھے کھڑے ہونے کو قومہ کہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ رکوع سے سر اٹھا کر سیدھے کھڑے ہو کر بڑے اطمینان سے قومے کی دعاء پڑھتے تھے۔

(۷۵) ــــ حضرت انسؓ کی ایک روایت مسلم شریف میں ہے۔ اِذَا قَالَ

(۷۵) صحیح مسلم' ((الصلاۃ : باب اعتدال ارکان الصلاۃ و تخفیفها حدیث ۴۷۳))

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ قَامَ حَتّٰى نَقُوْلَ قَدْ اَوْهَمَ ثُمَّ يَسْجُدُ جب نبی ﷺ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہتے۔ (تو پھر قومہ میں) کھڑے رہتے۔ یہاں تک کہ ہم کہتے کہ ترک کی وہ رکعت پھر سجدہ کرتے۔

اس سے معلوم ہوا۔ کہ حضور ﷺ قومہ میں خوب اطمینان فرماتے۔ لیکن وہ لوگ جو رکوع سے سر اٹھاتے ہی جھٹ سجدے میں چلے جاتے ہیں۔ ان کو خوب سمجھ لینا چاہئے کہ وہ قومہ کے تارک ہیں۔ اور چونکہ قومہ فرض ہے اس لئے قومے کے ترک سے نماز نہیں ہوتی۔ آپ اس کتاب کے "پیش رس" میں حدیث پڑھ چکے ہیں۔ کہ ایک شخص نے تین یا چار بار نماز پڑھی۔ تو حضور ﷺ نے ہر بار اسے فرمایا ــــ

ــــ اِرْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ (بخاری، مسلم)

ترجمہ "پھر جا، پس نماز پڑھ، پس تو نے نہیں نماز پڑھی۔"

اس پر اس شخص نے عرض کیا کہ حضور ﷺ! سکھائیں مجھے نماز! پھر حضور ﷺ نے اس کو اس کی نماز کے وہ بڑے اغلاط بتائے۔ جن کے سبب اس کی نماز ہوتی ہی نہیں تھی۔ یعنی رکوع اور سجدہ، قومہ اور جلسہ، پورے اطمینان اور چین سے بجا لانے کا حکم فرمایا۔ معلوم ہوا کہ وہ نمازی اپنی نماز میں ان ارکان اربعہ کو طمانیت سے ادا نہیں کرتا تھا۔ اس لئے حضور ﷺ نے اس کی نماز کو باطل قرار دیا۔

رسول اللہ ﷺ کی نماز کے ارکان اربعہ

ــــ وَعَنِ الْبَرَاءِ كَانَ رُكُوْعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

((دیکھئے ص ۳۴ نمبر ۱))

صحیح بخاری، ((الاذان: باب حد اتمام الرکوع والاعتدال فیه ح ۷۹۲))

صحیح مسلم، ((الصلاۃ: باب اعتدال ارکان الصلاۃ وتخفیفها فی تمام حدیث ۴۷۱))

Scanned with CamScanner

وَسَلَّمَ وَسُجُوْدُهٗ وَ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ وَاِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ مَا خَلاَ الْقِيَامَ وَالْقُعُوْدَ قَرِيْبًا مِّنَ السَّوَاءِ ـــــ

ترجمہ حضرت براءؓ سے روایت ہے۔ کہ تھا رسول اللہ ﷺ کا رکوع، اور سجدہ ان کا، اور بیٹھنا ان کا درمیان دو سجدوں کے (یعنی جلسہ) اور جس وقت کہ اٹھتے رکوع سے (قومہ)، سوائے کھڑے رہنے اور بیٹھنے کے۔ (یعنی یہ چاروں چیزیں رکوع، سجدہ، جلسہ، قومہ) قریباً برابر ہوتی تھیں۔

(بخاری، مُسلم)

حضرات! غور فرمایا آپ نے، کہ رسول اللہ ﷺ جتنی دیر رکوع، اور سجدے میں ٹھیرتے تھے۔ قریباً اتنا وقت ہی قومہ اور جلسہ میں گزارتے۔ لیکن افسوس! رکوع اور سجدے کے سوا قومے اور جلسے کا عام نمازیوں کو پتہ ہی نہیں ہے، حالانکہ جس قدر رکوع، اور سجدہ، نماز کے لئے لازمی ہیں۔ اسی قدر قومہ اور جلسہ بھی ضروری ہیں۔ اس لئے ہم اپنے پیارے ناظرین کی خدمت میں تاکیداً عرض کرتے ہیں۔ کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے حکم اور سُنت کے مطابق رکوع کے بعد سیدھے کھڑے ہو کر اِطمینان سے قومے کی دعاء پڑھ کر پھر سجدے میں جایا کریں۔ چونکہ نمازیوں کی اکثریت قومے سے غافل ہے۔ اس لئے ہم ایک بار پھر اپنے بھائیوں، اور بہنوں کی خدمت میں تاکید مزید کرتے ہیں۔ کہ وہ نماز میں قومے کو ـــــ پھر سنیں ـــــ قومے کو، جو نماز میں فرض ہے۔ ہرگز نہ بھولیں ـــــ پھر نہ بھولیں۔

مسئلہ رفع الیدین

اس سے پہلے آپ ابو حمید ساعدیؓ کی حدیث میں پڑھ چکے ہیں۔ کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے دس صحابیوں میں حضور انور ﷺ کی نماز بیان کی۔ اور نماز بیان کرتے ہوئے ابو حمید ساعدیؓ نے کہا کہ:۔

Scanned with CamScanner

(۲۴۸) ــــــ رسول اللہ ﷺ شروع میں تکبیر (اولیٰ) کہتے ہوئے دونوں ہاتھ اٹھاتے تھے۔ پھر رکوع میں جاتے وقت تکبیر کہتے۔ اور دونوں ہاتھ اٹھاتے تھے۔ پھر رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہتے۔ اور دونوں ہاتھ اٹھاتے تھے۔ پھر جب کھڑے ہوتے دو رکعت پڑھ کر بعد تشہد کے، تو اللہ اکبر کہتے ہوئے دونوں ہاتھ اٹھاتے تھے۔ (ابوداؤد، دارمی، ترمذی، اِبن ماجہ)

جب ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی نماز بیان کر چکے تو دس صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا صَدَقْتَ هٰكَذَا كَانَ يُصَلِّيْ تو نے سچ کہا، اسی طرح حضور ﷺ نماز پڑھتے تھے۔" پس صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت اس حدیث کی رو سے اس بات پر گواہ ہے کہ حضور انور ﷺ چار بار رفع الیدین کرتے تھے۔ تکبیر اولیٰ کے وقت رکوع جاتے ہوئے۔ رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے اور تشہد پڑھ کر اٹھتے وقت۔ معلوم ہوا کہ رفع الیدین کرنا رسول اللہ ﷺ کی سُنت برحق ہے۔ ؁۱۱۵

رفع الیدین سے چڑ

بعض لوگ جو خود تو اس سُنت پر عامل نہیں ہیں۔ لیکن وہ رفع یدین کے فعل رسول ﷺ کو نفرت اور حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ ہم ان کی خدمت میں بڑے اخلاص سے گزارش کرتے ہیں کہ جس طرح ہر مسلمان کے نزدیک حضور سید البشر ﷺ جان، مال، اولاد، اور دُنیا و مافیہا سے زیادہ پیارے ہیں، اسی طرح آپ کا ہر قول اور فعل بھی ہر مسلمان کو آپ کی ذات کی طرح محبوب اور پیارا ہونا چاہیے۔ شروع میں تو ہر شخص رفع یدین کرتا ہی ہے۔ لیکن یہی فعل نبی کریم ﷺ کی سُنت جان کر باقی تین جگہوں میں کرنے پر نفرت یا چڑ کیوں؟

؁۱۱۵ بلکہ رکوع سے پہلے اور بعد والا رفع یدین متواتر ہے، دیکھئے امام سیوطی کی "قطف الازھار المتناثرۃ فی الاخبار المتواترۃ" ص۹۵ ح نمبر۳۳ الزبیدی کی "لقط اللآلی المتناثرۃ فی الاحادیث المتواترۃ" ص۲۰۷ ح۶۲، الکتانی کی "نظم المتناثر من الحدیث المتواتر" ص۹۶ ح۶۷ و کتب اصول الحدیث، وغیرہ۔

---

(۱۰۶) ((دیکھئے ص۱۸۳، نمبر۱))

رفع الیدین رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے

رفع الیدین سے جو محروم ہیں وہ ہیں ہی۔ لیکن جو لوگ اپنی نماز کو رفع الیدین کی سنت کے زیور سے زیادہ خوبصورت' زیادہ حسین' اور زیادہ پیاری بنانا چاہتے ہیں۔ رفع یدین نہ کرنے والے انہیں کیوں روکتے ہیں؟ رفع الیدین کے متعلق ہم رسول اللہ ﷺ کی احادیث پاک اور بزرگان دین کی تائید یہاں بیان کرتے ہیں' تاکہ مسلمان بھائی اور بہنیں اس سنت پاک پر شوق سے عمل کریں۔ اور رتنافر برتنے والے اصحاب آئندہ اس سنت رسول کو محبت بھری نظر سے دیکھا کریں۔ کیونکہ فعل رسول ﷺ سے محبت کرنا خود حضور انور ﷺ سے محبت کرنا ہے اب آپ احادیث پاک ملاحظہ فرمائیں۔

(۷۹) —— وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ اِذَا فَتَتَحَ الصَّلٰوةَ وَاِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوْعِ وَاِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ رَفَعَهُمَا كَذَالِكَ

(متفق علیہ)

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ ﷺ اپنے ہاتھ اٹھاتے تھے برابر مونڈھوں کے' جب کہ شروع کرتے نماز' اور جب تکبیر کہتے واسطے رکوع کے' اور جس وقت اٹھاتے سر اپنا رکوع سے' اٹھاتے دونوں ہاتھ اسی طرح سے (یعنی جس طرح نماز کے

---

(۷۹) **صحیح بخاری'** ((الاذان: باب رفع الیدین فی التکبیرۃ الاولی مع الافتتاح ۱۲/ حدیث ۷۳۵))

✿ **صحیح مسلم'** ((الصلاۃ: باب استحباب رفع الیدین حذو المنکبین الخ حدیث ۳۹۰))

٣٨٠ ـــــ وَعَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ كَبَّرَ وَ رَفَعَ يَدَيْهِ وَ اِذَا رَكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَفَعَ يَدَيْهِ وَاِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ وَ رَفَعَ ذَالِكَ ابْنُ عُمَرَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (رواہ البخاری)

ترجمہ روایت ہے نافعؒ سے۔کہ تحقیق ابن عمرؓ جب داخل ہوتے تھے نماز میں، تکبیر کہتے تھے۔اور اٹھاتے دونوں ہاتھ اپنے، اور جب رکوع کرتے اٹھاتے دونوں ہاتھ اپنے، اور جب کہتے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ، اٹھاتے دونوں ہاتھ اپنے، اور جب اُٹھتے دو رکعتوں سے اٹھاتے دونوں ہاتھ اپنے، اور مرفوع کیا اس (فعل) کو ابن عمرؓ نے رسول اللہ ﷺ تک۔(یعنی روایت کیا۔کہ حضور ﷺ نے اسی طرح کیا)۔

(بخاری شریف)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نماز میں چاروں جگہ، رفع یدین کر کے اس فعل کو حضور انور ﷺ تک مرفوع کیا۔یعنی کہا کہ حضور پر نور ﷺ نے بھی چاروں جگہ رفع یدین کیا تھا۔

٣٨١ ـــــ ابوداؤد باب رفع الیدین میں حضرت وائل بن حجرؓ سے روایت

---

٣٨٠ **صحیح بخاری**، ((الاذان : باب رفع اليدين اذا قام من الركعتين ح ٧٣٩))

٣٨١ **ابوداؤد**، الصلاة:باب رفع اليدين فى الصلوة حديث٧٢٦))
التلخيص الحبير، ((١/٢١٨))زادالمعاد٢/٢١٩)

شروع میں اٹھاتے تھے)۔ (بخاری، مسلم)

ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی نماز کو دیکھا کہ آپ کس طرح پڑھتے ہیں؟ حضور ﷺ قبلہ رخ کھڑے ہوئے۔ تکبیر کہی۔ اور دونوں ہاتھ اٹھائے پھر آپ ﷺ نے رکوع کا ارادہ کرتے وقت بھی دونوں ہاتھ اٹھائے، جب آپ ﷺ نے رکوع سے سر مبارک اٹھایا۔ تو اسی طرح دونوں ہاتھ اٹھائے (ابوداؤد)

رسول اللہ ﷺ وفات تک رفع الیدین کرتے رہے۔

۳۸۲ — عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ رَفَعَ يَدَيْهِ وَاِذَا رَكَعَ وَاِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ وَكَانَ لَا يَفْعَلُ ذَالِكَ فِي السُّجُوْدِ. فَمَا زَالَتْ تِلْكَ صَلٰوتُهٗ حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ تَعَالٰى۔ (تلخیص الحبیر للعسقلانی)

رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے۔ تو رفع الیدین کرتے، اور جب رکوع کرتے اور جب اٹھاتے سر اپنا رکوع سے، اور سجدوں میں رفع الیدین نہ کرتے۔ اللہ تعالیٰ سے ملتے دم تک آپ ﷺ کی نماز اسی طرح رہی۔ (یعنی وفات تک حضور ﷺ رکوع میں جاتے، اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کرتے رہے)۔ کلہ

کلہ التلخیص الحبیر والی اس روایت میں دو راوی: عصمہ بن محمد اور عبدالرحمن بن قریش سخت مجروح ہیں لیکن اس کے بہت سے صحیح شواہد موجود ہیں۔ اصول حدیث کا یہ متفقہ مسئلہ ہے کہ جو روایت

بقیہ (اگلے صفحہ پر)

---

۳۸۲ — التلخیص الحبیر (۱/۲۱۸)

زاد المعاد (۲/۲۱۹)

بقیہ (گذشتہ صفحہ سے)

شواہد کے ساتھ صحیح ثابت ہو جائے اسے صحیح ہی تسلیم کیا جاتا ہے۔

شاہد نمبرا المعجم لابن لاعرابی میں ایک روایت کا خلاصہ یہ ہے کہ جناب ابو ہریرہؓ نے رسول اللہ ﷺ کی نماز پڑھ کر بتائی جس میں رکوع سے پہلے کا رفع یدین مذکور ہے اور آخر میں اللہ کی قسم اٹھا کر کہا کہ رسول اللہ ﷺ کی یہی نماز تھی حتی کہ آپ اس دُنیا سے تشریف لے گئے (ج ا ص ۲۲۶ ح ۱۴۳۲)

اس کے تمام راوی ثقہ وصدوق ہیں سوائے محمد بن عصمہ 'الرملی القاضی کے 'اس کے حالات مجھے نہیں ملے۔ لہٰذا میرے نزدیک یہ راوی مستور ہے۔ مستور کی روایت امام ابو حنیفہؒ وغیرہ کے نزدیک مقبول ہوتی ہے حاشیہ شرح نخبتہ الفکر ص ۱۰۰ وعام کتب اصول حدیث 'لیکن راجح یہی ہے کہ متابعت کے ساتھ ہی اسے قبول کیا جا سکتا ہے۔ مسند الشامیین للطبرانی (ج ۲ ص ۳۵ ح ۸۶۸) میں اس کا ایک مختصر شاہد ہے جس میں محمد بن عصمہ نہیں۔ لہٰذا ابن لااعرابی والی سند حسن لغیرہ ہے۔

شاہد نمبر۲ حضرت ابو ہریرہؓ سے رفع یدین باسند صحیح ثابت ہے (ابو داؤد مع عون المعبود ج ا ص ۲۶۹ ح ۷۳۷ ومع بذل المجہود ج ۴ ص ۴۵۵ '۴۵۹) اسے امام ابن خزیمہ اور حافظ ابن حجر نے صحیح کہا ہے۔ اس کے متعدد شواہد بھی موجود ہیں۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے یہ ثابت ہے کہ آپ اپنی نماز کو رسول اللہ ﷺ کے مشابہ قرار دیتے تھے اور فرماتے تھے کہ: "ما زالت هذه صلاته حتى فارق الدنيا" آپؐ کی یہی نماز تھی حتی کہ اس دُنیا سے تشریف لے گئے۔ (نسائی شریف ج ا ص ۱۷۳) واصلہ فی صحیح البخاری وغیرہ ' راجع الفتح ۲/ ۲۶۹ '۲۷۲ '۲۹۰)۔

شاہد نمبر۳ مالک بن الحویرث رضی اللہ عنہ غزوہ تبوک (اوائل جولائی ۶۳۰ء بمطابق ۹ ہجری کما فی فتح الباری) کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے (بحوالہ ابن سعد) آپ رسول اللہ ﷺ سے رکوع سے پہلے اور بعد والا رفع یدین بیان کرتے ہیں (متفق علیہ) اور اس پر آپ کا عمل بھی تھا (ایضاً) ۹ ہجری کے بعد ترک رفع یدین کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔

شاہد نمبر۴: وائل بن حجر رضی اللہ عنہ ۹ ہجری میں مدینہ طیبہ تشریف لائے (عمدۃ الباری ج ۵ ص ۲۷۴) آپ نے رفع یدین کا مشاہدہ کیا۔ اگلے سال (۱۰ ہجری) کو دوبارہ تشریف لائے (ابو داؤد وغیرہ) اور اسی رفع یدین کا مشاہدہ کیا۔

مشاہدہ نمبر۵: رسول اللہ ﷺ سے ساری زندگی میں ایک دن بھی کسی ایک نماز یا کسی ایک رکعت میں ترک رفع یدین ثابت نہیں ہے۔

ان شواہد کی روشنی میں التلخیص الحبیر والی روایت کا متن بالکل صحیح ہے۔

شاہ ولی اللہؒ دہلوی کا فتوی

۳۸۳ ـــــ فَإِذَا اَرَادَ اَنْ يَرْكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ اَوْ اُذُنَيْهِ وَ كَذَالِكَ اِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ وَالَّذِيْ يَرْفَعُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّنْ لَّا يَرْفَعُ فَاِنَّ اَحَادِيْثَ الرَّفْعِ اَكْثَرُ وَ اَثْبَتُ-

(حجتہ اللہ البالغہ، جلد ۲)

ترجمہ "حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں - کہ جب رکوع کرنے کا ارادہ کرے تو رفع الیدین کرے - اور جب رکوع سے سر اٹھائے - اس وقت بھی رفع الیدین کرے - میں رفع الیدین کرنے والوں کو نہ کرنے والوں سے اچھا سمجھتا ہوں - کیونکہ رفع الیدین کرنے کی حدیثیں بہت زیادہ ہیں - اور بہت صحیح ہیں - (حجتہ اللہ البالغہ جلد ۲)

مولانا عبدالحیؒ حنفی کا فتوی

۳۸۴ ـــــ ان ثبوته عن النبی صلی الله علیه وسلم اکثر وارجح و اما دعوی نسخه ---- فلیست بمبرهن علیها بما یشفی العلیل و یروی الغلیل-

یعنی حضور ﷺ سے رفع الیدین کرنے کا بہت کافی اور نہایت عمدہ ثبوت ہے - جو لوگ کہتے ہیں کہ رفع الیدین منسوخ ہے، ان کا قول بے دلیل ہے - (تعلیق الممجد)

---

۳۸۳ ((حجتہ اللہ البالغہ جلد دوم (عربی)، (ص ۱۰)))

۳۸۴ ((التعلیق الممجد صفحہ ۹۱))

Scanned with CamScanner

درمختار کا فتویٰ

٣٨٥ ــــ فلا تفسد برفع يديه فى تكبيرات الزوائد على المذهب وما روىٰ عن الفساد فشاذ۔

(درمختار جلد اوّل)

حنفی مذہب کی نہایت معتبر کتاب درمختار میں ہے کہ جس نے کہا کہ رفع الیدین سے نماز میں نقصان آتا ہے۔ اس کا قول مردود ہے۔ اور رکوع میں جانے سے اور رکوع سے اٹھنے کے وقت رفع الیدین کرنے سے کچھ نقصان نہیں ہے۔ (درمختار)

ذخیرہ میں ہے

٣٨٦ ــــ رَفْعُ الْيَدَيْنِ لَا تُفْسِدُ الصَّلٰوةَ ــــ

یعنی رفع الیدین سے نماز میں کچھ فساد نہیں پڑتا۔

٣٨٧ ــــ امام مالکؒ، امام شافعیؒ اور امام احمدؒ تینوں کے نزدیک رفع الیدین کرنا سُنت ہے۔ گویا مذاہب اربعہ میں سے تین مذہب رفع الیدین کے حامی ہیں۔

رفع الیدین کے متعلق چار سو روائتیں

٣٨٨ ــــ علامہ مجد الدین فیروز آبادی

---

٣١٥ ((الدر المختار (١/ ٥٨٤)))

٣١٢

٣١٤ جامع ترمذی، ((الصلاة: باب ما جاء فی رفع الیدین عند الرکوع زیر حدیث ٢٥٦))

٣١١ ((سفر السعادة (١٨)))

Scanned with CamScanner

مصنف قاموس۔ سفر السعادت میں لکھتے ہیں۔

کثرت ایں معنی بہ تواتر ماندہ است ' و چہار صد اثر و خبر دریں باب صحیح شدہ ' و عشرہ مبشرہ روایت کردہ اند ' لایزالی بریں کیفیت بود۔ تا ازیں جہاں رحلت کردہ ' غیر ازیں چیزے ثابت شدہ۔ (سفر السعادت)

ترجمہ: "کثرت روایات کی وجہ سے (تین مواقع پر ثابت شدہ رفع الیدین) متواتر حدیث کے مشابہ ہے۔ اس مسئلہ میں چار سو حدیثیں اور آثار آئے ہیں ۱۰ عشرہ مبشرہ صحابہ (جنہیں حضور ﷺ نے ان کی زندگی میں جنتی کہا تھا) نے ان کو روایت کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ اسی طرح نماز پڑھتے رہے۔ یہاں تک کہ اس دنیا سے رحلت فرما گئے۔ اس کے سوا کچھ ثابت نہیں۔"

رفع یدین کے بارے میں چار سو روایتیں:۔

۱- صحیح البخاری ۵	۲- صحیح مسلم ۶
۳- صحیح ابن خزیمہ ۱۳	۴- صحیح ابن حبان ۶
۵- صحیح ابن الجارود ۵	۶- ابو داؤد ۹
۷- ترمذی ۱	۸- نسائی ۲۰
۹- اِبن ماجہ ۷	۱۰- حمیدی ۲
۱۱- ابو عوانہ ۸	۱۲- احمد ۲۳
۱۳- ابن ابی شیبہ ۱۱	۱۴- جزء رفع الیدین ۴۳
۱۵- ابو داؤد طیالسی ۲	۱۶- مسند شافعی ۱
۱۷- موطا امام محمد ۱	۱۸- بیہقی ۳۸
۱۹- شرح السنۃ للبغوی ۶	۲۰- عبد الرزاق ۷
۲۱- دارمی ۵	۲۲- دار قطنی ۱۸

Scanned with CamScanner

یہ روایات عبدالرشید انصاری صاحب کی کتاب "الرسائل" میں ص ۲۵۱ تا ۳۸۸ مذکور ہیں:-

ان کے علاوہ درج ذیل کتب میں بھی رفع الیدین کی روایات ہیں۔

نمبر شمار	نام احادیث	تعداد
۲۳-	السنن الکبریٰ للنسائی	کم از کم ۶
۲۴-	مسند ابی یعلی	کم از کم ۶
۲۵-	شعار اصحاب الحدیث للحاکم	۱
۲۶-	موطا امام مالک روایۃ ابن القاسم	۱
۲۷-	معرفۃ السنن والاثار بیہقی	کم از کم ۱۷
۲۸-	مسند ابی بکر	۱۰
۲۹-	مسند الفاروق	۱
۳۰-	معانی الآثار للطحاوی	کم از کم ۹
۳۱-	التمہید لابن عبدالبر	کم از کم ۱۷
۳۲-	مسند الرویانی	کم از کم ۲
۳۳-	مسند الشاہین	کم از کم ۵
۳۴-	المعجم الکبیر للطبرانی	کم از کم ۲۶
۳۵-	التحقیق لابن الجوزی	۵
۳۶-	المحلی لابن حزم	کم از کم ۸
۳۷-	الاوسط لابن المنذر	۱۲
۳۸-	حلیۃ الاولیاء	۳
۳۹-	مسند ابن الجعد	۱
۴۰-	مسائل امام احمد	۳
۴۱-	السنن الصغیر بیہقی	۴
۴۲-	تاریخ بغداد	کم از کم ۸

Scanned with CamScanner

۴۳- کامل ابن عدی ۱
۴۴- مناقب الشافعی ۱
۴۵- مسند السراج قلمی کم از کم ۱۱
۴۶- المستخرج لابی نعیم الاصبہانی ۸
۴۷- فوائد السراج قلمی ۱۲
۴۸- معجم السفر للسلفی ۱
۴۹- معجم ابن الاعرابی ۴
۵۰- المعجم الاوسط للطبرانی ۳

یہ چار سو سے زیادہ روایات ہیں۔ ان کے علاوہ دوسری بہت سی کتب ہیں جنہیں اس عجالت میں دیکھا نہیں گیا۔ اور ہمارا مذکورہ بالا کتب میں دیگر بہت سی روایات ہیں جن کے تتبع کا ہمارے پاس وقت نہیں مثلاً ترمذی (حدیث علیؓ) مسند حمیدی (حدیث ابن عمرؓ) وغیرھا۔

حضرت پیران پیر شیخ عبد القادر جیلانیؒ کا فتویٰ

(۶۱۹) —— رَفْعُ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الافْتِتَاحِ وَالرُّكُوْعِ وَالرَّفْعِ مِنْهُ۔ (غنیۃ الطالبین)

حضرت پیر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نماز میں تکبیر اولیٰ کے وقت، اور رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع الیدین کرنا چاہئے۔ (غنیۃ الطالبین)

ملاحظہ: مسئلہ رفع الیدین دوپہر کے دن کی طرح واضح اور روشن ہو چکا ہے کہ یہ اللہ کے پاک پیغمبر ﷺ کی پیاری سنت ہے۔ اور اس سنت پر حضرت

---

(۶۱۹) غنیۃ الطالبین (۷)

پیران پیر سید عبد القادر جیلانیؒ بھی عمل کرتے رہے ہیں۔ اور اپنے مریدوں کو عمل کرنے کا حکم دیتے ہیں ہم نے اس مسئلہ کو اتنی وضاحت سے اس لئے بیان کیا ہے کہ میرے پیارے مسلمان بھائی اور بہنیں اپنی نماز کے حسین چہرے کو سُنّت رفع الیدین کے غازے سے زیادہ خوبصورت' زیادہ پیارا' زیادہ دلکش بنالیں' اور جو پھر بھی محروم رہیں۔ وہ رفع الیدین کو اپنے پیارے رسول اللہ ﷺ کی سُنّت جانتے ہوئے اسے حقارت اور نفرت کی نظر سے نہ دیکھیں' اور رفع الیدین کرنے والوں پر اعتراض نہ کریں' بلکہ شاہ ولی اللہؒ کے ارشاد اَحَبُّ اِلَیَّ (رفع الیدین کرنے والا مجھے محبوب ہے) کے مطابق ان سے محبت کریں۔ اور خود بھی رفع الیدین شروع کردیں کہ یہ سُنّت موکدہ ہے۔

لڑو جھگڑو نہیں: حضرت عائشہؓ روایت کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

۲۹۰ ــــ فَضْلُ الصَّلٰوةُ الَّتِيْ يُسْتَاكُ لَهَا عَلَى الصَّلٰوةِ الَّتِيْ لَا يُسْتَاكُ لَهَا سَبْعِيْنَ ضِعْفًا۔ (بیہقی)

ترجمہ "اس نماز کی بزرگی جس کے واسطے (وضو میں) مسواک کی گئی ہے اس نماز کے اوپر جس کے واسطے (وضو میں) مسواک نہیں کی گئی ہو۔ ستر درجے ہیں۔"

۲۹۱ ــــ مطلب یہ ہے کہ مسواک والی نماز غیر مسواک والی نماز سے ستر گنا زیادہ فضیلت اور ثواب رکھتی ہے۔ اب ہم آپ سے دریافت کرتے ہیں' کہ اگر ایک شخص اپنی نماز کو ستر درجے فضیلت والی بنانے کے لئے وضو میں مسواک بھی کرتا ہے تو کیا آپ اس کو مسواک کرنے سے منع کریں گے لڑیں جھگڑیں گے؟ کہ یہ شخص

---

۲۹۰ ((دیکھئے نمبر ۷۴))

۲۹۱ ((دیکھئے نمبر ۱۴))

اپنی نماز کو فضیلت اور درجے والی کیوں بناتا ہے؟ آپ یقیناً اس کے مسواک کرنے پر معترض نہیں ہوں گے' اسی طرح یہ بات بھی خوب سمجھ لیں کہ جو شخص نماز میں رفع الیدین کرتا ہے اس کی نماز کی فضیلت اور ثواب بڑھ جاتا ہے' اگر آپ فعل مسواک پر (جو فضیلت نماز پر دال ہے) اعتراض نہیں کرتے تو رفع الیدین پر (جو سُنت رسول ﷺ ہونے کے سبب فضیلت نماز کا موجب ہے) کیوں معترض ہوتے ہیں؟ دیکھئے حضور انور ﷺ فرماتے ہیں: جس نے دوست رکھا میری سُنت کو (عمل کرکے) اس نے دوست رکھا مجھ کو- اور جس نے دوست رکھا مجھ کو' وہ بہشت میں میرے ساتھ ہوگا- (ترمذی)

ہر مسلمان رفع الیدین کے ساتھ نماز پڑھے

(۲۹۲) —— قرآن مجید میں اِرشاد الٰہی ہوتا ہے- وَمَا اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ اور جو دے تُم کو رسول ﷺ' پس پکڑ لو اس کو-" حضور انور ﷺ نے ربانی حکم اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ پر عمل کرکے نماز کی صورت' اور ہیئت ہم کو دی-

اور فرمایا:-

(۲۹۳) —— صَلُّوْا کَمَا رَأَیْتُمُوْنِیْ اُصَلِّیْ - پڑھو نماز جس طرح میں نے پڑھی ہے- اس کا مطلب یہ ہے کہ شروع سے اخیر تک یعنی تکبیر اولیٰ سے سلام پھیرنے تک پوری کی پوری نماز حضور ﷺ کی طرح پڑھنی چاہئے- ہر ہر حرکت پاک اپنانی اور عمل میں لانی چاہئے- امت میں سے کسی کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ رحمت عالم ﷺ کے صحیح سند سے ثابت شدہ طریقے میں سے کچھ لے لے اور کچھ دانستہ چھوڑ دے' یا ان پر قدغن لگادے- ایسا کرنے کے خیال سے بھی لرز جانا چاہئے-

کسی سول ہسپتال کا چیف میڈیکل آفیسر مرض کی تشخیص کرکے مریض کے

---

(۲۹۲) سورۃ الحشر' ۷

(۲۹۳) ((دیکھئے نمبر ۴))

لئے نسخہ تجویز کرے۔ اور نسخہ بنواتے وقت' اگر مریض کمپوڈر سے کہے۔ کہ نسخے میں اخیر کی تین دوائیں نہ ڈالو' باقی دواؤں سے نسخہ تیار کردو۔ ظاہر ہے کہ اس نسخے کے استعمال سے مریض اصولاً شفا کی توقع نہیں رکھ سکتا۔ اور جب نسخہ تجویز کرنے والے ڈاکٹر کو مریض کی اس حرکت کا علم ہوگا۔ تو وہ اس پر سخت ناراض ہوگا۔ اور اس کے معالجہ سے دست کش ہو جائے گا۔

حضرت رحمت عالم' اللہ کے رسول ﷺ ہیں۔

(۳۹۴) ـــــ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى۔

"وہ اللہ کی وحی سے بولتے ہیں۔ اپنی خواہش سے نہیں"' پھر آپ جو نسخہ اپنی مریض امت کے لئے تجویز کرتے ہیں' وہ وحی سے ہی کرتے ہیں۔ امت میں سے اگر کوئی شخص آپ کے مرکب نسخہ میں سے کچھ حصہ کاٹ دے۔ اور باقی کا استعمال کرلے تو وہ ایمان کی شفاء کہاں تک پائے گا؟ اور اس کی یہ جسارت کیا کہلائے گی؟

دیکھئے یہ ہے ہمارے سامنے حدیث کی چوٹی کی کتاب۔ "صحیح مسلم شریف"

اس کے اندر:

(۳۹۵) ـــــ پہلی حدیث زہری حضرت سالم سے اور وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ کہا انہوں نے' میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا۔ جب آپؐ نماز شروع کرتے تو دونوں ہاتھ مونڈھوں تک اٹھاتے۔ اسی طرح رکوع سے پہلے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے' اور سجدوں کے درمیان میں نہ کرتے (صحیح مُسلم)

(۳۹۶) ـــــ دوسری حدیث عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہا انہوں نے کہ رسول اللہ ﷺ جب جماعت کے لئے کھڑے ہوتے۔ تو دونوں ہاتھوں کو مونڈھوں تک اٹھاتے پھر تکبیر کہتے۔ جب رکوع کا ارادہ کرتے۔ تو ایسا ہی کرتے۔ اور جب رکوع

---

(۳۹۴) سورۃ النجم ۳'۴

(۳۹۵) ((دیکھئے نمبر ۳۷۹))

(۳۹۶) حوالہ سابقہ

سے سر اٹھاتے۔ تو ایسا ہی کرتے۔ اور سجدے سے سر اٹھاتے وقت ہاتھ نہ اٹھاتے۔ (صحیح مُسلم)

۲۹۷ ــــ تیسری حدیث: ابو قلابہ سے روایت ہے کہ انہوں نے مالک بن حویرث کو دیکھا۔ کہ انہوں نے نماز پڑھی۔ تو تکبیر پڑھی پھر دونوں ہاتھ اٹھائے۔ پھر جب رکوع کا قصد کیا۔ تو دونوں ہاتھ اٹھائے پھر جب رکوع سے سر اٹھایا۔ تو دونوں ہاتھ اٹھائے اور بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ ایسا ہی کرتے تھے۔ (صحیح مُسلم)

۲۹۸ ــــ چوتھی حدیث: مالک بن حویرث؄ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب تکبیر کہتے، دونوں ہاتھ اٹھاتے کانوں تک، اور جب رکوع کرتے تو دونوں ہاتھ اٹھاتے کانوں تک۔ اور جب رکوع سے سر اٹھاتے، پس کہتے سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ تو ایسا ہی کرتے۔ یعنی دونوں ہاتھ اٹھاتے۔ (صحیح مُسلم)

۲۹۹ ــــ یہ چاروں حدیثیں دوپہر کے سورج کی طرح روشن ہیں، بڑی صحیح ہیں۔ کسی پر کوئی حرف نہیں آیا کوئی جرح نہیں ہوئی۔

ان میں سے دو حدیثیں بروایت عبداللہ بن عمرؓ اور ابو قلابہ لفظ بلفظ صحیح بخاری میں بھی ہیں۔ اور صحیح بخاری کے متعلق ساری امت کا فیصلہ ہے کہ اس کی صحت بعد قرآن مجید مسلم ہے۔ تو رفع الیدین کے مسئلہ کی صحت بھی بعد کلام اللہ مسلم ہوئی۔ ع

دم اعجاز سے ویرانی بھی آباد ہوئے

---

۲۹۷ صحیح بخاری، ((الاذان: باب رفع الیدین اذا کبر، واذا رکع الخ حدیث ۷۳۷))

✿ صحیح مسلم، ((الصلاۃ: باب استحباب رفع الیدین الخ حدیث ۳۹۱

۲۹۸ صحیح مسلم، ((حوالہ سابقہ))

۲۹۹ ((دیکھئے نمبر ۲۹۶، ۲۹۷))

Scanned with CamScanner

(۲۰۰) ـــــ پانچویں حدیث: ابو حمید ساعدیؓ کی مشہور حدیث جس میں انہوں نے حضور انور ﷺ کی نماز دس صحابہ کے روبرو بیان کی' اور بتایا کہ حضور ﷺ نماز شروع کرتے وقت تکبیر کہتے۔ اور دونوں ہاتھ اٹھاتے تھے' رکوع کے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کرتے تھے۔ پھر (چار رکعت والی نماز میں) دو رکعت پڑھ کر کھڑے ہوتے تو رفع الیدین کرتے تھے۔ ابو حمید ساعدیؓ جب نماز رسول بیان کر چکے۔ تو دس صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا۔ صَدَقْتَ هٰكَذَا كَانَ يُصَلِّيْ تو نے سچ کہا۔ حضور ﷺ اسی طرح نماز پڑھتے تے۔ یہ حدیث ابو داؤد' دارمی' ترمذی' اِبن ماجہ' میں ہے۔ اور صحیح ہے۔

(۲۰۱) ـــــ اس حدیث سے بھی روز روشن کی طرح رفع الیدین کا کرنا ثابت ہو گیا۔ اور کَانَ يُصَلِّيْ ۱۹۵ استمرار کے لئے آتا ہے۔ جس کے معنی ہیں کہ حضور ﷺ ہمیشہ کرتے تھے۔ کَانَ يَرْفَعُ کے الفاظ میں بھی استمرار یعنی ہمیشگی پائی جاتی ہے۔ کہ حضور ﷺ ساری عمر رفع الیدین کرتے رہے ہیں۔ زاد المعاد اور تلخیص میں ہے: فَمَازَالَتْ تِلْكَ صَلٰوتُهٗ حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ تَعَالٰى کہ حضور ﷺ تا وفات رفع الیدین کرتے رہے۔ الحاصل اور بہت سے دلائل اثبات رفع الیدین کے متعلق موجود ہیں۔

---

۱۹۵ کَانَ جب مضارع پر ہو تو ماضی استمراری بن کر علی الدوام کا فائدہ دیتا ہے دیکھئے میزان الصرف ص ۶ کتاب الصرف اردو ص ۷) نیز دیکھئے تبلیغی نصاب ص ۶۸۴ فضائل درود فصل اول' جاء الحق ج ۲ ص ۵۴ ا فتاوی نعیمیہ ج ۱ ص ۱۵۳' ۲۰۴' نصب الرایہ ج ۱ ص ۳۱ وغیرہ۔

---

(۲۰۰) ((دیکھئے نمبر ۲۷۹))

(۲۰۱) ((دیکھئے نمبر ۳۸۲))

Scanned with CamScanner

۲۰۲ ـــــ پھر اس بات پر کس قدر افسوس ہے کہ صرف پہلی بار کا رفع الیدین مذکورہ احادیث سے لے لیا گیا ہے۔ اور باقی تین جگہوں کا چھوڑ دیا ہے۔ کیا یہ بے انصافی نہیں ہے؟ دین میں دخل نہیں ہے؟ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے "مرکب نسخہ" سے ایک جز لے لیا اور تین اجزاء ترک کر دیئے۔ اور پھر یہ مرکب نسخہ (چار جگہوں پر رفع الیدین کرنا) صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں ہے۔ جس کے تجویز کرنے والے وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى کی الٰہی سند رکھتے ہیں۔

۲۰۳ ـــــ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى۔

سے تکلم زا ہیں۔ اس ہستی پاک سید ولد آدم ﷺ کے نسخہ میں کانٹ چھانٹ۔ آب حیات کے چار جرعوں میں سے ایک نوش کرنا' اور باقی تینوں کا جواز محل نظر ٹھہرانا ـــــ دنیائے ضمیر میں اِس روش کا کیا مقام ہے؟

ہم رفع الیدین سے محروم بھائیوں کی خدمت میں بڑے خلوص اور محبت سے عرض کرتے ہیں کہ وہ جناب رحمت عالمیاں ﷺ کی اس پیاری سنت کو ضرور اپنالیں اور عمل میں لائیں۔ اور کسی کے کہے کہائے اس سعادت سے محروم نہ رہیں۔ یاد رہے کہ جتنی عظمت اور عزت حضور ﷺ کی ذات اقدس کی ہے۔ بالکل اتنی ہی آپؐ کی سنت کی ہونی چاہیئے۔

سرتاج احناف حضرت امام محمدؒ کا نعرہ حق

رفع الیدین برحق

حضرت امام محمدؒ جو احناف کے مسلمہ امام ہیں۔ سارا ذخیرہ حنفی مذہب کا ان ہی کی محنت شاقہ اور مساعی کا نتیجہ ہے' آپ حضرت امام ابو حنیفہؒ کے قابل فخر شاگرد ہیں۔ آپ اپنی مشہور کتاب موطا امام محمدؒ میں رفع الیدین کی صحیح حدیث لائے ہیں۔ باب افتتاح

---

۲۰۲ سورۃ النجم (((۴۳)))

۲۰۳ ((( )))

الصلوٰۃ ملاحظہ ہو۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَاِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوْعِ رَفَعَ يَدَيْهِ وَاِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ رَفَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ثُمَّ قَالَ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ (موطا امام محمدؒ)

ترجمہ "عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے، تو رفع الیدین کرتے۔ اور جب رکوع کے لئے تکبیر کہتے تو رفع الیدین کرتے۔ اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو رفع الیدین کر کے سمع اللہ لمن حمدہ اور ربنا ولک الحمد کہتے۔"

دیکھا آپ نے کہ حضرت امام ابو حنیفہؒ کے مایہ ناز شاگرد حضرت امام محمدؒ نے حضور ﷺ کی صحیح حدیث اپنی کتاب موطا میں لا کر تسلیم کر لیا۔ کہ رفع الیدین ان کے نزدیک سنت صحیحہ ثابتہ ہے۔ اب تو برادران احناف کو بھی یہ سنت اپنا لینی چاہئے۔

آخر میں متذکرۃ الصدر دلائل کے زور سے ہم یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے کہ۔

ہر مسلمان رفع الیدین کے ساتھ نماز پڑھے کہ

اس کے بغیر نماز کا یقیناً نقصان ہے

سجدے کی معراج

جب آپ قومے میں اطمینان سے دعاء پڑھ چکیں، تو پھر رب الارباب کے حضور اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدے میں گریں۔ گرنے کی صورت یہ ہے:۔

موطا امام محمد (((ص ۸۹ مع التعلیق الممجد حدیث ۹۹)))

(۴۰۵) ـــــ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ وَضَعَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ وَإِذَا نَهَضَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ (ابوداؤد، نسائی)

ترجمہ "وائل بن حجرؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ سجدہ کرتے۔ تو دونوں گھٹنے ہاتھوں سے پہلے زمین پر رکھتے۔ اور جب سجدے سے اٹھتے تو دونوں ہاتھ گھٹنوں سے پہلے اٹھاتے۔"

(۴۰۶) ـــــ معلوم ہوا کہ قومہ سے سجدہ میں گرتے وقت پہلے گھٹنے زمین پر رکھنے چاہئیں، پھر ہاتھ۔ جمہور ائمہ حنفی، شافعی، اور احمد کا عمل اسی حدیث پر ہے۔ صحیح ابن خزیمہ میں بھی آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سجدہ میں جاتے تو ابتدا کرتے ساتھ گھٹنوں کے۔

ایک حدیث اس طرح بھی آئی ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

---

(۴۰۵) **ضعیف**

✿ **ابوداؤد،** الصلاۃ باب کیف یضع رکبتیہ قبل یدیہ حدیث ۸۳۸))

✿ **سنن نسائی،** ((۲/۲۰۶) التطبیق : باب اول ما یصل الی الارض من الانسان الخ حدیث ۱۰۸۹ ◄ اس کی سند شریک قاضی کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔))

(۴۰۶) **ضعیف**

✿ **ابن خزیمہ،** الصلوۃ: باب وضع الرکبتین علی الارض قبل الیدین حدیث ۶۲۶ ◄ دیکھئے حدیث سابق))

Scanned with CamScanner

۲۰۷ ـــــ اِذَا سَجَدَ اَحَدُكُمْ فَلاَ يَبْرُكْ كَمَا يَبْرُكُ الْبَعِيْرُ وَ لْيَضَعْ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ۔ (ابو داؤد)

ترجمہ "جب کوئی تم میں سے سجدہ کرے تو اونٹ کی طرح نہ بیٹھے۔ بلکہ اپنے ہاتھ گھٹنوں سے پہلے رکھے۔"

اس حدیث میں اونٹ کی طرح بیٹھنے کی ممانعت ہے۔ اور اونٹ بیٹھتے وقت پہلے ہاتھ رکھتا ہے' اور اس حدیث میں پہلے ہاتھ رکھنے کا حکم ہے۔ اخیر حدیث کا اول کے مخالف ہوا۔ اور اس حدیث کو بیکار بھی نہیں چھوڑا جا سکتا۔ اسی لئے امام مالک" اور اوزاعی اور ایک جماعت علماء کی اس حدیث پر عامل ہیں۔

۲۰۸ ـــــ حضرت شاہ ولی اللہ" نے اس حدیث پر عمل کی صورت اس طرح بتائی ہے۔ فرماتے ہیں کہ مقصود حدیث کا تخصیص اور استثناء ہے کیونکہ اونٹ کے بیٹھنے میں کئی باتیں ہیں۔

(ا) دونوں ہاتھوں کا پہلے رکھنا (۲) دونوں ہاتھوں پر زور دینا (۳) دونوں پاؤں کھڑے رکھنا ـــــ تو ممانعت ان سب اوصاف سے ہے۔ باستثناء امر اول کے۔ اور وہ بھی اس طرح کہ جب زمین کے قریب ہو جائیں اور گھٹنے مڑ جائیں۔ تو ہاتھ پہلے رکھ لیں ـــــ پھر گھٹنے۔

الحاصل ترجیح پہلی حدیث کو ہے۔

---

۲۰۷ حسن

✿ ابو داؤد' الصلاۃ: باب کیف یضع رکبتیہ قبل یدیہ حدیث ۸۴۰ ◄ اے

نووی نے قوی اور عبد الحق الاشبیلی نے صحیح کہا ہے۔))

۲۰۸

(۹۰۹)___ ابو سلیمان خطابیؒ نے فرمایا ہے کہ "حدیث وائل بن حجر کی بہ نسبت ثابت ہے اس حدیث سے" ___ پس اکثر عمل حدیث وائل" پر چاہئے۔ اور اگر کوئی حضرت شاہ ولی اللہؒ کے مذکورہ طریقے کے مطابق زمین سے قریب ہو کر گھٹنے موڑ کر ہاتھ پہلے اور گھٹنے پیچھے رکھ لے۔ تو درست ہے۔ ہم قدغن نہیں لگا سکتے۔

(۹۱۰)___ حضرت مولانا محمد جوناگڑھی رحمۃ اللہ علیہ نے "صلوٰۃ محمدیؐ" میں دونوں طریقوں کو درست لکھا ہے۔

(۹۱۱)___ ۱ سجدے میں پیشانی اور ناک زمین پر ٹکائیں۔ (بخاری شریف)

(۹۱۲)___ ۲ سجدے میں دونوں ہاتھوں کو کندھوں کے برابر رکھیں۔ (ترمذی)

(۹۱۳)___ ۳ سجدے میں دونوں ہاتھوں کا کانوں کے برابر رکھنا بھی آیا ہے۔ (مسلم)

---

(۹۰۹) ((معالم السنن صفحہ ۲۰۸ جلد ۱))

(۹۱۰)

(۹۱۱) صحیح بخاری' ((الاذان باب السجود علی الانف حدیث ۸۱۲))

✿ صحیح مسلم' ((الصلاۃ باب اعضاء السجود والنهی الخ حدیث ۴۹۰))

(۹۱۲) ((دیکھیے نمبر ۷۰۹))

(۹۱۳) صحیح ((یہ مسلم میں نہیں بلکہ ابوداؤد الصلاۃ باب رفع الیدین فی الصلاۃ حدیث ۷۲۶ میں ہے))

اسے ابن خزیمہ، ابن حبان وغیرہ نے صحیح کہا ہے۔

(٢١٤)___ ۴ سجدے میں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے سے ملا کر رکھیں۔ (حاکم)

(٢١٥)___ ۵ سجدے میں دونوں ہتھیلیاں اور دونوں گھٹنے خوب زمین پر ٹکائیں۔

(٢١٦)___ ۶ پاؤں کی انگلیوں کے سرے قبلہ کی طرف مڑے ہوئے رکھیں۔ اور قدم بھی دونوں کھڑے رہیں۔ (بخاری شریف)

(٢١٧)___ ۷ بیہقی میں ایڑیوں کا ملانا بھی آیا ہے۔

(٢١٨)___ ۸ سجدے میں سینہ' پیٹ' اور رانیں زمین سے اونچی رکھیں' پیٹ کو رانوں سے' اور رانوں کو پنڈلیوں سے جدا رکھیں ___ اور دونوں رانیں بھی ایک دوسرے سے الگ الگ رکھیں۔ (ابوداؤد)

(٢١٩)___ ۹ سجدے میں کہنیوں کو نہ تو زمین پر ٹکائیں۔ نہ کروٹوں سے ملائیں۔

---

(٢١٤) **صحیح**

✿ **حاکم**' (((۲۲۷/۱)' الصلاۃ: باب التامین ◄ اسے حاکم اور ذہبی نے مسلم کی شرط پر صحیح کہا ہے۔))

(٢١٥) **حسن**

✿ **ابوداؤد**' الصلاۃ: باب صلاۃ من لا یقیم صلبہ فی الرکوع الخ حدیث ۷۵۹ ◄ اسے ابن خزیمہ اور ابن حبان نے صحیح کہا ہے۔))

(٢١٦) **صحیح بخاری**' ((الاذان: باب سنۃ الجلوس فی التشہد حدیث ۸۲۸))

(٢١٧) **صحیح**

✿ **بیہقی** (((۱۱۶/۲)' الصلاۃ: باب ما جاء فی ضم العقبین فی السجود ◄ اسے ابن خزیمہ' حاکم اور ذہبی نے صحیح کہا ہے۔))

(٢١٨) ((دیکھئے نمبر ۲۷۹)) (٢١٩) ((دیکھئے نمبر ۳۱۶))

Scanned with CamScanner

بلکہ زمین سے اونچی کر دونوں سے الگ کشادہ رکھیں (بخاری شریف)

اِنتباہ: سجدہ کرتے وقت تمام عورتوں اور مردوں کو ہدایات مذکورہ کی پوری پوری پابندی کرنی چاہیے۔ تاکہ سجدہ مسنون ہو۔

سجدہ سات اعضاء پر حضور انور ﷺ فرماتے ہیں:۔

(٣٢٠) ـــ اُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰی سَبْعَةِ اَعْظُمٍ عَلَی الْجَبْهَةِ وَالْیَدَیْنِ وَالرُّکْبَتَیْنِ وَاَطْرَافِ الْقَدَمَیْنِ

(متفق علیہ)

ترجمہ "میں حکم کیا گیا ہوں۔ کہ سجدہ کروں میں سات ہڈیوں پر' پیشانی پر' اور دونوں ہاتھوں پر' اور دونوں گھٹنوں پر' اور دونوں قدموں کے پنجوں پر۔"

ہر بہن بھائی کو چاہیے کہ وہ سجدے میں ان سات اعضاء کو خوب زمین پر ٹکا کر رکھیں۔ اور اطمینان سے سجدے کو پورا کریں۔

عورتیں بازو نہ بچھائیں بہت عورتیں سجدہ میں بازو بچھالیتی ہیں۔ اور پیٹ کو رانوں سے ملا کر رکھتی ہیں' اور دونوں قدموں کو بھی زمین پر کھڑا نہیں کرتیں۔ واضح ہو کہ یہ طریق رسول اللہ ﷺ کے فرمان اور سنت پاک کے خلاف ہے۔ سنئے! حضرت انسؓ کی روایت سے بخاری، مسلم میں حضور انور ﷺ فرماتے ہیں:۔

(٣٢١) ـــ لَا یَبْسُطْ اَحَدُکُمْ ذِرَاعَیْهِ انْبِسَاطَ الْکَلْبِ۔ (بخاری، مسلم)

---

(٣٢٠) ((دیکھیے نمبر ٣١١))

(٣٢١) **صحیح بخاری'** ((الاذان: باب لا یفترش ذراعیه فی السجود حدیث ٨٢٢))

صحیح مسلم' ((الصلاة: باب الاعتدال فی السجود حدیث ٤٩٣))

Scanned with CamScanner

ترجمہ "یعنی نہ بچھائے کوئی تمہارا (مرد ہو یا عورت) دونوں بازو اپنے (سجدے میں) جس طرح کتا بچھاتا ہے۔" (بخاری، مُسلم)

٠٢٢ ــــ حضور ﷺ کے اس فرمان سے صاف صاف عیاں ہے۔ کہ نمازی (مرد یا عورت) کو اپنے دونوں ہاتھ زمین پر رکھ کر دونوں کہنیاں یعنی بازو زمین سے اٹھا کر رکھنے چاہئیں۔ اور پیٹ بھی رانوں سے جدا رہے، اور سینہ زمین سے اونچا ہو۔ میری معزز مسلمان بہنو! توجہ سے سنو! اپنے پیارے رسول پاک ﷺ کے ارشاد کے مطابق نماز پڑھو۔ ایک روایت اسی مضمون کی صحیح مسلم میں ہے۔ حضور انور ﷺ فرماتے ہیں اور مسلمان مردوں، عورتوں کو یکساں سناتے ہیں:۔ فَضَعْ كَفَّيْكَ وَارْفَعْ مِرْفَقَيْكَ (مُسلم) یعنی سجدے میں رکھ دونوں ہاتھ اپنے ــــ (زمین پر) اور بلند کر اپنی دونوں کہنیاں۔

امید ہے فرمان رسول ﷺ سن کر آپ کی تسلی ہو گئی ہو گی۔ اس لئے میری بہنوں کو چاہئے کہ وہ سجدے میں اپنے پیارے نبی ﷺ کے کہنے پر اپنے بازوؤں کو اونچا رکھا کریں۔ اور انہیں پہلوؤں سے بھی جدا رکھیں۔ پیٹ بھی رانوں سے علیحدہ رہے۔ سجدے میں پاؤں بھی زمین پر کھڑے ہوں۔ اور انگلیوں کے سرے قبلہ کی طرف مڑے ہوئے ہوں۔

نہایت درجہ قربِ الٰہی

٠٢٣ ــــ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَّبِّهٖ وَ هُوَ

---

٠٢٢ صحیح مسلم، ((حوالہ سابقہ حدیث ٤٩٤))

٠٢٣ صحیح مسلم، ((الصلاۃ: باب ما یقال فی الرکوع والسجود حدیث ٤٨٢))

مَسَاجِدٌ فَاكْثِرُوا الدُّعَاءَ (رواہ مسلم)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔ دراصل بندہ اپنے رب سے بہت نزدیک اس حال میں ہوتا ہے۔ کہ وہ سجدے میں ہوتا ہے۔ پس (سجدے میں) بہت دعاء کرو۔" (مسلم)

ملاحظہ: اللہ تعالیٰ تو بندے سے ہر حال میں نزدیک ہوتا ہے۔ لیکن سجدے میں سب سے زیادہ نزدیک ہوتا ہے۔ سجدے میں اللہ کا انتہائی قرب حاصل ہوتا ہے' اللہ تعالیٰ کی خوشی اور رضامندی کا دریا موجیں مارتا ہے۔ قبولیت دعاء کی خضر ہوتی ہے' خاک آلودہ پیشانی کو اللہ کی رحمت سجدے میں چومتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نبی رحمت ﷺ نے سجدے میں کثرت دعاء کا حکم دیا۔ پس سب بھائیوں' اور بہنوں کو چاہئے کہ سجدے میں بڑی عاجزی اور اخلاص سے نہایت خضوع و خشوع سے بڑے شوق اور حضور سے تسبیحات پڑھیں۔ کہ سجدے کی معراج ہی مومن کو مدارج اعلیٰ تک پہنچاتی ہے۔

مومن کو سجدے میں دیکھ کر شیطان روتا ہے

سجدے میں بہشت ہے

(۲۳) ___ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک روایت صحیح مسلم میں ہے۔ حضور انور ﷺ فرماتے ہیں:۔ جب آدم کا بیٹا (مومن) سجدے کی آیت پڑھتا ہے۔ پھر (پڑھنے اور سننے والا) سجدہ کرتا ہے تو شیطان روتا ہوا ایک طرف ہو کر کہتا ہے' اے مصیبت مجھے! آدم کے بیٹے کو سجدے کا حکم کیا گیا۔ اس نے سجدہ کیا۔ پس اس کے لئے بہشت ہے اور مجھے

---

(۲۳) صحیح مسلم' ((الایمان : باب بیان اطلاق اسم الکفر علی من ترک الصلوۃ حدیث ۸۱))

سجدے کا حکم دیا گیا۔ میں نے نافرمانی کی۔ پس میرے لئے آگ ہے۔ (صحیح، مسلم)

ملاحظہ: شیطان اللہ کے حکم سجدہ سے نافرمان ہو کر جہنمی ہوا۔ ہمیں بھی پانچوں نمازوں میں سجدے کا حکم ہے۔ اس سجدے کے حکم کی بجاآوری سے ہم اس وقت عہدہ برآ ہوں گے۔ جب ہم باقاعدہ پانچوں نمازیں وقت پر پڑھیں گے۔ اگر ہم نے کوئی نماز ترک کی تو سجدے کے نافرمان ہوں گے۔

بہشت میں رسول اللہ ﷺ کا ساتھ

(۴۲۵) ـــــ ربیعہ بن کعب روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں رات گزارتا تھا۔ حضور ﷺ کے لئے وضو کا پانی اور آپ کی (دیگر) ضرورت (مسواک وغیرہ) لاتا تھا۔ حضور ﷺ نے مجھے (ایک رات خوش ہو کر) فرمایا:۔ (کچھ دین و دُنیا کی بھلائی سے) چاہ (کہ اللہ کی جناب میں تیرے لئے عرض کروں)۔ میں نے کہا آپؐ سے، آپؐ کی رفاقت بہشت میں چاہتا ہوں۔ حضور ﷺ نے فرمایا کچھ اس کے سوا؟ میں نے کہا۔ بس وہی! پھر حضور ﷺ نے فرمایا۔ فَاَعِنِّیْ عَلٰی نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ پس مدد کرو میری اپنی ذات کے لئے سجدوں کی کثرت سے۔ (صحیح، مسلم)

جس طرح معالج مریض کو کہے۔ کہ حصول شفا کے لئے میں تیرے لئے کوشش کرتا ہوں۔ اور تو میری ہدایات کے مطابق دوائی کے استعمال اور پرہیز کرنے کے ساتھ میری مدد کرو۔ اسی طرح حضور انور ﷺ نے ربیعہ کو فرمایا کہ میں تیرے حصول مدعاء کے لئے دعاء سے کوشش کرتا ہوں۔ اور تو سجدوں کی کثرت کے ساتھ میری کوشش میں میری مدد کر۔ اس طرح تجھے بہشت میں میری رفاقت حاصل ہو گی۔

معزز قارئین! اگر ہم چاہتے ہیں کہ آخرت میں ہمیں رسول اللہ ﷺ کا ساتھ نصیب ہو۔ تو ہمیں پوری پانچوں نمازیں ادا کرتے رہنا چاہئے۔ تاکہ ہمیں سجدوں کی کثرت حاصل ہو ـــــ بلکہ تحیۃ الوضو، تہجد، اشراق اور نماز تسبیح کے پڑھنے سے

(۴۲۵) صحیح مسلم، ((الصلاۃ: باب فضل السجود والحث علیہ ح ۴۸۹))

سجدوں کی کثرت میں اضافہ کرنا چاہئے۔ اور ہر نماز کے ہر سجدے میں خلوص، حضور، اور اطمینان کو سجدے کی جان سمجھیں۔

سجدوں سے درجات کی بلندی

حضرت ثوبانؓ نے رسول اللہ ﷺ سے بہشت میں لے جانے والا عمل پوچھا۔ حضور انور ﷺ نے فرمایا:۔

(۲۳۶) ـــ عَلَيْكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ لِلّٰهِ فَاِنَّكَ لَا تَسْجُدُ سَجْدَةً لِلّٰهِ اِلَّا رَفَعَكَ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَّحَطَّ عَنْكَ بِهَا خَطِيْئَةً

(رواہ مُسلم)

ترجمہ "لازم کر اپنے اوپر کثرت سجدوں کی اللہ کے لئے (پورے خلوص و حضور کے ساتھ) پس تیرے ہر سجدے کے بدلے اللہ تیرا درجہ بلند کرے گا اور اس کے سبب سے گناہ (بھی) مٹائے گا۔ (مُسلم)

ملاحظہ:۔ جو شخص پانچوں نمازوں کے سجدوں کو بڑے خلوص، اطمینان اور آرام سے پورا کرتا ہے۔ وہ کثرت سجود کا عامل بن جاتا ہے۔ اور نماز تسبیح، تہجد، اشراق، شکر الوضو کے سجدے فرض نمازوں کے سجدوں کے ساتھ مل کر لیلائے مقاصد کے حسن و جمال کو دوبالا کر دیتے ہیں۔ خوش نصیب ہیں وہ عورتیں، اور نیک بخت ہیں وہ مرد۔ جنہیں دُنیا میں یہ دولت عمل حاصل ہے۔

سجدے کی دعائیں

مندرجہ ذیل دعائیں نبی رحمت ﷺ سجدے میں پڑھا کرتے تھے، آپ بھی انہیں یاد کرلیں۔ اور اپنے اوقات و احوال اور قلب کی واردات کے پیش نظر جو نسی چاہیں پڑھ لیا کریں۔ کم از کم تین بار پڑھیں جو ادنیٰ درجہ ہے۔ دس بار تک بھی پڑھ سکتے ہیں۔

---

(۲۳۶) صحیح مسلم، ((حوالہ سابقہ حدیث ۴۸۸))

پہلی دعاء: ۲۲۷ ــــ حضرت ابن مسعودؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:- جب کوئی تمہارا سجدہ کرے-تو اپنے سجدے میں کہے (یہ) تین بار ' اور یہ ادنیٰ درجہ ہے-(ترمذی)

سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی (ترمذی)

پاک ہے میرا بلند پروردگار

دوسری دعاء: ۲۲۸ ــــ حضرت عائشہؓ روایت کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کثرت سے اپنے رکوع ' اور سجدے میں (یہ) کہتے-یعنی یہ دعاء پڑھتے:-

سُبْحٰنَكَ [1] **اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَ بِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ** (بخاری ، مُسلم)

---

[1] اس دعاء میں حضور ﷺ نے اللہ کے ایک حکم کی تعمیل کی ہے ' اللہ نے فرمایا ہے فسبح بحمد ربک واستغفرہ (پس پاکی بیان کر ساتھ تعریف رب اپنے کے اور بخشش مانگ اس سے) حضور ﷺ اللہ کے اس حکم کو نماز میں جھک کر (رکوع میں) اور سجدے میں گر کر بجالائے-اللہ کے امر کے مطابق آپؐ نے اس دعاء میں اپنے پروردگار کی تسبیح اور تعریف بھی کی ہے اور بخشش بھی مانگی ہے ' ہماری جانیں اور ماں باپ حضور ﷺ پر قربان ' اللہ کے اسرار و اوامر کو سمجھنے اور عمل کرنے میں آپ کا مقام کس قدر اعلیٰ وارفع ہے-

(محمد صادق)

---

۲۲۷ ((دیکھئے نمبر ۳۵۹))

۲۲۸ ((دیکھئے نمبر ۳۶۱))

Scanned with CamScanner

پاک ہے تو' یا الٰہی اے پروردگار ہمارے اور پاکی بیان کرتے ہیں ہم ساتھ تعریف تیری کے' یا الٰہی بخش مجھ کو۔

تیسری دعاء: ۲۲۹ ـــــ حضرت عائشہؓ روایت کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے رکوع اور سجدے میں (یہ) کہتے تھے:۔

سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلاَئِكَةِ وَالرُّوْحِ

"بہت پاک ہے' نہایت پاک ہے' پروردگار فرشتوں کا اور روح (جبریلؑ) کا۔" (مُسلم)

چوتھی دعاء: ۲۳۰ ـــــ حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِیْ سُجُوْدِہٖ کہ رسول اللہ ﷺ اپنے سجدے میں (یہ) کہتے تھے۔ (مُسلم)

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ کُلَّہٗ دِقَّہٗ وَجِلَّہٗ وَاَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ وَعَلاَنِیَتَہٗ وَسِرَّہٗ

یا الٰہی بخش گناہ سب میرے چھوٹے اور بڑے اور پہلے اور پچھلے اور ظاہر اور چھپے۔ (مُسلم)

---

۲۲۹ ((دیکھیے نمبر ۳۶۲))

۲۳۰ **صحیح مسلم**' ((الصلاۃ: باب ما یقال فی الرکوع والسجود حدیث ۴۸۳))

Scanned with CamScanner

اِنتباہ: رکوع اور قومے کی طرح سجدے کی طمانیت بھی فرض ہے بڑے اطمینان، چین، خضوع، اور حضور، سے مزے مزے تسبیحات پڑھیں۔ سجدے میں سر رکھتے ہی کتر کتر کر تسبیحات پڑھ کر اٹھنے کی کرنا طمانیت نا آشنائی ہے۔

پانچویں دعا

(۱۳۱) ـــــ اَللّٰھُمَّ سَجَدَ لَكَ سَوَادِیْ وَخَیَالِیْ وَ اٰمَنَ بِكَ فُؤَادِیْ اَبُوْءُ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَھٰذَا مَا جَنَیْتُ عَلٰی نَفْسِیْ یَا عَظِیْمُ یَا عَظِیْمُ اِغْفِرْلِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ الْعَظِیْمَةَ اِلَّا الرَّبُّ الْعَظِیْمُ

(حصن حصین)

ترجمہ یا الٰہی سجدہ کیا تیرے لئے ظاہر میرے نے اور باطن میرے نے اور ایمان لے آیا تجھ پر دل میرا، میں اقرار کرتا ہوں تیری نعمتوں کا جو مجھ پر ہیں، اور یہ ہے (تیرے آگے) جو گناہ کیا میں نے اپنی جان پر، اے عظمت والے، اے سب سے بڑے تو مجھے بخش دے، کیونکہ کوئی نہیں بخشا بڑے

---

(۱۳۱) حصن حصین (((۲۷۵)))

✿ حصن حصین ((ص ۲۷۶، ۲۷۷))

گناہوں کو سوائے بڑے پروردگار کے۔"

چھٹی دعاء

٦٣٢ — اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ اَمَامِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ خَلْفِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ مِنْ تَحْتِيْ نُوْرًا وَّاَعْظِمْ لِيْ نُوْرًا (حصن حصین)

اے اللہ تو میرے دل میں روشنی کر اور میرے کان میں روشنی کر اور میری آنکھ میں روشنی کر، اور میرے آگے (بھی) روشنی کر اور میرے پیچھے (بھی) روشنی کر اور میرے نیچے روشنی کر اور میری (ہدایت کی) روشنی کو بڑا کر دے۔

ساتویں دعاء

٦٣٣ — سُبْحَانَ ذِی الْمُلْكِ وَ

---

٦٣٢ حصن حصین ((دیکھیے ص ٢٧٦، ٢٧٧))
صحیح مسلم ((صلاۃ المسافرین: باب الدعاء فی صلاۃ اللیل وقیامہ حدیث ٧٦٣))

الْمَلَكُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ الْحَيِّ الَّذِیْ لَایَمُوْتُ اَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ وَاَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْكَ جَلَّ وَجْهُكَ (حصن حصین)

پاک ہے اللہ (شرک سے) جو ظاہر اور پوشیدہ چیزوں کا بادشاہ ہے۔ بڑی عزت اور قدرت والا ہے۔' پاک ہے (شرک سے) وہ زندہ معبود جو کبھی نہیں مرے گا۔ مَیں پناہ مانگتا ہوں تیرے عفو کے ذریعے تیرے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری رضامندی کے ذریعے تیرے غصے سے اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے عذاب تیرے سے برتر ہے ذات تیری۔

آٹھویں دعاء

((حصن حصین صفحہ ۲۷۶))

۲۳۴ — رَبِّ اَعْطِ نَفْسِیْ تَقْوٰھَا وَزَکِّھَا اَنْتَ خَیْرُ مَنْ زَکّٰھَا اَنْتَ وَلِیُّھَا وَمَوْلٰھَا۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ

(حصن حصین)

اے میرے رب! میرے نفس کو اسکی پرہیزگاری عطا کر اور اس کو پاک کر، تو بہتر پاک کرنے والا ہے۔ تو ہی اس کا مالک اور مولا ہے۔ الٰہی! میرے پوشیدہ اور ظاہر (تمام) گناہوں کو بخش دے۔

نویں دعاء

۲۳۵ — اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَا فَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْكَ لَاَ اُحْصِیْ ثَنَآءً عَلَیْكَ

---

۲۳۴ حصن حصین (((۲۷۶) یہ روایت مولھا تک مسند احمد (۶/۲۰۹) میں موجود ہے۔ اور باقی سنن نسائی (۲/۲۲۰) میں ہے۔))

۲۳۵ صحیح مسلم، ((الصلاۃ: باب ما یقال فی الرکوع والسجود. حدیث ۴۸۶))

اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ (مسلم)

اے اللہ! میں پناہ چاہتا ہوں تیری رضا مندی کے ذریعے تیرے غصے سے' اور تیری عافیت کے ذریعے تیری سزا سے' اور پناہ چاہتا ہوں تیری رحمت کے ذریعہ تیرے عذاب سے۔ میں تیری تعریف گن نہیں سکتا۔ تو ویسا ہی ہے جیسی تو نے اپنی تعریف (خود) فرمائی ہے۔

دسویں دعاء

— اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُّ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْهِىَ لِلَّذِىْ خَلَقَهٗ وَ صَوَّرَهٗ فَاَحْسَنَ صُوَرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَ بَصَرَهٗ تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ (مسلم)

اے اللہ! تیرے لئے سجدہ کیا میں نے' اور تجھ پر ایمان لایا میں' اور تیرا فرمانبردار ہوا میں۔ سجدہ کیا میرے چہرے نے اس ذات کو' جس نے اس کو پیدا کیا اور صورت بنائی اس کی اور بہت اچھی صورت بنائی۔ اور

صحیح مسلم' ((صلاۃ المسافرین: باب الدعاء فی صلاۃ اللیل و قیامہ حدیث ۱۷۷۱))

اسکے کان اور آنکھ کو کھولا۔ اللہ بہت برکت والا احسن الخالقین ہے۔

رکوع اور سجدے میں پیٹھ سیدھی کرنے کا حکم

رکوع میں بندہ اپنے مالک کے آگے جھکتا ہے' کمر دوہری کر کے اپنی عبودیت اور غلامی کی شہادت دیتا ہے۔ اسی طرح سجدے میں اپنی پیشانی خاک پر رکھ کر معبود برحق کے حضور اپنی عاجزی' ناتوانی اور بندگی کا اظہار کرتا ہے' رکوع اور سجدہ نماز کی روح رواں ہونے کے سبب بڑی اہمیت رکھتے ہیں۔ اس لئے انہیں پورے قاعدے' ضابطے سے پایہ تکمیل کو پہنچانا چاہئے۔ اس طرح کہ اللہ تعالیٰ کے آگے رکوع اور سجدہ میں کمر کو بالکل سیدھی کریں۔ تاکہ عاجزی اور گڑگڑاہٹ کے زیادہ ہونے کے سبب غلامی کے حسن کو چار چاند لگیں بندے کو مالک کے آگے انتہائی عاجز بنانے کے لئے رحمت دوعالم ﷺ نے اس بارے میں تاکیدی حکم دیا ہے:۔

—— يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّا يُقِيْمُ صُلْبَهٗ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ (ابن ماجہ)

ترجمہ "اے مسلمانو! (سنو) جو رکوع اور سجدے میں اپنی پیٹھ کو سیدھی نہیں کرتا۔ اس کی نماز نہیں ہوتی۔"

حضور ﷺ کے اس تاکیدی حکم کے پیش نظر' ہر مسلمان بھائی' اور بہن کو یاد رکھنا چاہئے کہ وہ رکوع اور سجدے کی حالت میں اپنی کمر کو پوری طرح سیدھی کرے' اتنی سیدھی کہ اس سے زیادہ سیدھی نہ ہو سکے۔ اپنے مالک کو دکھادے کہ

صحیح

✿ سنن ابن ماجة' اقامته الصلوة: باب الركوع في الصلوة حديث ۸۷۱

بومیری نے اسکی سند کو صحیح کہا ہے۔))

Scanned with CamScanner

اس کا غلام انتہائی عاجزی سے بخشش مانگ رہا ہے- یاد رہے کہ جو دانستہ ان مقامات میں اپنی کمر کو سیدھی نہیں کرتا- وہ لاَ صَلٰوۃَ کے فرمان نبوی ﷺ کی رو سے اپنی نماز ضائع کرنے والا ہے-

جلسے کا مقام ۲۳۸ ـــــ ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے:-

ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهٗ وَيَثْنِيْ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى فَيَقْعُدُ عَلَيْهَا ثُمَّ يَعْتَدِلُ حَتّٰى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ اِلٰى مَوْضِعِهٖ ثُمَّ يَسْجُدُ

(ابو داؤد' دارمی' ترمذی' ابن ماجہ)

پھر رسول اللہ ﷺ سجدے سے اپنا سر اٹھاتے' اور موڑتے بایاں پاؤں اپنا (یعنی بچھاتے) پھر بیٹھتے اس پر' پھر سیدھے ہوتے یہاں تک کہ پھرتی ہر ہڈی طرف ٹھکانے اپنے کے- درحالیکہ برابر ہوتی (پہلے سجدے سے سر اٹھا کر نہایت آرام واطمینان سے بیٹھ کر اور دعاء جو آگے آتی ہے پڑھ کر) پھر دوسرا سجدہ کرتے-

غور فرمایا آپ نے کہ رسول اللہ ﷺ سجدے سے سر اٹھا کر اپنے بائیں پاؤں کو بچھا کر اس پر آرام سے بیٹھتے- حتی کہ ہر ہڈی اپنے ٹھکانے پر پہنچتی- اس بیٹھنے کو جلسہ کہتے ہیں- یہ جلسہ بھی رکوع' قومے اور سجدے کی طرح فرض ہے' ایک شخص نے حضور ﷺ کے سامنے نماز پڑھی اور اس نے جلسے کی رعایت ملحوظ نہ رکھی- پورے آرام اور اطمینان سے نہ بیٹھا- تو حضور ﷺ نے فرمایا:-

۲۳۹ ـــــ اِرْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ (متفق علیہ)

---

۲۳۸ ((دیکھیے نمبر ۲۷۹))

۲۳۹ ((دیکھیے نمبر ۵))

ترجمہ پھر جا پس نماز پڑھ، پس تحقیق تو نے نہیں پڑھی نماز ــــ اس نے تین یا چار بار نماز پڑھی۔ حضور ﷺ نے ہر بار اسے یہی فرمایا، کہ جا، نماز پھر پڑھ، تو نے نماز نہیں پڑھی آخر اس نے کہا کہ حضور ﷺ مجھے سکھاؤ۔ پھر حضور انور ﷺ نے جہاں اس کے رکوع، قومے، اور سجدے کو بغیر طمانیت کے ظاہر کیا۔ اسی طرح جلسے کے متعلق فرمایا:۔

(۲۲۵) ــــ ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ اسْجُدْ۔

(متفق علیہ)

ترجمہ پھر اٹھا سر اپنا سجدے سے، یہاں تک کہ اطمینان خاطر سے بیٹھے تو۔ (پھر دوسرا) سجدہ کر۔

جلسے کی تاکید شدید:

حضور انور ﷺ خود بڑے اطمینان سے جلسہ میں بیٹھے، اور نہ بیٹھنے والے کی نماز کی نفی فرمائی۔ لیکن افسوس کہ عام لوگوں کو جلسے کا پتہ ہی نہیں ہے کہ وہ کیا ہوتا ہے۔ ازبس کہ جلسہ نماز میں فرض ہے۔ اور اس میں طمانیت بھی فرض ہے۔ اور نماز کے لئے دوسرے ارکان ثلاثہ کی طرح ریڑھ کی ہڈی کا حکم رکھتا ہے۔ اسلئے ہم معزز بھائیوں اور بہنوں کو سخت تاکید کرتے ہیں کہ وہ قومے کی طرح جلسے کا بھی خاص طور پر دھیان رکھیں۔ خبردار! جلسہ ترک نہ ہونے پائے۔ بلکہ پورے اطمینان سے بیٹھ کر رسول اللہ ﷺ کے ارشاد پاک کے مطابق دعائے ذیل مزے مزے پڑھیں:۔

جلسہ میں پڑھنے کی مسنون دعاء

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

---

(۲۲۵) حوالہ سابقہ

يَقُوْلُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ (ترمذی' ابوداؤد)

ترجمہ حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دونوں سجدوں کے درمیان (یہ) پڑھتے :-

۲۶۱ — اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ

(ابوداؤد' ترمذی)

یا الٰہی بخش مجھ کو اور رحم کر مجھ پر اور ہدایت کر مجھ کو اور عافیت سے رکھ مجھ کو اور روزی دے مجھ کو۔

حضرت حذیفہؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ درمیان دونوں سجدوں کے (یہ) کہتے تھے :-

۲۶۲ — رَبِّ اغْفِرْلِيْ ۔ (نسائی' دارمی)

---

۲۶۱ ضعیف

- جامع ترمذی' الصلوۃ: باب مایقول بین السجدتین حدیث ۲۸۴))
- ابوداؤد' الصلوۃ: باب الدعاء بین السجدتین حدیث ۸۵۰ ﴿اسکی سند حبیب بن ابی ثابت کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔ تاہم اسے حاکم وذہبی نے صحیح کہا ہے۔))

۲۶۲ صحیح

- سنن نسائی' ((۲/۱۹۹)' التطبیق: باب ما یقول فی قیامه ذلک حدیث ۱۰۶۹))
- دارمی' ((۱/۳۰۳)' الصلاۃ: باب القول بین السجدتین حدیث ۱۳۳۰))
- سنن ابن ماجه اقامۃ الصلوۃ: باب مایقول بین السجدتین حدیث ۸۹۷))

اے میرے رب بخش مجھ کو۔

ـــــ ابن ماجہ کی روایت میں رَبِّ اغْفِرْلِیْ جلسہ میں تین مرتبہ کہنا آیا ہے' اور حضرت پیران پیر سید عبد القادر جیلانی بغدادی کی غنیۃ الطالبین میں اس کلمہ کو جلسے میں تین بار پڑھنا آیا ہے۔

ملاحظہ: ـــــ جس کو جلسے کی پہلی دعاء یاد نہ ہو۔ تو وہ جلسے میں تین مرتبہ رَبِّ اغْفِرْلِیْ ہی پورے اطمینان سے پڑھ لیا کرے۔

دوسرا سجدہ: جب آپ پورے اطمینان سے جلسے کے فرائض سے فارغ ہوں' تو پھر دوسرا سجدہ کریں' اور پہلے سجدے کی طرح اس میں بھی بڑے خضوع و خشوع اور کامل اطمینان سے دعاء پڑھیں۔ اور پھر اٹھیں۔

جلسہ استراحت: دوسرا سجدہ کر چکنے کے بعد ایک رکعت پوری ہو چکی ہے' اب دوسری رکعت کے لئے آپ نے اٹھنا ہے۔ لیکن اٹھنے سے پہلے اور دوسرے سجدے کے بعد جلسہ استراحت میں ذرا بیٹھ کر اٹھیں۔ اس کی صورت یہ ہے:۔

ـــــ ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَ يَرْفَعُ وَ يَثْنِىْ رِجْلَهٗ

سنن اِبن ماجة' ((میں بھی دو دفعہ ہی ہے۔ دیکھئے حوالہ سابقہ تاہم صحیح مسلم وغیرہ کی احادیث کے عموم سے اسکی تکرار کا جواز ثابت ہوتا ہے یعنی دو سے زیادہ مثلاً تین' چار' پانچ دفعہ وغیرہ یہ پڑھنا جائز ہے۔ کیونکہ آپ کا جلسہ کافی لمبا ہوتا تھا۔ حتی کہ بعض صحابہ رضی اللہ عنہم یہ گمان کرتے تھے کہ گویا رسول اللہ ﷺ بھول گئے ہیں۔ دیکھئے نیل الاوطار ج ۲ صفحہ ۲۶۳ وغیرہ))

غنية الطالبين (((۵۹۳) فصل نماز کے آداب۔))

((دیکھئے نمبر ۲۷۹))

الْيُسْرٰى فَيَقْعُدُ عَلَيْهَا ثُمَّ يَنْهَضُ۔ (ابوداوَد' دارمی'
ترمذی' اِبن ماجہ)

ترجمہ پھر حضور ﷺ اللہ اکبر کہتے ہوئے (دوسرے سجدے سے)
اٹھتے اور موڑتے بایاں پاؤں اپنا اور بیٹھتے اس پر' پھر کھڑے ہوتے'
(دوسری رکعت کے لئے)۔

نوٹ: (۲۲۶) ___ جلسہ استراحت (۲۰) سے اٹھتے وقت دونوں ہاتھ زمین پر ٹیک کر
اٹھیں۔(بخاری)

دوسری رکعت

اب آپ نے دوسری رکعت میں کھڑے ہو کر دعائے افتتاح سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ وغیرہ نہیں پڑھنی۔ سورہ فاتحہ اور قرآن سے کچھ پڑھ کر بدستور رکوع' قومہ' سجدہ' جلسہ' دوسرا سجدہ کرکے پھر اٹھ کر اپنے بائیں پاؤں کو موڑ کر اس پر بیٹھ جائیں' اور دایاں پاؤں کھڑا رکھیں۔

تشہد میں بیٹھنا

(۲۲۷) ___ اس کو قعدۂ نماز بھی کہتے ہیں' دوسرا سجدہ کرکے اٹھ کر بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھ جائیں' اور دایاں پاؤں کھڑا رکھیں اور دائیں ہاتھ کو اپنے دائیں گھٹنے پر رکھیں' اور بائیں ہاتھ کو اپنے بائیں گھٹنے پر رکھیں۔(بلوغ المرام)۔

ھ۲۰ صحیح بخاری کی ایک حدیث میں جلسہ استراحت کا حکم بھی موجود ہے دیکھئے کتاب الاستئذان باب: من ردفقال: علیک السلام' ح ۶۲۵۱

---

(۲۲۶) **صحیح بخاری'** ((الاذان: باب کیف یعتمد علی الارض اذا اقام الخ حدیث ۸۲۴))

(۲۲۷) **بلوغ المرام'** ((باب صفۃ الصلاۃ حدیث ۳۲۲))

۲۲۸ ـــــ اور عبداللہ بن زبیرؓ کی روایت کے اندر صحیح مسلم میں ہے۔ کہ دایاں ہاتھ اپنی دائیں ران پر رکھے اور بایاں ہاتھ اپنی بائیں ران پر رکھے۔

معلوم ہوا کہ نمازی کو رخصت ہے' چاہے دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھے' چاہے رانوں پر' اب آپ قعدہ نماز میں تشہد پڑھیں' شہادت کے معنی ہیں صحیح اور سچی خبر کو ظاہر کرنا۔ جس میں دل زبان کی تصدیق کرنے والا ہو۔ اور تشہد گواہ ہونے کو کہتے ہیں۔ چونکہ التحیات کی خوبیوں بھری دعاء کے اخیر میں کلمہ شہادتین بھی ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے معبود برحق ہونے' اور حضرت محمد ﷺ کے رسول اللہ ﷺ ہونے پر دل کی تصدیق اور زبان کے اِقرار کے ساتھ گواہ ہونا ہوتا ہے۔ اس لئے التحیات کو تشہد کہتے ہیں۔ اور قعدہ کے معنی بیٹھنا ـــــ قعدہ تشہد کے معنی ہوئے' نماز کے اندر توحید و رسالت پر دل کی سچائی' اور خلوص کے ساتھ گواہی دینے کے لئے بیٹھنا۔ بخاری و مسلم میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضور انور ﷺ نے فرمایا:۔ فَاِذَا جَلَسَ اَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَلْيَقُلْ ۔ "پس جب کوئی تمہارا بیٹھے (قعدہ) نماز میں پھر چاہیے کہ پڑھے (یہ)!

۲۲۹ ـــــ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا

---

۲۲۸ صحیح مسلم' ((المساجد : باب صفة الجلوس فی الصلوۃ حدیث ۵۷۹))

۲۲۹ صحیح بخاری' ((الاذان: باب التشھد فی الاخرہ حدیث ۸۳۱))

✿ صحیح مسلم' ((الصلاۃ: باب التشھد فی الصلوۃ حدیث ۴۰۲))

وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ (متفق علیہ) ۵۰ ب

عبادت زبان کی اور عبادت بدن کی اور عبادت مال کی صرف اللہ ہی کے لئے ہے۔ سلامتی ہو آپؐ پر اے نبی ﷺ اور رحمت اللہ کی 'اور برکتیں اس کی اور سلامتی ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔ گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ محمد ﷺ بندے اس کے اور بھیجے ہوئے اس کے ہیں۔ ۵۰ (ب)

مسئلہ رفع سبابہ قعدہ تشہد میں بیٹھ کر جب آپ التحیات پڑھتے ہوئے کلمہ شہادت پر پہنچیں تو انگشت شہادت سے اشارہ کریں۔ نماز میں انگلی کا اٹھانا رسول اللہ ﷺ کی بڑی بابرکت اور عظمت والی سنت ہے۔ تشہد میں اللہ کے حضور دو زانو بیٹھ کر کلمہ شہادت پڑھنا اللہ کی وحدانیت کا قولی اِقرار ہے۔ اور قولی اِقرار کے ساتھ ہی انگلی کا اٹھانا توحید اِلٰہی کا فعلی اِقرار ہے۔ سنت رفع سبابہ کی عظمت اور جلالت شان کا آپ اس امر سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ حضور انور ﷺ فرماتے ہیں۔

۵۰ —— هِيَ اَشَدُّ عَلَى الشَّيْطٰنِ مِنَ الْحَدِيْدِ يَعْنِى

---

۵۰ (ب) پہلے تشہد میں درود شریف پڑھنا جائز بلکہ مستحب ہے جیسا کہ نسائی شریف کی ایک حدیث سے ثابت ہوا ہے۔ (۲۴۱/۳ ح ۷۲۰ا باب کیف الوتر)
دوسرے عمومی دلائل بھی اسی کے موید ہیں۔

---

۵۰ حسن

✿ احمد (((۱۱۹/۲)))

Scanned with CamScanner

السَّبَّابَةَ (رواہ احمد)

"شہادت کی انگلی کا اٹھانا (تشہد میں) بہت سخت ہے شیطان پر لوہے (کے نیزہ مارنے) سے۔"

اب اس کا ثبوت سنت رسول ﷺ سے ملاحظہ فرمائیں۔

۲۵۱ — وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيْرُ بِاِصْبَعِهٖ اِذَا دَعَا —

(رواہ ابوداؤد والنسائی)

ترجمہ عبداللہ بن زبیرؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اشارہ کرتے تھے ساتھ اپنی انگلی کے جس وقت تشہد پڑھتے تھے:۔

۲۵۲ — وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَلَسَ فِي الصَّلٰوةِ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَرَفَعَ اِصْبَعَهُ الْيُمْنٰى الَّتِيْ تَلِى الْاِبْهَامَ فَدَعَابِهَا (مسلم)

ترجمہ حضرت ابن عمرؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بیٹھتے تھے نماز (کے قعدہ) میں، رکھتے تھے اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں گھٹنوں پر، اور اٹھاتے تھے اپنی داہنی انگلی جو نزدیک انگوٹھے کے ہے۔ دعاء مانگتے ساتھ اس کے (صحیح مسلم)

---

۲۵۱ ضعیف

✿ ابوداؤد' ((الصلاۃ: باب الاشارۃ فی التشہد حدیث ۹۸۹))

✿ سنن نسائی' ((السہو: باب بسط الیسری علی الرکبۃ (۳/۳۷) حدیث ۱۲۷۰ ◄ اس کی سند محمد بن عجلان کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔))

۲۵۲ صحیح مسلم' ((المساجد: باب صفۃ الجلوس فی صلاۃ حدیث ۵۸۰))

Scanned with CamScanner

۵۷۳ —— وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَعَدَ يَدْعُوْا وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى وَيَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَاَشَارَ بِاِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ وَوَضَعَ اِبْهَامَهُ عَلٰى اِصْبَعِهِ الْوُسْطٰى (رواہ مُسلم)

ترجمہ عبداللہ بن زبیرؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں: کہ جب رسول اللہ ﷺ بیٹھتے (نماز میں) تشہد پڑھنے کو تواپنادایاں ہاتھ اپنی دائیں ران پر رکھتے۔اور بایاں ہاتھ اپنی بائیں ران پر رکھتے۔اور اپنی شہادت کی انگلی کے ساتھ اشارہ کرتے۔اور اپنا انگوٹھا اپنی درمیانی انگلی کے بیچ میں رکھتے۔(مُسلم)

حضرت وائل بن حجر روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں:-

۵۷۴ —— ثُمَّ جَلَسَ —— وَ حَلَّقَ حَلْقَةً ثُمَّ رَفَعَ اِصْبَعَهُ

ترجمہ "پھر رسول اللہ ﷺ (سجدے کے بعد) بیٹھے' (التحیات پڑھنے کے لئے) اور حلقہ کیا حلقہ کرنا۔(انگوٹھے کو بیچ کی انگلی کے وسط میں رکھ کر) پھر اٹھائی آپ نے انگلی اپنی۔"

رسول اللہ ﷺ کی سُنت رفع سبابہ کو ناظرین اچھی طرح سمجھ گئے ہوں

---

۵۷۳ صحیح مسلم' ((حوالہ سابقہ حدیث۵۷۹))

۵۷۴ صحیح

* ابوداؤد' ((الصلاۃ: باب رفع الیدین فی الصلوۃ حدیث۷۲۶))
* سنن نسائی' ((السھو : باب قبض الثنتین من اصابع الید الخ (۳/۳۷) حدیث۱۲۶۸' دارمی(۱/۳۱۴) ➤ اسے ابن خزیمہ' ابن حبان وغیرہما نے صحیح کہا ہے۔))

گے۔کہ حضور ﷺ نے تشہد میں شہادت کی انگلی اٹھائی ہے۔اس لئے میرے تمام بھائیوں اور بہنوں کو ضرور چاہئے۔کہ وہ اپنے پیارے رسول پاک ﷺ کی پیاری سنت پر عمل کرتے ہوئے التحیات میں انگلی اٹھائیں۔اس طرح کہ جب کلمہ شہادت پر پہنچیں۔تو اپنے انگوٹھے کو درمیان انگلی کے بیچ میں رکھ کر حلقہ بنا کر انگشت شہادت کو اَشْہَدُ کہتے ہی اٹھائیں۔(کہ زبان کے ساتھ انگلی بھی توحید کی شہادت دینے لگے)اور الا اللّٰہ ختم کرکے گرادیں "گویا بارگاہ رب الارباب میں غلام دوزانو بیٹھ کر اپنے قول وفعل سے اس کی وحدانیت کی صدق دل سے گواہی دے۔تاکہ دل کی تصدیق سے زبان کی شہادت' علام الغیوب کی رضا کا موجب ہو۔اور شہادت کی نیت سے انگلی کی تلوار' بے نیام (یعنی کھڑی) ہو کر شیطان کو مجروح و مایوس کردے۔

انگلی اٹھانے کی کیفیت

تشہد میں انگلی کا اٹھانا تو یقیناً ثابت ہوا۔اب اس بات کی مزید تحقیق کرتے ہیں کہ انگلی کے اٹھانے کی کیفیت اور صورت کیا ہے؟ گزارش ہے کہ تشہد کے معنی ہیں گواہ ہونا۔اور التحیات میں دو گواہیاں دی جاتی ہیں۔اَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَاَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ اس لئے التحیات کو تشہد کہا جاتا ہے۔اس لحاظ سے امام شافعیؒ کے نزدیک اِلاَّ اللّٰہ کہتے وقت انگلی سے اشارہ کرنا آیا ہے۔کہ زبان جب توحید کی گواہی دے تو انگلی فعلی گواہی دے کہ اللہ ایک ہے۔ایسے ہی حنفیہ کے نزدیک بھی ہے کہ تہلیل کے وقت انگلیاں بند کرکے اشارہ کرے ___ لیکن جب ہم احادیث صحیحہ پر غور کرتے ہیں۔تو کسی حدیث سے لاَ یا اِلاَّ اللّٰہ کے وقت اشارہ کرنا ثابت نہیں ہوتا۔ایسے پتہ چلتا ہے کہ حضور ﷺ جب نماز میں بیٹھتے تو انگشت شہادت سے اشارہ کئے ہوتے یعنی شروع التحیات سے اخیر تک اشارہ کئے رہتے۔

صحیح مُسلم میں ہے

Scanned with CamScanner

(۴۵۵) ـــ كَانَ اِذَا جَلَسَ فِي الصَّلٰوةِ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَ رَفَعَ اِصْبَعَهُ الْيُمْنٰى الَّتِيْ تَلِي الْاِبْهَامَ فَدَعَا بِهَا۔

ترجمہ "جب حضور ﷺ نماز میں بیٹھتے تو دونوں ہاتھ دونوں گھٹنوں پر رکھتے اور داہنے ہاتھ کی شہادت کی انگلی کو اٹھاتے۔ اس سے دعاء کرتے۔"

یہ عبارت بتارہی ہے کہ آپ نماز میں بیٹھ کر دونوں ہاتھ دونوں گھٹنوں پر رکھتے۔ اور اس وقت ہی انگلی کا اشارہ بھی شروع کردیتے۔ فَدَعَا بِهَا' دعاء کرتے ساتھ انگلی کے۔ یعنی جب تک انگلی کھڑی رکھتے دعاء پڑھتے رہتے۔ اور ساری التحیات دعاء ہی ہے۔ تو بہتر طریق انگلی اٹھانے کا یہ ہوا کہ التحیات میں بیٹھتے ہی انگوٹھے کو درمیان کی انگلی کی جڑ میں رکھ کر باقی انگلیاں بند کر کے انگشت شہادت کو کھڑی کردیں۔ اس طرح کہ ذرا خم رہے۔

(۴۵۶) ـــ ابوداؤد میں قد حناها شيئًا کے الفاظ بھی آئے ہیں۔ کہ حضور ﷺ انگلی کو تھوڑا سا جھکائے ہوئے تھے۔

(۴۵۷) ـــ لا يجاوز بصره اشارة

اپنی نگاہ اشارے کے مقام پر رکھتے۔ تو خمیدہ انگشت کے اشارے سے ساری

---

(۴۵۵) ((دیکھئے نمبر ۴۵۲))

(۴۵۶) **حسن**

✿ **ابوداؤد'** ((الصلاة: باب الاشارة فی التشهد حدیث ۹۹۱ ➤ اسے ابن خزیمہ اور ابن حبان نے صحیح کہا ہے۔))

(۴۵۷) **حسن**

✿ **ابوداؤد'** ((حوالہ سابقہ))

التحیات پڑھیں۔ جب التحیات ختم کرلیں۔ تو پھر انگلی رکھ دیں۔

(۵۵) ـــــ اسی طرح وائل بن حجرؓ کی حدیث میں رسول اللہ ﷺ ا التحیات میں بیٹھنا اور انگلی سے اشارہ کرنا بیان کیا گیا ہے۔ حضرت وائلؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (دوسرے سجدہ سے اٹھ کر) بیٹھے اور دو انگلیوں کو بند کیا۔ (چھنگلیا اور اس کے پاس والی کو) اور حلقہ کیا (انگوٹھے اور بیچ کی انگلی سے) اور کلمے کی انگلی سے اشارہ کیا۔ (ابوداؤد)

اس حدیث سے بھی' اور جتنی حدیثیں اشارہ کے متعلق آئی ہیں۔ سب سے یہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ التحیات میں بیٹھتے ہی آپ حلقہ بنالیتے اور انگلی سے اشارہ کرنے لگتے۔ اور التحیات پڑھتے جاتے جو مشتمل ہے دعا' ذکر اور تشہد پر۔

(۵۶) ـــــ مشکوۃ شریف میں ابوداؤد اور دارمی شریف کے حوالے سے حضرت وائل بن حجرؓ کی حدیث میں یحرکھا۔ بھی آیا ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے انگلی اٹھائی اور اس کو ہلاتے تھے۔ اور اس حدیث کے آگے ہی حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کی روایت میں ہے کہ تشہد پڑھتے وقت حضور ﷺ انگلی سے اشارہ کرتے۔ ولا یحرکھا۔ اور اسے ہلاتے نہ تھے۔

اس سے معلوم ہوا کہ انگلی کو رفع کے دوران ہلانا بھی درست ہے اور نہ ہلانا بھی درست ہے۔ جس نے انگلی کبھی نہیں ہلائی۔ اس کو کبھی کبھی ہلانی بھی چاہئے۔ تاکہ حضور پرنور ﷺ کی ہلانے کی سنت پاک پر بھی عمل ہوتا رہے اور سنت زندہ رہے۔

انگلی کے ہلانے کا فلسفہ یہ ہے کہ جب انگلی کو کھڑا کیا تو اس نے توحید کی گواہی دی۔ کہ اللہ ایک ہے وَحْدَہٗ' پھر جب انگلی کو بار بار ہلانا شروع کیا۔ تو اس نے بار بار ایک' ایک' ایک ہونے کا اعلان کیا۔ مثلاً دوران تشہد اگر انگلی کو سات یا آٹھ بار ہلایا۔ تو اتنی مرتبہ ہی انگلی نے توحید کا اعلان کیا۔ گویا انگلی کھڑی ہوئی۔ اور بول بول کر ایک

---

(۵۵) (دیکھیے نمبر ۵۳)

(۵۶) حوالہ سابق' مشکاۃ الصلوۃ باب التشہد حدیث ۹۱۱' ۹۱۲

اللہ ' ایک اللہ کہتی رہی۔ اور نمازی کے کیف کا یہ عالم ہو۔ کہ نظر انگلی کے رفع اور حرکت پر رکھے ' دماغ وحدانیت کی آبشار دل پر گرائے۔ اور قلب عطشاں یہ آب حیات پیتا جائے۔

رفع سبابہ مختلف فیہ نہیں: رفع سبابہ کوئی اختلافی مسئلہ نہیں ہے۔ تمام محدثین اور فقہا تشہد میں انگلی اٹھانے پر متفق ہیں۔ فقہ کی کتابوں ' جیسے ہدایہ ' شرح وقایہ ' اور فتاوی عالمگیری وغیرہ میں بھی انگلی کا اٹھانا لکھا ہوا ہے۔ حنفیہ ' شافعیہ ' مالکیہ اور حنبلیہ سب کا رفع سبابہ کی سُنت پر پورا پورا اتفاق ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے زمانے سے لے کر آج تک امت رسول ﷺ میں سے کوئی امام یا فقیہہ رفع سبابہ کا مخالف نہیں ہوا۔ بلکہ سب نے اس سُنت پاک پر عمل کیا ہے۔ لیکن افسوس! نہایت افسوس! ان مولویوں پر جو مسلمانوں کو انگلی کے ساتھ توحید کی شہادت دینے کے فعل رسول ﷺ سے روکتے ہیں۔ بلکہ انگلی اٹھانے والوں کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اور عوام کو ان سے نفرت دلاتے ہیں۔ اور ان کے مخالف سُنت پراپیگنڈہ سے رفع سبابہ کرنے پر مسجدوں میں لڑائیاں تک ہو چکی ہیں۔ سُنت رسول ﷺ کو مٹانے والو! شافع روز جزا کو کل کو نسا منہ دکھاؤ گے؟

ناظرین: اللہ تعالیٰ آپ کو علماء ربانی کی مواعظ سے مستفید اور مشائخ حقانی کی نصائح سے مستفیض فرمائے۔ عقل کی روشنی ' اور نور بصیرت عام کرے۔ اور آپ کو التحیات میں انگلی اٹھانے کی سُنت پاک پر تازیست عمل کی توفیق دے۔ کہ اس عمل سے آپ کی نماز کے حسن کو چار چاند لگیں گے۔ اللہ بہت راضی ہو گا۔ اور سُنت کی محبت کے سبب قیامت کو نبی رحمتؐ کی معیت حاصل ہو گی۔ امید ہے کہ ہر نماز کے تشہد میں آپ رفع سبابہ کو مد نظر رکھیں گے۔

اب قعدہ تشہد سے تیسری رکعت کے لئے کھڑے ہوں تو اللہ اکبر کہتے ہوئے اٹھیں۔ اور رفع یدین کریں۔ ابو حمیدؓ ساعدی کی روایت میں ہے:۔

(۲۶۰) ـــــ اِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ وَ رَفَعَ يَدَيْهِ۔

(ابو داؤد وغیرہ)

یعنی جب حضور ﷺ دو رکعت پڑھ کر (تشہد کے بعد) کھڑے ہوتے ـــــ تو اللہ اکبر کہتے۔ اور دونوں ہاتھ اٹھاتے۔ اب آپ تیسری اور چوتھی رکعت بدستور پڑھ کر بیٹھ جائیں۔ اس آخری قعدہ میں رسول اللہ یوں بیٹھتے تھے:۔

(۲۶۱) ـــــ اِذَا كَانَتِ السَّجْدَةُ الَّتِيْ فِيْهَا التَّسْلِيْمُ اَخْرَجَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَقَعَدَ مُتَوَرِّكًا عَلٰى شَقِّهِ الْاَيْسَرِ ثُمَّ سَلَّمَ۔

(ابو داؤد وغیرہ بروایت ابو حمید ساعدی)

جب حضور ﷺ کا وہ سجدہ ہوتا کہ بعد اس کے سلام ہے۔ (یعنی جب آخری رکعت کا دوسرا سجدہ کرکے فارغ ہوتے اور تشہد وغیرہ کے لئے بیٹھتے) تو اپنا بایاں پاؤں (دائیں طرف) نکالتے، اور اپنی بائیں جانب کولہے پر بیٹھتے۔ پھر (تشہد، درود، اور دعاء پڑھ کر سلام پھیرتے۔

نوٹ: بائیں جانب کولہے پر بیٹھنا تورک کہلاتا ہے۔ یہ سُنت ہے۔ ہر مسلمان کو آخری قعدہ میں ضرور تورک کرنا چاہئے۔

آخری قعدہ: آخری رکعت کے قعدے میں بیٹھنے کا مسنون طریق بھی آپ کو معلوم ہوگیا، جب آپ اس قعدے میں بیٹھیں۔ تو پہلے التحیات پڑھیں۔ جس طرح دوسری رکعت پڑھ کر آپ نے قعدہ میں پڑھا تھا۔ اور رفع سبابہ بھی بدستور کریں۔ التحیات ختم کرکے درود شریف ذیل پڑھیں، یہ درود شریف صحابہؓ کے پوچھنے پر نبی اکرم ﷺ نے انہیں بتایا تھا۔ جو عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ کی روایت سے صحیح بخاری میں موجود ہے۔

---

(۲۶۰) ((دیکھئے نمبر ۲۷۹))

(۲۶۱) حوالہ سابق

Scanned with CamScanner

۲۶۲ — اَللّٰهُمَّ [1] صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى
اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ
وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ
اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ
مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ
وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

(بخاری شریف)

یا الٰہی رحمت بھیج محمد (ﷺ) پر' اور آل محمد (ﷺ) پر' جیسے تو نے رحمت بھیجی اِبراہیم (علیہ السلام) پر' اور آل ابراہیم (علیہ السلام) پر' بیشک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے' یا الٰہی! برکت بھیج محمد (ﷺ) پر' اور آل محمد (ﷺ) پر' جیسے برکت بھیجی تو نے اِبراہیم (علیہ السلام) پر' اور آل اِبراہیم (علیہ السلام) پر' بیشک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔

[1] ابوطلحہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ صحابہؓ میں تشریف لائے اور آپؐ کے چہرے پر خوشی کے آثار نمایاں تھے۔ پھر حضور ﷺ نے فرمایا کہ میرے پاس جبریلؑ آیا اور اس نے کہا! تیرا پروردگار فرماتا ہے کہ اے محمد ﷺ! کیا یہ بات تجھے خوش نہیں کرتی کہ جو شخص تیری امت سے

۲۶۲ بخاری' ((الانبیاء: باب ۱۰ ح ۳۳۷۰))

درود شریف کے بعد پڑھیں

وَعَنْ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ قَالَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ عَلِّمْنِیْ دُعَاءً اَدْعُوْا بِہٖ فِیْ صَلٰوتِیْ قَالَ قُلْ (بخاری، مسلم)

ترجمہ حضرت ابوبکر صدیقؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں نے کہا، اے رسول اللہ ﷺ! نماز میں دعاء مانگنے کے لئے مجھے (کوئی) دعاء سکھایئے (کہ میں اسے التحیات اور درود کے بعد پڑھا کروں) تو حضور انور ﷺ نے فرمایا! پڑھ (یہ دعا):-

---

تجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے، (یعنی تیرے لئے مجھ سے ایک بار رحمت طلب کرتا ہے۔ تو میں اس پر دس بار رحمت بھیجتا ہوں، اور جو شخص تیری امت سے تجھ پر ایک بار سلام بھیجتا ہے۔ (یعنی تیرے لئے مجھ سے ایک بار سلامتی طلب کرتا ہے) تو میں اس پر دس بار سلام بھیجتا ہوں۔ (نسائی، داری) ۲۶۳

ناظرین! غور کریں کہ جب وہ آخری قعدہ میں نہایت خشوع اور حضور قلب سے درود شریف پڑھیں گے۔ تو اللہ تعالیٰ انہیں اپنی دس گنا رحمتوں، اور سلامتیوں سے نوازتے ہوئے اور گناہوں کی گٹھڑی کا بوجھ دور کر کے ان کے سر پر مغفرت کا تاج رکھ کر اپنے دربار (نماز) سے رخصت کرتا ہے، اور نماز میں ان کی دعاؤں کو قبول فرما کر دین ودنیا کی فلاح وبہبود عطا فرماتا ہے۔ پس مبارک ہو نمازیوں کو مسنون نماز۔۔۔

(محمد صادق)

---

۲۶۳ **بخاری،** ((الانبیاء: باب ۱۰ ح ۳۳۷۰))

Scanned with CamScanner

پہلی دعاء

(٣٦٢) — اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ (بخاری، مُسلم)

یا الٰہی بیشک میں نے اپنی جان پر ظلم کیا ہے بہت ظلم، اور تیرے سوا گناہوں کو کوئی نہیں بخشتا پس مجھے بخش دے اپنی خاص مغفرت سے اور مجھ پر رحم کر، بے شک تو ہی بخشنے والا مہربان ہے۔

دوسری دعاء

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْا فِي الصَّلٰوةِ يَقُوْلُ۔ (بخاری، مُسلم)

ترجمہ حضرت عائشہؓ روایت کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دعاء مانگتے تھے نماز میں، (آخری قعدہ میں بعد تشہد اور درود کے)

---

(٣٦٢) صحیح بخاری، ((الاذان: باب الدعاء قبل السلام حدیث ٨٣٤))

✿ صحیح مسلم، ((الذکر و الدعاء: باب استحباب خفض الصوت بالذکر حدیث ٢٧٠٥))

فرماتے:-(یہ):-

(۲۶۵) — اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَ فِتْنَةِ الْمَمَاتِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَمِنَ الْمَغْرَمِ (بخاری، مسلم)

یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں تیرے ساتھ عذابِ قبر سے' اور پناہ مانگتا ہوں تیرے ساتھ کانے دجال کے فتنے سے' اور پناہ مانگتا ہوں تیرے ساتھ فتنہ زندگی سے اور فتنہ موت سے' یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں تیرے ساتھ گناہ سے اور قرض سے۔

ملاحظہ: دونوں دعاؤں میں سے آپ جونسی چاہیں پڑھ لیا کریں۔ اور اگر دونوں ہی پڑھا کریں۔ تو سبحان اللہ! دین و دنیا کی فلاح و خیر اور مقاصد و مطالب حاصل ہوں۔

دعاء کی تشریح

---

(۲۶۵) صحیح بخاری' ((الاذان: باب الدعاء قبل السلام حدیث ۸۳۲))!

✿ صحیح مسلم' ((المساجد: باب ما یستعاذ منہ فی الصلوۃ حدیث ۵۸۹))

عذابِ قبر: نماز کے قعدے میں جیسے قبولیت دعاء کے مقام میں عذابِ قبر سے بچنے کی دعاء کی گئی ہے۔ معلوم ہوا کہ قبر میں کوئی اہم امر درپیش آنے والا ہے' یہ بات سب کو معلوم ہے کہ ہر شخص نے قبر میں جانا ہے اور فرمودہ رسول ﷺ کے مطابق اللہ کے بھیجے ہوئے فرشتوں نے اس کی تمام زندگی کے اعمال کا جائزہ لینا ہے۔ سوال ہو گا ـــــ تیرا رب کون ہے؟ تیرا دین کیا ہے؟ ـــــ اور تیرا نبی کون ہے؟ ـــــ جو کوئی ان سوالوں کا جواب نہ دے سکے گا' اس کے لئے قبر بڑے جیل (دوزخ) میں جانے سے پہلے حوالات کی صورت میں چھوٹا سا عذاب گھر بنا دیا جائے گا ـــــ اور قیامت کو پھر اس کا مقدمہ آخری فیصلے کے لئے رب کے حضور پیش ہو گا ـــــ غور فرمائیے؟ عذابِ قبر کس قدر خوفناک چیز ہے۔ اس لئے رسول اللہ ﷺ نے قعدے میں عذابِ قبر سے اللہ کے ساتھ پناہ مانگی ہے۔ اور امت کو تعلیم دی ہے' اللہ ہم سب کو عذابِ قبر سے بچائے۔ (آمین)

ملاحظہ: قبر میں سوالوں کا جواب یہ ہے۔ میرا رب اللہ ہے۔ میرا دِین اسلام ہے۔ میرے نبی محمد ﷺ ہیں! ـــــ مندرجہ ذیل حدیث کے الفاظ مجموعی طور پر بڑا موزوں جواب ہیں۔

٦٦٢ ـــــ رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا (دارمی شریف)

"راضی ہوئے ہم ساتھ اللہ کے رب ہونے پر' اور ساتھ اِسلام کے

---

٦٦٢ صحیح

✿ دارمی' ((١/١١٥)) باب ما یتقی من تفسیر حدیث النبی ﷺ الخ ح ٣٤١ ➤ اگی سند مجالد کی وجہ سے ضعیف ہے لیکن اس کے متعدد صحیح شواہد ہیں دیکھئے سنن ابی داؤد (الصوم: باب فی صوم الدھر ٢٤٢٥) وغیرہ))

Scanned with CamScanner

دِین ہونے پر اور ساتھ محمد ﷺ کے نبی ہونے پر۔"

نوٹ: اذان کے جواب میں تیسری دعاء کے اندر مندرجہ بالا الفاظ پیچھے اذان کے باب میں آپ پڑھ آئے ہیں۔ اذان کے بعد وہ دعاء بھی پڑھا کریں۔ تاکہ اللہ تعالیٰ قبر میں جواب آسان کر دے۔ (آمین)۔

مسیح دجال: قعدے کی دعاء میں مسیح [1] کے فتنے سے بھی اللہ کی پناہ طلب کی گئی ہے۔ دجال قیامت کے قریب زمانے میں پیدا ہو گا۔ خدائی کا دعوی کرتے ہوئے لوگوں کو گمراہ کرے گا۔ وہ اپنے دجل و فریب کے کمالات سے اللہ کے بڑے بڑے نیک بندوں کے اِیمان کو مبتلائے فتنہ کر دے گا۔ اس لئے حضور انور ﷺ نے دعاء میں اس ملعون کے فتنے سے بچنے کے لئے بھی اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگی ہے۔ کیونکہ اس کی پناہ کے بغیر فتنوں سے کہیں بچاؤ نہیں ہے۔

جو لوگ اپنی زندگی میں دجال نہیں پائیں گے۔ تو ان کے لئے اس دعاء کو مانگنے کا یہ فائدہ ہو گا۔ کہ اللہ تعالیٰ اس دعاء کی برکت سے ان کو دجال صفت لوگوں

---

[1] دجال کے معنی ہیں جھوٹا فریبی، یہ ایک بڑے فتنہ انگیز یہودی کا لقب ہے۔ جو اپنے کمال دجل سے لوگوں کو گمراہ کرے گا۔ چونکہ وہ گمراہی اور بے دینی کا ایک زبردست فتنہ کھڑا کرے گا اس لئے اس کے فتنے سے بھی پناہ پکڑی ہے، اس کو مسیح دجال اس لئے کہتے ہیں کہ اس کی ایک آنکھ ملی ہوئی ہوگی۔ یعنی کانا ہو گا۔ مسیح کے معنی یہاں کانا کے ہیں، اور صرف اسی صورت میں اس کے معنی کانا کے ہوں گے۔ جبکہ یہ لفظ (مسیح) دجال کے ساتھ مقید ہو۔ یعنی مسیح دجال کہیں۔ اور جب یہ لفظ (مسیح) اکیلا بولا جائے۔ تو پھر اس کے معنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہوں گے مسیح کے معنی سیر کرنے والا۔ اور آپ نے تبلیغ دین کی خاطر بہت سفر کئے ہیں اس لئے مسیح ہوئے، اور مسیح مسیحا سے بھی ہے۔ جس کے معنی ہیں مبارک اور مسیح مسح سے بھی ہے۔ مسح کے معنی ہیں ہاتھ پھیرنا، اور آپ مادر زاد اندھوں اور کوڑھیوں پر ہاتھ پھیرتے تھے، تو وہ اللہ کے حکم سے تندرست ہو جاتے تھے۔ اس لئے بھی آپ کا لقب مسیح ہوا۔ (محمد صادق)

کے شر اور فتنے سے محفوظ رکھے گا۔ کیونکہ ہر زمانے میں دجال صفت لوگ ضرور ہوتے ہیں۔ نہ صرف دجال صفت ہی، بلکہ دجال کے کان کترلینے والے۔

فتنہ زندگی: رسول اللہ ﷺ نے امت کو فتنہ زندگی سے بھی اللہ کی پناہ لینے کے لئے دعاء تعلیم فرمائی ہے۔ معلوم ہوا کہ فتنہ زندگی بھی کوئی بڑی بلا ہے۔ جس سے بچاؤ ہمیں ضرور پکڑنا ہے۔ اور اس میں کوئی شک نہیں کہ انسان کی زندگی سن رشد سے لے کر تا دم واپسین دنیا کے اندر ایک امتحان ہے۔ عورت اور مرد کی جوانی ہی کو لیجئے۔ کہ یہ جوانی (دیوانی جوانی) کیا زندگی کے لئے کم فتنہ [1] ہے۔ کوئی ہوش سنبھالتے ہی رومانی فتنوں کے ماحول میں ایسا گھر جاتا ہے۔ کہ اس کے لئے شباب فتنہ زندگی بن جاتا ہے۔ کئی کروبین خصال انسانوں کی تعمیر عبادت کو چشم و عارض کا طوفان بہالے جاتا ہے، بہتیروں کا شاہین اِیمان زلف عنبرین کا شکار ہو کر رہ جاتا ہے۔ بعض قدیا رکے عالم کے فتنے میں پڑ کر فتنہ محشر برپا کرلیتے ہیں۔

اور بعضوں کے نزدیک تو قیامت کا فتنہ، فتنہ سرو سہی قداں سے کم ہے، گلیوں اور محلوں میں، کوچوں اور بازاروں میں، گزرگاہوں اور شاہراہوں میں نظر فریب فتنہ ہائے حیات کی تزئین و آرائش۔ غارت گر جنس دِین و اِیمان ہیں۔ غرض انسانی زندگی کا رخش عمر اگر دِین کے ہاتھوں بے لگام ہو جائے۔ تو سر تا پا فتنہ ہی فتنہ بن جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قعدہ جیسے قرب اِلٰہی کے مقام میں فتنہ ہائے زندگی (فِتْنَةِ الْمَحْيَا) کے جور و ستم سے الغیاث والامان کی دہائی دینے کو کہا ہے۔ کیونکہ فتنوں سے بچنا انسان کے بس کی بات نہیں ہے۔ جب تک ہادی مطلق کی توفیق اور مدد شامل حال نہ ہو۔ کوئی شخص نہ بدی سے بچ سکتا۔ اور نہ نیکی کر سکتا ہے۔

---

[1] اگر جوانی اللہ کی مرضی کے مطابق گزرے تو رحمت اِلٰہی ہے، پھر تو اس پر فرشتے بھی رشک کریں گے اور اگر جوانی کی نیلم پری نفس کے اشاروں پر ناچنے لگے۔ تو پھر زندگی سرا سر فتنہ ہی فتنہ بن جاتی ہے۔ (محمد صادق)

؂۶۷ ـــ لا حول ولا قوۃ الا با اللّٰہ (جو عرش کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے) کا مطلب یہی تو ہے۔ کہ ہم اللہ کی توفیق و مدد کے بغیر نہ بدی سے بچ سکتے ہیں۔ اور نہ نیکی کر سکتے ہیں۔ اس لئے فتنہ زندگی سے بچنے کے لئے نماز کے اندر اللہ سے دعاء کرنے کو کہا ہے۔ پھر انسان اگر بیوی کو کسب حلال سے روٹی کپڑا دے گا۔ اپنے بچوں کی ضروریات حلال کی کمائی سے پوری کرے گا۔ تو یہ کام اس کے لئے اللہ کی خوشی کا موجب ہو گا۔ اور اس کا یہ خرچ انفاق فی سبیل اللہ قرار پائے گا۔ اور اگر اس کی آمدن کم ہے۔ اور بیوی' اور عیال کی ضروریات پوری کرنے کے لئے ناجائز مال حاصل کرتا ہے۔ دھوکے اور فریب سے مال بڑھاتا ہے۔ اور ایسی کمائی بیوی' اور بچوں کو کھلاتا ہے۔ تو اس صورت میں اس کی بیوی' اور بچے بھی اس کے لئے فتنہ بن جاتے ہیں۔

الحاصل: زندگی اگر اللہ کی مرضی کے مطابق بسر ہو تو سراسر رحمت الٰہی ہے' اور اگر شتر بے مہار کی طرح گزرے تو سر سے پاؤں تک فتنہ ہی فتنہ ہے۔ اب آپ اچھی طرح سمجھ گئے ہوں گے کہ نبی رحمت ﷺ نے نماز کے اندر زندگی کے فتنوں سے بچنے کے لئے کیوں دعاء کرنے کو فرمایا ہے؟ اور یہ بھی معلوم ہو گیا کہ ایسی دعاء مانگنا ہمارے لئے کس قدر ضروری ہے' جب کہ ہم کشتی حیات میں بے اختیار بیٹھے ہیں۔ اور فتنوں کا طوفان بلاکشتی کو گھیرے ہوئے ہے۔

فتنہ موت: روح کا جسم سے جدا ہونا موت کہلاتا ہے' موت انسانی زندگی کے خاتمہ کا وقت ہوتا ہے۔ جس شخص کا خاتمہ اچھا ہوا۔ اس کی زندگی کے تمام اعمال صالح ٹھکانے لگ گئے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ

؂۶۷ **الدعاء للطبرانی'** ((۱۶۳۱)) ➤ اس کی سند سخت ضعیف ہے۔ لیکن یہ بات صحیحین وغیرھما میں ثابت ہے کہ یہ کلمہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔))

فرماتے ہیں:-

۶۶۸ ــــــ مَنْ كَانَ اٰخِرُ كَلَامِهٖ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ

(ابوداوٗد)

ترجمہ "جس کا آخر کلام (مرنے کے وقت) لاالہ الااللہ ہو' وہ بہشت میں داخل ہوگا۔"

چونکہ وہ وقت نہایت بے کسی اور بے بسی کا ہوتا ہے۔ کرب واضطراب کا غلبہ ہوتا ہے۔ اس لئے شیطان اس وقت مرنے والے کو گمراہ کرنے کے لئے بہت زور لگاتا ہے۔ پس عالم نزع میں شیطانی حملہ سب سے بڑا فتنہ ہے۔ قعدہ و تشہد میں فتنہ موت سے بھی پناہ مانگی گئی ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ اِلٰہی! ہمیں عالم نزع میں شیطانی حملوں سے بچانا۔ اور خاتمہ اِیمان پر کرنا۔ پھر نزع کی سختیاں اور بے ہوشیاں بھی فتنہ موت ہے۔ چنانچہ حدیث میں آیا ہے۔

۶۶۹ ــــــ اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَسَكَرَاتِ الْمَوْتِ (حزب الاعظم)

---

۶۶۸ **حسن**

✿ **ابوداوٗد**' ((الجنائز: باب فی التلقین حدیث ۳۱۱۶ ➤ اسے حاکم اور ذہبی نے صحیح کہا ہے۔))

۶۶۹ **حسن**

✿ **جامع ترمذی**' ((الجنائز: باب ماجاء فی التشدید عند الموت حدیث ۹۷۸ ➤ اسے ترمذی نے "حسن غریب) اور حاکم (۲/ ۴۶۵' ۳/ ۵۶' ۵۷) وذہبی نے صحیح کہا ہے موسیٰ بن سرجس کی توثیق کے بارے میں میری کتاب "تسہیل الماجہ فی تخریج سنن ابن ماجہ" (ح ۱۶۲۳) دیکھیں۔))

Scanned with CamScanner

ترجمہ "یا الٰہی موت کی بے ہوشیوں' اور موت کی سختیوں پر میری مدد کر۔"

تو قعدہ میں فتنہ موت سے بچنے کی دعاء مانگنے کا مطلب یہ ہوا کہ یا الٰہی!۔۔۔ نزع کے وقت موت کی سختیوں' اور بے ہوشیوں میں ثابت قدم رہ کر ایمان سلامت لے جانے میں اعانت اور دستگیری کرنا' اور جس قسم کے فتنے بھی موت کے وقت خرابیِ ایمان کا باعث ہو سکتے ہیں' ان سے بچانا۔ ناظرین غور کریں کہ نبی رحمت ﷺ نے کیسی جامع دعاء قعدہ میں پڑھنے کے لئے امت کو سکھائی ہے۔

گناہ سے پناہ: پانچویں چیز جس سے قعدہ میں پناہ مانگنے کی دعاء کی گئی ہے۔ وہ مَاْثم یعنی گناہ ہے' ناظرین غور کریں۔ کہ جس شخص کو اللہ تعالیٰ گناہ سے پناہ میں رکھے' اس سے بڑھ کر خوش قسمت انسان اور کون ہو سکتا ہے؟ اس کی زندگی نہ صرف اس کی اپنی ذات کے لئے ہی مبارک ہو گی۔ بلکہ غیروں کیلئے بھی مشعل راہ بن جائے گی۔

قرض سے عافیت: قعدہ تشہد کے مقام قبول میں نبی کریم ﷺ نے چھٹی چیز جس سے پناہ چاہی ہے' وہ مَغْرَم یعنی قرض ہے۔ یہ بات سب اچھی طرح جانتے ہیں۔ کہ قرض بری بلا ہے۔ قرضدار کی حالت بہت ناگفتہ بہ ہوتی ہے۔ قرض ایک تپ دق اور سوکھے کی شکل میں قرضدار کی ہڈیوں کو کھائے جاتا ہے۔ اور مزید براں قرضدار ذلت کی زندگی گزارتا ہے۔

(۴۲۵) ۔۔۔ رسول اللہ ﷺ جب جنازہ پڑھنے کے لئے تشریف لے جاتے

---

(۴۲۵) صحیح بخاری' ((الحوالات: باب اذا احال دین المیت علی رجل جاز حدیث ۲۲۸۹))

✿ صحیح مسلم' ((الفرائض: باب من ترک مالا فلورثته حدیث ۱۶۱۹))

تھے۔ تو پہلے یہ دریافت کرتے تھے ‘کہ میت مقروض تو نہیں؟ اگر جواب میں کہا جاتا نہیں حضورؐ! تو آپ جنازہ پڑھتے۔ اور اگر میت مقروض ہوتی۔ تو آپؐ جنازہ نہ پڑھتے اور فرماتے جاؤ تُم پڑھو۔

(۲۷۱) ــــ صحیح حدیث میں ہے کہ شہید کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ سوائے قرض کے۔ حشر کے میدان میں قرض خواہ دامنگیر ہو گا۔ معلوم ہوا کہ قرض ایک بلا ہے۔ جو دنیا اور آخرت میں پیچھا نہیں چھوڑتی۔ اسی لئے رسول اللہ ﷺ نے نماز کے اندر قرض کی بلائے جان اور آفت اِیمان سے اللہ کی امان چاہی ہے۔

ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کو کہا۔ آپ قرض سے بہت پناہ مانگتے ہیں؟ (یعنی یہ کونسی بڑی بات ہے) تو حضور ﷺ نے فرمایا۔

(۲۷۲) ــــ اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ وَ وَعَدَ فَاَخْلَفَ (متفق علیہ)

آدمی جب قرض دار ہوتا ہے۔ (اور قرض کی ادائیگی کے بارے میں) بات کرتا ہے۔ پھر جھوٹ بولتا ہے۔ اور وعدہ کرتا ہے۔ (کہ فلاں تاریخ کو دوں گا)۔ پھر خلاف کرتا ہے۔" (بخاری‘ مُسلم)

ہمارے ماں باپ رسول اللہ ﷺ پر قربان جنھوں نے ہم کو ایسی جامع‘ مکمل اور ہمہ گیر دعاء سکھائی۔ کہ ہم اسے نماز کے اندر پڑھ کر اپنے دِین و دنیا کو آسودہ بنالیں۔ پس سب بھائیوں اور بہنوں کو چاہیئے کہ وہ نماز کے آخری قعدہ میں اوپر لکھی ہوئی دونوں دعائیں بڑی عاجزی اور زاری سے پڑھا کریں۔ تاکہ اللہ دِین و دنیا کی بھلائی عطا فرمائے۔

حضرت انور ﷺ نے ذیل کی نورانی دعائیں بھی آخری قعدہ میں پڑھی

---

(۲۷۱) صحیح مسلم‘ ((الامارۃ: باب من قتل فی سبیل اللہ کفرت خطایاہ الا الدین حدیث ۱۸۸۵))

(۲۷۲) ((دیکھئے نمبر ۴۶۵))

ہیں۔ ناظرین انہیں بھی یاد کرکے ایمان کی بہار دیکھیں۔

تیسری دعاء

۲۲۳ — اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَفْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَ اَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ

(مُسلم)

اے اللہ تو میرے گناہوں کو معاف کردے جو میں نے آگے کئے اور جو پیچھے کئے اور جو پوشیدہ کئے اور جو ظاہر کئے اور جو میں نے زیادتی کی اور جو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے' تو ہی (اپنی درگاہ عزت میں) آگے کرنے والا ہے اور (اپنی بارگاہ جلال سے) پیچھے کرنے والا ہے۔ معبود صرف تو ہی ہے۔

ملاحظہ: رحمت للعالمین ﷺ سے بڑھ کر اور کون دعائیں سکھانے والا ہو سکتا ہے؟ اس دعاء کا انداز گدائی کتنا جامع اور ہمہ گیر ہے۔ اللہ سے درخواست ہے کہ میرے اگلے پچھلے' ظاہر' پوشیدہ گناہ' اور میری زیادتیاں سب

---

۲۲۳ صحیح مسلم' ((صلاۃ المسافرین: باب الدعاء فی صلاۃ اللیل وقیامہ حدیث۷۷۱))

بخش دے' اور وہ گناہ' خطائیں' زیادتیاں بھی معاف کر دے۔ جن کا علم تجھے مجھ سے زیادہ ہے' ہو سکتا ہے کہ میرے علم میں میرے معاصی اور بدیاں نہ رہی ہوں' لیکن تیرے علم میں سب کچھ موجود ہے میرے گناہوں کو تو مجھ سے زیادہ جاننے والا ہے۔ پس میرے وہ گناہ بھی بخش دے' جو میں کر کے بھول گیا ہوں۔ اور تو جانتا ہے۔

چوتھی دعاء

(٢٨٥) — اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الثَّبَاتَ فِي الْاَمْرِ وَالْعَزِيْمَةَ عَلَى الرُّشْدِ وَاَسْئَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَ حُسْنَ عِبَادَتِكَ وَاَسْئَلُكَ قَلْبًا سَلِيْمًا وَّلِسَانًا صَادِقًا وَّ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَ اَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعْلَمُ

(نسائی)

اِلٰہی! میں تجھ سے نیک کاموں میں ثابت قدمی مانگتا ہوں' اور بھلائی پر

---

(٢٨٥) صحیح

✿ سنن نسائی' ((السهو: باب (٦١) نوع آخر من الدعاء (٣/ ٥٤) حدیث ١٣٠٤

➤ یہ روایت اپنے شواہد کے ساتھ صحیح ہے' اسے ابن حبان نے بھی صحیح کہا ہے (موارد ٢٤١٦)))

مضبوطی کا طلب گار ہوں۔ اور تیری نعمتوں پر شکر اور تیری اچھی (پر خلوص) عبادت کرنے کی توفیق چاہتا ہوں اور تجھ سے قلب سلیم [1] اور سچی زبان کی درخواست کرتا ہوں اور تیری جناب سے اس بھلائی کا جویا ہوں۔۔ جس کو تو جانتا ہے اور اس برائی سے پناہ مانگتا اور معافی چاہتا ہوں جو تیرے علم میں ہے۔

﴿پانچویں دعاء﴾

(۲۵۵) — اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ اِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ

---

[1] یعنی بری خواہشوں اور شرکیہ عقیدوں اور شیطانی مداخل سے پاک مبرا سلامتی والا دل۔ (محمد صادق)

---

(۲۵۵) حصن حصین (((۲۹۸)))

✿ صحیح بخاری ((الدعوات: باب افضل الاستغفار حدیث ۶۳۰۶ لیکن یہ نماز کے متعلق نہیں ہے۔))

اِلَّآ اَنْتَ (حصن حصین)

اے اللہ! تو میرا پروردگار ہے۔ نہیں کوئی معبود سوائے تیرے۔ تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں، اور میں تیرے عہد اور وعدہ پر اپنے مقدور بھر قائم ہوں۔ میں تجھ سے پناہ چاہتا ہوں اپنے عمل کی برائی سے، میں اِقرار کرتا ہوں تیری نعمت کا جو مجھ پر ہے اور اِقرار کرتا ہوں اپنے گناہ کا، پھر تو مجھ کو بخش دے کہ گناہوں کو کوئی نہیں بخشتا سوائے تیرے۔

سید الاستغفار: اس دعاء کو سید الاستغفار کہتے ہیں۔ یہ گناہوں کی آگ کے لئے برفانی پانی ہے۔ اس سے معاصی کی تاریک رات سے بخشش کا سپیدۂ سحر پھوٹتا ہے، گناہوں کی ظلمتیں کافور ہو کر انسان سراپا نور ہو جاتا ہے۔ حضرت انور ﷺ اس دعاء کو قعدہ آخیرہ میں درود شریف کے بعد پڑھا کرتے تھے۔ بھائیو اور بہنو! آپ بھی اسے پڑھ کر سینے میں نور کی قندیل روشن کریں۔

بارگاہ ایزدی سے رخصت: عبداللہ بن مسعود روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ ﷺ اپنے دائیں سلام پھیرتے اور (کہتے)

(۲۵۱) اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ [1]

[1] سلام ہو تم پر اور مہربانی اللہ کی۔

---

(۲۵۱) **صحیح،**

✿ **ابوداؤد،** ((ابواب الرکوع والسجود: باب فی السلام حدیث ۹۹۶ ➤ اسے ترمذی، ابن خزیمہ اور ابن حبان وغیرھم نے صحیح کہا ہے۔))

Scanned with CamScanner

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ

اور بائیں سلام پھیرتے (اور) کہتے:-

تسلیم با برکاتہ

۳۴۷ — عَنْ وَائِلِ ابْنِ حُجْرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ وَ عَنْ شِمَالِهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ

(رواہ ابو داؤد باسناد صحیح)

ترجمہ "وائل بن حجرؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں' کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی - پس سلام بھیجتے تھے آپ دائیں اپنے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - اور بائیں اپنے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - یعنی سلام ہو تم پر (اے نمازیو[۱] اور فرشتو) اور رحمت اللہ کی اور برکتیں اسکی' (روایت کی یہ حدیث ابو داؤد نے ساتھ صحیح سند کے)-

---

[۱] سلام کی نیت وَعَنْ سَمُرَةَ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَرُدَّ عَلَى الْاِمَامِ وَ نَتَحَابَّ وَاَنْ يُسَلِّمَ بَعْضُنَا عَلٰى بَعْضٍ (رواہ ابو داؤد) ۳۴۸ حضرت سمرہؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ حکم دیا ہمیں رسول اللہ ﷺ نے (کہ نیت کریں ہم مقتدی سلام پھیرتے

بقیہ (اگلے صفحہ پر)

---

۳۴۷ حسن'
✿ ابو داؤد' ح ۹۹۷ ((حوالہ سابق ◀ اسے نووی اور حافظ ابن حجر نے صحیح کہا ہے-))
۳۴۸ ضعیف
ابو داؤد' ((الصلوۃ: باب الرد علی الامام ح ۱۰۰۱))
اس کی سند میں حسن بصری اور قتادہ مدلس ہیں - اور عن سے روایت کر رہے ہیں -

Scanned with CamScanner

اذکار بعد نماز امام اور سب مقتدیوں کو مندرجہ ذیل اذکار اور اوراد' جو رسول اللہ ﷺ کی زبان پاک سے نکلے ہوئے ہیں' فرض نمازوں کے بعد پڑھنے چاہیں- اور رسمی عبادت کے طریقوں سے دست بردار ہو کر مسنون طریقوں پر عمل کرنا چاہیے- کیونکہ مسنون اعمال ہی موجب رضائے الٰہی ہیں-

(۶۷۹) —— عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ اَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالتَّكْبِيْرِ۔

(متفق علیہ)

ترجمہ "حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا تمام ہونا تکبیر کہنے کے ساتھ پہچان لیتا

بقیہ (گذشتہ صفحہ سے)

وقت) امام کو جواب دینے کی اور آپس میں محبت کرنے کی اور یہ کہ سلام کرے بعض ہمارا بعض کو (ابوداؤد) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مقتدیوں کو سلام پھیرتے وقت نیت کرنی چاہیے کہ ہم امام کے سلام کا جواب دیتے ہیں' اور دائیں طرف کے نمازیوں کو سلام کرتے ہیں اور بائیں طرف منہ پھیرتے وقت بائیں طرف کے نمازیوں کو سلام کرتے ہیں- نیز سلام سے آپس میں محبت کرنا بھی مقصود ہے- بعض روایتوں میں سلام کرتے وقت فرشتوں کی نیت کرنی بھی آئی ہے اور امام کو بھی سلام پھیرتے وقت مقتدیوں کی نیت کرنی چاہیے- (محمد صادق)

---

(۶۷۹) صحیح بخاری' ((الاذان: باب الذکر بعد الصلوۃ حدیث ۸۴۱))

✿ صحیح مسلم' ((المساجد: باب الذکر بعد الصلوۃ حدیث ۵۸۳))

Scanned with CamScanner

تھا۔

(بخاری و مُسلم)

یعنی حضور انور ﷺ فرض نماز کا سلام پھیر کر اونچی آواز سے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتے تھے۔ اس سے ثابت ہوا کہ امام اور مقتدیوں کو نماز سے فارغ ہوتے ہی ایک بار بلند آواز سے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہنا چاہیے۔

وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نْصَرَفَ مِنْ صَلٰوتِهٖ اسْتَغْفَرَ ثَلٰثًا وَقَالَ ——

ترجمہ حضرت ثوبانؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب اپنی نماز سے پھرتے۔ تو تین بار اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ فرماتے اور (یہ) پڑھتے:-

ذکر اول

۴۸۰ — اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ (مُسلم)

یا اِلٰہی تو ہے سلام اور تجھ ہی سے ہے سلامتی برکت والا ہے تو اے صاحب بزرگی اور بخشش کے۔

---

۴۸۰ صحیح مسلم ((المساجد: باب استحباب الذکر بعد الصلاۃ و بیان صفتہ حدیث۵۹۱))

دعائے رسول ﷺ میں زیادتی

جس طرح دعائے اذان میں لوگوں نے اِضافہ کرر کھا ہے'

اسی طرح اس دعاء میں بھی لوگوں نے زیادتی کی ہوئی ہے' وہ زیادتی ملاحظہ ہو۔ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْكَ السَّلَامُ الفاظ رسول ﷺ ہیں۔ آگے یہ زیادتی ہے۔ وَاِلَیْكَ یرجع السلام حینا ربنا بالسلام وادخلنا دارالسلام پھر تَبَارَکْتَ فرمودہ رسول ﷺ کے آگے ربنا و تعالیت کا اضافہ ہے۔ کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ شروع اور اخیر میں رسول اللہ ﷺ کے الفاظ اور درمیان میں خود اپنی طرف سے دعائیہ جملے بڑھا کر حدیث رسول ﷺ میں زیادتی کی ہوئی ہے۔ کیا معاذاللہ حضور ﷺ یہ جملے بھول گئے تھے یا دعاء ناقص چھوڑ گئے تھے؟ جس کی تکمیل امتیوں نے کی ہے۔ اگر کوئی کہے کہ ان بڑھائے ہوئے جملوں میں کیا خرابی ہے ان کا ترجمہ بہت اچھا ہے یہ بھی تو آخر دعاء ہی ہے۔ اور اللہ ہی کے آگے ہے۔ گزارش ہے کہ اِنسان اپنی مادری زبان میں' یا عربی زبان وغیرہ میں جو دعاء چاہے اپنے مالک کے آگے کرے' جونسے جملے چاہے دعاء میں استعمال کرے۔ کوئی حرج نہیں۔ اللہ ارشاد فرماتا ہے: اُدْعُوْنِیْ۔ پکارو مجھے۔" لیکن جس طرح قرآن مجید کی آیت میں اپنی طرف سے کچھ الفاظ بڑھانا منع ہے۔ اسی طرح حدیث رسول ﷺ میں بھی اپنی طرف سے الفاظ یا جملے زیادہ کرنے ناجائز ہیں۔ ایسا کرنے سے دِین کی اصل صورت قائم نہیں رہتی۔ اور دعائے مذکور کتب احادیث میں ایک حدیث فرمان رسول ﷺ اور دِین کی ایک مستقل حیثیت رکھتی ہے۔ جس میں زیادتی یا کمی کرنا دِین میں دخل دینا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ (۲۸۱) ــــ مسند امام ابو حنیفہ (کے حاشیہ) میں بھی اس دعاء کی زیادتی کو نوٹ

---

(۲۸۱) تنسیق النظام فی مسند الامام ص ۲۰۸

Scanned with CamScanner

کرکے بے اصل کہا ہوا ہے۔ دین کے معاملے میں ہمیں بہت محتاط رہنا چاہئے اور بڑی تحقیق سے کام لینا چاہئے۔ تمام ائمہ مساجد اور نمازیوں کو زیادتی کے الفاظ حدیث رسول (دعائے مذکور) سے خارج کرکے صرف رسول پاک ﷺ کی ہی اصل دعاء فرضوں کے بعد پڑھنی چاہئے۔

ذکر دوم: معاذؓ بن جبل روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا:- اے معاذ! میں تجھے دوست رکھتا ہوں۔ میں نے کہا۔ میں بھی آپ کو دوست رکھتا ہوں۔ (پھر حضور ﷺ نے فرمایا:- جب تو مجھے دوست رکھتا ہے (تو میں تیرا دوست تجھے کہتا ہوں کہ) ہر نماز (فرض) کے بعد یہ (ذکر) پڑھنا نہ چھوڑنا۔

رَبِّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِكَ وَ شُکْرِكَ وَ حُسْنِ عِبَادَتِكَ

(نسائی) [۱] ۲۸۲

اے رب میرے مدد کر میری اوپر ذکر کرنے اپنے اور شکر کرنے اپنے کے اور اچھی کرنے اپنی عبادت کے۔

---

[۱] ... اللہ کا ذکر، شکر اور عبادت ہر قسم کی قولی، بدنی، مالی، بغیر اس کی توفیق کے ہرگز نہیں کرسکتے، یہی وجہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اس دعاء میں اللہ سے التجا کی ہے کہ اے اللہ اپنے ذکر، شکر اور عبادت کی آپ ہی ہمیں مدد اور توفیق عطا فرما تاکہ تیری دستگیری اور مدد سے آئندہ بھی اسی طرح نماز پڑھتے رہیں اور تیرا ذکر، اور شکر بھی جاری رکھ سکیں۔ سبحان اللہ! نبی رحمت کے سوا اور کون ایسے وظیفے بتا سکتا ہے۔
(محمد صادق)

ملاحظہ: اس ذکر میں حضور انور ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے حسن عبادت کی مدد مانگی ہے۔ یعنی اچھی اور حسین عبادت کی توفیق اللہ سے چاہی ہے۔ اس لئے ہمیں چاہئے کہ ہم نمازوں کو بہت اچھی اور حسین بنا کر اللہ کے حضور پیش کریں۔ نمازوں کا حسن یہ ہے کہ ہم ان کو نہایت خضوع و خشوع' اور حضور قلب کے ساتھ' ارکان اربعہ کی پوری تعدیل اور رعایت کو مد نظر رکھ کر پڑھیں۔ اور انہیں رسول اللہ ﷺ کی تمام سنتوں کے زیور سے آراستہ کریں' اسی طرح ہر قسم کی عبادت کو خلوص' اور پورے پورے مسنون طریقے سے ادا کرنا حسن عبادت کہلاتا ہے۔

ذکر سوم: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہر فرض نماز کے بعد:۔ کہتے تھے (یہ)

۲۸۳ — لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ (بخاری' مسلم)

---

۲۸۳ صحیح بخاری' ((الاذان: باب الذکر بعد الصلوة حدیث ۸۴۴))

✿ صحیح مسلم' ((المساجد: باب استحباب الذکر بعد الصلوة حدیث ۵۹۳))

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اسکا کوئی شریک نہیں اسی کے لئے ہے بادشاہت اور اسی کے لئے ہے سب تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ یا الٰہی نہیں کوئی روکنے والا تیری عطا کو اور نہیں کوئی عطا کرنے والا تیرے روکے گئے کو اور دولتمند کو (اس کی) دولت مندی تیرے عذاب سے نافع نہیں ہے۔

ذکر چہارم: حضرت عبداللہ بن زبیرؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی نماز سے سلام پھیرنے کے بعد (یہ) پڑھتے تھے:-

(۶۸۲) — لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ (رواہ مسلم)

---

(۶۸۲) صحیح مسلم، ((حوالہ سابق ح ۵۹۴))

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کیلئے ہے بادشاہت اور اسی کے لئے ہے سب تعریف، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، گناہوں سے بازگشت اور عبادت پر قدرت (صرف) اللہ کی توفیق سے ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور ہم (صرف) اسی کی عبادت کرتے ہیں وہی ہے نعمت کا مالک اور اسی کی ملکیت ہے فضل (یعنی فضل اور نعمتیں صرف اسی کی طرف سے ہیں) اور اسی کیلئے ہے تعریف اچھی۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، خاص کرنے والے ہیں ہم (صرف) اسی کی عبادت اگرچہ برا منائیں کافر۔

ذکر پنجم: حضرت سعدؓ یہ کلمات اپنی اولاد کو سکھاتے تھے۔ اور کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نماز کے پیچھے ان کلمات کے ساتھ پناہ پکڑتے تھے (یعنی پڑھتے تھے):۔

(٦٨٥) — اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْیَا وَ عَذَابِ الْقَبْرِ (رواہ البخاری)

یا الٰہی میں تیرے ساتھ پناہ پکڑتا ہوں کم ہمتی سے اور پناہ پکڑتا ہوں ساتھ

---

(٦٨٥) صحیح بخاری، ((الدعوات: الاستعاذہ من ارذل العمر الخ حدیث ٦٣٧٤))

تیرے بخیلی سے اور پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیرے بڑھاپے میں سترا بہترا ہونے سے اور پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیرے فتنہ دنیا سے اور قبر کے عذاب سے۔

جبن سے پناہ: اس دعاء میں حضور ﷺ نے جبن سے اللہ کے ساتھ پناہ مانگی ہے۔ جبن کے معنی بزدلی اور کم ہمتی کے ہیں۔ یعنی طاعت الٰہی پر ہمت ہارنا۔ بزدلی دکھانا۔ جب اللہ کی عبادت اور فرمانبرداری پر انسان کی جرأت ماری جائے، تو ایسا بزدل شخص نہ دین کا رہتا ہے اور نہ دنیا کا۔ اس لئے جبن جیسی بد خصلت سے حضور ﷺ نے پناہ مانگی۔ اور امت کو ہر نماز کے بعد پناہ مانگنے کا سبق دیا۔

بخل سے پناہ: بخل سے اس لئے پناہ مانگنے کو کہا ہے، کہ بخل کے سبب علمی اور مالی منافع متعدی نہیں ہونے پاتے۔ بخیل دوسروں کو مال، علم، اور خیر خواہی سے فائدہ نہیں پہنچانا چاہتا۔ بخل کے باعث مال، علم، ہنر، اور خیر خواہی محدود ہوتے ہوتے گم ہو جاتے ہیں۔ اس لئے اس بد عادت سے بھی اللہ کی پناہ لینی چاہئے۔ غور کریں۔ کہ یورپ بخل شکن ہو کر دنیا میں کہکشاں گیر ترقیاں کر گیا ہے۔ اور ہم بخیل بن کر اپنے اسلاف کا نام بھی گم کر بیٹھے ہیں۔

ارذل عمر سے پناہ: ارذل عمر، ناکارہ عمر کو کہتے ہیں۔ جب کہ انسان بوڑھا پھوس ہو کر عقل و حواس کھو بیٹھتا ہے۔ تمام اعضاء ضعیف ہو جاتے ہیں۔ سترا بہترا ہو کر وبال جان بن جاتا ہے۔ اللہ کی نعمتوں سے شکر بجالانے اور عبادت کرنے سے رہ جاتا ہے۔ اس لئے ایسی بے سود نکمی اور ناکارہ عمر سے حضور انور ﷺ نے اللہ کی جناب میں پناہ مانگنے کو کہا ہے۔ یعنی ایسی عمر سے اللہ بچائے۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اللہ بوڑھا نہ کرے۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ اللہ بڑھاپے میں سترا بہترا نہ کرے۔ بلکہ اپنے فضل سے تادم واپسین عبادت اور شکر کی توفیق اور عقل و حواس کی صحت بحال رکھے۔

فتنہ دنیا: فتنہ دنیا اور فتنہ زندگی، دونوں کا مفہوم قریباً ایک ہی ہے۔ اور فتنہ زندگی کی مختصر تشریح پہلے گزر چکی ہے۔

عذابِ قبر: عذابِ قبر کی تفہیم بھی دعائے قعدہ میں بیان ہو چکی ہے۔

ذکر ششم: حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص ہر نماز کے بعد پڑھے (یہ)

سُبْحَانَ اللّٰهِ ۳۳ بار۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ** ۳۳ بار۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ ۳۳ بار۔۔

پس یہ ہوئے ننانوے، اور سو پورا کرنے کے لئے (یہ) پڑھے:۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کے لئے ہے بادشاہت اور اسی کے لئے سب تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

(۲۸۲) ۔۔۔ بخشے جائیں گے گناہ اس کے اگرچہ ہوں مانند دریا کی جھاگ کے (رواہ مسلم)

---

(۲۸۲) صحیح مسلم، ((المساجد: باب استحباب الذکر بعد الصلوۃ حدیث ۵۹۷))

Scanned with CamScanner

ترجمہ ملاحظہ: ۲۸۷ ـــــ کعب بن عجرہؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جو شخص نماز فرض کے بعد سبحان اللہ ۳۳ بار، الحمد للہ ۳۳ بار اللہ اکبر ۳۴ بار کہے گا۔ وہ ثواب سے ناامید نہیں ہو گا۔ (مسلم)

ذکر ہفتم: ۲۸۸ ـــــ عقبہ بن عامرؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں:-

اَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقْرَأَ بِالْمُعَوِّذَاتِ فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلٰوۃٍ (رواہ ابو داوٗد، احمد والنسائی) کہ رسول اللہؐ نے مجھے حکم کیا کہ میں ہر نماز کے پیچھے معوذات پڑھا کروں۔ [1]

ملاحظہ: معوذات ان سورتوں کو کہتے ہیں جن کے شروع میں اعوذ کا لفظ ہے۔ یعنی قرآن کی آخری دو سورتیں قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ۔

نوٹ: معوذات لفظ جمع ہے، اور سورتیں دو ہیں۔ معوذات اس لئے لائے ہیں کہ دو بھی اقل جمع ہیں۔ اور بعض سورہ کافرون اور سورہ اخلاص کو معوذات میں داخل کرتے ہیں تغلیباً"۔ یعنی آخری دو سورتوں کو غالب کر کے چاروں کو معوذات سے تعبیر کر لیتے ہیں۔ ناظرین خواہ آخری دو پڑھیں یا چاروں پڑھا کریں۔ دونوں طرح عمل معوذات پر ہو جائے گا۔

ذکر ہشتم: حضرت علیؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں نے اس منبر کے اوپر رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:-

---

[1] قرآن کی آخری سورتوں میں مخلوق کی ہر قسم کی برائیوں سے اللہ کی پناہ مانگی جاتی ہے۔ اس لئے ان کو معوذات کہتے ہیں۔ (محمد صادق)

---

۲۸۷ صحیح مسلم، ((حوالہ سابق))

۲۸۸ حسن ✿ ابوداؤد، ((الصلاۃ: باب فی الاستغفار حدیث ۱۵۲۳

◄ اسے ابن خزیمہ، ابن حبان وغیرھما نے صحیح کہا ہے))

٢٨٩ ـــــ مَنْ قَرَأَ اٰيَةَ الْكُرْسِيِّ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ لَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ اِلاَّ الْمَوْتُ۔

(رواہ البیہقی فی شعب الایمان)

"جو کوئی ہر نماز کے پیچھے آیۃ الکرسی پڑھے (تو) اس کو بہشت میں داخل ہونے سے سوائے موت کے کوئی چیز نہیں روکتی۔"

مطلب یہ ہے کہ آیۃ الکرسی پڑھنے والا موت کے بعد سیدھا بہشت کو جائے گا۔ یعنی وقت مقررہ پر صرف موت آنے کی دیر ہے۔ جب دنیا کی زندگی موت نے ختم کی۔ تو یہ بہشت میں پہنچ گیا۔

ملاحظہ: آیۃ الکرسی قرآن مجید کی ایک آیت ہے۔ جو تیسرے پارے کے دوسرے رکوع میں ہے۔ جن کو زبانی نہیں آتی۔ وہ اسے یاد کرلیں۔ نمازوں کے بعد دوسرے اذکار کے ساتھ اسے بھی پڑھا کریں۔ آیۃ الکرسی کی احادیث میں بہت فضیلت آئی ہے۔ حضور انور ﷺ نے فرمایا:۔

٢٩٠ ـــــ مَنْ قَرَأَ حِيْنَ يَأْخُذُ مَضْجَعَهٗ اٰمَنَهُ اللّٰهُ عَلٰى دَارِهٖ وَدَارِ جَارِهٖ وَاَهْلِ دُوَيْرَاتٍ حَوْلِهٖ (شعب الایمان)

یعنی جو کوئی اسے سوتے وقت پڑھے گا۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے گھر کو، اس کے ہمسایہ کے گھر کو، اور اس کے ہمسایہ کے ارد گرد کے گھروں کو (آفتوں اور بلاؤں سے) امن وامان دیتا ہے۔

---

٢٨٩ **صحیح**

((بیہقی فی شعب الایمان (٢/٤٥٨) اسکی سند سخت ضعیف ہے۔ بعد والی حدیث لیکن اس کے متعدد شواہد ہیں مثلاً السنن الکبری للنسائی (عمل الیوم واللیلۃ ١٠٠) ➤ اسے ابن حبان وغیرہ نے صحیح کہا ہے۔))

٢٩٠ **ضعیف جداً**

((بیہقی فی شعب الایمان (٢/٤٥٨) ➤ اسکی سند نہشل بن سعید کی وجہ سے سخت ضعیف ہے۔))

Scanned with CamScanner

ستر ہزار فرشتوں کی دعائیں لینے کا وظیفہ

﴿ذکر نہم:﴾

۵۹۱ ـــ حضرت معقل بن یسار؄ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:- جو شخص صبح کے وقت تین بار کہے (یہ) اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ اس کے بعد سورہ حشر کی آخری تین آیتیں پڑھے هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلاَّ هُوَ سے اخیر سورہ تک) وَكَّلَ اللّٰهُ بِهٖ سَبْعِيْنَ اَلْفَ مَلَكٍ يُصَلُّوْنَ عَلَيْهِ حَتّٰى يُمْسِیَ الخ- تو اللہ تعالیٰ اس آدمی کے ساتھ ستر ہزار (۷۰,۰۰۰) فرشتے متعین کر دیتا ہے- جو اس کے لئے (صبح سے) شام تک (اللہ کی جناب میں) دعا کرتے ہیں- (اس کے گناہوں کی بخشش ' نیکیوں کی توفیق ' اور بدیوں سے بچنے کے لئے) اور اگر مر جائے اس دن تو مرتا ہے شہید ' اور جو شخص پڑھے اس کو شام کے وقت (یعنی اسی طرح تین بار اعوذ- اور ایک بار سورہ حشر کی تین آیتیں) وہی مرتبہ پاتا ہے- (یعنی ستر ہزار) فرشتے شام سے صبح تک اس کے لئے دعائیں مانگتے رہتے ہیں-

(رواہ الترمذی والدارمی)

---

۵۹۱ **ضعیف**

✿ **جامع ترمذی'** ((فضائل القرآن: باب ۲۲ حدیث ۲۹۲۲ ➤ داری (۴۵۸/۲) فضائل القرآن: باب فی فضل حم الدخان الخ حدیث ۳۴۲۸))

اسکی سند خالد بن طہمان کے اختلاط کی وجہ سے ضعیف ہے۔

﴿ناظرین!﴾ سورہ حشر پارہ ۲۸ کی آخری تین آیتیں زبانی کرلیں۔ اور یہ وظیفہ بھی دوسرے اذکار کے ساتھ صبح کی نماز کے بعد اور شام کی نماز کے بعد پڑھ لیا کریں۔ تاکہ صبح سے شام اور شام سے صبح تک ستر ہزار فرشتے آپ کے لئے دین اور دنیا کی بھلائیوں کی اللہ کے حضور دعائیں کرتے رہیں۔ اور جس کے لئے فرشتے دعا کریں اسے اور کیا چاہیے:۔

﴿ذکر دہم﴾

۶۹۳ ـــ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَ رَبَّ کُلِّ شَیْءٍ اَنَا شَہِیْدٌ اَنَّکَ الرَّبُّ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَ رَبَّ کُلِّ شَیْءٍ اَنَا شَہِیْدٌ اَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَبْدُکَ وَ رَسُوْلُکَ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَ رَبَّ کُلِّ شَیْءٍ اَنَّ الْعِبَادَ کُلُّھُمْ اِخْوَۃٌ

---

۶۹۳ ضعیف

- ابوداؤد ((الصلاۃ: باب مایقول الرجل اذا اسلم حدیث ۱۵۰۸))
- سنن نسائی ((عمل الیوم واللیۃ حدیث ۱۰۱ ◄ اس کی سند میں ابو مسلم مجہول اور داؤد بن راشد ضعیف ہے۔))

Scanned with CamScanner

اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَ رَبَّ کُلِّ شَیْءٍ اجْعَلْنِیْ مُخْلِصًا لَّکَ وَاَھْلِیْ فِیْ کُلِّ سَاعَۃٍ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ ذَاالْجَلَالِ وَ الْاِکْرَامِ اسْمَعْ وَاسْتَجِبْ اَللّٰہُ اَکْبَرُ الْاَکْبَرُ حَسْبِیَ اللّٰہُ وَ نِعْمَ الْوَکِیْلُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ الْاَکْبَرُ - (ابوداؤد، نسائی)

ترجمہ

اے اللہ! رب ہمارے اور رب ہر چیز کے میں گواہی دیتا ہوں کہ تو تنہا اکیلا رب ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔ اے اللہ رب ہمارے اور رب ہر چیز کے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ یقیناً محمد ﷺ تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں۔ اے اللہ رب ہمارے اور رب ہر چیز کے۔ (میں گواہی دیتا ہوں) کہ تمام بندے آپس میں (دینی) بھائی ہیں۔ اے اللہ! رب ہمارے اور رب ہر چیز کے۔ (میری دعا ہے کہ) مجھ کو اور میرے اہل کو اپنا مخلص بنا لے، ہر گھڑی دنیا اور آخرت میں اے بزرگی اور بخشش والے تو (میری دعا) سن اور قبول کر۔ اللہ بہت بڑا ہے، اللہ مجھ کو کافی ہے اور اچھا کارساز ہے اللہ بہت بڑا ہے۔

Scanned with CamScanner

ذکر یازدہم

۶۹۳ — اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ جَعَلْتَهٗ لِیْ عِصْمَةً وَاَصْلِحْ لِیْ دُنْیَایَ الَّتِیْ جَعَلْتَ فِیْهَا مَعَاشِیْ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَاَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ نِّقْمَتِكَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْكَ لَاَ مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَاَ مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَاَ یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔

(نسائی)

الٰہی! میرے لئے میرا دین سنوار دے۔ جس کو تو نے بنایا ہے میرے کام کی حفاظت کا سبب اور دنیا (بھی) سنوار دے جس میں ٹھہرائی ہے تو نے زندگانی میری۔ اے اللہ میں پناہ مانگتا ہوں، تیری خوشنودی کی، تیرے

---

۶۹۳ صحیح،

✿ سنن نسائی، ((السھو: باب نوع آخر من الدعاء عند الانصراف الخ (۷۳/۳) حدیث ۱۳۴۶ ◄ اسے ابن خزیمہ اور ابن حبان نے صحیح کہا ہے۔))

غصہ سے اور پناہ مانگتا ہوں ' تیری معافی کی ' تیرے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہوں تجھ سے تیری سزا سے 'کوئی روکنے والا نہیں ہے جس چیز کو تو عطا کرے اور کوئی عطا کرنے والا نہیں جس چیز کو تو روکے اور کوئی ٹالنے والا نہیں اسے کہ فیصلہ کرے تو اور نہیں نفع پہنچا سکتی دولت مند کو تیرے عذاب سے اس کی دولتمندی۔

ذکر دوازدہم

(۹۲) — اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ خَطَایَایَ وَذُنُوْبِیْ کُلَّهَا۔ اَللّٰهُمَّ انْعَشْنِیْ وَاَحْیِنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَاهْدِنِیْ لِصَالِحِ الْاَعْمَالِ وَالْاَخْلَاقِ اِنَّهٗ لَا یَهْدِیْ لِصَالِحِهَا وَلَا یَصْرِفُ سَیِّئَهَآ اِلَّا اَنْتَ۔

اے اللہ تو میری تمام (چھوٹی) خطاؤں اور (بڑے) گناہوں کو معاف کر دے ' اے اللہ میرا مرتبہ بلند کر اور مجھ کو زندہ رکھ اور مجھ کو رزق

---

(۹۲) حسن

✿ حصن حصین (۳۱۰) ' حاکم (۳/ ۴۶۲) معرفۃ الصحابۃ : مناقب ابی ایوب انصاری رضی اللہ عنہ ➤ یہ روایت اپنے شواہد کے ساتھ حسن ہے۔))

دے اور مجھ کو ہدایت کر' نیک اعمال اور اچھی عادتوں کی۔ کیونکہ نیکیوں کی ہدایت کرنے والا اور برائیوں سے پھیرنے والا سوائے تیرے (قطعاً) کوئی نہیں ہے۔ (حصن حصین)

﴿ذکر سیزدہم﴾

(۵۹۵) — رَبِّ اَعِنِّیْ وَلَا تُعِنْ عَلَیَّ وَانْصُرْنِیْ وَلَا تَنْصُرْ عَلَیَّ وَامْکُرْلِیْ وَلَا تَمْکُرْ عَلَیَّ وَاهْدِنِیْ وَیَسِّرِ الْهُدٰی لِیْ وَانْصُرْنِیْ عَلٰی مَنْ بَغٰی عَلَیَّ رَبِّ اجْعَلْنِیْ لَكَ شَاكِرًا لَّكَ ذَاكِرًا لَّكَ رَاهِبًا لَّكَ مِطْوَاعًا لَّكَ مُخْبِتًا اِلَیْكَ اَوَّاهًا مُّنِیْبًا رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِیْ وَاغْسِلْ

---

(۵۹۵) صحیح'

✿ جامع ترمذی' ((الدعوات: باب فی دعاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیث ۳۵۵۱ ➤ اسے ترمذی' ابن حبان' حاکم اور ذہبی نے صحیح کہا ہے۔))

Scanned with CamScanner

حَوْبَتِیْ وَاَجِبْ دَعْوَتِیْ وَثَبِّتْ حُجَّتِیْ وَسَدِّدْ لِسَانِیْ وَاهْدِ قَلْبِیْ وَاسْلُلْ سَخِیْمَةَ صَدْرِیْ۔

اے رب تو میری مدد کر اور نہ مدد کر میرے خلاف اور غالب کر مجھ کو اور نہ غالب کر (کسی کو) مجھ پر اور تدبیر بتا مجھ کو اور نہ تدبیر بتا (میرے دشمنوں کو میرے خلاف اور ہدایت دے مجھ کو اور آسان کر ہدایت میرے لئے اور مدد دے مجھ کو میرے ظالموں پر۔ اے رب میرے! مجھے اپنا شکر کرنے والا' اپنا ذکر کرنے والا' ڈرنے والا' حکم ماننے والا' گڑگڑانے والا' اپنی طرف عاجزی سے رجوع کرنے والا بنالے۔ اے رب! قبول کر توبہ میری اور دھو ڈال گناہ میرے اور قبول کر دعا میری اور ثابت رکھ دلیل میری اور سیدھی کر زبان میری اور ہدایت دے میرے دِل کو اور نکال دے کینہ میرے سینہ سے۔ (ترمذی)

بھائیو اور بہنو! ـــــ رسول اللہ ﷺ کی زبان پاک سے نکلے ہوئے یہ اذکار اور وظائف زبانی کرلو۔ اور پانچوں نمازوں کے بعد ضرور پڑھا کرو۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر قیامت تک کے تمام اولیاء اللہ اگر اکٹھے ہو کر آپ کو کوئی وظیفہ بتائیں۔ تو ان کا بتایا ہوا وظیفہ رسول اللہؐ کے فرمائے ہوئے اذکار پاک' تمام انبیائے اِلٰہی کے کلمات طیبات کا نچوڑ ہیں۔ اس لئے نمازوں کے بعد ان وظائف کا پڑھنا اپنے روح کی غذا بنالو۔ تمام مقاصد پورے ہوتے رہیں گے۔ رحمت کی ہوائیں مطلع حوائج سے ـــــ پریشانی کے بادلوں کو چھانتی رہیں گی۔ دنیا کی بھلائیاں اور آخرت کی خوبیاں آپ کے گرد جمع ہوں گی۔

فرض نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا درست ہے

حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:-

۲۹۶ ـــــ ما من عبد بسط كفيه فى دبر كل صلوة ثم يقول اللّٰهم الٰهى والٰه ابراهيم واسحق و يعقوب والٰه جبريل و ميكائيل و اسرافيل اسئلك ان تستجيب دعوتى فانى مضطر و تعصمنى فى دينى فانى مبتلى و تنالنى برحمتك فانى مذنب و تنفى عن الفقر فانى متمسكن الا كان حقا على الله عزوجل ان لا يرد يديه خائبتين- (عمل اليوم والليلة لابن سنى)

ترجمہ "جو بندہ ہر نماز کے بعد اپنے دونوں ہاتھ پھیلا کر کہے -اَللّٰھُمَّ اِلٰھِی وَاِلٰه اِبْرَاھِیْم ـــــ الی اخرہ تو اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھوں کو نہیں پھیرتا نامراد-"

۲۹۷ ـــــ حضرت عامرؓ کہتے ہیں- صَلَّیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَجْرَ فَلَمَّاسَلَّمَ انْحَرَفَ وَ رَفَعَ يَدَيْهِ وَ دَعَا

---

۲۹۶ **ضعيف جداً** ((عمل اليوم والليلة لابن السنى (۱۳۸)))
اسکی سند عبد العزیز بن عبد الرحمن القرشی وغیرہ کی وجہ سے سخت ضعیف ہے۔

۲۹۷ **صحيح**
فتاویٰ نذیریہ (((۱/۵۶۵) بحوالہ مصنف ابن ابی شیبۃ (۱/۳۰۲) ابو داؤد ۶۱۴) اسے ترمذی نے حسن صحیح کہا ہے- یاد رہے کہ ہمارے علم کے مطابق اس روایت کی کسی سند میں ورفع یدیہ ودعا کے الفاظ نہیں ہیں-))

"میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ فجر کی نماز پڑھی جب حضور ﷺ نے سلام پھیرا۔ تو قبلہ کی طرف سے منہ پھیر کر (مقتدیوں کی طرف متوجہ ہو کر) دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگی۔ (فتاویٰ نذیریہ بحوالہ ابن ابی شیبہ)

ترجمہ ملاحظہ: معلوم ہوا کہ امام کا سلام پھیر کر مقتدیوں کی طرف منہ کر کے دعا مانگنا درست ہے۔ ۵۲۰ (ج)

---

۵۲۰ (ج) ابو نعیم وھب بن کسان فرماتے ہیں کہ میں نے عبد اللہ بن عمرؓ اور عبد اللہ بن الزبیرؓ کو دیکھا۔ آپ دعا کرتے تھے (پھر) اپنی دونوں ہتھیلیاں اپنے منہ پر پھیرتے تھے۔ (الادب المفرد للبخاری ص ۲۱۴ باب ۲۷۶ ح ۶۰۹)
اسکی سند حسن ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ دعا میں منہ پر ہاتھ پھیرنا جائز ہے۔

Scanned with CamScanner

سجدۂ سہو کا بیان

تین یا چار رکعت کے شک پر سجدہ

عطا بن یسار، ابو سعید سے نقل کرتے ہوئے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

اِذا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلَمْ يَدْرِكَمْ صَلّٰى ثَلٰثًا اَمْ اَرْبَعًا فَلْيَطْرِحِ الشَّكَّ وَالْيَبْنِ عَلٰى مَا اسْتَيْقَنَ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ (رواہ مُسلم)

ترجمہ "جب کوئی تمہارا اپنی نماز میں شک کرے۔ پس وہ نہ جانے کہ کتنی نماز پڑھی ہے؟ تین رکعت یا چار رکعت! پس چاہئے کہ دور کرے شک اور بنا کرے (اپنی نماز کی) اس چیز پر کہ یقین رکھتا ہے۔ پھر کرے دو سجدے (سہو کے) سلام پھیرنے سے پہلے۔ (مُسلم)

سجدہ سہو کا طریقہ

سجدہ سہو کا طریقہ یہ ہے کہ قعدہ آخری میں تشہد، درود، اور دعا پڑھنے کے بعد اللہ اکبر کہہ کر سجدے میں جائیں۔ پھر اٹھ کر جلسے میں بیٹھ کر دوسرا سجدہ کریں، اور پھر اٹھ کر سلام پھیر کر نماز سے فارغ ہوں، حدیث مذکور میں سلام پھیرنے سے پہلے سجدہ سہو کا حکم ہے۔ اس لئے سہو کے دو سجدے سلام پھیرنے سے قبل کرنے چاہئیں۔

صحیح مسلم، ((المساجد: باب السہو فی الصلاۃ الخ حدیث ۵۷۱))

قعدہ اولیٰ کے ترک پر سجدہ

٥٩٩ ـــــ وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمُ الظُّهْرَ فَقَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ لَمْ يَجْلِسْ فَقَامَ النَّاسُ مَعَهٗ حَتّٰى اِذَا قَضَى الصَّلٰوةَ وَانْتَظَرَ النَّاسُ تَسْلِيْمَهٗ كَبَّرَ وَ هُوَ جَالِسٌ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ ثُمَّ سَلَّمَ (متفق علیہ)

ترجمہ "عبداللہ بن بحینہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے نماز پڑھائی صحابہؓ کو ظہر کی۔ پس کھڑے ہوئے پہلی دو رکعتوں میں (یعنی قعدہ میں سہواً نہ بیٹھے) [1] پس لوگ بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ یہاں تک کہ جب پڑھ چکے نماز۔ اور (آخری قعدہ میں سلام پھیرنے کا وقت آیا) اور منتظر ہوئے لوگ سلام پھیرنے کو (تو) تکبیر کہی رسول اللہ ﷺ نے درحالیکہ بیٹھے (ہی) ہوئے تھے۔ پھر کئے دو سجدے سلام پھیرنے سے پہلے، پھر سلام پھیرا۔

(بخاری، مسلم)

---

[1] رسول اللہؐ کو سہو و نسیان اقوال میں جو اخبار و احکام کی تبلیغ سے متعلق ہیں ہرگز جائز نہیں اور افعال میں سہو ہوتا تھا تاکہ لوگ مسائل سیکھیں۔ سبحان اللہ! رسول اللہؐ کے سہو سے بھی تکمیل دین ہوتی ہے۔ (محمد صادق)

---

٥٩٩ صحیح بخاری، ((الاذان : باب من لم یر التشهد الاول واجبا حدیث ٨٢٩))

✿ صحیح مسلم، ((المساجد: باب السهو فی الصلاة حدیث ٥٧٠))

نوٹ: رسول اللہ ﷺ کے فعل مبارک سے ثابت ہوا کہ سجدہ سہو، سلام پھیرنے سے قبل کرنا چاہئے۔

نماز سے فارغ ہو کر باتیں کر چکنے کے بعد سجدہ

عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے عصر کی نماز پڑھائی۔ اور تین رکعت میں سلام پھیرا۔ پھر آپ گھر میں داخل ہوئے، پھر ایک شخص خرباق نام نے آپ سے (سہو) کا ذکر کیا۔ پھر آپؐ لوگوں کے پاس پہنچے۔ اور خرباق کے قول کی تصدیق چاہی۔ لوگوں نے کہا۔ خرباق سچ کہتا ہے۔ پھر آپ نے ایک رکعت پڑھی، پھر سلام پھیرا۔ پھر دو سجدے کئے، پھر سلام پھیرا۔ (صحیح، مُسلم) ⁵⁰⁰

اس حدیث سے معلوم ہوا۔ کہ جو شخص چار رکعت کی جگہ تین پڑھ کر سلام پھیر دے۔ پھر جب اس کو معلوم ہو جائے۔ کہ میں نے تین رکعت پڑھی ہیں تو وہ خواہ گھر بھی چلا جائے اور باتیں بھی کر لے۔ تو پھر بھی وہ ایک ہی رکعت، جو رہ گئی ہو۔ پڑھ کر سجدہ سہو کر کے سلام پھیرے اس کو ساری نماز پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ اور ایک یہ امر بھی معلوم ہوا۔ کہ نماز میں اگر سجدہ سہو پڑ جائے۔ اور کسی وجہ سے نمازی سجدہ سہو نہ کر سکے۔ اور سلام پھیر کر باتیں وغیرہ کر لے۔ پھر یاد آنے پر جب سجدہ سہو کرنا چاہے۔ تو سلام کے بعد کرے۔ اور پھر سلام پھیر کر نماز سے فارغ ہو۔ مطلب یہ ہے کہ سجدہ سہو تو بالعموم سلام سے پہلے ہی کرنا چاہئے۔ جیسا کہ آپ اوپر پڑھ آئے ہیں۔ لیکن اگر نماز سے فارغ ہو کر باتیں کر چکیں۔ اور پھر نقصان نماز یاد آنے پر جب سجدہ سہو کرنے لگیں۔ تو ہنگام سجدہ پہلے سلام پھیریں۔ پھر دو سجدے کریں، اور پھر سلام پھیر کر نماز سے باہر آئیں۔

---

⁵⁰⁰ صحیح مسلم، (ایضا حدیث ۵۷۴)

چار کی جگہ پانچ رکعت پڑھنے پر سجدہ

۵۰۱ — عبداللہ بن مسعودؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے نماز پڑھی ظہر کی (سہواً) پانچ رکعت، پھر آپؐ سے کہا گیا، کیا نماز میں زیادتی کی گئی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کیا سبب؟ صحابہؓ نے عرض کیا۔ آپؐ نے ظہر کی پانچ رکعت پڑھی ہیں۔ پھر آپؐ نے سلام کے بعد دو سجدے کئے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا:۔ کہ میں آدمی ہوں مانند تمہارے بھولتا ہوں، جیسے تم بھولتے ہو۔ پس جب بھولوں میں۔ تو یاد دلاؤ مجھ کو۔ (بخاری، مُسلم)

تعداد رکعت کے شک پر سجدہ

۵۰۲ — جس شخص کو نماز میں یہ شک پڑے کہ آیا اس نے ایک رکعت پڑھی ہے، یا دو، تو وہ اس کو ایک رکعت یقین کرے۔ اور جس کو یہ شک پڑے کہ اس نے دو پڑھی ہیں یا تین تو وہ اس کو دو رکعت یقین کرے۔ اور پھر (قعدہ آخری میں) سلام پھیرنے سے پہلے دو سجدے (سہو کے) کرے۔ (مسند امام احمد)

---

۵۰۱ صحیح بخاری، ((الصلاۃ: باب التوجہ نحو القبلۃ حیث کان ح ۴۰۱))

✿ صحیح مسلم، ((المساجد: باب السہو فی الصلاۃ حدیث ۵۷۲))

۵۰۲ ضعیف

✿ احمد، (((۱/۱۹۰)) ◄ اس میں ابن اسحاق مدلس ہے۔ اور عن سے روایت کر رہا ہے۔))

قعدہ میں بیٹھنے کی بجائے کھڑا ہونے پر سجدہ

۵۰۳ ـــــ جو نمازی شک کے باعث قعدہ اولیٰ میں بیٹھنے کی بجائے سیدھا کھڑا ہو جائے۔ تو وہ (قبل سلام) دو سجدے کرے، اور جو پورا کھڑا نہ ہو کر قعدہ میں بیٹھ جائے۔ تو اس پر سجدہ سہو لازم نہیں آتا۔

(ابوداؤد، ابن ماجہ، دارقطنی)

ملاحظہ: سجدہ سہو سلام سے قبل یا بعد کرنے کا ذکر تو احادیث میں آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ لیکن صرف ایک ہی طرف سلام پھیر کر سجدہ سہو کرنا سُنّت سے ثابت نہیں ہے۔

---

۵۰۳ ضعیف

✿ ابوداؤد ((الصلاۃ: باب من نسی ان یتشھد و ھو جالس حدیث۱۰۳۶))

✿ سنن ابن ماجہ ((اقامۃ الصلوٰۃ: باب ما جاء فیمن قام من اثنین ساھیا حدیث۱۲۰۸ ➤ دارقطنی (۱/۳۷۸) اسکی سند جابر الجعفی کی وجہ سے ضعیف ہے۔))

نماز باجماعت کا بیان

ستائیس نمازوں کا ثواب

۵۰۴ — رسول اللہؐ نے فرمایا:- اکیلے کی نماز سے جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا ستائیس درجے زیادہ (ثواب) رکھتا ہے-(بخاری، مُسلم)

تارکِ جماعت کے گھروں کو جلانے کا قصد

۵۰۵ — رسول اللہؐ نے فرمایا:- قسم ہے اس ذات کی کہ جان میری اس کے ہاتھ میں ہے- البتہ قصد کیا میں نے کہ جلا دوں گھر ان لوگوں کے جو حاضر نہیں ہوتے ہیں نماز (جماعت) میں- بخاری، مُسلم)

بھائیو!

غور کرو! اذان سن کر مسجد میں جا کر جماعت سے نماز پڑھنا کس قدر اشد ضروری ہے کہ رسول اللہ ﷺ اتنے غضبناک ہوئے کہ مسجد میں حاضر نہ ہونے والوں کے گھروں کو جلا دینے کا قصد کرلیا- لیکن بے قصور بچوں اور عورتوں کے باعث یہ قصد ترک فرمادیا-

---

۵۰۴ صحیح بخاری، ((الاذان: باب فضل صلاۃ الجماعۃ حدیث ٦٤٥))

✿ صحیح مسلم، ((المساجد: باب فضل صلاۃ الجماعۃ الخ حدیث ٦٥٠))

۵۰۵ صحیح بخاری، ((الاذان: باب وجوب صلاۃ الجماعۃ حدیث ٦٤٤))

✿ صحیح مسلم، ((ایضًا، حدیث ٦٥١))

Scanned with CamScanner

نابینا بھی مسجد میں جائے

۵۰۶ —— عبداللہ بن ام مکتوم نابینے نے اپنے اندھے ہونے کا عذر پیش کر کے اپنے گھر پر نماز پڑھنے کی اجازت چاہی۔ حضور ﷺ نے فرمایا:- اذان سنتے ہو؟ عبداللہ نے کہا، جی ہاں! قَالَ فَاَجِبْ (پھر) آپ ﷺ نے فرمایا:- پس حاضر ہو نماز میں۔ (مُسلم)

بھائیو!: سوچو! —— نابینا کو گھر میں نماز پڑھنے کی اجازت نہ مل سکی، اور آنکھوں والے جو اذان سن کر مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے نہیں جاتے۔ قیامت کو ان کا کیا حال ہو گا؟ جماعت سے نماز پڑھنے میں اجتماعی زندگی کا راز پنہاں ہے۔ اور تارک جماعت قوم میں انفرادیت پیدا کرتا ہے یہی وجہ ہے کہ نابینوں تک کو مسجد میں حاضری کا حکم دیا گیا۔

منافقوں پر بھاری نمازیں

۵۰۷ —— رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:- عشاء اور فجر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھنا منافقوں پر بہت بھاری ہے۔ اگر ان کو ان دونوں نمازوں کا ثواب معلوم ہوتا۔ تو اپنے گھٹنوں پر چل کر ان نمازوں میں حاضر ہوتے۔ (بلوغ المرام)

---

۵۰۶ صحیح مسلم، ((المساجد: باب یجب اتیان المسجد الخ حدیث ۶۵۳))

۵۰۷ بلوغ المرام، ((باب صلاۃ الجماعۃ والامامۃ حدیث ۳۲۵))

✿ صحیح بخاری، ((الاذان: باب فضل صلاۃ العشاء فی الجماعۃ حدیث ۶۵۷))

✿ صحیح مسلم، ((المساجد: باب فضل صلاۃ الجماعۃ حدیث ۶۵۱))

Scanned with CamScanner

بھائیو!: خبردار!! فجر اور عشاء کی جماعت میں ہرگز سستی نہ کرنا۔ کہ یہ علامت نفاق کی ہے۔ ان دونوں نمازوں میں منافق حاضر نہیں ہوتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سستی سے بچائے۔ اور دوسری نمازوں کی طرح خاص طور پر فجر اور عشاء جماعت کے ساتھ پڑھنے کی توفیق دے۔ (آمین)

نفاق اور دوزخ سے نجات

۵۰۸ ـــــ جو شخص چالیس دن جماعت کے ساتھ مع تکبیر اولیٰ نماز پڑھے تو اس کے لئے دو خلاصیاں لکھی جاتی ہیں۔ ایک خلاصی آگ سے' اور دوسری نفاق سے۔ (ترمذی)

ملاحظہ: قارئین کرام کوشش کریں کہ چالیس دِن پانچوں نمازیں مع تکبیر اولیٰ باجماعت پڑھیں چالیس دِن کے بعد نجات اور اخلاص کی آپ کو سند ملے گی۔ اور جماعت کی مداومت کی کرامت حاصل ہو گی۔

۵۰۹ ـــــ حضور ﷺ نے فرمایا:۔ جماعت کھڑی ہو جائے تو پاس کوئی نماز مت پڑھیں (مُسلم)

عورتوں کو مسجد کی اجازت

۵۱۰ ـــــ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔ کہ جب تمہاری عورت مسجد

---

۵۰۸ حسن

✿ **جامع ترمذی**' ((الصلاۃ: باب ماجاء فی فضل التکبیرۃ الاولٰی حدیث ۲۴۱ ➤ یہ روایت اپنے شواہد کے ساتھ حسن ہے۔))

۵۰۹ ((دیکھئے نمبر ۱۰))

۵۱۰ **صحیح بخاری**' ((الجمعۃ: باب استئذان المراۃ زوجھا بالخروج الخ حدیث ۸۷۳))

✿ **صحیح مسلم**' ((الصلاۃ: باب خروج النساء الی المساجد الخ حدیث ۴۴۲))

کی طرف جانے کی اجازت مانگے۔ (تراویح، نماز جمعہ وغیرہ پڑھنے کے لئے) پس ہرگز نہ منع کرو اس کو۔ (بخاری، مسلم)

ملاحظہ: جس مسجد میں کوئی عالم ربانی خالص قرآن اور حدیث بیان کرتا ہو۔ جہاں کتاب و سنت کا چشمہ ہدایت پھوٹ رہا ہو۔ توحید کی آبشار بہتی ہو۔ اخلاق رسول ﷺ کی نسیم عنبر فشاں ہو۔ تو ان حالات میں مستورات کو مسجد میں جانے کی اجازت دینی چاہیے۔ ورنہ ان کے گھر نماز کے لئے بہتر ہیں۔ ؎

(۵۱۱) ــــ چنانچہ ابن مسعود کی ایک روایت ابوداؤد میں ہے کہ حضور انور ﷺ نے فرمایا:۔ "نماز عورت کی اپنے گھر (کے دالان) میں صحن میں پڑھنے سے بہتر ہے۔ اور اس کا کوٹھڑی میں نماز پڑھنا، کھلے مکان میں پڑھنے سے بہتر ہے۔"

---

(۵۱۲) ــــ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی اکرم ﷺ نے لَا تَمْنَعُوْا نِسَاءَ كُمُ الْمَسَاجِدَ وَ بُيُوْتُهُنَّ خَيْرٌ لَّهُنَّ (رواہ ابوداؤد) تم اپنی عورتوں کو مسجدوں سے منع نہ کرو۔ اور (لیکن گھر ان کے ان کیلئے بہتر ہیں (نماز پڑھنے کو) (محمد صادق)

---

(۵۱۱) ضعیف

✿ **ابوداؤد،** ((الصلاۃ: باب الشدید فی ذلک حدیث ۵۷۰ ➤ اسکی سند میں قتادہ مدلس ہے اور عن سے روایت کر رہا ہے۔))

(۵۱۲) ((دیکھئے نمبر ۳۲))

صحیح

✿ **جامع ترمذی،** ((الطھارۃ: باب ما جاء اذا اقیمت الصلاۃ و وجد الخ حدیث ۱۴۲))

✿ **ابوداؤد،** ((الطھارۃ: باب ایصلی الرجل و ھو حاقن حدیث ۸۸ ➤ ترمذی نے حسن صحیح کہا ہے۔))

Scanned with CamScanner

حدیث کے مطابق نماز کے متفرق مسائل

۵۱۳ ـــــ "اگر جماعت کھڑی ہو جائے۔ اور کسی شخص کو پائخانہ کی حاجت ہو تو پہلے پائخانہ سے فراغت حاصل کرے، اور پھر نماز پڑھے۔ اگر جماعت فوت ہو جائے۔ تو مضائقہ نہیں۔" (ترمذی، ابو داؤد)

۵۱۴ ـــــ جو کوئی اذان سن کر مسجد میں جماعت کے لئے بغیر کسی عذر نہ پہنچے، (اور گھر میں پڑھے) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:- لم تقبل منه الصلوة (ابو داؤد) (اس سے نماز قبول نہیں کی جاتی۔"

قبول نہ ہونے کا مطلب علماء یہ بیان کرتے ہیں کہ اس کو نماز کا ثواب نہیں ہوتا۔ اگرچہ فرضیت ساقط ہو جاتی ہے۔ بلاعذر گھر میں پڑھنے والوں کو رسول پاک ﷺ کے حکم لم تقبل پر بڑی سنجیدگی سے غور کرنا چاہئے۔

۵۱۵ ـــــ جس بستی میں تین آدمی ہوں۔ اور وہ جماعت سے نماز نہ پڑھیں

---

۵۱۳ صحیح،

ابو دائود، ((الصلوۃ: باب فی خروج النساء الی المسجد ج ۵۶۷، اسے ابن خزیمہ حاکم، اور ذہبی نے صحیح کہا ہے۔

۵۱۴ ضعیف

✿ ابوداؤد، ((الصلاۃ باب التشدید فی ترک الجماعۃ حدیث ۵۵۱ ﴾ یہ روایت ابو جناب کلبی کے ضعف اور تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔))

۵۱۵ صحیح،

✿ ابوداؤد، ((ایضا حدیث ۵۴۷))

✿ سنن نسائی، (((۲/۱۰۶)) الامامۃ: التشدید فی ترک الجماعۃ ۸۴۷ ﴾ اسے ابن خزیمہ اور ابن حبان وغیرہما نے صحیح کہا ہے۔))

تو ان پر شیطان غالب ہوتا ہے۔(ابوداوٗد' نسائی)

۵۱۶ ـــــ کھانا تیار ہو (اور بھوک لگی ہو) تو کھا کر نماز پڑھنی چاہیے۔(صحیح مُسلم)

۵۱۷ ـــــ سردی اور بارش کی رات میں رسول اللہؐ نے گھروں میں نماز پڑھنے کی اجازت دی۔(بخاری' مُسلم)

۵۱۸ ـــــ سورج کے نکلتے وقت اور ڈوبتے وقت' اور ٹھیک دوپہر کے وقت نماز پڑھنی منع ہے۔اور اسی طرح نماز فجر پڑھ لینے کے بعد سورج کے اچھی طرح نکل لینے تک' اور عصر کی نماز کے بعد آفتاب کے اچھی طرح غروب ہونے تک کوئی نماز نہیں پڑھنی چاہیے۔(صحیح' مُسلم)

---

۵۱۶ صحیح بخاری' ((الاذان : باب اذا حضر الطعام الخ حدیث ۶۷۳))

✿ صحیح مسلم' ((المساجد : باب کراھۃ الصلاۃ بحضرۃ الطعام حدیث۵۵۹))

۵۱۷ صحیح بخاری' ((الاذان : باب الرخصۃ فی المطر الخ حدیث ۶۶۶))

✿ صحیح مسلم' ((صلاۃ المسافرین:باب الصلاۃ فی الرحال فی المطر ح۶۹۷))

۵۱۸ صحیح بخاری' ((مواقیت الصلوۃ : باب الصلاۃ بعد الفجر الخ حدیث۵۸۱))

✿ صحیح مسلم' ((صلاۃ المسافرین:باب الاوقات التی نھی عن الصلاۃ فیھا حدیث۸۲۵تا۸۳۱))

Scanned with CamScanner

ملاحظہ: ۵۱۹ ـــــ نماز کے ممنوعہ اوقات میں فوت شدہ نماز پڑھ لینی جائز ہے۔ چنانچہ بخاری، مسلم میں کریب مولی ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھیں، اور حضور ﷺ سے دریافت کیا گیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا:- وَاِنَّهٗ اَتَانِیْ نَاسٌ مِنْ عَبْدِالْقَیْسِ فَشَغَلُوْنِیْ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَهُمَا هَاتَانِ (متفق علیہ) بات یہ ہے کہ آئے میرے پاس کتنے لوگ عبدالقیس سے (احکام دین سیکھنے کے لئے) پس انہوں نے مجھے ظہر کے بعد کی دو رکعتوں سے باز رکھا۔ پس یہ تھیں وہ دونوں (جو میں نے بعد عصر کے پڑھی ہیں)۔" (بخاری، مسلم)

۵۲۰ ـــــ اسی طرح فجر کی چھوٹی ہوئی سنتیں بھی ہم بعد فجر پڑھ سکتے ہیں۔

۵۲۱ ـــــ فرضوں کے سوا سنتیں اور نوافل بجائے مسجد کے گھر میں پڑھنے افضل ہیں۔ (اور مسجد میں جائز)۔ (بخاری شریف)

---

۵۱۹ **صحیح بخاری**، ((السهو: باب اذا كُلِّمَ وهو يصلى حديث ۱۲۳۳))

✿ **صحیح مسلم**، ((صلاة المسافرين: باب معرفة الركعتين اللتين كان الخ حديث ۸۳۴))

۵۲۰ **صحیح**

((صحیح ابن خزیمة، (۱۱۱۶) صحیح ابن حبان (ح ۶۲۴)))

➤ اسے ابن خزیمہ، ابن حبان، حاکم اور ذہبی نے صحیح کہا ہے۔

۵۲۱ **صحیح مسلم**، ((صلاة المسافرين: باب جواز النافلة قائما "وقاعدا" حديث ۷۳۰))

Scanned with CamScanner

۵۲۲ ـــ نماز میں اگر سجدے کی آیت پڑھیں تو سجدہ کریں۔ (ابوداؤد)

۵۲۳ ـــ عورتیں بھی آپس میں جماعت کرا سکتی ہیں۔ جو عورت امام ہے۔ وہ عورتوں کی صف کے بیچ میں کھڑی ہو کر امامت کے فرائض ادا کرے۔ مردوں کی طرح آگے کھڑی نہ ہو۔ (دارقطنی)

۵۲۴ ـــ اگر نماز میں جمائی آجائے۔ تو حتی الوسع روکیں۔ نہ رکے تو منہ پر ہاتھ رکھ لیں۔ اور آواز بلند نہ کریں۔ (ترمذی)

۵۲۵ ـــ نماز میں مرد کو ناف سے گھٹنے تک (ابوداؤد) اور دونوں کندھے

---

۵۲۲ ضعیف'

✿ ابوداؤد' ((الصلاۃ: باب قدر القراءۃ فی صلاۃ الظہر والعصر حدیث ۸۰۷ ➤ یہ امیۃ راوی کی جہالت کی وجہ سے ضعیف ہے۔))

۵۲۳ حسن'

✿ دارقطنی' (((۱/۲۷۹) ابی داؤد (۵۹۲) ➤ اسے ابن خزیمہ اور ابن ابی جارود نے صحیح کہا ہے۔))

۵۲۴ حسن'

✿ جامع ترمذی' ((الصلاۃ: باب فی کراھیۃ التثاؤب فی الصلاۃ حدیث ۳۷۰۔ ➤ ترمذی نے اسے حسن صحیح کہا ہے۔))

۵۲۵ (الف) ابوداؤد' ((الحمام: باب النھی عن التعری حدیث ۴۰۱۴))

✿ (ب) صحیح بخاری' ((الصلاۃ: باب اذا صلی فی ثوب واحد الخ حدیث ۳۵۹))

✿ (ج) صحیح بخاری' ((الصلاۃ: باب فی کم تصلی المرأۃ من الثیاب حدیث ۳۷۲))

ڈھانکنے ضروری ہیں (بخاری) اور مستورات کو تمام بدن ڈھانکنا ضروری ہے۔ حتی کہ دونوں پاؤں ٹخنوں سے نیچے تک۔ سوائے منہ اور دونوں ہاتھوں کے (بخاری شریف)

۵۲۶ ــــ مرد پاجامہ یا تہ بند ٹخنوں سے اونچا رکھے' رسول اللہؐ نے ٹخنوں پر تہ بند لٹکائے ہوئے نمازی کو پھر وضو کر کے نماز پڑھنے کا حکم دیا تھا۔ (ابوداؤد)

۵۲۷ ــــ نماز پڑھنے والے کے سامنے سے گزرنا بڑا گناہ ہے۔ (مشکوۃ)

نماز کی صفوں کی برابری کا بیان

صفوں کی برابری

۵۲۸ ــــ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

---

۵۲۶ حسن'

✿ ابوداؤد' ((الصلاۃ: باب الاسبال فی الصلاۃ حدیث ۶۳۸) اسے ترمذی نے حسن اور ابن حبان نے صحیح کہا ہے۔))

۵۲۷ مشکاۃ ((الصلوۃ: باب السترۃ حدیث ۷۷۶))

✿ صحیح بخاری' ((الصلاۃ: باب اثم المار بین یدی المصلی حدیث ۵۱۰))

✿ صحیح مسلم' ((الصلاۃ: باب منع المار بین یدی المصلی حدیث ۵۰۷))

۵۲۸ صحیح بخاری' ((الاذان: باب اقامۃ الصف من تمام الصلاۃ حدیث ۷۲۳))

✿ صحیح مسلم' ((الصلوۃ: باب تسویۃ الصفوف حدیث ۴۳۳))

سَوُّوا صُفُوْفَكُمْ فَاِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوْفِ مِنْ اِقَامَةِ الصَّلٰوةِ۔

(بخاری شریف)

ترجمہ "اپنی صفوں کو برابر کرو۔ پس تحقیق صفوں کا برابر کرنا نماز کے پورا کرنے میں سے ہے۔"

ملاحظہ: قرآن میں آتا ہے: اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ نماز قائم کرو۔ یعنی ارکان اور سنن کی تعدیل اور رعایت سے نماز پڑھو۔

حضور انور ﷺ فرماتے ہیں کہ صفوں کا برابر اور سیدھا کرنا بھی نماز کے قائم کرنے میں داخل ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ صفوں کا ٹیڑھا ہونا نقصان نماز کا موجب ہے۔

صفیں سیدھی کرنے کا حکم

۵۲۶ ــــ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَوِّيْ صُفُوْفَنَا حَتّٰى كَاَنَّمَا يُسَوِّي بِهَا الْقِدَاحُ حَتّٰى رَاٰى اَنَّا قَدْ عَقَلْنَا عَنْهُ ثُمَّ خَرَجَ يَوْمًا فَقَامَ حَتّٰى كَادَ يُكَبِّرَ فَرَاٰى رَجُلًا بَادِيًا صَدْرُهٗ مِنَ الصَّفِّ فَقَالَ عِبَادَ اللّٰهِ لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَكُمْ اَوْلَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ۔

(صحیح مُسلم)

ترجمہ "نعمان بن بشیر روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ ہماری صفوں کو (ایسا) برابر کرتے گویا برابر کرتے ان کے ساتھ تیروں کو۔

۵۲۶ صحیح مسلم، ((الصلاة: باب تسوية الصفوف حديث ۴۳۶))

(یعنی صفیں ایسی سیدھی کرتے کہ تیروں کو ان کے ساتھ سیدھا کر سکیں' الحاصل صفیں تیروں سے زیادہ سیدھی ہوتیں) یہاں تک کہ ہم نے آپ سے صفوں کا سیدھا کرنا سمجھ لیا۔ ایک دن حضور ﷺ (جماعت کے لئے) کھڑے ہوئے اور تکبیر کہنے کو تھے۔ کہ ایک شخص کو دیکھا اس کا سینہ صف سے باہر نکلا ہوا ہے۔ پس فرمایا۔ برابر اور سیدھی کرو اپنی صفوں کو۔ ورنہ اللہ تعالیٰ تمہاری ذاتوں میں اختلاف ڈال دے گا۔"

تنبیہہ: مذکورہ حدیث کی رو سے صفوں کا سیدھا کرنا نہایت ضروری ہے' اقامت ہو چکنے کے بعد جب صفیں سیدھی۔ درست اور برابر ہو جائیں۔ تو پھر امام کو تکبیر اولیٰ کہنی چاہئے۔ خبردار! صفیں کج اور ٹیڑھی نہ ہوں۔ کہ صفوں کا ٹیڑھا پن باہمی پھوٹ' اختلاف قلوب اور باطنی کدورت کا موجب ہے۔

صفوں میں مل کر سیسہ پلائی دیوار بن کر کھڑا ہونے کا حکم

۵۳۰ ـــــ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُصُّوْا صُفُوْفَكُمْ وَقَارِبُوْا بَيْنَهَا وَحَاذُوْا بِالْاَعْنَاقِ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنِّيْ لَاَرَى الشَّيْطٰنَ يَدْخُلُ مِنْ خُلَلِ الصَّفِّ كَاَنَّهَا الْحَذَفُ۔ (ابو داؤد)

ترجمہ "حضرت انس ؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔ (سیسہ پلائی دیوار کی طرح) ملی ہوئی رکھو صفیں اپنی۔ (یعنی آپس میں خوب بھڑ کر مونڈھے سے مونڈھا اور قدم سے قدم ملا کر

---

۵۳۰ صحیح' ((سنن ابی داؤد' الصلاۃ: باب تسویۃ الصفوف حدیث ۶۶۷ ➤ اسے ابن خزیمہ اور ابن حبان نے صحیح کہا ہے۔))

Scanned with CamScanner

کھڑے رہو) اور نزدیکی کرو درمیان صفوں کے (یعنی دو صفوں کے درمیان اتنا فاصلہ نہ چھوڑو کہ ایک صف وہاں اور کھڑی ہو سکے) اور برابر رکھو گردنیں۔ (یعنی سب برابر جگہ پر کھڑے رہو کہ گردنیں برابر رہیں) قسم ہے اس ذات کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے۔ کہ تحقیق دیکھتا ہوں میں شیطان کو داخل ہوتا ہے صف کے شگافوں میں گویا کہ وہ سیاہ بچہ ہے بکری کا۔"

برادران اسلام! غور کریں۔ کہ صف بندی کی کتنی سخت تاکید ہے۔ پھر خبردار! صف کے شگافوں کو مونڈھے سے لے کر پاؤں تک خوب بند کیا کریں۔ یعنی قدم سے قدم اور مونڈھے سے مونڈھا اچھی طرح ملا کر صف میں کھڑے ہوا کریں۔ اگر آپ صف کے درمیان میں سوراخ اور شگاف چھوڑ دیں گے۔ تو رسول اللہ ﷺ قسم کھا کر فرماتے ہیں۔ کہ وہاں شیطان کھڑا ہو جاتا ہے۔ اور جب صفوں میں شیطان گھس آئے۔ تو نہ نماز میں خشوع اور خضوع رہے گا۔ اور نہ نمازیوں میں اِتفاق اور محبت! ــــ صحابہؓ مونڈھوں سے مونڈھے۔ ٹخنوں سے ٹخنے، اور ایڑیوں سے ایڑیاں ملا کر کھڑے ہوتے تھے۔

نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کی طرف منہ کر کے فرمایا:۔

اَقِیْمُوْا صُفُوْفَکُمْ۔ اَقِیْمُوْا صُفُوْفَکُمْ۔ اَقِیْمُوْا صُفُوْفَکُمْ

ترجمہ "لوگو! اپنی صفیں سیدھی کرو۔ لوگو! اپنی صفیں درست کرو۔ لوگو! اپنی صفیں برابر کرو۔"

وَاللّٰہِ لَتُقِیْمُنَّ صُفُوْفَکُمْ اَوْلَیُخَالِفَنَّ اللّٰہُ بَیْنَ قُلُوْبِکُمْ۔

ترجمہ "سنو! اگر تم نے صفیں سیدھی نہ کیں۔ تو اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں میں اختلاف اور پھوٹ ڈال دے گا۔

قَالَ فَرَاَیْتُ الرَّجُلَ یَلْزِقُ کَعْبَہٗ بِکَعْبِ صَاحِبِہٖ وَرُکْبَتَہٗ بِرُکْبَتِہٖ وَمَنْکِبِہٖ بِمَنْکِبِہٖ

Scanned with CamScanner

ترجمہ (۱۳۱) ـــــ راوی حدیث کہتے ہیں کہ پھر تو یہ حالت ہو گئی کہ ہر شخص اپنے ساتھی کے ٹخنے سے ٹخنا، گھٹنے سے گھٹنا۔ (یعنی پنڈلی سے لے کر گھٹنے تک) اور مونڈھے سے مونڈھا چپکا دیا کرتا تھا۔ (رواہ امام احمد فی مسندہ)

مسلمان بھائیو! یہ تھی صحابہ رضی اللہ عنہم کی صف بندی جو رسول اللہ ﷺ نے سب مسلمانوں پر لازم قرار دی تھی۔ لیکن آج مسلمان اس طرح فاصلے سے کھڑے ہوتے ہیں۔ کہ ایک دوسرے سے چھو گئے۔ تو ناپاک ہو جائیں گے۔ ہمارے اندر پھوٹ اور اختلاف کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ہم صفوں کو نہیں ملاتے' سیدھی نہیں کرتے۔ بھائیو! خوب یاد رکھو کہ صفیں ملایا کرو' سیدھی رکھا کرو۔ دو شخص مل کر اس طرح کھڑے ہوا کرو کہ گویا ایک ہی ہے۔ پیر' ٹخنے' ایڑیاں' پنڈلیاں اور مونڈھے خوب جوڑ کر کھڑے ہوا کرو۔ جس طرح صحابہؓ کھڑے ہوا کرتے تھے۔ جب آپ رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے مطابق صفوں میں کھڑے ہوا کریں گے تو آپ پر بے شمار رحمتیں نازل ہوں گی۔ اور آپس میں محبت' پیار' اِتفاق' اور اتحاد پیدا ہو گا۔ صف بندی سے متعلق علامہ اقبال نے کیا اچھا کہا ہے۔ ؎

مسلمانوں میں خوں باقی نہیں ہے!
محبت کا جنوں باقی نہیں ہے
صفیں کج' دِل پریشاں' سجدہ بے ذوق
کہ جذب اندروں باقی نہیں ہے

صحیح بخاری میں صف بندی سے متعلق یوں باب باندھا گیا ہے:۔

بَابُ اِلْزَاقِ الْمَنْكِبِ بِالْمَنْكِبِ وَالْقَدَمِ بِالْقَدَمِ۔

---

(۱۳۱) صحیح'

✿ احمد ((۴/۲۷۶)) ➤ اسے ابن خزیمہ اور ابن حبان نے صحیح کہا ہے۔

Scanned with CamScanner

صف میں کندھے سے کندھا اور قدم سے قدم ملا کر کھڑے ہونے کا باب۔

۵۳۲ــــ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَقِیْمُوْا صُفُوْفَکُمْ فَاِنِّیْ اَرَاکُمْ مِنْ وَّرَاءِ ظَھْرِیْ وَکَانَ اَحَدُنَا یُلْزِقُ مَنْکِبَہٗ بِمَنکِبِ صَاحِبِہٖ وَقَدَمَہٗ بِقَدَمِہٖ (صحیح بخاری)

ترجمہ "حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔صفوں کو سیدھا کیا کرو۔ کیونکہ میں تم کو پس پشت بھی دیکھ لیتا ہوں۔(یہ آپ کا معجزہ تھا)۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ ہم میں سے ہر ایک شخص اپنا کندھا دوسرے کے کندھے سے' اور اپنا قدم دوسرے کے قدم سے (صفوں میں) ملا دیتا تھا۔"

مسجد کے اماموں کا فرض

مسجد کے اماموں کا فرض ہے' کہ سب سے پہلے وہ فرمان رسول ﷺ کے مطابق صف بندی کرائیں۔اور پھر تکبیر تحریمہ کہیں۔جب تک صف بندی درست نہ ہو۔ ہرگز نماز شروع نہ کریں' یاد رکھیں کہ مسنون صف بندی کا بڑا سخت حکم ہے۔

رسول اللہ ﷺ مونڈھوں کو برابر کرتے

۵۳۳ــــ حضرت براء بن عازبؓ

---

۵۳۲ صحیح بخاری' ((الاذان : باب الزاق المنکب بالمنکب الخ حدیث ۷۲۵))

۵۳۳ صحیح'

✿ ابوداؤد' ((الصلاۃ:باب تسویۃ الصفوف حدیث ۶۶۴ ➤ ۱۔ ابن خزیمہ اور ابن جارود نے صحیح کہا ہے۔))

Scanned with CamScanner

سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ صف کے اندر آتے تھے۔ اِدھر اُدھر سے اور ہمارے سینوں اور مونڈھوں کو برابر کرتے تھے اور فرماتے تھے:۔ آگے پیچھے مت ہو' (ورنہ) تمہارے دل بھی مختلف ہو جائیں گے۔ اور فرماتے تھے:۔ تحقیق اللہ تعالیٰ اپنی رحمت بھیجتا ہے اور فرشتے دعا (رحمت کی) کرتے ہیں پہلی صفوں پر۔ (ابوداؤد)

رسول اللہؐ صفوں کو برابر کر کے تکبیر کہتے

٦٦٦ ــــ نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ برابر کرتے تھے ہماری صفوں کو' جب ہم کھڑے ہوتے تھے' نماز کے واسطے' جب صفیں برابر ہو جاتیں تو (پھر) آپ تکبیر کہتے۔ (ابوداؤد)

صف میں خالی جگھوں کو بند کرو

٦٦٧ ــــ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔ قائم کرو صفوں کو۔ اور برابر کرو مونڈھوں کو۔ اور بند کرو ان جگھوں کو جو خالی رہ جائیں (صفوں کے اندر) اور نرم ہو جاؤ اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں اور شیطان کے واسطے صفوں کے بیچ میں جگہ نہ چھوڑو۔ اور جو شخص صف ملائے گا' اللہ بھی اس کو (اپنی رحمت سے) ملائے گا' اور جو صف کو کاٹے گا۔ اللہ بھی اس کو (اپنی رحمت سے) کاٹے گا۔ (ابوداؤد)

نوٹ: اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں نرم ہو جانے کا یہ مطلب ہے کہ اگر صف

---

٦٦٦ صحیح'
✿ ابوداؤد' ((حوالہ سابق ح ٦٦٥))

٦٦٧ حسن'
✿ ابوداؤد' ((حوالہ سابقہ حدیث ٦٦٦ ➤ اسے ابن خزیمہ' حاکم اور ذہبی نے صحیح کہا ہے۔))

درست کرنے کے لئے کوئی تُم کو آگے یا پیچھے کرے - تو بڑی نرمی اور محبت سے آگے یا پیچھے ہو جاؤ - اڑو نہ ' سختی نہ کرو -

اگر صف سے کوئی نکل کر چلا جائے - تو اس کی جگہ لے کر صف کو ملاؤ - اللہ تم پر رحمت کرے گا - صف کے اندر ایک دوسرے سے دور دور کھڑے ہونا صف کو کاٹنا ہے - ایسے شخصوں کو اللہ اپنی رحمت سے دور کرے گا -

صفوں کی ترتیب

٥٣٦ —— عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتِمُّوا الصَّفَّ الْمُقَدَّمَ ثُمَّ الَّذِیْ يَلِيْهِ -

ترجمہ "حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :- پہلے اول صف کو پورا کرو - پھر اس کو جو نزدیک ہے پہلی کے -

(ابوداؤد)

یاد رکھنا چاہئے کہ صف بندی کے وقت پہلے اول صف کو پورا کرنا چاہئے - جب پہلی صف سے نمازی بچ جائیں - تو پھر دوسری صف شروع کرنی چاہئے - اگر ایک آدمی کی گنجائش بھی پہلی صف میں ہو - تو وہ بھی پوری کرنی ضروری ہے -

پہلی صف میں کھڑا ہونے کا ثواب

٥٣٧ —— حضرت ابو امامہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول

---

٥٣٦ صحیح '

٭ ابوداؤد ' ((حوالہ سابق حدیث ٦٧١ ➤ اسے ابن خزیمہ اور ابن حبان نے صحیح کہا ہے -))

٥٣٧ حسن لغیرہ '

٭ مشکوۃ ((الصلوۃ : باب تسویۃ الصفوف حدیث ١١٠١ بحوالہ احمد (٥/٢٦٢) ➤ اسکی سند فرخ (بن فضالہ) کی وجہ سے ضعیف ہے لیکن اس کے متعدد شواہد ہیں -))

Scanned with CamScanner

اللہ ﷺ نے فرمایا:- تحقیق اللہ اور اسکے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں پہلی صف پر- صحابہؓ نے عرض کیا! اے اللہ کے رسول! دوسری صف پر بھی؟ فرمایا:- تحقیق اللہ اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں پہلی صف پر- صحابہؓ نے عرض کیا! اے اللہ کے رسول! اور دوسری صف پر بھی؟ فرمایا- تحقیق اللہ اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں پہلی صف پر- صحابہؓ نے عرض کیا! (حضور فرماؤ) کہ دوسری صف پر بھی (رحمت بھیجتے ہیں؟) فرمایا- اور دوسری پر بھی!—— اور فرمایا رسول اللہ ﷺ نے برابر کرو اپنی صفوں کو' اور برابری کرو درمیان اپنے مونڈھوں کے (یعنی برابر جگہ میں کھڑے رہو- تاکہ مونڈھے بھی برابر رہیں) اور اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں نرم ہو جاؤ اور بند کرو صفوں کے شگافوں کو- تحقیق شیطان داخل ہوتا ہے- تمہارے درمیان —— (یعنی شگافوں میں) مانند بھیڑ کے بچے کے-(مشکوۃ شریف)

پہلی صف میں کھڑا ہونے کا بہت ثواب ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ ان پر اللہ اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں- صحابہؓ نے دوسری صف کے متعلق بھی پوچھا- تو آپ ﷺ نے پھر صرف پہلی صف کا ذکر کیا- تیسری بار پوچھنے پر بھی صرف پہلی صف پر نزول رحمت کا ذکر فرمایا- چوتھی مرتبہ پوچھنے پر ارشاد فرمایا- ہاں دوسری صف پر بھی- اس سے آپ سمجھ لیجئے کہ دوسری صف کا درجہ پہلی صف سے ضرور ضرور کم ہے' پھر آپ کوشش کیا کریں- اور جماعت میں شامل ہونے کے لئے پہلے ہی مسجد میں جاکر صف اول میں بیٹھ جایا کریں- تاکہ جماعت کھڑی ہونے پر آپ اللہ اور اس کے فرشتوں کی رحمتوں کا مورد بن جائیں-

بھرپوری رحمت الٰہی پانے کے لئے صف کو سیدھا کیا کریں- اور اپنے بھائیوں کے کندھوں کے ساتھ کندھا اور قدموں کے ساتھ قدم ملا کر درمیانی شگافوں کو بند کر کے کھڑا ہوا کریں-

صف میں دائیں کھڑا ہونے کا اجر

۵۳۴ ــــ حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ تحقیق اللہ اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں۔ داہنی طرف والی صفوں کے اوپر۔ (مشکوۃ شریف)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام کے دائیں طرف کھڑا ہونا افضل ہے۔ بائیں طرف سے خواہ کسی صف میں ہو۔ کہ امام کے دائیں طرف کھڑے ہونے والوں پر اللہ اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں۔

ثواب کی اس حرص میں اگر سب دائیں طرف کھڑے ہو جائیں تو پھر بائیں طرف خالی رہ جائے گی۔ جو بڑی غلطی ہے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

۵۳۵ ــــ تَوَسَّطُوا الْإِمَامَ وَسُدُّوا الْخُلَلَ۔

ترجمہ امام کو بیچ میں رکھو اور رشگافوں کو بند کرو۔ (ابو داؤد)

تو صف بندی کے وقت امام کو درمیان میں رکھ کر دائیں بائیں برابر آدمی کھڑے ہونے چاہیں۔ اور بڑے اطمینان اور محبت سے یہ کام کرنا چاہیے' دائیں بائیں کھڑے ہونے کا جھگڑا نہ شروع کر دینا چاہیے۔ جس کو جہاں جگہ مل گئی۔ وہ وہیں کھڑا ہو

---

۵۳۴ حسن'

✿ مشکوۃ ((ایضاً' حدیث ۱۰۹۶' بحوالہ ابو داؤد' الصلاۃ: باب من یستحب ان یلی الامام الخ حدیث ۶۷۶ ◄ اسے ابن خزیمہ اور ابن حبان نے صحیح کہا ہے۔))

۵۳۵ ضعیف'

✿ ابوداؤد' ((الصلاۃ: باب مقام الامام من الصف حدیث ۶۸۱ ◄ بیہقی (۳/۱۰۴) الصلاۃ: باب مقام الامام من الصف واللفظ لہ))

اسکی سند راوی کی جہالت کی وجہ سے ضعیف ہے۔

Scanned with CamScanner

جائے، پھر جماعت کھڑی ہونے کے بعد جوں جوں آدمی آتے جائیں۔ وہ دائیں بائیں کھڑے ہوتے جائیں۔ ایسے انداز سے کہ امام درمیان میں رہے۔ جب پہلی صف پوری ہو جائے۔ تو امام کو بیچ میں لے کر دوسری شروع کر دیں۔ اور اسی طرح دوسری پوری ہونے کے بعد تیسری صف بنائیں۔

مردوں کیلئے صف اول اور عورتوں کیلئے صف آخر بہترین ہیں

(۵۲۰) ــــ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ صُفُوْفِ الرِّجَالِ اَوَّلُهَا وَ شَرُّهَا اٰخِرُهَا وَ خَيْرُ صُفُوْفِ النِّسَآءِ اٰخِرُهَا وَ شَرُّهَا اَوَّلُهَا۔ (صحیح مُسلم)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ مردوں کی صفوں میں سب سے بہتر اول صف ہے۔ اور سب سے بری آخر صف ہے۔ اور عورتوں میں سب سے بری اول صف ہے۔ اور سب سے بہتر آخر صف ہے۔

ملاحظہ: صف کے بہتر ہونے سے مراد کثرت ثواب ہے۔ مردوں کے لئے صف اول اس لئے بہتر ہے کہ امام سے قریب ہوتے ہیں۔ اور عورتوں سے دور۔ اور اخیر کی مردوں کے لئے اس لئے بری ہے۔ کہ امام سے دور اور عورتوں سے قریب ہوتے ہیں ــــ (لاکھوں درود و سلام رحمۃ للعالمین پر، کیسے پاکیزہ نکتے بتاتے ہیں) اور عورتوں کی اول صف اس لئے بری ہوتی ہے۔ کہ مردوں سے نزدیک ہوتی ہے۔ اور اخیر کی بہتر اس لئے کہ مردوں سے دور رہوتی ہے۔

---

(۵۲۰) صحیح مسلم، ((الصلاۃ: باب تسویۃ الصفوف حدیث ۴۴۰))

اس پاک فلسفے کے مطابق مردوں کو صف اول میں اور عورتوں کو پچھلی صف میں کھڑا ہونا چاہئے۔

صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھنا

(۵٦١) ـــــ صف کے پیچھے اکیلے کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھنی چاہئے۔ بلکہ دائیں طرف سے ایک آدمی کو صف سے پیچھے کھینچ کر اس کے ساتھ کھڑا ہونا چاہئے رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ فَاَمَرَہٗ اَنْ یُّعِیْدَ الصَّلٰوۃَ۔ تو اس کو نماز لوٹانے کا حکم دیا۔ (ابو داوٗد)

پہلی صف سے عمداً پیچھے ہٹنا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

(۵٦٢) ـــــ لَا یَزَالُ قَوْمٌ یَتَاَخَّرُوْنَ حَتّٰی یُؤَخِّرَھُمُ اللّٰہُ۔ (صحیح مُسلم)

ترجمہ "ہمیشہ لوگ (پہلی صف سے) پیچھے ہٹتے رہیں گے۔ یہاں تک کہ اللہ بھی ان کو (اپنی رحمت میں) پیچھے ڈال دے گا۔"

اس حدیث سے پہلی صف میں کھڑے ہونے کی سخت تاکید ثابت ہوتی ہے' جان بوجھ کر جگہ ہوتے ہوئے پھر پچھلی صف میں کھڑا ہونے کی کوشش کرنا بلکہ کھڑا ہو جانا اللہ کی رحمت اور اس کے فضل سے محروم ہونا ہے۔ خبردار! عمداً دانستہ۔ جان بوجھ کر کبھی پہلی صف چھوڑنے کی کوشش نہ کرنا۔

صف بندی کے مراتب

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

---

(۵٦١) صحیح'

✿ ابو داؤد' ((الصلاۃ: باب الرجل یصلی وحدہ خلف الصف حدیث ٦٨٢ ➤ اسے ابن حبان اور ابن الجارود نے صحیح کہا ہے۔))

(۵٦٢) صحیح مسلم' ((الصلاۃ: باب تسویۃ الصفوف حدیث ٤٣٨))

Scanned with CamScanner

۵۴۳ —— لِيَلِيَنِي مِنْكُمْ أُولُوا الْأَحْلَامِ وَالنُّهٰى ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ - (ابوداؤد)

ترجمہ "میرے قریب رہیں (صف میں) وہ لوگ جو بالغ اور عقل مند ہیں - پھر جو ان سے قریب ہیں - پھر جو ان سے قریب ہیں -"

پہلی صف میں امام کے قریب بالغ، عقل مند، دین کو جاننے بوجھنے والے کھڑے ہونے چاہئیں - تاکہ امام کو لقمہ دے سکیں - اور یاد کریں کیفیت نماز کی - اور احکام اس کے، اور پھر ان کی تبلیغ کریں پہلی صف کے بعد دوسری صف میں لڑکے کھڑے ہوں - حضرت ابومالک اشعری کہتے ہیں: - کہ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے نماز کو - پہلے مردوں نے صف باندھی - پھر لڑکوں نے - بعد اس کے آپ نے نماز پڑھی -

پھر فرمایا: -

۵۴۴ —— هٰكَذَا صَلٰوةُ أُمَّتِيْ -

ترجمہ "میری امت کی نماز اسی طرح ہے -" (ابوداؤد)

سترہ کا بیان

یہاں سترہ سے مراد وہ چیز ہے جو نمازی اپنے آگے کھڑی کر کے نماز پڑھے، تاکہ اس کے آگے سے گزرنے والا گناہ گار نہ ہو - اور سترہ ہوتا ہے عصاء یا برچھی، لکڑی یا دیوار، ستون، یا درخت، اور سترہ امام کا سب مقتدیوں کے لئے کافی ہوتا ہے -

۵۴۵ —— حضرت طلحہ بن عبید اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

---

۵۴۳ ابوداؤد، ((الصلاۃ: باب من یستحب ان یلی الامام الخ ح ۶۷۴))

✿ صحیح مسلم، ((الصلاۃ: باب تسویۃ الصفوف حدیث ۴۳۲))

۵۴۴ حسن،

✿ ابوداؤد، ((الصلاۃ: باب مقام الصبیان من الصف حدیث ۶۷۷))

۵۴۵ ابوداؤد، ((الصلاۃ: باب مایستر المصلی حدیث ۶۸۵))

✿ صحیح مسلم، ((الصلاۃ: باب سترۃ المصلی حدیث ۴۹۹))

نے فرمایا:- جب تو اپنے سامنے رکھ لے پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر (کوئی چیز) اب تجھے سامنے سے گزرنے والا کچھ نقصان نہ پہنچائے گا۔ (ابوداؤد)

٥٢٦ ــــ حضرت عطاء فرماتے ہیں:- کہ پالان کے پچھلے حصہ کی لکڑی ایک ہاتھ یا اس سے کچھ زیادہ ہوتی ہے۔ (ابوداؤد)

معلوم ہوا کم از کم ایک ہاتھ لمبی لکڑی یا اور کوئی چیز سترہ بن سکتی ہے۔

٥٢٧ ــــ حضرت ابو جحیفہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بطحاء میں لوگوں کو نماز پڑھائی۔ آپ کے سامنے ایک برچھی نصب تھی۔ آپ نے دو رکعت ظہر کی نماز پڑھائی۔ اور دو رکعت عصر کی نماز پڑھائی۔ اس وقت برچھی کے اس طرف عورتیں، اور گدھے، چلے جا رہے تھے۔ (ابوداؤد)

تیر بھی سترہ ہو سکتا ہے:

٥٢٨ ــــ سبرہ بن معبدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:- لِيَسْتَتِرْ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ وَلَوْ بِسَهْمٍ "سترہ ضرور رکھو۔ خواہ تیر ہی ہو۔ (بلوغ المرام)

---

٥٢٦ صحیح،
- ابوداؤد، ((ایضاح ٦٨٦))

٥٢٧ ابوداؤد، ((ایضا حدیث ٦٨٨))
- صحیح بخاری، ((الصلاة: باب سترة الامام سترة من خلفه حديث ٤٩٥))
- صحیح مسلم، ((الصلاة: باب سترة المصلي حديث ٥٠٣))

٥٢٨ حسن،
- بلوغ المرام، باب سترة المصلي حديث ٢٤٤ و اللفظ له بحواله حاکم (٢٥٢/١) ➤ اسے ابن خزیمہ نے صحیح کہا (٢٧/٢))

لاٹھی اور لکیر کا سترہ:

۵۲۹ ـــــ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:- جب تُم نماز پڑھنے لگو تو اپنے آگے سترہ رکھ لو- اگر کوئی چیز نہ ملے- تو لاٹھی گاڑلو- اگر وہ بھی نہ ملے تو لکیر کھینچ لو- پھر اس کے بعد کسی کے گزرنے سے تمہیں کوئی نقصان نہ پہنچے گا- (احمد' اِبن ماجہ' ابوداوٗد وغیرہ)

نمازی کے آگے سے گزرنے کا گناہ:

۵۳۰ ـــــ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:- اگر نمازی کے سامنے سے گزرنے والے کو گزرنے کا عذاب معلوم ہو جائے- تو ایک قدم آگے بڑھنے سے سو سال تک اس کو کھڑا رہنا پسند ہو- (ابن ماجہ)

مسجدوں میں عموماً لوگ نماز پڑھنے والے کے آگے سے گزرتے ہیں- انہیں توبہ کرنی چاہئے کہ بڑا گناہ ہے- اور کبھی نمازی کے سامنے سے نہ گزریں- اوپر کی حدیث میں آپ نے پڑھ لیا ہے- کہ گزرنے والے کو اگر گزرنے کا عذاب معلوم ہو

---

۵۲۹ ضعیف'

✿ احمد' (((۲۴۹/۲)))

✿ سنن اِبن ماجہ' ((اقامۃ الصلوۃ: باب ما یستر المصلی حدیث ۹۴۳))

✿ ابوداؤد' ((الصلاۃ: باب الخط اذا لم یجد عصا حدیث ۶۸۹ ➤ اسے سفیان بن عیینۃ اور دارقطنی وغیرہما نے ضعیف کہا ہے-))

۵۳۰ ضعیف'

✿ سنن اِبن ماجہ' ((اقامۃ الصلاۃ: باب المرور بین یدی المصلی حدیث ۹۴۶ ➤ یہ سند عبید اللہ بن عبد الرحمن بن موہب وغیرہ کی وجہ سے ضعیف ہے-))

Scanned with CamScanner

جائے تو سو سال تک کھڑا رہنا پسند کرے۔

ملاحظہ: سترہ اتنا قریب ہونا چاہئے کہ اس کے نزدیک سجدہ کرسکے اور کوئی شخص نمازی اور سترہ کے درمیان سے گزر نہ سکے۔

۵۵۱ ــــ اور سترہ بالکل بیچوں بیچ پیشانی کے نہ رکھیں۔ بلکہ دائیں یا بائیں بھوں پر کرنا چاہئے۔ حضور ﷺ ایسا ہی کرتے تھے۔ (مشکوۃ)

امامت کا بیان

۵۵۲ ــــ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔ لوگوں کا امام وہ ہونا چاہئے جو ان میں سے قرآن اچھی طرح (صحیح پڑھنا) جانتا ہو۔ اور اگر قرأت میں سب برابر ہوں، تو پھر وہ امامت کرے۔ جو سُنت کو سب سے زیادہ جانتا ہو۔ (یعنی سب سے زیادہ نماز کے احکام اور مسائل کی حدیثیں جانتا ہو) پس اگر علم سُنت میں بھی سب برابر ہوں۔ تو پھر امامت کرے وہ جو عمر میں بڑا ہو۔ اور نہ امامت کرے کوئی کسی کی حکومت کی جگہ میں۔ اور نہ اس کے گھر میں اس کی مسند پر بیٹھے سوائے اس کے حکم کے۔ (یعنی بغیر اجازت کوئی دوسرے کی نہ امامت کرائے۔ اور نہ اس کے گھر اس کی مسند پر بیٹھے)۔" (صحیح، مُسلم)

۵۵۳ ــــ اندھے کو امام بنانا جائز ہے۔ کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے عبداللہ

---

۵۵۱ ضعیف،

✿ مشکوۃ ((الصلاۃ: باب السترۃ حدیث ۷۸۳ بحوالہ سنن ابی داؤد، الصلاۃ: باب اذا صلی الی ساریۃ الخ حدیث ۶۹۳ ➤ یہ سند راویوں کی جہالت کی وجہ سے ضعیف ہے۔))

۵۵۲ صحیح مسلم، ((المساجد: باب من احق بالامامۃ؟ حدیث ۶۷۳)

۵۵۳ صحیح،

✿ ابوداؤد، ((الصلاۃ: باب امامۃ الاعمی حدیث ۵۹۵ ➤ اسے ابن خزیمہ اور ابن حبان وغیرھما نے صحیح کہا ہے۔))

Scanned with CamScanner

بن ام مکتوم نابینے کو امام مقرر کیا تھا۔ (ابوداؤد)

۵۵۴ــــ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس امام کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ کہ جس پر لوگ (بوجہ اس کی بدعات، جہالت وفسق وغیرہ کے) ناراض ہوں۔ (ترمذی)

امام کے فرائض کا بیان

۵۵۵ــــ حضرت انسؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ کی سی بہت ہلکی اور بہت کامل نماز میں نے کسی امام کے پیچھے نہیں پڑھی۔ جب حضور ﷺ سنتے رونا بچے کا (عورتوں کی صف میں پس ہلکی کرتے نماز اس ڈر سے کہ اس کی ماں کو تکلیف ہوگی۔ (بخاری، مسلم)

رسول اللہ ﷺ کی ہلکی نماز

۵۵۶ــــ ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا:- میں نماز کے دراز کرنے کے ارادے سے نماز میں داخل ہوتا ہوں۔ پھر بچے کا رونا سنتا ہوں (عورتوں کی صف میں) پھر کم کرتا ہوں اپنی نماز میں کہ بچے کے رونے سے اس کی ماں کو تکلیف ہوگی۔ (بخاری شریف)

---

۵۵۴ صحیح،

✿ جامع ترمذی، ((الصلاۃ: باب فیمن أم قوما وھم له کارھون حدیث ۳۶۰ ➤ ترمذی نے اسے حسن کہا ہے۔))

۵۵۵ صحیح بخاری، ((الاذان: باب من اخف الصلاۃ عند بکاء الصبی حدیث ۷۰۸))

۵۵۶ صحیح بخاری، ((حوالہ سابق حدیث ۷۰۷))

﴿لمبی نماز پر حضور ﷺ کا غصہ﴾

٥٥٧ ــــــ قیس بن ابی حازم ' ابو مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کسی وعظ میں اتنا غصے میں نہیں دیکھا جتنا (لمبی نماز پڑھانے والوں پر) اس دن دیکھا- فرمایا حضور ﷺ نے تحقیق بعض تُم میں سے لوگوں کو نفرت دلانے والے ہیں (بوجہ طویل کرنے نماز کے) پس (سنو) جو تم میں سے نماز پڑھائے لوگوں کو- پس چاہئے کہ ہلکی پڑھے (نماز) اس لئے کہ ان (مقتدیوں) میں ضعیف- بوڑھا اور حاجت مند وغیرہ ہوتے ہیں- (بخاری ' مُسلم)

﴿ہلکی نماز کی تاکید﴾

٥٥٨ ــــــ عثمان بن ابی العاص روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی آخری وصیت مجھے یہ تھی-"اِذَا اَقَمْتَ قَوْمًا فَاَخِفَّ بِهِمُ الصَّلٰوةَ"جب تُم لوگوں کی امامت کرو-تو ان کو نماز ہلکی پڑھاؤ-(رواہ مُسلم)

ملاحظہ: ہلکی نماز کا یہ مطلب نہیں ہے کہ رکوع ' سجود ' اور قومے ' جلسے کو درہم برہم کرکے رکھ دیا جائے-واضح ہو کہ ارکان نماز کی تعدیل اور طمانیت کے بغیر نماز باطل ہوتی ہے- ہلکی نماز کا مطلب یہ ہے کہ یا تو قرأت میں اختصار کیا جائے-اور اگر قرأت دراز ہے-تو تھوڑے وقت میں پڑھیں-بشرطیکہ صحت اور

---

٥٥٧ **صحیح بخاری '** ((الاذان : باب تخفیف الامام فی القیام الخ حدیث٧٠٢))

☆ **صحیح مسلم '** ((الصلوۃ:باب امر الائمۃ بتخفیف الصلاۃ فی تمام ح ٤٦٦))

٥٥٨ **صحیح مسلم '** ((حوالہ سابق حدیث٤٦٨))

ترتیل ترک نہ ہوں۔ یعنی کترانہ کریں۔

اماموں پر وبال

۵۵۹ ـــــ روایت ہے ابو ہریرہؓ سے ' فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: اگر اماموں نے نماز اچھی طرح (ارکان کی تعدیل اور سنتوں کی رعایت کے ساتھ) پڑھائی تو تمہارے لئے بھی ثواب ہے اور ان کے لئے بھی۔ اور اگر خطا کی نماز پڑھانے میں۔ (یعنی رکوع و سجود کی عدم طمانیت' اور قومے جلسے کے فقدان سے نماز پڑھائی) پس تمہارے (مقتدیوں کے) لئے (تو) ثواب ہے اور ان کے لئے وبال ہے۔" (بخاری شریف)

نماز پڑھا کر امام مقتدیوں کی طرف منہ پھیرے

۵۶۰ ـــــ حضرت سمرہ بن جندبؓ سے روایت ہے' وہ کہتے ہیں:۔

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى صَلٰوةً اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ۔ (بخاری شریف)

ترجمہ "جب رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ چکتے۔ تو متوجہ ہوتے ہم پر ساتھ منہ اپنے کے۔ (یعنی نماز پڑھ کر ہماری طرف منہ پھیر لیتے تھے)۔"

۵۶۱ ـــــ حضرت انسؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں' كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْصَرِفُ عَنْ يَمِيْنِهٖ۔ رسول اللہ

---

۵۵۹ صحیح بخاری' ((الاذان: باب اذا لم یتم الامام واتم من خلفه ح ۶۹۴))

۵۶۰ صحیح بخاری' ((الاذان: باب یستقبل الامام الناس اذا سلم حدیث ۸۴۵))

۵۶۱ صحیح مسلم' ((صلاة المسافرین: باب جواز الانصراف من الصلوة الخ حدیث ۷۰۸))

ﷺ پھرتے (مصلے سے) داہنے اپنے سے' (صحیح مُسلم)

—— حضرت عبداللہ بن مسعودؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں:- نہ مقرر کرے ایک تمہارا واسطے شیطان کے حصہ نماز اپنی میں سے —— (اس طرح) کہ اعتقاد کرے کہ لازم ہے اس پر پھرنا داہنے اپنے سے۔ تحقیق میں نے دیکھا رسول اللہ ﷺ کو اکثر بار کہ پھرتے تھے بائیں طرف اپنے سے۔ (بخاری، مُسلم)

اس سے معلوم ہوا کہ امام کو پھرنے کے لئے صرف ایک طرف مقرر نہیں کر لینی چاہیئے۔ بلکہ کبھی دائیں طرف سے پھرا کرے۔ کبھی بائیں طرف سے۔

امام نماز پڑھا کر اس جگہ سے سرک جائے

—— حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ کیا تُم میں سے کوئی اس سے عاجز ہے کہ آگے بڑھ جائے' یا پیچھے ہٹ جائے۔ یا دائیں طرف یا بائیں طرف ہو جائے۔ (ابو داؤد)

مطلب یہ ہے کہ مصلے سے سرک کر دائیں یا بائیں ہو کر سنتیں پڑھے اور اسی طرح مقتدیوں کو بھی صف بندی توڑ دینی چاہیئے۔ تاکہ آنے والا جان لے کہ جماعت ختم ہو چکی ہے۔

صحیح بخاری' ((الاذان: باب الانفتال والانصراف عن الیمین والشمال حدیث۸۵۲))

✿ صحیح مسلم' ((حوالہ سابق حدیث۷۰۷))

صحیح'

✿ ابوداؤد' ((الصلاۃ: باب فی الرجل یتطوع فی مکانہ الخ حدیث۱۰۰۶

➤ یہ روایت اپنے شواہد کے ساتھ صحیح ہے دیکھئے ابوداؤد (۶۱۶، ۱۱۲۹) وغیرہ))

مقتدیوں کیلئے متابعت امام کے احکام

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لَا تُبَادِرُوا الْإِمَامَ إِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا۔ نہ پہل کرو امام پر جب تکبیر[1] کہے وہ، تم تکبیر کہو پیچھے۔

(یعنی جب امام اللہ اکبر ختم کرلے، تو پھر تم شروع کرو) وَ إِذَا قَالَ وَلَا الضَّالِّيْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِيْنَ۔ اور جب امام ولا الضالین کہے۔ تو تم آمین کہو پیچھے۔ وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا۔ اور جب امام رکوع کرے تو تم رکوع کرو پیچھے۔ وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ۔ اور جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے۔ تو تم اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہو پیچھے۔ (بخاری، مسلم)

اس فرمان رسول ﷺ سے معلوم ہوا کہ مقتدی کو یہ سب کام امام کے پیچھے پیچھے کرنے چاہئیں۔ یعنی امام جب اللہ اکبر ختم کرلیا کرے۔ تو مقتدی کو اس کے ختم ہونے پر شروع کرنا چاہیے۔ امام جب اللہ اکبر کہہ کر رکوع میں پہنچ جائے۔ تو پھر مقتدی قیام سے چلیں۔ اور جب امام اللہ اکبر کہہ کر رکوع سے قومہ میں پہنچ جائے۔ تو پھر مقتدی رکوع سے سر اٹھائیں۔ اسی طرح جب امام اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدہ میں پیشانی

---

[1] بعض لوگ امام کی تکبیر اولیٰ کے ختم ہونے سے پہلے ہی اپنی تکبیر ختم کر کے ہاتھ باندھ لیتے ہیں یہ بڑی بھاری غلطی ہے، ایسا کرنے والے نماز کے اندر داخل ہی نہیں ہوتے، اور تکبیر میں امام پر پہل کرنے کے سبب نہ اس کی نماز اکیلے ہوئی اور نہ امام کے پیچھے ہوئی۔ گویا اس کی کوئی نماز نہ ہوئی۔ حضرت شیخ عبد القادر جیلانیؒ غنیۃ الطالبین میں مقتدی کے آداب میں تحریر فرماتے ہیں کہ ایک آدمی کو ابن مسعودؓ نے امام پر سبقت (پہل) کرتے ہوئے دیکھا تو آپ نے دیکھ کر اس کو فرمایا:۔ کہ تو نے نہ تو اکیلے ہو کر نماز پڑھی ہے اور نہ ہی امام کے ساتھ۔ اس کی کوئی نماز نہیں ہوتی۔ (غنیۃ الطالبین)

((غنیۃ الطالبین صفحہ ۶۰۴، فصل مقتدی کے آداب۔))

صحیح مسلم، ((الصلاۃ: باب النهی عن مبادرة الامام بالتکبیر وغیرہ حدیث ۴۱۵))

رکھ دے۔ تو پھر مقتدی قومہ سے سجدے کے لئے جھکیں۔ پھر جب امام سجدہ سے سر اٹھا کر جلسہ میں پہنچ جائے تو پھر مقتدی سر اٹھائیں۔ پھر جب امام جلسہ سے دوسرے سجدے میں سر رکھ چکے۔ تو مقتدی پھر سجدے کے لئے حرکت کریں' اور جب امام دوسرے سجدے سے سر اٹھا کر اللہ اکبر کہتا ہوا قیام میں پہنچ جائے۔ تو پھر مقتدیوں کو سجدے سے سر اٹھا کر سیدھا کھڑا ہونا چاہئے۔

رسول اللہ ﷺ جب پیشانی زمین پر رکھ چکتے تو پھر صحابہؓ قومہ سے جھکتے

۵۶۲ — عَنْ بَرَاءِ بْنِ عَازِبٍؓ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ لَمْ يَحْنِ اَحَدٌ مِنَّا ظَهْرَهُ حَتّٰى يَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبْهَتَهُ عَلَى الْاَرْضِ۔ (متفق علیہ)

ترجمہ "براء بن عازبؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے تھے۔ پس جب حضور ﷺ سمع اللہ لمن حمدہ کہتے (تو ہم آپ کے پیچھے قومے میں کھڑے ہو جاتے تھے۔ اور پھر) ہم میں سے کوئی اپنی پیٹھ (سجدہ میں جانے کے لئے) نہ جھکاتا تھا۔ یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ اپنی پیشانی زمین پر رکھ دیتے۔" (بخاری، مسلم)

حضرات: غور کیا آپ نے! کہ جب تک حضور انور ﷺ قومے سے سجدے میں پہنچ کر اپنی پیشانی مبارک زمین پر نہ رکھ دیتے تھے' اس وقت

---

۵۶۲ صحیح بخاری' ((الاذان: باب السجود علی سبعة اعظم حدیث ۸۱۱))

✿ صحیح مسلم' ((الصلاة: باب متابعة الامام والعمل بعده حدیث ۴۷۴))

Scanned with CamScanner

تک تمام صحابہؓ کھڑے رہتے تھے۔ کوئی پیٹھ تک نہ جھکاتا تھا۔ اور ہمارا یہ حال ہے (وائے برحال ما) کہ امام قومے سے سجدہ میں آنے کے لئے ابھی اللہ اکبر ہی کہتا ہے۔ تو مقتدی امام کے سجدے میں پہنچنے سے پہلے ہی سجدے میں پہنچ گئے ہوتے ہیں۔ اب آپ ہی انصاف سے کہئے۔ کہ امام کے ایسے اقتداء کا جو رسول اللہ ﷺ کی صریح نافرمانی پر مبنی ہے قیامت کو کیا حشر ہو گا۔

(۵۶۷) سنئے! نبی رحمت ﷺ فرماتے ہیں۔ فَلَا تَسْبِقُوْنِیْ بِالرُّکُوْعِ وَلَا بِالسجُودِ وَلَا بِالْقِیَامِ وَلَا بِالْاِنْصِرَافِ۔ (رواہ مُسلم) "پس نہ پہل کرو مجھ (امام) سے ساتھ رکوع کے' اور نہ ساتھ سجدے کے' اور نہ ساتھ کھڑے ہونے کے) اور نہ ساتھ فارغ ہونے نماز کے۔"

گدھے کا سر: حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

(۵۶۸) اَمَا یَخْشَی الَّذِیْ یَرْفَعُ رَأْسَهٗ قَبْلَ الْاِمَامِ اَنْ یُّحَوِّلَ اللّٰهُ رَأْسَهٗ رَأْسَ حِمَارٍ۔ (متفق علیہ)

ترجمہ "کیا نہیں ڈرتا وہ شخص کہ اٹھاتا ہے سر اپنا پہلے امام سے۔ کہ اللہ تعالیٰ اس کے (امام سے پہلے اٹھنے والے) سر کو گدھے کے سر کی طرح کر دے۔" (بخاری، مُسلم)

---

(۵۶۷) **صحیح مسلم،** ((الصلاۃ: باب تحریم سبق الامام برکوع الخ حدیث ۴۲۶))

(۵۶۸) **صحیح بخاری،** ((الاذان: باب اثم من رفع رأسه قبل الامام حدیث ۶۹۱))

مسلم، ((حوالہ سابق ح ۴۲۷))

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ جو شخص امام سے قبل سر اٹھاتا ہے یا سجدے میں جاتا ہے تو جان لینا چاہئے کہ اس کی پیشانی شیطان کے ہاتھ میں ہے۔

(موطا امام مالک) ۵۷۵

اگر امام کوئی چیز بھول جائے۔ تو مقتدیوں کو سبحان اللہ کہہ کر اسے آگاہ کرنا چاہئے۔"

(بخاری) ۵۷۶

---

۵۷۵ مالک' ((الصلاۃ: باب ما یفعل من رفع رأسہ قبل الامام (۱/ ۹۲ حدیث ۵۷ قول ابی ہریرہ) ➤ یہ روایت موقوفاً صحیح ہے۔ مرفوعاً بھی ضعیف سند سے مروی ہے۔ موقوف بھی حکماً مرفوع ہے کیونکہ اس میں اجتہاد کو دخل نہیں ہے۔))

۵۷۶ صحیح بخاری' ((العمل فی الصلاۃ: باب التصفیق للنساء حدیث ۱۲۰۳))

✿ صحیح مسلم' ((الصلاۃ: باب تسبیح الرجال و تصفیق النساء الخ حدیث ۴۲۲))

نماز کی سُنّتوں کا بیان

سنتیں وہ نمازیں ہیں۔ جو فرضوں کے ساتھ رات اور دن میں پڑھی جاتی ہیں۔ یہ سنتیں دو قسم کی ہیں۔ ایک رواتب' یا مؤکدہ۔ اور دوسری غیر رواتب یا غیر مؤکدہ۔ رواتب یا مؤکدہ وہ ہیں' جن پر رسول اللہ ﷺ نے مداومت فرمائی۔ مثلاً فجر کی سنتیں وغیرہ۔ اور غیر رواتب یا غیر مؤکدہ وہ ہیں۔ جو آپ گاہے گاہے پڑھتے تھے۔ مثلاً عصر کی سنتیں۔ اور واضح ہو کہ سنت' نفل' مندوب' مستحب' مرغب فیہ' حسن' یہ تمام الفاظ ہم معنی اور مترادف ہیں جو عبادت نافلہ (غیر فرض) پر بولے جاتے ہیں۔

رات اور دن کی موکدہ سنتیں بارہ ہیں سنتوں سے بہشت میں گھر

عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى فِيْ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ ثِنْتَىْ عَشَرَةَ رَكْعَةً بُنِىَ لَهٗ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ اَرْبَعاً قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ' وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ' وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ۔ (رواہ الترمذی)

صحیح'

✿ جامع ترمذی' ((الصلاۃ : باب فیمن صلی فی یوم ولیلۃ ثنتی عشرۃ رکعۃ الخ حدیث ۴۱۵ ➤ اسے ترمذی نے حسن صحیح کہا ہے۔))

Scanned with CamScanner

ترجمہ "ام حبیبہؓ روایت کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:- جو پڑھے دن اور رات میں بارہ رکعتیں (سوائے فرضوں کے جو سنتیں ہیں) بنایا جاتا ہے اس کے لئے گھر بہشت میں-(اور ان بارہ رکعتوں کی تفصیل یہ ہے) [1] چار رکعت (سنتیں) پہلے ظہر کے- اور دو رکعت بعد اس کے' اور [2] دو رکعت (سنتیں) بعد مغرب کے' اور دو رکعت (سنتیں) بعد عشاء کے' اور دو رکعت (سنتیں) قبل نماز فجر کے- (ترمذی)

رسول اللہ ﷺ سنتیں گھر میں پڑھتے تھے

[1] ــــ عبداللہ بن شقیقؒ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں- کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے رسول اللہ ﷺ کے نفلوں (یعنی سُنتوں) کا حال دریافت کیا- تو حضرت عائشہؓ نے کہا! رسول اللہ ﷺ میرے گھر میں ظہر کے پہلے چار رکعتیں پڑھتے تھے- پھر آپ ﷺ نکلتے اور لوگوں

---

[1] وعن ابن عمر قال صليت مع رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ركعتين قبل الظهر- (متفق علیہ) [1] حضرت ابن عمرؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں- کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ظہر کے پہلے دو رکعتیں (سنت) پڑھیں' اس سے معلوم ہوا کہ ظہر سے پہلے بجائے چار سُنتوں کے دو سنتیں بھی پڑھنی جائز ہیں- نبی رحمت ﷺ نے دو سنتیں قبل ظہر پڑھ کر امت کے لئے آسانی پیدا کر دی' تاکہ کسی وجہ سے اگر ہم چار نہ پڑھ سکیں' تو دو رکعت پر عمل کر کے ہی اللہ کو راضی کر لیں-

[2] مغرب کی ان دو رکعت سُنتوں میں "قل یاایہا الکفرون" اور "قل ہواللہ احد" پڑھنا مسنون ہے- (ترمذی) [2]

---

[1] بخاری' ((التہجد: باب ما جاء فی التطوع مثنی مثنی' ح ۱۱۶۵))
مسلم' ((صلوۃ المسافرین: باب' فضل السنن الراتبۃ قبل الفرائض الخ ح ۷۲۹))

[2] حسن'
ترمذی' ((الصلاۃ: باب فی رکعتین بعد المغرب والقراءۃ فیہما ح ۴۳۱))
یہ روایت اپنے شواہد کے ساتھ حسن ہے

[3] صحیح مسلم' ((صلاۃ المسافرین: باب جواز النافلۃ قائماو قاعداً حدیث ۷۳۰))

کے ساتھ نماز پڑھتے (فرض ظہر کے) پھر داخل ہوتے (گھر میں) پس نماز پڑھتے دو رکعتیں (سنتیں) اور آپ لوگوں کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھتے - پھر داخل ہوتے (گھر میں) پس نماز پڑھتے دو رکعت (سنت)، پھر آپؐ لوگوں کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھتے - پھر داخل ہوتے (گھر میں) پس نماز پڑھتے دو رکعتیں - اور رات کو حضور ﷺ نماز پڑھتے (تہجد کی) نو رکعت - ان میں وتر بھی ہوتے - (یعنی آٹھ رکعت تہجد اور ایک وتر) اور جب صبح نمودار ہوتی - تو دو رکعتیں (سنت) پڑھتے - (رواہ مُسلم)

ملاحظہ: اس حدیث شریف سے معلوم ہوا - کہ حضور ﷺ عام طور پر تمام سنتیں گھر پر ہی پڑھتے تھے - اور فرض مسجد میں ہمیں بھی چاہیے کہ ہم سنتیں ہمیشہ گھر میں ہی پڑھا کریں - اگرچہ مسجد میں ان کا پڑھنا جائز ہے - لیکن گھر میں پڑھنا افضل ہے -

جمعہ کے بعد دو سنتیں

۵۷۵ ـــ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ ؓ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّيْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ فِيْ بَيْتِهٖ (متفق علیہ)

ترجمہ "حضرت ابن عمرؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں - کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے بعد، کچھ نماز نہیں پڑھتے تھے، یہاں تک کہ پھرتے (اپنے

---

۵۷۵ صحیح بخاری، ((الجمعۃ: باب الصلوۃ بعد الجمعۃ وقبلہا ح ۹۳۷))

✿ صحیح مسلم، ((الجمعۃ: باب الصلاۃ بعد الجمعۃ حدیث ۸۸۲))

گھر کی طرف) پھر پڑھتے دو رکعتیں (سنت) اپنے گھر میں۔ ؎ (بخاری،
مُسلم)

نوٹ: جمعہ کے بعد کی سنتیں بھی آپ گھر میں جا کر پڑھتے۔ معلوم ہوا کہ نوافل کا گھر
میں پڑھنا مسجد میں پڑھنے سے افضل ہے اور مسجد میں پڑھنا جائز ہے۔

فجر کی سنتوں کی فضیلت

حضرت عائشہؓ روایت کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا۔ رَکْعَتَا الْفَجْرِ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا ''فجر کی دو رکعتیں سُنت بہتر ہیں
دُنیا سے اور جو کچھ دُنیا میں ہے۔ (مُسلم)

مطلب یہ ہے کہ تمام دُنیا اور مافیہا کو خیرات کرنے پر جتنا ثواب
مل سکتا ہے، فجر کی سُنتوں کا ثواب اس سے زیادہ ہے۔ بخاری، مسلم میں حضرت عائشہؓ
سے ایک روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نوافل (سنن) میں سے کسی چیز پر اتنی
محافظت اور مداومت نہیں کرتے تھے۔ جس قدر سُنت فجر کی دو رکعتوں پر مداومت

؎ ایک روایت صحیح مسلم میں یہ بھی آئی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا۔ اذا صلی احدکم الجمعۃ فلیصل بعدھا اربعا۔ جب نماز پڑھے کوئی تمہارا جمعہ کی پس چاہیے کہ پڑھے بعد اس کے چار رکعت (مُسلم) معلوم ہوا کہ بعد جمعہ چار سنتیں بھی پڑھ سکتے ہیں۔ اور پہلی حدیث کی رو سے دو رکعت۔ پس اختیار ہے چاہے کوئی دو پڑھے چاہے چار۔ منہ

صحیح بخاری، ((الجمعۃ: باب الصلوۃ بعد الجمعۃ و قبلھا ح ۹۳۷))
صحیح مسلم، ((الجمعۃ: باب الصلاۃ بعد الجمعۃ حدیث ۸۸۲))
صحیح مسلم، ((صلاۃ المسافرین: باب استحباب رکعتی سنۃ الفجر حدیث ۷۲۵))
صحیح بخاری، ((التہجد: باب تعاھد رکعتی الفجر حدیث ۱۱۶۹))

کرتے تھے۔ پس ہمیں بھی ان سنتوں کی بڑی محافظت کرنی چاہیے۔ اور کوشش کرنی چاہیے کہ ہم ان کو نور کے تڑکے میں ہمیشہ گھر پر پڑھ کر مسجد میں جایا کریں۔ تاکہ گھر بھی ان کے سبب منزل رحمت یزداں ہوں۔

ملاحظہ: ۵۷۹ــــ فجر کی سنتیں پڑھ کر فرضوں سے پہلے دائیں کروٹ پر لیٹنا سنت ہے۔ (صحیح بخاری)

فجر کی سنتوں کے بعد

رسول اللہ ﷺ فجر کی سنتیں ادا کر کے تین بار یہ دعا پڑھتے تھے:۔

۵۸۰ ــــ اَللّٰھُمَّ رَبَّ جِبْرِیْلَ وَ مِیْکَآئِیْلَ وَ اِسْرَافِیْلَ وَ مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعُوْذُبِكَ مِنَ النَّارِ۔ (حصن حصین)

اے اللہ! تو جبریلؑ، میکائیلؑ، اسرافیلؑ اور محمد ﷺ کا پروردگار ہے (اے اتنی بڑی ہستی) میں دوزخ سے تیری جناب میں پناہ چاہتا ہوں۔

---

۵۷۹ صحیح بخاری ((الاذان: باب من انتظر الاقامة حدیث ۶۲۶))

✿ صحیح مسلم ((صلاۃ المسافرین: باب صلاۃ اللیل وعدد رکعات النبی ﷺ حدیث ۷۳۶))

۵۸۰ حسن لغیرہ ((حصن حصین صفحہ ۲۴۲ ➤ حاکم (۳/۶۲۲)، معرفة الصحابہ یہ روایت اپنے شاہد کے ساتھ حسن لغیرہ ہے۔))

Scanned with CamScanner

فجر کی سنتوں کی قرأت

رسول اللہ ﷺ فجر کی سنتوں میں پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد سورہ قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ اور دوسری رکعت میں سورہ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ۔ پڑھتے اور (کبھی)

قُوْلُوْآ اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَیْنَا وَمَا اُنْزِلَ اِلٰی اِبْرٰھِیْمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَا اُوْتِیَ مُوْسٰی وَعِیْسٰی وَمَا اُوْتِیَ النَّبِیُّوْنَ مِنْ رَّبِّھِمْ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْھُمْ وَ نَحْنُ لَہٗ مُسْلِمُوْنَ ــــ (پ۱)

پہلی رکعت میں اور

۵۸۱ ــــ قُلْ یٰاَھْلَ الْکِتَابِ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَۃٍ سَوَآءٍ بَیْنَنَا و بَیْنَکُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰہَ وَلَا نُشْرِکَ بِہٖ شَیْئًا وَّلَا یَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْھَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ (پ۳) دوسری رکعت میں پڑھتے تھے۔ (حصن حصین)

فجر کی سنتیں فرضوں کے بعد پڑھ سکتے ہیں

۵۸۲ ــــ اگر آپ ایسے وقت مسجد میں پہنچیں کہ جماعت کھڑی ہو گئی ہو اور سنتیں آپ نے نہ پڑھی ہوں۔ تو پھر جماعت کے پاس سنتیں مت پڑھنی شروع کر دیں۔ کیونکہ جماعت کے ہوتے ہوئے پاس کوئی

---

۵۸۱ **حصن حصین** ((ص ۲۴۲))

✿ **صحیح مسلم** ((صلاۃ المسافرین: باب استحباب رکعتی سنۃ الفجر حدیث ۷۲۶، ۷۲۷))

۵۸۲ ((دیکھیے نمبر ۵۲۰))

نماز نہیں ہوتی۔ آپ جماعت میں شامل ہو جائیں' اور فرض پڑھ کر سنتیں پڑھ لیں۔
چنانچہ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو نماز فرض صبح کے بعد دو رکعتیں پڑھتے ہوئے دیکھ کر فرمایا:۔ صَلٰوۃُ الصُّبحِ رَکْعَتَیْنِ رَکْعَتَیْنِ صبح کی نماز (فرض) دو رکعت ہیں۔ دو رکعت ہیں۔ (اور تُم نے فرضوں کی دو رکعتوں کے ساتھ یہ اور دو رکعتیں کیسی پڑھی ہیں؟) تو اس شخص نے جواب دیا۔ انی لم اکن صلیت الرکعتین اللتین قبلھا فصلیتھما الا ن (حضور!) میں نے دو رکعتیں سُنت جو فرضوں سے پہلے ہیں' نہیں پڑھی تھیں۔ ان کو اب پڑھا ہے۔ فسکت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم (رواہ ابو داؤد و الترمذی) "پھر (اس کا جواب سن کر) رسول اللہ ﷺ خاموش ہو گئے۔" اور خاموشی آپ ﷺ کی رضامندی کی دلیل ہے (محدثین کی اصطلاح میں یہ تقریری حدیث کہلاتی ہے)۔

۵۸۳ ___ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔ جو عصر سے پہلے چار رکعت (سنت) پڑھے۔ اللہ اس پر رحمت کرے۔ (ترمذی)

۵۸۴ ___ حضرت علیؓ کی روایت میں عصر سے پہلے دو رکعت (سنت) بھی آئی ہیں۔ (ابو داؤد)

نوٹ: عصر کی یہ سنتیں غیر مؤکدہ ہیں' یعنی ضروری نہیں۔ اور چاہے کوئی چار پڑھے' چاہے دو۔

---

۵۸۳ **حسن'**
✿ **جامع ترمذی'** ((الصلاۃ: باب ما جاء فی الاربع قبل العصر حدیث ۴۳۰ ➤ اسے ابن خزیمہ' ابن حبان وغیرہما نے صحیح کہا ہے۔))

۵۸۴ **حسن'**
✿ **ابوداؤد'** ((الصلاۃ: باب الصلاۃ قبل العصر حدیث ۱۲۷۲))

نمازوں کی رکعتوں کی تعداد

نماز فجر: پہلے دو سنتیں، پھر دو فرض۔
(نماز فجر چار رکعت ہوئی)

نماز ظہر: پہلے چار سنتیں ؀(د)۔ پھر چار فرض۔ پھر دو سنتیں۔
(نماز ظہر دس رکعت ہوئی)

نماز عصر: چار فرض۔

مغرب: تین فرض پھر دو سنتیں ؀(ہ)
(نماز مغرب پانچ رکعت ہوئی)

عشاء: چار فرض اور دو سنتیں۔
(نماز عشاء چھ رکعت ہوئی۔

ملاحظہ: نماز وتر دراصل رات کی نماز ہے، جو تہجد کے ساتھ ملا کر

؀(د) یہ تمام (سنت اور نفل) رکعتیں دو دو کر کے پڑھنی چاہئیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رات اور دن کی نماز دو دو رکعت ہے (صحیح ابن خزیمہ ج ۲ ص ۲۱۴ ح ۱۲۱۰ و صحیح ابن حبان ح ۲۳۶۲)

؀(ہ) مغرب کی اذان کے بعد، فرض نماز سے پہلے دو رکعتیں پڑھنے کا جواز ثابت ہے۔ قول رسولؐ بھی ہے۔ (صحیح البخاری ج ۱ ص ۱۵۷) اور فعل رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی، مختصر قیام اللیل للمقریزی ص ۶۴ و قال: ھذا اسناد صحیح علی شرط مسلم)
مغرب کی نماز کے بعد چھ رکعتوں (اوابین) والی روایت عمر بن ابی خثعم کی وجہ سے سخت ضعیف ہے۔ دیکھئے ترمذی (ج ۱ ص ۹۸) وغیرہ۔

Scanned with CamScanner

پڑھی جاتی ہے۔ جو لوگ رات کو اٹھنے کے عادی نہ ہوں۔ انہیں رسول اللہ ﷺ کی طرف سے اجازت [1] ہے کہ وہ وتر بھی نماز عشاء کے ساتھ ہی پڑھ سکتے ہیں۔ ۵۸۵

۵۸۶ ــــ وتر طاق عدد کو کہتے ہیں اور اصل وتر ایک [2] ہی رکعت ہے۔ اور ایک سے آگے تین' پانچ' سات' اور نو تک ہیں۔ پس جو شخص وتر ایک پڑھنا چاہے۔ اس کے لئے نماز عشاء سات رکعت ہوئی۔ اور جو تین پڑھے اس کی نماز عشاء کی نو رکعتیں ہوئیں۔

نفل خوشی کی عبادت ہے

کوئی صاحب یہ خیال نہ کریں کہ ہم نے نمازوں کی رکعتوں کو کم کر دیا ہے' یعنی فرائض اور سنتیں گن لی ہیں۔ اور نفل چھوڑ دیئے ہیں مسلمان بھائیوں کو معلوم ہونا چاہئے کہ نوافل اپنی خوشی' اور مرضی کی عبادت ہے' اللہ اور رسول ﷺ نے کسی کو پڑھنے کے لئے مجبور نہیں کیا اس لئے ہمیں کوئی حق نہیں ہے۔ کہ ہم اپنے نفلوں کو فرضوں کا ضروری اور لازمی ضمیمہ بنا ڈالیں۔ فرضوں کے ساتھ حضرت انور ﷺ کی نافلہ عبادت یعنی سنتیں آگئی ہیں۔ جن سے نماز پوری اور مکمل ہو گئی

---

[1] حضرت جابرؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا من خاف ان لا یقوم من اخر اللیل فلیوتر اولہ (رواہ مسلم) جو شخص ڈرے کہ نہ اٹھوں گا آخر رات' اس کو چاہئے۔ کہ وتر اول شب (عشاء کے ساتھ) پڑھ لے (مُسلم)

[2] ابن عمرؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ اَلْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِّنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ (مُسلم)

---

۵۸۵ صحیح مسلم' ((صلاۃ المسافرین: باب من خاف ان لا یقوم من آخر اللیل الخ حدیث ۷۵۵))

۵۸۶ صحیح مسلم' ((صلاۃ المسافرین: باب صلوۃ اللیل مثنی مثنی حدیث ۷۵۲))

نماز وتر کا بیان

وتر کے معنی ہیں اکیلا' تنہا اور طاق۔ اس کی ضد شفع یعنی جوڑا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے مختلف احوال و اوقات میں وتر ایک بھی پڑھا ہے' اور تین بھی' اور سات بھی اور نو بھی پڑھے ہیں

ـــــ چنانچہ سعد بن ہشام نے حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر پوچھا۔ یَا اُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْبِئِیْنِیْ عَنْ وِتْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اے مومنوں کی ماں! خبر دو مجھ کو رسول اللہ ﷺ کے وتر سے' جنابہ صدیقہؓ نے فرمایا۔ میں آپ ﷺ کے لئے مسواک' اور وضو کا پانی تیار رکھتی۔ پھر جب اللہ چاہتا آپ کو اٹھا تا رات کو' پھر حضور ﷺ مسواک کرتے اور وضو کرتے' وَیُصَلِّیْ تِسْعَ رَکْعَاتٍ لاَ یَجْلِسُ فِیْھَا اِلاَّ فِی الثَّامِنَۃِ فَیَذْکُرُ اللّٰہَ۔ وَ یَحْمَدُہٗ وَیَدْعُوْہُ ثُمَّ یَنْھَضُ وَلاَ یُسَلِّمُ فَیُصَلِّی التَّاسِعَۃَ ثُمَّ یَقْعُدُ فَیَذْکُرُ اللّٰہَ وَیَحْمَدُہٗ وَیَدْعُوْہُ ثُمَّ یُسَلِّمُ تَسْلِیْمًا اور نماز (وتر) پڑھتے نو رکعتیں' نہ بیٹھتے ان میں مگر آٹھویں رکعت میں۔ (یعنی آٹھویں رکعت میں التحیات میں بیٹھتے) پس یاد کرتے اللہ کو۔ اور تعریف کرتے اللہ کی' اور دعا مانگتے۔ (یعنی التحیات پڑھتے کہ التحیات ذکر' حمد' اور دعا پر مشتمل ہے) پھر بغیر سلام پھیرے (التحیات پڑھ کر) کھڑے ہو جاتے' پھر پڑھتے نویں رکعت اور بیٹھ جاتے۔ پس یاد کرتے اللہ کو اور تعریف کرتے اس کی۔ اور دعا مانگتے اس سے (یعنی آخری قعدہ میں معروف دعا پڑھتے) پھر سلام پھیرتے۔ پھر ام المومنین رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:۔ فَلَمَّا اَسَنَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَخَذَ اللَّحْمَ اَوْتَرَ بِسَبْعٍ "پس جب بڑی عمر کو پہنچے رسول اللہ ﷺ اور گوشت پھیل گیا۔ (پھر) آپ وتر سات رکعت پڑھتے تھے۔ (رواہ مسلم) ۵۸۷

---

۵۸۷ صحیح مسلم' ((صلاۃ المسافرین: باب جامع صلاۃ اللیل حدیث ۷۴۶))

ملاحظہ: اس حدیث شریف سے دو باتیں معلوم ہوئیں' ایک یہ کہ حضور ﷺ نے نو وتر بھی پڑھے اور سات بھی۔ اور دوسری یہ بات ثابت ہوئی کہ آپ ہر رکعت کے بعد التحیات میں نہیں بیٹھتے تھے۔ بلکہ آخری شفع میں بیٹھ کر کھڑے ہو جاتے۔ اور پھر آخری طاق رکعت پڑھ کر حسب معمول سلام پھیر دیتے تھے۔

پانچ' تین اور ایک وتر

۵۸۱ ـــــ حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

اَلْوِتْرُ حَقٌّ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ فَمَنْ اَحَبَّ اَنْ یُّوْتِرَ بِخَمْسٍ فَلْیَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ یُّوْتِرَ بِثَلٰثٍ فَلْیَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ یُّوْتِرَ بِوَاحِدَۃٍ فَلْیَفْعَلْ۔ (روا ابو داؤد' والنسائی' وابن ماجہ)

ترجمہ وتر حق (ثابت) ہے ہر مسلمان پر۔ پس جو شخص وتر پانچ رکعت پڑھنا چاہے۔ پس چاہئے کہ پڑھے (پانچ رکعت) اور جو کوئی وتر تین رکعت پڑھنا چاہے۔ پس چاہئے کہ پڑھے (تین رکعت) اور جو کوئی وتر ایک رکعت پڑھنا چاہے۔ پس چاہئے کہ پڑھے (ایک رکعت)۔

اِس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ وتر پانچ بھی ہیں۔ تین بھی ہیں۔ اور

---

۵۸۱ صحیح'

✿ ابو داؤد' ((الصلاۃ: باب کم الوتر؟ حدیث ۱۴۲۲))

سنن نسائی' (((۲۳۸/۳)' قیام اللیل: باب ذکر اختلاف علی الزھری الخ حدیث ۱۷۱۲))

✿ سنن ابن ماجۃ' ((اقامۃ الصلوۃ: باب ماجاء فی الوتر بثلاث الخ حدیث ۱۱۹۰ ◄ اسے حاکم' ذہبی' ابن حبان اور نووی نے صحیح کہا ہے۔))

ایک بھی ہے ملاحظہ - اور یہ بھی ثابت ہوا کہ ہر شخص کو اختیار ہے - کہ وہ اپنے احوال اور اوقات کے پیش نظر چاہے پانچ وتر پڑھے چاہے، تین پڑھے - اور چاہے ایک ہی پڑھ لے -

پانچ یا تین وتر پڑھتے وقت صرف آخری رکعت میں بیٹھیں درمیان میں کوئی تشہد نہیں

۵۸۹ —— وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ ثَلٰثَ عَشَرَةَ رَكْعَةً يُوْتِرُ مِنْ ذٰلِكَ بِخَمْسٍ لاَ يَجْلِسُ فِي شَيْءٍ اِلاَّ فِيْ اٰخِرِهَا (متفق عليه)

ترجمہ "حضرت عائشہؓ روایت کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھتے تھے رات میں تیرہ رکعت (جن میں سے آٹھ رکعت تو تہجد کی ہوتیں اور باقی ان میں پانچ رکعت کے ساتھ وتر پڑھتے تھے، (اور ان پانچ وتروں میں) نہ بیٹھتے کسی رکعت میں (تشہد کے لئے) مگر اس کے آخر میں -" (بخاری، مسلم)

ملاحظہ ایک رکعت وتر والی صحیح روایات آثار السنن وغیرہ میں بھی موجود ہیں - جناب خلیل احمد سہارنپوری (دیوبندی) صاحب لکھتے ہیں کہ:
"وتر کی ایک رکعت احادیث صحاح میں موجود ہے اور عبد اللہ بن عمرؓ اور ابن عباسؓ وغیرہما صحابہؓ اس کے مقر اور مالک شافعی واحمد کا وہ مذہب، پھر اس پر طعن کرنا مولف (یعنی عبد السمیع بریلوی) کا ان سب پر طعن ہے - کہو اب ایمان کا کیا ٹھکانا الخ (براہین قاطعہ ص ۷)

---

۵۸۹ **صحیح مسلم**، ((صلاۃ المسافرین: باب صلاۃ اللیل وعدد رکعات النبی ﷺ الخ حدیث ۱۷۳۷))

Scanned with CamScanner

۵۹۰ ـــــ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُوْحٰى (پ ۲۷) یعنی نہیں بولتا محمد ﷺ اپنی خواہش سے (اس کا بولنا (تو) اللہ کی بھیجی ہوئی وحی (ہی) ہے۔"

۵۹۱ ـــــ سنئے! ابن عمرؓ کی روایت سے حضور ﷺ فرماتے ہیں۔ اَلْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ یعنی وتر ایک رکعت ہے آخر رات کو۔ (صحیح مسلم)

معلوم ہوا کہ وتروں کی پانچوں رکعتوں میں تشہد کے لئے کہیں نہیں بیٹھنا چاہئے یہاں تک کہ پانچوں رکعت پڑھ کر قعدہ میں التحیات' درود' اور دعا پڑھ کر سلام پھیر دینا چاہئے۔ اور اسی طرح اگر آپ تین وتر پڑھنا چاہیں۔ تو بھی تشہد کے لئے بیچ میں کہیں نہ بیٹھیں' بلکہ آخری رکعت میں بیٹھ کر حسب معمول تشہد' درود' اور دعا پڑھ کر سلام پھیر دیں۔ ؎

۵۹۲ ـــــ عن عائشة وقالت كان النبی صلی الله علیه

؎ اگر کوئی ایک وتر پڑھے تو اس پر کسی کو معترض نہیں ہونا چاہئے۔ اور نہ ایک وتر کو نفرت کی نظر سے دیکھنا چاہئے۔ کیونکہ یہ کسی کا گھریلو معاملہ نہیں' اور نہ کسی کی مخصی رائے ہے' بلکہ ایک وتر کی اجازت اس زبان سے نکلی ہے۔ جس کے متعلق اللہ فرماتا ہے۔

---

۵۹۰ **سورة النجم** ((۳'۴))

۵۹۱ **دیکھئے** ((ص نمبر ۵۸۶))

۵۹۲ **صحیح'**

دارمی' ((۳۷۲/۱)) 'الصلوة: باب القراءة فی الوتر ح ۱۵۹۷ میں ابن عباس سے مروی ہے۔

بیہقی' ((۳۷/۳))

اسے حاکم' ذہبی اور ابن حبان نے صحیح کہا ہے۔

وسلم یوتر بثلث لا یقعد الا فی اخرھن حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تین وتر پڑھتے تھے (رواہ الحاکم ابو عبداللہ فی کتابہ المستدرک) پس جو شخص تین وتر پڑھے، اسے دو رکعت کے بعد التحیات میں نہیں بیٹھنا چاہئے۔ بلکہ تیسری رکعت ختم کر کے قعدہ میں بیٹھ کر التحیات، درود اور دعا پر سلام پھیرنا چاہئے۔ کیونکہ حضور ﷺ کے فعل سے ایسا ہی ثابت ہے۔

تین وتروں کی قرأت

۵۹۳ —— حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ پہلی رکعت وتر میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى اور دوسری میں قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور تیسری میں قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ پڑھتے تھے۔ (داری) [۱]

(محمد صادق)

۵۹۴ —— رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔ لَا وِتْرَانِ فِي لَيْلَةٍ ایک رات میں دوبارہ وتر پڑھنا جائز نہیں۔ (بلوغ المرام)

وتروں کے سلام کے بعد

ابی بن کعب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ وتروں سے سلام پھیر کر تین بار یہ پڑھتے۔

---

[۱] اس سے معلوم ہوا کہ رسول اللہؐ تین وتر بھی پڑھتے تھے۔ تو جو لوگ تین وتر پڑھتے ہیں وہ بھی حق پر ہیں۔ اور ایک وتر پڑھنے والے بھی سند رکھتے ہیں، اس لئے ایک اور تین کے موضوع پر بحث و تکرار کرنا فضول ہے۔ اور اس بات پر علماء کا اکھاڑے لگانا فضول تر۔

---

۵۹۳ ضعیف، حاکم ((۱/۳۰۴))

اس کی سند قتادہ کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے لیکن اس کا مفہوم دوسری احادیث سے ثابت ہے دیکھئے صحیح ابن حبان (موارد ۲۴۲۰) مستدرک حاکم (۱/۳۰۴) وغیرہما۔

۵۹۴ صحیح بلوغ المرام، باب صلاۃ التطوع حدیث ۴۰۷))

Scanned with CamScanner

۵۹۵ ــــ سُبْحٰنَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ

(ابوداؤد)

پاک ہے بادشاہ نہایت پاک۔

دعا قنوت

۵۹۶ ــــ ترمذی' ابوداؤد' نسائی' ابن ماجہ اور دارمی میں حضرت حسنؓ بن علیؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے کچھ کلمات سکھائے کہ کہوں میں ان کو قنوت وتر میں (وہ کلمات یعنی دعا قنوت یہ ہے۔ جو آخری رکعت میں بعد رکوع پڑھتے ہیں ۲۲۰

---

۲۲۰ قنوت وتر رکوع سے پہلے پڑھنا راجح ہے جیسا کہ نسائی (۲۳۵/۳ ح ۱۶۹۹) وغیرہ سے ثابت ہے۔ جو لوگ رکوع کے بعد پڑھتے ہیں وہ قنوت نازلہ پر قیاس کرکے ہی پڑھتے ہیں۔ قنوت نازلہ رکوع کے بعد ہی راجح ہے جیسا کہ صحیحین وغیرھما سے ثابت ہے۔ مؤلف کتاب کی ذکر کردہ روایات کا تعلق قنوت نازلہ سے ہی ہے۔

---

۵۹۵ صحیح'

- ابوداؤد' ((الصلاۃ: باب فی الدعاء بعد الوتر حدیث ۱۴۳۰ ◄ اسے ابن حبان اور ابن خزیمہ نے صحیح کہا ہے۔))

- ابوداؤد' ((الصلاۃ: باب فی الدعاء بعد الوتر حدیث ۱۴۳۰ ◄ اسے ابن حبان اور ابن خزیمہ نے صحیح کہا ہے۔))

۵۹۶ صحیح'

- ابوداؤد' ((الصلاۃ: باب القنوت فی الوتر حدیث ۱۴۲۵))
- جامع ترمذی' ((الوتر: ماجاء فی القنوت فی الوتر حدیث ۴۶۴))

۵۹۷ ــــــ ان ابا هريرة كان يحدث ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يدعوا فى الصلوة حين يقول سمع الله لمن حمده ابو ہریرہؓ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہؐ نماز میں جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو (پھر) دعا قنوت پڑھتے تھے (نسائی)۔

۵۹۸ ــــــ عن ابى هريرة قال لما رفع رسول الله صلى الله عليه وسلم راسه

قال ــــــ حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ جب رکوع سے سر اٹھاتے تو دعا قنوت پڑھتے (نسائی)۔

بقیہ (گذشتہ صفحہ سے)

✿ سنن نسائی، ((۳/ ۲۴۸) قیام اللیل: باب الدعاء فی الوتر حدیث ۱۷۴۵))

✿ سنن ابن ماجۃ، ((اقامۃ الوتر: باب ماجاء فی القنوت فی الوتر ح ۱۱۷۸))

✿ دارمی، ((۱/ ۳۷۳) الصلاۃ باب الدعاء فی القنوت حدیث ۱۶۰۱ ➤ اسے ابن خزیمہ اور نووی نے صحیح کہا ہے۔))

۵۹۷ صحیح،

✿ سنن نسائی، ((۲/ ۲۰۱) القنوت فی صلاۃ الصبح حدیث ۱۰۷۴ ➤ اسکی اصل متفق علیہ ہے۔ یہ قنوت نماز فجر میں ہے۔))

۵۹۸ صحیح،

✿ سنن نسائی، ((حوالہ سابق حدیث ۱۰۷۳))

Scanned with CamScanner

۵۹۹ ـــــ اذا قال قنت رسول اللہ ﷺ ابن عباسؓ سے روایت ہے سمع اللہ لمن حمدہ من الرکعۃ الاخرۃ قنوت پڑھی رسول اللہ نے آخر رکعت میں سمع اللہ لمن حمدہ کہہ چکنے کے بعد (ابو داوٗد)۔

۶۰۰ ـــــ امام نوویؒ "شارح مسلم باب استحباب القنوت میں فرماتے ہیں۔"

و محل القنوت بعد رفع الراس فی الرکوع فی الرکعۃ الاخیرۃ "اور قنوت کا محل آخری رکعت میں رکوع سے سر اٹھانے کے بعد ہے (صحیح مسلم) منہ ـــــ

۶۰۲ ـــــ اَللّٰھُمَّ [1] اھْدِنِیْ فِیْمَنْ ھَدَیْتَ وَعافِنِیْ فِیْمَنْ عَافَیْتَ وَ تَوَلَّنِیْ فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ وَبَارِكْ لِیْ فِیْمَا اَعْطَیْتَ وَقِنِیْ

---

[1] ۶۰۱ ـــــ اس دعا قنوت سے متعلق محدث ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں و لا نعرف عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی القنوت شیئا احسن من ھذا۔ نہیں پہچانتے ہم نبی ﷺ سے قنوت میں کوئی دعا، جو اس قنوت سے بہتر ہو۔ (ترمذی)

---

۵۹۹ حسن،

☆ ابوداؤد، ((الصلاۃ: باب القنوت فی الصلوات حدیث ۱۴۴۳ ➤ ابن خزیمہ، حاکم اور ذہبی نے صحیح کہا ہے۔))

۶۰۰ صحیح مسلم، ((مع شرح النووی (۵/۱۷۶) تحت حدیث (۶۷۵)))

۶۰۱ ترمذی، ((الصلوۃ: باب ماجاء فی القنوت الوتر ح ۴۶۴))

۶۰۲ حصن حصین، ((۲۳۹))

شَرَّمَا قَضَيْتَ فَإِنَّكَ تَقْضِىْ وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ إِنَّهٗ لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ وَلَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَ تَعَالَيْتَ نَسْتَغْفِرُكَ وَ نَتُوْبُ إِلَيْكَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ (حصن حصین)

یا الٰہی ہدایت کر مجھ کو ان لوگوں کے زمرہ میں [۲] کہ ہدایت کی تو نے ان کو اور عافیت [۳] میں رکھ مجھ کو' ان لوگوں کی جماعت میں کہ عافیت میں رکھا تو نے ان کو اور کارسازی کر میری ان لوگوں میں کہ کارسازی کی تو نے ان کی اور برکت دے میرے لئے اس چیز میں کہ [۴] دی تو نے' اور بچا مجھ کو اس چیز کی برائی سے کہ مقدر کی تو نے پس تحقیق تو حکم کرتا ہے جو چاہتا ہے' اور تجھ پر کسی کا حکم نہیں چل سکتا۔ تحقیق نہیں ذلیل ہو سکتا وہ شخص جسے تو دوست رکھے اور نہیں عزت پا سکتا وہ شخص جسے تو دشمن رکھے' بابرکت [۵] ہے تو اے رب ہمارے اور بلند ہے تو اور بخشش مانگتے ہیں ہم تجھ سے اور رجوع کرتے ہیں ہم طرف تیری اور درود بھیجے اللہ نبی ﷺ پر۔

---

[۲] مراد انبیاء اولیاء اور صالحین ہیں۔

[۳] دنیا اور آخرت کی آفات اور سختیوں سے۔ (محمد صادق)

[۴] عمر' صحت' بیوی' اولاد' مال' علم' عمل اور ہر قسم کی نعمتوں وغیرہ میں برکت دے۔

[۵] یعنی تیری ذات پاک ہے۔ دین اور دنیا میں خیر اور بھلائی کی کثرت ہی کثرت ہے۔ منہ

Scanned with CamScanner

دوسری دعا قنوت

۶۰۳ — اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُكَ وَ نَسْتَغْفِرُكَ وَ نُثْنِیْ عَلَیْكَ الْخَیْرَ وَلاَ نَكْفُرُكَ نَخْلَعُ وَ نَتْرُكُ مَنْ یَّفْجُرُكَ۔ اَللّٰھُمَّ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّیْ وَ نَسْجُدُ وَ اِلَیْكَ نَسْعٰی وَ نَحْفِدُ وَ نَخْشٰی عَذَابَكَ الْجِدَّ وَ نَرْجُوْا رَحْمَتَكَ اِنَّ عَذَابَكَ الْجِدَّ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ (حصن حصین)

یا الٰہی ہم تجھ سے مدد چاہتے ہیں۔ اور تجھ سے معافی مانگتے ہیں اور تعریف کرتے ہیں تیری بھلائی سے اور نہیں ناشکری کرتے تیری نعمت کی۔ الگ ہوتے ہیں ہم اور چھوڑتے ہیں ہم اس کو جو نافرمانی کرتا ہے تیری۔ یا الٰہی ہم خاص تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔ اور تیرے ہی لئے نماز پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری طرف ہی ہم دوڑتے ہیں اور تیری خدمت میں ہم حاضر ہیں اور ڈرتے ہیں تیرے عذاب حق سے اور امید

---

۶۰۳ حصن حصین، ((۲۴۰) ➤ یہ دعا اختلاف الفاظ کے ساتھ کتب حدیث میں حضرت عمرؓ سے موقوفاً مروی ہے۔ دیکھئے مصنف عبدالرزاق (۱۱۱/۳)، بیہقی (۲۰۱/۲) وغیرھما۔))

رکھتے ہیں ہم تیری رحمت کی بے شک تیرا عذاب حق کافروں کو ملنے والا ہے۔(حصن حصین)

ملاحظہ: دونوں دعاؤں میں سے کوئی ایک پڑھ لیا کریں اور دونوں بھی پڑھ سکتے ہیں۔ پہلی بہترین قنوت ہے۔

حوادث نازلہ کی دعا قنوت

جنگ، مصیبت، اور غلبہ دشمن کے وقت اس دعا قنوت کا پڑھنا بھی حضور ﷺ سے ثابت ہے۔

(۶۰۳) — اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَنَا وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَ الْمُسْلِمَاتِ وَاَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِهِمْ وَانْصُرْهُمْ عَلٰى عَدُوِّكَ وَعَدُوِّهِمْ اَللّٰهُمَّ الْعَنِ الْكَفَرَةَ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِكَ وَيُكَذِّبُوْنَ رُسُلَكَ وَ يُقَاتِلُوْنَ اَوْلِيَاءَكَ اَللّٰهُمَّ

---

(۶۰۳) حصن حصین، ((ص۲۳۹، ۲۴۰)) اسکی تخریج کیلئے حدیث سابق دیکھیں۔))

خَالِفْ بَيْنَ كَلِمَتِهِمْ وَ زَلْزِلْ اَقْدَامَهُمْ وَاَنْزِلْ بِهِمْ بَأْسَكَ الَّذِىْ لَا تَرُدُّهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ -

ترجمہ

یا الٰہی بخش ہم کو اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کو اور مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو اور الفت ڈال ان کے دلوں کے درمیان اور اصلاح کر ان کے درمیان اور مدد دے ان کو اپنے دشمنوں پر اور ان کے دشمنوں پر - یا الٰہی دور کر رحمت سے کافروں کو جو روکتے ہیں تیری راہ سے اور جھٹلاتے ہیں تیرے رسولوں کو اور لڑتے ہیں تیرے دوستوں سے - یا الٰہی پھوٹ ڈال درمیان انکی باتوں کے اور ڈگمگا دے قدم ان کے اور اتار ان پر عذاب اپنا، جو نہیں رد کرتا تو، اس کو کافروں کی قوم سے -

(۱۰۵) — اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِىْ نُحُوْرِهِمْ وَ نَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ (حصن حصین)

یا الٰہی! ہم تجھ کو ان دشمنوں کے مقابلہ میں کرتے ہیں - اور ان کی برائیوں سے تیری پناہ چاہتے ہیں - (ابن سنی)

---

(۱۰۵) ((ابن سنی باب مایقول اذا خاف قوما حدیث ۳۳۳))

نماز تہجد کا بیان

تحریض بر تہجد

۱۰۶ ــــ بلالؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ تہجد ضرور پڑھا کرو۔ فَإِنَّهُ دَأْبُ الصَّالِحِيْنَ قَبْلَكُمْ کیونکہ وہ تم سے پہلے صالحین کی روش ہے۔ وَهُوَ قُرْبَةٌ لَكُمْ إِلٰى رَبِّكُمْ اور تمہارے لئے قرب اللہ کا سبب ہے۔ وَمُكَفِّرَةٌ لِلسَّيِّئَاتِ اور گناہوں کے دور ہونے کا ذریعہ ہے۔ وَمَنْهَاةٌ عَنِ الْاِثْمِ اور (یہ رات کا قیام) گناہوں سے باز رکھنے والا ہے۔ (ترمذی)

میاں بیوی اللہ کے حضور میں

۱۰۷ ــــ ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔ اللہ کی رحمت ہو اس شخص پر، کہ رات کو اٹھا۔ پھر نماز (تہجد) پڑھی، اور اپنی عورت کو جگایا۔ پھر اس نے (بھی) نماز پڑھی۔ پھر اگر عورت (غلبہ نیند کے باعث) نہ جاگی۔ چھینٹے دیئے پانی کے اس کے منہ پر۔ اللہ کی رحمت ہو اس عورت پر۔ کہ رات کو اٹھی، پھر نماز (تہجد) پڑھی۔ اور اپنے خاوند کو جگایا۔ پھر اس نے (بھی) نماز پڑھی۔ پھر اگر خاوند (غلبہ نیند کے باعث) نہ جاگا۔ چھینٹے دیئے پانی کے اس کے منہ پر۔ (ابو داؤد)

---

۱۰۶ ((دیکھئے نمبر ۲۰۴ صحیح ➤ جامع ترمذی، الدعوات: باب فی دعا النبی ﷺ حدیث ۳۵۴۹))

(یہ حضرت بلالؓ سے مروی ہے)

۱۰۷ حسن،

✿ ابو داؤد، ((الصلاۃ: باب قیام اللیل حدیث ۱۳۰۸ ➤ اسے ابن خزیمہ اور ابن حبان نے صحیح کہا ہے۔))

تہجد کا مرتبہ

۶۰۸ ـــــ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے ہیں:- اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ بَعْدَ الْمَفْرُوْضَۃِ صَلٰوۃٌ فِیْ جَوْفِ اللَّیْلِ (رواہ احمد) "فرض نماز کے بعد سب نمازوں سے افضل تہجد کی نماز ہے۔

نبی رحمت کا شوق تہجد

۶۰۹ ـــــ حضرت مغیرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رات کو تہجد میں) اتنا قیام کیا- حتی کہ آپؐ کے پاؤں متورم ہو گئے- آپؐ سے سوال ہوا، یہ (اتنی مشقت) آپؐ کیوں کرتے ہیں؟ حالانکہ آپ مغفور ہیں! آپؐ نے فرمایا:- اَفَلَا اَکُوْنُ عَبْدًا شَکُوْرًا کیا پھر (جبکہ اللہ نے مجھے نبوت کے انعام- مغفرت کی دولت، اور بے شمار نعمتوں کی عطا سے نوازا ہے) میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں- (بخاری، مسلم)

نیند سے جاگتے وقت پڑھیں

۶۱۰ ـــــ حضرت عائشہؓ روایت کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب اٹھتے رات کو (بستر سے تہجد کے لئے) تو (یہ) پڑھتے: اَللّٰہُ اَکْبَرُ دس بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ دس بار- سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ دس بار سُبْحَانَ الْمَلِکِ

---

۶۰۸ **احمد**، (۳۴۲/۲)

✿ **صحیح مسلم**، (الصیام: باب فضل صوم المحرم حدیث ۱۱۶۳)

۶۰۹ **صحیح بخاری**، (التہجد: باب قیام النبی ﷺ اللیل حدیث ۱۱۳۰)

✿ **صحیح مسلم**، (صفات المنافقین: باب اکثار الاعمال حدیث ۲۸۱۹)

۶۱۰ **حسن**، (ابو داود، الادب: باب ما یقول اذا اصبح ح ۵۰۷۵)

الْقُدُّوسِ دس بار اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ دس بار لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دس بار اور پھر اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ ضِیْقِ الدُّنْیَا وَ ضِیْقِ یَوْمِ الْقِیَامَۃِ دس بار۔ پھر (وضو وغیرہ کرکے) تہجد شروع کرتے۔

(ابوداؤد)

تہجد کی نماز کا طریقہ

تیرہ رکعت پانچ وتر کے ساتھ

رسول اللہ ﷺ کی تہجد کی نماز میں ہمیشہ وتر بھی شامل ہوتے تھے' زیادہ سے زیادہ آپ ﷺ نے تہجد کی تیرہ رکعتیں پڑھی ہیں۔ جن میں پانچ وتر ہوتے تھے اور آٹھ رکعت تہجد۔ چنانچہ صحیح مسلم میں ہے:۔

۱۱۱ —— وَكَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ ثَلٰثَ عَشَرَةَ رَكْعَةً يُوْتِرُ مِنْ ذٰلِكَ بِخَمْسٍ لَا يَجْلِسُ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا فِيْ اٰخِرِهِنَّ۔

ترجمہ "یعنی رسول اللہ ﷺ رات کو نماز (تہجد) پڑھتے تھے (کبھی) تیرہ رکعت۔ ان (تیرہ رکعت) میں سے پانچ رکعت کو وتر کرتے تھے۔ اور نہیں بیٹھتے تھے (وتروں کی) کسی رکعت میں سوائے ان کی آخری رکعت کے۔"

ملاحظہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کبھی حضور ﷺ آٹھ رکعت تہجد پانچ وتروں کے ساتھ پڑھتے تھے۔ پس اگر آپ تہجد کی نماز تیرہ رکعت پڑھنی

لہ یا الٰہی میں تیرے ساتھ پناہ مانگتا ہوں دنیا کی تنگی (سختیوں اور مصیبتوں) سے اور قیامت کے دن کی تنگی (سختیوں اور مصیبتوں) سے۔

---

۱۱۱ ((دیکھئے نمبر ۵۸۹))

چاہیں تو اس طرح پڑھیں کہ آٹھ رکعت دو دو رکعت پر سلام پھیر کر ختم کریں۔ پھر پانچ رکعت وتر پڑھیں۔ اور ان میں تشہد پڑھنے کے لئے بیچ میں کہیں نہ بیٹھیں۔ بلکہ آخری یعنی پانچویں رکعت میں ہی بیٹھ کر التحیات' درود' اور دعا پڑھ کر سلام پھیرلیں' اس طرح آپ کی تہجد آٹھ رکعت' اور وتر پانچ رکعت ہوئے۔ یہ تہجد کی زیادہ سے زیادہ رکعات ہیں۔ اگر حالات اور وقت اجازت دیں تو رکوع و سجود' اور قومہ' جلسہ کی کامل طمانیت کے ساتھ' تہجد تیرہ رکعت پڑھ لیا کریں۔

تہجد گیارہ رکعت ایک وتر کے ساتھ بخاری' مسلم میں ہے:۔

۶۱۲ — كَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ اِحْدٰى عَشَرَةَ رَكْعَةً يُوْتِرُ بِوَاحِدَةٍ

ترجمہ "یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کبھی) رات کو نماز (تہجد) گیارہ رکعت پڑھتے تھے۔ وتر کرتے تھے ساتھ ایک رکعت کے۔"

ملاحظہ: اگر آپ تہجد گیارہ رکعت پڑھنا چاہیں۔ تو دس رکعتیں دو' دو رکعت پر سلام پھیر کر پوری کریں۔ اور بعد ازاں ایک وتر پڑھ لیں۔

نو اور سات رکعت تہجد ۶۱۳ — آپ اوپر پڑھ چکے ہیں کہ رسول اللہؐ نے تہجد کی نماز میں تیرہ رکعت بھی پڑھی ہیں۔ اور گیارہ بھی اور صحیح مُسلم میں نو رکعت تہجد کی تعداد بھی آئی ہے۔ جس میں تین وتر شامل ہیں۔ حدیث کے الفاظ یہ ہیں:۔ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ اَطَالَ

---

۶۱۲ **صحیح مسلم**' ((صلاۃ المسافرین: باب صلاۃ اللیل وعدد رکعات النبی ﷺ حدیث ۷۳۶))

۶۱۳ **صحیح مسلم**' ((صلاۃ المسافرین: باب الدعاء فی صلاۃ اللیل وقیامہ حدیث ۷۶۳))

Scanned with CamScanner

فِیْهِمَا الْقِیَامَ وَالرُّکُوْعَ وَالسُّجُوْدَ. حضور ﷺ نے دو رکعتیں لمبے قیام، رکوع، اور سجدے کے ساتھ پڑھیں۔ فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ سِتَّ رَكْعَاتٍ. پھر آپؐ نے کیا یہ (دو رکعت پڑھنا) تین بار چھ رکعتوں میں۔ یعنی چھ رکعات (تہجد کی) پڑھیں۔ ثُمَّ اَوْتَرَ بِثَلٰثٍ. پھر تین رکعت وتر پڑھے۔

(۴۱۶) —— تہجد کی یہ چھ رکعات نبی رحمت ﷺ نے پڑھ کر امت کے لئے آسانی پیدا کر دی۔ کہ اگر کسی کو اٹھنے میں دیر لگ جائے۔ وقت تھوڑا ہو یا اور کوئی کام پڑ جائے۔ تو صرف چھ رکعات تہجد اور تین وتر پڑھ لینے سے بھی سنت پاک پر عمل ہو جائے گا۔ رسول اللہؐ ہمارے لئے رحمت بن کر آئے تھے اور آسانیاں لائے تھے۔ چنانچہ آپؐ نے سات رکعت تہجد مع وتر بھی پڑھی ہے۔ حضرت مسروقؓ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے رسول اللہؐ کی رات کی نماز سے متعلق پوچھا۔ فَقَالَتْ سَبْعٌ وَ تِسْعٌ وَاِحْدٰی عَشْرَةَ رَكْعَةً. (بخاری) تو جنابہ صدیقہؓ نے فرمایا:۔ کبھی سات رکعتیں۔ کبھی نو۔ اور کبھی گیارہ رکعتیں (مع وتر پڑھتے)۔'

سات رکعت تہجد میں اگر وتر ایک رکعت پڑھیں۔ تو تہجد چھ رکعت ہوئی۔ اور اگر وتر تین پڑھیں۔ تو نماز تہجد چار رکعت ہوئی۔ معلوم ہوا اگر آپ رات کو چار رکعت تہجد، اور تین وتر پڑھ لیں۔ یا چھ رکعت تہجد اور ایک وتر کر لیں۔ تو بھی آپ کا دامن عمل دولت سنت سے بھر جائے گا۔

رسول اللہ ﷺ کی نماز شب کا غالب معمول

آپ اوپر پڑھ چکے ہیں کہ رسول اللہؐ تہجد کی نماز کبھی تیرہ، کبھی گیارہ، کبھی نو، اور کبھی سات رکعات وتروں سمیت پڑھا کرتے تھے۔ صحیح بخاری میں حضرت عائشہ صدیقہؓ حضور انور

---

(۴۱۶) صحیح بخاری، ((التہجد: باب کیف صلاۃ النبی ﷺ الخ حدیث ۱۱۳۹ ➤ لیکن اس میں " رکعۃ " کا لفظ نہیں ہے۔))

Scanned with CamScanner

ﷺ کی رات کی نماز کا غالب معمول بیان فرماتی ہیں:-

۶۱۵ ___ قَالَتْ مَا كَانَ يَزِيْدُ فِيْ رَمَضَانَ وَلَا فِيْ غَيْرِهٖ عَلٰى اِحْدٰى عَشَرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّيْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ ثَلَاثًا- (صحیح بخاری باب صلوۃ اللیل و کتاب الصوم' کتاب التراویح' باب من قام رمضان)

آپ فرماتی ہیں کہ رمضان ہوتا یا نہ ہوتا' رسول اللہ ﷺ (رات کی نماز علی العموم) گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے-(پہلے) آپ چار رکعت پڑھتے-ان کی خوبی' اور درازی تو تم دریافت ہی نہ کرو- پھر آپ چار رکعت پڑھتے- پس ان کی خوبی' اور درازی (بھی) کچھ نہ پوچھو- پھر (اخیر میں) آپ تین رکعت (وتر) پڑھتے-

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کی رات کی نماز کا غالب معمول یہ تھا- کہ آپ آٹھ رکعت تہجد' چار چار رکعت کی نیت سے دو سلام میں پڑھتے تھے' اور پھر تین وتر- اس لئے بہتر ہے کہ ہم بھی اپنی رات کی نماز کا معمول گیارہ رکعت بنالیں' آٹھ تہجد اور تین وتر-

فہمائش: ۶۱۶ ___ اگر آپ وتر عشاء کی نماز کے ساتھ پڑھ لیں- تو پھر نماز تہجد میں وتر ہرگز نہ پڑھیں- کیونکہ حضور ﷺ نے

---

۶۱۵ صحیح بخاری' ((کتاب الصوم' صلاۃ التراویح: باب فضل من قام رمضان ح۲۰۱۳))

✿ صحیح مسلم' ((صلاۃ المسافرین: باب صلاۃ اللیل و عدد رکعات النبی ﷺ حدیث۷۳۶))

۶۱۶ ((دیکھئے نمبر۵۹۴))

فرمایا ہے:- لَا وِتْرَانِ فِیْ لَیْلَةٍ (ابوداؤد) ایک رات میں دو مرتبہ وتر پڑھنے ناجائز ہیں- اس لئے اپنے اوقات اور احوال کے پیش نظر صرف تہجد کی رکعات ہی بلا وتر پڑھا کریں-

رسول اللہ ﷺ کی تہجد کی کیفیت

ناظرین! نمازوں میں آپ تکبیر تحریمہ کہہ کر دعائے افتتاح سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ (یا) اَللّٰھُمَّ بَاعِدْ بَیْنِیْ[1] پڑھتے ہیں- تہجد میں بھی آپ یہ دعائیں بخوبی پڑھ سکتے ہیں- اور آپ کی روزانہ نمازوں کی قرأت وغیرہ تہجد کے لئے کافی ہے- لیکن رسول اللہؐ کی نماز تہجد کا حسن اور طول بیان نہیں ہو سکتا- حضرت ابوذرؓ کہتے ہیں:- رسول اللہؐ نے تہجد میں (اتنا) قیام کیا کہ اس ایک آیت اِنْ تُعَذِّبْھُمْ فَاِنَّھُمْ عِبَادُکَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَھُمْ فَاِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ○ (پ ۷: ع ۶) کو (عجز و الحاح سے بار بار) پڑھتے صبح کر دی- (نسائی)[2]

نوٹ: قیامت کو حضرت عیسیٰؑ یہ آیت اپنی امت کے حق میں اللہ کی جناب میں عرض کریں گے- اور رسول اللہ ﷺ نے تہجد میں اس آیت کو اپنی امت کے حسب حال پڑھتے پڑھتے صبح کر دی- صلی اللہ علیہ وسلم الف الف صلوۃ-

---

[1] یہ دعا سند کے لحاظ سے سبحنک اللھم سے قوی ہے-

[2] اگر عذاب کرے تو ان کو پس تحقیق وہ بندے تیرے ہیں اور اگر تو ان کو بخش دے پس تحقیق تو غالب حکمت والا ہے-

---

[1] حسن

[2] نسائی (۲/۱۷۷): الافتتاح: باب تردید الآیۃ ح ۱۰۱۰
اسے حاکم اور ذہبی نے صحیح کہا ہے-

۶۱۸ ___ حضرت حذیفہؓ نے حضور ﷺ کو تہجد پڑھتے دیکھا۔ وہ کہتے ہیں دعائے افتتاح کے بعد آپؐ نے سورہ بقرہ پڑھی۔ پھر رکوع کیا۔ فَكَانَ رُكُوْعُهٗ نَحْوًا مِّنْ قِيَامِهٖ آپ کا رکوع آپ کے قیام کی مانند تھا۔ (یعنی قیام کی طرح رکوع بھی کافی دراز کیا۔) ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ پھر آپؐ نے رکوع سے سر اٹھایا۔ فَكَانَ قِيَامُهٗ نَحْوًا مِّنْ رُكُوْعِهٖ آپؐ کا قومہ آپؐ کے رکوع کی مانند تھا۔ (یعنی رکوع کی طرح قومہ بھی کافی دراز کیا) فَكَانَ سُجُوْدُهٗ نَحْوًا مِّنْ قِيَامِهٖ آپؐ کا سجدہ آپؐ کے قومہ کی مانند تھا۔ (یعنی قومہ کی طرح سجدہ بھی کافی دراز کیا)۔ وَكَانَ يَقْعُدُ فِيْمَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ نَحْوًا مِّنْ سُجُوْدِهٖ آپؐ دونوں سجدوں کے درمیان (جلسہ میں) اپنے سجدے کی مانند بیٹھتے تھے۔ (یعنی سجدے کی طرح جلسہ میں بھی دیر لگائی۔ اور خوب اطمینان کیا) پس حضور ﷺ نے چار رکعتوں میں سورہ بقرہ۔ سورہ آل عمران۔ سورہ نساء اور مائدہ پڑھیں۔

(رواہ ابوداؤد)

۶۱۹ ___ سبحان اللہ! یہ تھی تہجد نبی رحمت ﷺ کی۔ صرف چار رکعات میں سوا سات پارے پڑھے، پھر رکوع اور قومے، سجدے اور جلسے کی درازی اور ان میں تسبیحات اور دعاؤں کو کثرت سے پڑھنا آپؐ پر ختم تھا۔ جبھی تو جنابہ صدیقہؓ نے حضور انور ﷺ کی تہجد کی نماز سے متعلق پوچھنے والے کو فرمایا تھا! لَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ رسول اللہ ﷺ کی تہجد کی چار رکعتوں کے حسن و طول کا کچھ حال نہ پوچھ (مجھ سے بیان نہیں ہو سکتا)

---

۶۱۸ صحیح،

✿ ابوداؤد، ((الصلاۃ: باب مایقال الرجل فی رکوعہ وسجودہ ح ۸۷۴

➤ نیز دیکھئے نمبر ۴۴۲، ۴۴۳))

۶۱۹ ((دیکھئے نمبر ۶۱۵))

قارئین کرام! ہمیں بھی چاہئے کہ نماز تہجد میں ہم قیام کو جتنا بھی دراز کر سکیں، کریں۔ رکوع و سجود، اور قومے اور جلسے میں جتنی زیادہ تسبیحات اور دعائیں پڑھ سکیں، پڑھیں۔ تہجد کے قیام میں پڑھنے کے لئے اگر قرآن زیادہ یاد نہ ہو۔ تو سورۂ اِخلاص کی کثرت سے ہی قیام کی درازی پوری کرلیا کریں۔ اگر امت کی مغفرت کے خیال سے نبی اکرم ﷺ نے ایک ہی آیت کو تہجد میں بار بار پڑھتے ہوئے صبح کردی۔ تو آپ سورہ اخلاص کو ہی نہایت اخلاص سے دس، بیس، پچاس، یا سو بار حسب طاقت ہر ہر رکعت میں پڑھ کر اپنے اللہ کو راضی کریں۔

تہجد کی دعائے افتتاح

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ قَالَ ــــ

حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ رات کو تہجد پڑھنے کھڑے ہوتے تو (تکبیر تحریمہ کے بعد یہ) پڑھتے:۔

٦٢٥ ــــ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَيِّمُ [1] السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ

---

[1] یعنی تیری ہی حفاظت اور تدبیر سے آسمانوں اور زمین کا نظام قائم ہے، اگر تیرا فیض منقطع ہو تو چشم زدن میں فلک الافلاک سے تحت الثریٰ تک سب کچھ برباد ہو جائے۔ منہ

---

٦٢٥ **مشکاۃ** ((الصلاۃ: باب مایقول اذا قام من اللیل، واللفظ له))

✿ **صحیح بخاری،** ((التہجد: باب التہجد باللیل حدیث ١١٢٠))

✿ **صحیح مسلم،** ((صلاۃ المسافرین: باب الدعاء فی صلاۃ اللیل وقیامہ حدیث ٧٦٩))

اَلْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ مَلِكُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ
الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَ وَعْدُكَ الْحَقُّ
وَلِقَاءُكَ حَقٌّ وَّ قَوْلُكَ حَقٌّ وَّالْجَنَّةُ حَقٌّ
وَّالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ وَّ مُحَمَّدٌ حَقٌّ
وَّ السَّاعَةُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ
وَبِكَ اٰمَنْتُ وَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَ اِلَيْكَ
اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَ اِلَيْكَ حَاكَمْتُ
فَاغْفِرْلِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا
اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ
بِهٖ مِنِّيْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَ اَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَآ
اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَ لَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ - (بخاری،
مسلم)

یا الٰہی تیرے ہی لئے ہے سب تعریف، تو ہی قائم رکھنے والا ہے آسمانوں اور زمین کا- اور جو ان میں ہیں، اور تیرے ہی لئے ہے سب تعریف اور تو ہی روشن کرنے والا ہے آسمانوں اور زمین کا، اور جو ان میں ہیں، اور تیرے ہی لئے ہے سب تعریف، تو ہی ہے بادشاہ آسمانوں اور زمین کا اور جو ان میں ہیں- اور تیرے ہی لئے ہے سب تعریف، تو ہی ہے ثابت (کبھی معدوم نہ ہوگا)، اور وعدہ تیرا (دنیا اور آخرت کے متعلق حق ہے اور ملاقات تیری (آخرت میں) حق ہے- اور کلام تیرا حق ہے اور بہشت حق ہے اور دوزخ حق ہے اور سب نبی (تیرے فرستادہ) حق ہیں- اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) حق ہیں اور قیامت حق ہے- یا الٰہی تیرے واسطے میں تابعدار ہوا- اور تیرے ساتھ میں ایمان لایا اور تجھ پر میں نے بھروسہ کیا اور تیری طرف میں نے رجوع کیا اور تیری مدد سے جھگڑتا ہوں میں- (دشمنوں سے) اور تیری طرف فریادی ہوں میں پس بخش میرے لئے وہ گناہ کہ آگے کئے میں نے اور وہ گناہ کہ پہلے ہوئے مجھ سے اور جو پوشیدہ کئے میں نے اور ظاہر کئے میں نے اور وہ گناہ کہ تو ان کو مجھ سے زیادہ جانتا ہے تو ہی ہے آگے کرنے والا اور پیچھے ڈالنے والا معبود صرف تو ہی ہے اور نہیں کوئی معبود سوائے تیرے-

ملاحظہ: تہجد کی نماز میں اگر ہم سُبْحٰنَکَ اَللّٰهُمَّ اور اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ دونوں دعائیں پڑھ کر رسول پاک ﷺ کی زبان پاک سے نکلی ہوئی دعائے مذکور بھی پڑھ لیا کریں- تو اللہ تعالیٰ کی خوشی اور رضامندی کے دریا میں رحمت کی موجیں اٹھنے لگیں گی- دیوان عمل کے سیاہ نامے دھل جائیں گے اور تہجد کا نالہ شب گیر عرش رسا ہو جائے گا-

نماز تراویح کا بیان

نماز تراویح اور تہجد (رات کی نماز) دراصل ایک ہی چیز کے دو نام ہیں عه۔ رات کی نماز غیر رمضان میں جب سو کر اٹھنے کے بعد پڑھی جائے تو تہجد کہلاتی ہے۔ اور اگر رمضان میں سونے سے قبل عشاء کے ساتھ پڑھ لی جائے تو اس کو تراویح کہتے ہیں۔ رمضان شریف میں روزہ کے سبب چونکہ طبائع ضعیف اور مضمحل سی ہو جاتی ہیں۔ اور افطاری اور سیری کے بعد سونے اور پھر آدھی رات گئے بیدار ہو کر تہجد کے لئے طویل قیام کرنا بہت مشکل ہے۔ اس لئے نبی رحمت ﷺ نے رات کی نماز (تہجد) کو رمضان شریف میں عشاء کے ساتھ ہی پڑھ کر لوگوں کے لئے سہولت اور آسانی پیدا کر دی۔ تاکہ وہ تراویح کے بعد پوری طرح آرام کی نیند سوئیں۔ اور پھر صبح صادق سے کچھ پہلے اٹھ کر سحری کھا کر روزے کے لئے تازہ دم ہو جائیں۔

عه جناب انور شاہ کاشمیری دیوبندی صاحب اعلان فرماتے ہیں کہ تراویح اور تہجد ایک ہی نماز ہے دیکھیے فیض الباری ج ۲ ص ۴۲۰

نیز فرماتے ہیں کہ اس بات کے تسلیم کرنے سے کوئی چھٹکارا نہیں ہے کہ آپ ﷺ کی تراویح آٹھ رکعات تھی اور کسی ایک روایت میں بھی یہ ثابت نہیں ہوا کہ آپ نے رمضان میں تراویح اور تہجد علیحدہ علیحدہ پڑھے ہوں۔ بلکہ آپ تراویح لمبی (رکعات کے ساتھ) پڑھتے تھے۔ آپ ؐ کے دور میں تراویح اور تہجد میں کوئی فرق نہیں تھا۔ الخ (العرف الشذی ص ۱۶۶ ج ۱)

مزید فرماتے ہیں کہ "نبی ﷺ سے آٹھ رکعتیں صحیح ثابت ہیں۔ بیس رکعات والی جو حدیث آپ ؐ سے مروی ہے۔ وہ ضعیف ہے اور اس کے ضعیف ہونے پر اتفاق ہے (ایضاً ص ۱۶۶)

کسی محدث سے یہ ثابت نہیں ہے کہ تراویح اور تہجد علیحدہ نمازیں ہیں۔ بلکہ بخاری، بیہقی وغیرہما کا حدیث عائشہ کو کتاب الصوم، کتاب التراویح و باب تراویح میں ذکر کرنا اس کی زبردست دلیل ہے کہ ان کے نزدیک یہ ایک ہی نماز ہے۔ جس طرح دریائے سندھ کو دریائے اٹک، اباسین اور سین بھی کہتے ہیں۔ تفصیل کے لئے راقم الحروف کی کتاب "تعداد رکعات قیام رمضان کا تحقیقی جائزہ" کا مطالعہ کریں۔

رسول اللہ ﷺ نے تین رات تراویح پڑھائی

(۱۳۱) ___ حضرت ابوذرؓ کہتے ہیں۔ کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روزے رکھے۔ پس (شروع میں) آپؐ نے ہمارے ساتھ مہینے میں سے کچھ بھی قیام نہ کیا۔ حَتّٰى بَقِيَ سَبْعٌ فَقَامَ بِنَا. یہاں تک کہ تیئسویں رات کو حضور ﷺ نے ہمیں نماز تراویح پڑھائی۔ فَلَمَّا كَانَتِ السَّادِسَةُ لَمْ يَقُمْ بِنَا فَلَمَّا كَانَتِ الْخَامِسَةُ قَامَ بِنَا پھر آپ نے چوبیسویں رات چھوڑ کر پچیسوں رات کو ہمیں تراویح پڑھائی۔ فَلَمَّا كَانَتِ الرَّابِعَةُ لَمْ يَقُمْ بِنَا فَلَمَّا كَانَتِ الثَّالِثَةُ جَمَعَ اَهْلَهٗ وَنِسَاءَهٗ وَالنَّاسَ فَقَامَ بِنَا پھر آپ نے چھبیسویں رات چھوڑ کر ستائیسویں شب کو اپنے گھر کے آدمیوں کو' اپنی عورتوں کو' اور سب لوگوں کو جمع کر کے ہمیں نماز تراویح پڑھائی۔ (ابوداؤد' ترمذی' نسائی)

(۱۳۲) ___ حضرت زیدؓ بن ثابت کہتے ہیں:۔ فَقَالَ مَا زَالَ بِكُمُ الَّذِىْ رَأَيْتُ

---

(۱۳۱) **صحیح'**

✿ **ابوداؤد'** ((الصلاۃ: باب فی قیام شہر رمضان حدیث ۱۳۷۵))

✿ **جامع ترمذی'** ((الصوم: باب ماجاء فی قیام شہر رمضان حدیث ۸۰۶))

✿ **سنن نسائی'** (((۳/۸۳)' السھو: باب ثواب من صلی مع الامام الخ حدیث ۱۳۶۴ ➤ اسے ترمذی' ابن خزیمہ اور ابن حبان نے صحیح کہا ہے۔))

(۱۳۲) **صحیح بخاری'** ((الاذان: والاعتصام بالکتاب والسنۃ: باب مایکرہ من کثرۃ السؤال الخ حدیث ۷۲۹۰))

✿ **صحیح مسلم'** ((صلاۃ المسافرین: باب استحباب صلاۃ النافلۃ فی بیتہ الخ حدیث ۷۸۱))

Scanned with CamScanner

مِنْ صَنِيْعِكُمْ حَتّٰى خَشِيْتُ اَنْ يُّكْتَبَ عَلَيْكُمْ ولو كتب عَلَيْكُمْ مَا قُمْتُمْ بِهٖ فَصَلُّوْا اَيُّهَا النَّاسُ فِيْ بُيُوْتِكُمْ (حضور ﷺ نے تین رات تراویح پڑھانے کے بعد) فرمایا:- میں نے دیکھا کہ تمہارا معمول (تراویح) برابر قائم ہے- تو مجھے ڈر ہوا کہ عنقریب تم پر فرض کردیا جائے گا (اس لئے باہر تراویح پڑھانے نہ نکلا) پس تم اپنے گھروں میں نماز (تراویح) پڑھو- (مسلم، بخاری)

ناظرین! آپ کو معلوم ہوگیا کہ رسول اللہ ﷺ نے صرف تین رات تراویح پڑھائی- اور پھر اس خیال سے کہ کہیں یہ نماز باجماعت ادا کرنے پر فرض نہ ہو جائے- اور پھر امت اس کے ترک پر بہت گناہ گار ہوگی- حضور ﷺ نے اسے جماعت سے پڑھانا ترک کردیا- اور لوگوں کو گھروں میں پڑھ لینے کا حکم دیا-

حضور ﷺ نے رمضان میں تہجد نہیں پڑھی

رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو تراویح کی نماز مع وتر پڑھائی- اور اس کے بعد آپ ؐ نے تہجد ہرگز نہیں پڑھی اور نہ ہی وتر پڑھے ہیں- معلوم ہوا کہ آپ کا قیام لیل (تہجد) رمضان میں قیام رمضان (تراویح) سے بدل گیا- یعنی حضور ﷺ جو تہجد اور وتر غیر رمضان میں نیند سے اٹھ کر پڑھتے تھے- رمضان میں وہی تہجد اور وتر تراویح کے نام سے نیند سے قبل، بعد عشاء پڑھ لیتے تھے- متون حدیث وفقہ اور ان کی صدہا شروح میں یہ بات کہیں ثابت نہیں کہ حضور ﷺ نے تراویح اور وتر پڑھا کر پھر اسی رات دوبارہ وتر پڑھے ہوں، اور ایک رات میں دوبارہ وتر پڑھنے منع ہیں-

۱۲۳ ــــ خود حضور ﷺ فرماتے ہیں:- لَا وِتْرَانِ فِيْ لَيْلَةٍ (ابوداود) ایک رات میں دوبار وتر ناجائز ہیں کیونکہ دوبار پڑھنے سے وتر (طاق) شفع (جفت) بن کر باطل ہو جاتے ہیں-

---

۱۲۳ ((دیکھئے نمبر ۵۹۴))

پس ثابت ہوا کہ حضور ﷺ رات میں وتر ایک ہی بار پڑھتے تھے۔ جب آپ نے تراویح اور وتر پڑھا دیئے۔ تو یقیناً حضور ﷺ نے نہ ہی وتر اس رات دوبارہ پڑھے اور نہ ہی تہجد۔ پس تہجد مع وتر رمضان میں نماز تراویح بن گئی' یاد رہے کہ تراویح کا اصل نام قیام رمضان ہے۔

نماز تراویح گیارہ رکعت ہیں

۶۳۴ —— تہجد کے بیان میں آپ حضرت عائشہؓ کی روایت پڑھ چکے ہیں' صدیقہ کبریٰ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:۔ مَا کَانَ یَزِیدُ فِیْ رَمَضَانَ وَلاَ فِیْ غَیْرِہٖ عَلٰی اِحْدٰی عَشَرَۃَ رَکْعَۃً یعنی رمضان اور غیر رمضان میں رسول اللہؐ (رات کی نماز علی العموم) گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں کرتے تھے' اس حدیث کی صحت کا آفتاب ہمیشہ نصف النہار پر رہا ہے۔ یہ حدیث نہایت درجہ صحیح اور غیر مجروح ہے' تو اس حدیث کی رو سے معلوم ہوا کہ حضور ﷺ کی رات کی نماز رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعت (جن میں تین وتر بھی ہیں) رہی ہے۔ پس ثابت ہوا کہ آپؐ غیر رمضان میں تہجد گیارہ رکعت پڑھتے تھے' اور حضور ﷺ نے وہی گیارہ رکعت تہجد' تراویح کے نام سے رمضان میں پڑھائی۔

رسول اللہ ﷺ نے تراویح گیارہ رکعت پڑھائی

۶۳۵ —— وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ صَلّٰی بِنَا

---

۶۳۴ ' ((دیکھئے ۶۱۵))

۶۳۵ حسن'

✿ صحیح ابن خزیمۃ' ((۱۳۸/۲))

✿ صحیح ابن حبان' (موارد ۹۲۰) ➤ عیسیٰ بن جاریہ کی توثیق کے لئے دیکھئے راقم الحروف کی کتاب "تعداد رکعات قیام رمضان کا جائزہ"))

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ رَمَضَانَ ثَمَانَ رَکْعَاتٍ ثُمَّ اَوْتَرَ۔ (رواہ ابن خزیمہ و ابن حبان فی صحیحھا)

ترجمہ حضرت جابر بن عبداللہؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو رمضان میں آٹھ رکعت (تراویح) پڑھائیں پھر وتر پڑھے۔

ملاحظہ: اس غیر مجروح حدیث سے ثابت ہوا کہ رسول اللہ ﷺ نے جو تین رات نماز پڑھائی تھی، وہ گیارہ رکعت ہی تھیں۔ جن میں تین وتر بھی شامل تھے۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا والی حدیث کہ ایک شخص نے آپؓ سے پوچھا کہ رسول اللہؐ رمضان میں کتنی نماز (تراویح) پڑھتے تھے؟ تو حضرت عائشہؓ نے جواب دیا کہ حضور ﷺ رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں کرتے تھے، بالکل صحیح ثابت ہوئی۔

(۱۲۶) ـــــ یہ تو آپ اوپر پڑھ چکے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تین شب تراویح پڑھا کر پھر لوگوں سے فرمایا:- کہ تم اپنے گھروں میں پڑھا کرو۔ گھروں وغیرہ میں فرداً فرداً پڑھنے کے متعلق حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد بھی یہی طریقہ جاری رہا۔ حضرت ابو بکرؓ کی خلافت اور حضرت عمرؓ کے

---

(۱۲۶) صحیح

✿ ابو داؤد ((الصلاۃ: باب فی قیام شھر رمضان حدیث ۱۳۷۱))

✿ صحیح بخاری ((صلاۃ التراویح : باب فضل من قام رمضان حدیث ۲۰۰۹))

✿ صحیح مسلم ((صلاۃ المسافرین : باب فی قیام رمضان وھو التراویح ح ۷۵۹))

Scanned with CamScanner

ابتدائی دور میں بھی اسی پر عمل ہوتا رہا- پھر حضرت عمرؓ نے تراویح کی نماز جماعت سے پڑھنے کا طریقہ مقرر فرمایا-(ابوداؤد)

حضرت عمرؓ نے گیارہ رکعت تراویح کا حکم دیا

۶۲۰ ــــ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ اَنَّهٗ قَالَ اَمَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ وَ تَمِيْمَ الدَّارِيَّ اَنْ يَقُوْمَا لِلنَّاسِ بِاِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً-

ترجمہ سائب بن یزید سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے ابی بن کعبؓ اور تمیم داریؓ کو حکم دیا کہ لوگوں کو گیارہ رکعت تراویح پڑھائیں-"

(موطا امام مالک' باب قیام رمضان)

اس حدیث کی سند صحیح ہے- کسی نے اس پر (قابل اعتماد) جرح نہیں کی- ثابت ہوا کہ حضرت عمرؓ نے مدینے کے قاریوں کو نماز تراویح گیارہ رکعت (جن میں تین وتر ہیں) پڑھانے کا حکم دیا- اور خود بھی گیارہ ہی پڑھتے تھے- رسول اللہؐ کے زمانے سے لوگ تراویح گھروں میں پڑھتے آئے تھے- پھر جب امیرالمومنین رضی اللہ عنہ نے تراویح باجماعت پڑھنے کا طریقہ جاری فرمایا- انہوں نے گیارہ ہی کا حکم دیا- پس تراویح کا آٹھ رکعت کا عدد ہی رسول اللہ ﷺ کی سنت ثابتہ ہے- اور جو شخص تراویح آٹھ رکعت سے زائد پڑھتا ہے- اس کی زائد رکعات مستحب اور نفل ہوں گی- سنت صرف آٹھ رکعت ہی ہے- خوب سمجھ لو-

---

۶۲۰ صحیح'
✿ مالک' ((الصلاۃ فی رمضان: باب ماجاء فی قیام رمضان ۱/ ۱۱۵ ➤ ضیاء المقدسی نے اسے صحیح کہا ہے-))

رسول اللہ ﷺ کے سامنے آٹھ تراویح

۱۲۸ ـــــ وعن جابر جاء ابی بن کعب فی رمضان فقال یارسول الله کان منی اللیلة شی ء قال وما ذاک یا ابی قال نسوة داری قلن انا لا نقرأ القران فنصلی خلفک بصلوتک فصلیتۭ بهن ثمان رکعات والوتر فسکت عنه وکان شبه الرضا۔ (کتاب قیام اللیل امام مروزی)

ترجمہ حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رمضان میں حضرت ابی بن کعبؓ نے رسول ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا' حضورؐ! رات کو ایک بات ہو گئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا:۔ وہ کیا؟ اے ابی! انہوں نے کہا' حضور! میرے گھر کی عورتیں کہنے لگیں۔ ہم قرآن نہیں پڑھتیں۔ اس لئے ہم تمہارے پیچھے نماز (تراویح) پڑھیں گی (اور قرآن سنیں گی) تو میں نے انہیں آٹھ رکعت تراویح اور وتر پڑھا دیئے۔ پس آپ نے یہ سن کر سکوت فرمایا۔ گویا (سکوت سے) اس بات کو پسند کیا۔

امام الاحناف شیخ ابن ہمام نے آٹھ تراویح کو سنت فرمایا

امام ابن ہمام حنفیوں میں ایک اجل عالم ہوئے ہیں' ایسے عالموں پر اللہ کی بے شمار رحمتیں ہوں۔ کہ وہ جماعتی تعصب اور دھڑے بندی سے ہمیشہ دور رہے ہیں۔ اور حق بیانی ان کا شیوہ رہا ہے۔ آپ آٹھ اور بیس تراویح کی تحقیق فرماتے ہیں:۔

---

۱۲۸ **حسن** ' ((قیام اللیل باب صلاۃ النبی ﷺ جماعۃ لیلا تطوعا فی شھر رمضان (ص ۱۹۷))

➤ اسے ابن حبان نے اسے صحیح کہا ہے۔))

Scanned with CamScanner

۶۲۹ — فتحصل من هذا كله ان قيام رمضان سنة احدى عشرة ركعة بالوتر فى جماعة فعله عليه الصلوة و السلام- (فتح القدیر جلد اول)

پس اِس مبحث کا حاصل کلام یہ ہے کہ قیام رمضان جو سنت ہے- وہ وتر سمیت گیارہ رکعت ہیں- جس کو رسول اللہ ﷺ نے اپنے فعل سے باجماعت ادا کیا- (فتح القدیر جلد اول)

بیس تراویح کے متعلق آپ کا فیصلہ

۶۳۰ — فتكون العشرون مستحبا و ذلك القدر منها هو السنة-

پس بیس رکعت تو مستحب (نفل) ہوں گی- اور بیس میں سے وہ مقدار (مذکور آٹھ رکعت) ہی سنت ہے- (فتح القدیر)

آٹھ، بیس پر مت جھگڑو

یہ بات مہرنیم روز کی طرح واضح ہو گئی کہ رسول اللہؐ کی سُنت پاک تو آٹھ رکعت تراویح ہی ہے- اور اس سے زیادہ پڑھنا سنت نہیں بلکہ نافلہ عبادت ہے- اس لئے آٹھ تراویح پڑھنے والوں کو ہرگز نہیں روکنا چاہئے- اور نہ اس فعل رسول ﷺ پر معترض ہونا چاہئے- اور جو بیس پڑھتے ہیں- ان کے متعلق حنفیوں کے سب سے بڑے امام ابن ہمامؒ کا فتوی یہ ہے کہ آٹھ سے زیادہ پڑھنے والوں کی

---

۶۲۹ فتح القدیر (((۱/۴۰۷)))

۶۳۰ حوالہ سابق

زیادتی سنت نہیں ہے - سنت صرف آٹھ ہی ہیں ' باقی نفل ہیں - ﷺ

ﷺ آٹھ رکعات تراویح رسول اللہ ﷺ سے بھی ثابت ہیں اور خلفائے راشدین ؓ سے بھی - اسی طرح صحابہ کرام ؓ ومن بعد ھم سے ثابت ہے - امام قرطبیؒ فرماتے ہیں :-

" قیام رمضان کی رکعات کے اختیار میں اختلاف ہے " (المفہم لما اشکل من تلخیص کتاب مسلم ج ۲ ص ۳۸۹)

نیز فرماتے ہیں:

" وقال کثیر من اھل العلم : احدی عشرۃ رکعۃ اخذا بحدیث عائشہ المتقدم " (ایضاص ۳۹۰)

اور کثیر علماء نے کہا ہے کہ (تراویح) گیارہ رکعات ہیں - انہوں نے عائشہ ؓ کی سابق حدیث سے استدلال کیا ہے :-

امام مالکؒ فرماتے ہیں -

" الذی اخذ بہ لنفسی فی قیام رمضان ھو الذی جمع بہ عمر بن الخطاب عشرۃ رکعۃ وھی صلاۃ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ولا ادری من احدث ھذا الرکوع الکثیر -

میں اپنے لئے تراویح میں گیارہ کاعدد پسند کرتا ہوں جس پر عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو جمع کیا تھا - اور یہی رسول اللہ ﷺ کی نماز ہے - مجھے یہ معلوم نہیں کہ لوگوں نے یہ بہت سی رکعتیں کہاں سے نکال لی ہیں ؟

(کتاب التہجد لعبد الحق ص ۱۸۶ ' نمبر ۸۹۰

جناب خلیل احمد سہارنپوری دیوبندی لکھتے ہیں :-

" البتہ بعض علماء نے جیسے ابن ہمام ' آٹھ کو سنت اور زائد کو مستحب لکھا ہے - سو یہ قول قابل طعن کے نہیں ' (براہین قاطعہ ص ۸)

نیز لکھتے ہیں : اور سنت مؤکدہ ہونا تراویح کا آٹھ رکعت تو باتفاق ہے اگر خلاف ہے تو بارہ میں ہے - " (براہین قاطعہ ص ۱۹۵)

مزید تفصیل کیلئے مولانا نذیر احمد رحمانیؒ کی کتاب " انوار مصابیح " کا مطالعہ کریں -

جمعہ کی نماز کا بیان

جمعہ کی فرضیت

۴۳۱ — يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۔ (پ۲۸)

ترجمہ "مسلمانو! جب جمعہ کے دن نماز (جمعہ) کے لئے اذان دی جائے۔ تو اللہ کے ذکر (نماز) کی طرف دوڑو۔ اور (اس وقت) لین دین چھوڑ دو۔ یہ تمہارے حق میں بہتر ہے اگر تم کو سمجھ ہو۔"

جمعہ قیامت تک فرض ہے

۴۳۲ — عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ تُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا وَبَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ الصَّالِحَةِ قَبْلَ اَنْ تُشْغَلُوْا وَصِلُوا الَّذِيْ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَ رَبِّكُمْ بِكَثْرَةِ ذِكْرِكُمْ لَهٗ وَ كَثْرَةِ الصَّدَقَةِ فِي السِّرِّ وَ الْعَلَانِيَةِ تُرْزَقُوْا وَ تُنْصَرُوْا وَ تُجْبَرُوْا وَ اعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْكُمُ الْجُمُعَةَ فِيْ

---

۴۳۱ ((سورۃ الجمعۃ:۹))

۴۳۲ ضعیف'

✿ سنن ابن ماجہ' ((اقامۃ الصلوۃ: باب فی فرض الجمعۃ حدیث ۱۰۸۱

➤ اسکی سند ابن جدعان کی وجہ سے ضعیف ہے۔))

مَقَامِیْ هٰذَا فِیْ يَوْمِیْ هٰذَا فِیْ شَهْرِیْ هٰذَا مِنْ عَامِیْ هٰذَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَمَنْ تَرَكَهَا فِیْ حَيَاتِیْ اَوْ بَعْدِیْ وَلَهٗ اِمَامٌ عَادِلٌ اَوْ جَائِرٌ اِسْتِخْفَافًا بِهَا أَوْ جُحُوْدًا لَها فَلَا جَمَعَ اللّٰهُ لَهٗ شَمْلَهٗ وَلَا بَارَكَ لَهٗ فِیْ اَمْرِهٖ اَلَا وَلَا صَلٰوةَ لَهٗ وَلَا زَكٰوةَ لَهٗ وَلَا حَجَّ لَهٗ وَلَا صَوْمَ لَهٗ وَلَا بِرَّلَهٗ حَتّٰى يَتُوْبَ فَمَنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ۔ (ابن ماجہ)

ترجمہ "حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے خطبہ میں ارشاد فرمایا لوگو! موت آنے سے پہلے اللہ کی طرف لوٹ آؤ۔ مرنے سے قبل توبہ کرلو۔ آفتوں کے اترنے سے پہلے نیک عمل کرو۔ اللہ کو کثرت سے یاد کرکے اپنے اور اس کے درمیان کے تعلق کو جوڑلو۔ پوشیدہ بھی' اور ظاہر بھی' کثرت سے صدقہ دے کر۔ (ایسا کرنے سے) رزق میں برکت ہوگی۔ دشمن سرنگوں رہیں گے۔ گھاٹے اور نقصان کا اچھا بدلہ ملے گا۔ (میری امت) خوب جان لو! کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر جمعہ فرض کیا ہے۔ میری اس جگہ میں! ـــــ آج کے روز! اس ماہ' اور اس سال میں (ہاں ہاں) آج کے روز سے لے کر قیامت تک فرض رہے گا۔ جو کوئی میری زندگی میں' یا میرے بعد اسے ترک کرے' امام وقت عادل ہو' یا ظالم خواہ کیسا ہو) جو ترک کرے' اسے ہلکا جان کر یا اس کا انکار کرے۔ اللہ اس کے سارے کام اس پر پراگندہ کر دے۔ اس کے دل کو کبھی چین نہ آئے۔ اس کے کسی کام میں اللہ برکت نہ دے۔ سن لو! ایسے تارک جمعہ کی نہ نماز قبول ہے۔ نہ زکوۃ۔ نہ حج۔ اور نہ روزہ۔ اللہ اس کی کوئی نیکی قبول نہ کرے گا۔ جب تک سچے دل سے توبہ نہ کرے گا۔ (جمعہ نہ شروع کرے گا)۔ سچے دل سے توبہ کرنے والے کی توبہ اللہ قبول کرلیتا ہے۔"

Scanned with CamScanner

جمعہ کی تاکید ﴿۹۳۳﴾ ابو الجعد ضمیریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:- مَنْ تَرَكَ ثَلٰثَ جُمَعٍ تَهَاوُنًا بِهَا طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قَلْبِهٖ (رواہ ابوداؤد) جو شخص بسبب سستی کے تین جمعے ترک کردے اللہ اس کے دل پر مہر کر دے گا۔"

﴿۹۳۴﴾ حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کے گھروں کو جو (بلا عذر) جمعہ سے پیچھے رہ جاتے ہیں' جلا دینے کا قصد کیا۔ (صحیح مسلم)

﴿۹۳۵﴾ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:- جو شخص بلا ضرورت (یعنی بلا عذر) جمعہ کو چھوڑ دے۔ لکھا جاتا ہے منافق کتاب میں۔ (یعنی نامہ اعمال میں)۔ (مشکوۃ باب الصلوۃ)

﴿۹۳۳﴾ حسن'
✿ ابوداؤد' ((الصلاۃ: باب التشدید فی ترک الجمعۃ حدیث ۱۰۵۲ ➤ اسے ابن خزیمہ' ابن حبان' حاکم اور ذہبی نے صحیح کہا ہے۔))

﴿۹۳۴﴾ صحیح مسلم' ((المساجد: باب فضل صلاۃ الجماعۃ وبیان التشدید الخ حدیث ۶۵۲))

﴿۹۳۵﴾ مشکوۃ ((الصلاۃ: باب وجوبها حدیث ۱۳۷۹ بحواله الشافعی (الام ۱/۲۰۸) ➤ یہ روایت اپنے شواہد کی بنا پر صحیح ہے۔))

ملاحظہ: معلوم ہوا کہ جمعہ کا چھوڑنا بہت بڑا گناہ ہے' اور وعید شدید ہے۔ ہر مسلمان پر جمعہ پڑھنا فرض ہے۔ [1] اس میں ہرگز سستی نہیں چاہئے۔ جب خطیب منبر پر چڑھے' اور اذان ہو جائے۔ تو لین دین' خرید و فروخت سب حرام ہو جاتے ہیں۔

جمعہ کے متفرق مسائل

(۱۳۶) ___ حضور ﷺ نے فرمایا:۔ جس کو خوشبو میسر نہ آئے۔ اس کے لئے پانی ہی خوشبو ہے۔ (یعنی نہائے)۔ (ترمذی)

(۱۳۶) ___ حضور ﷺ نے فرمایا۔ جو شخص جمعہ کے روز اپنی بیوی کو نہلائے۔ (یعنی صحبت کرے کہ نہائے) اور خود بھی نہائے۔ اور پا پیادہ (مسجد میں)

---

[1] حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔ جس کا اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان ہے۔ اس پر جمعہ فرض ہے۔ اور مریض' مسافر' عورت' نابالغ لڑکا۔ اور غلام' جمعہ کی فرضیت سے مستثنیٰ ہیں۔ (دار قطنی)

(۱۳۰) ___ نوٹ: اگر چاہیں تو پڑھیں جائز ہے۔ ورنہ ظہر ادا کریں۔

---

(۱۳۶) ضعیف'

✿ جامع ترمذی' ((الصلاۃ : باب فی السواک و الطیب یوم الجمعۃ حدیث ۵۲۸ ➤ یہ روایت یزید بن ابی زیاد کی وجہ سے ضعیف ہے۔))

(۱۳۰) حسن' دار قطنی (۲/۳)

اس کی سند ضعیف ہے لیکن اس کے متعدد شواہد ہیں۔ دیکھئے ابو داؤد (۱۰۶۷) وغیرہ

(۱۳۶) صحیح'

سویرے جائے۔ امام کے نزدیک ہو کر اول خطبہ سنے۔ اور کوئی لغویات نہ بولے۔ تو اس کو ہر قدم پر ایک برس کے روزوں کا۔ اور اس کی راتوں کے قیام کا ثواب ہو گا۔ (ترمذی' ابوداؤد)

۱۲۰ ___ حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں:۔ کہ مدینہ میں مسجد نبوی میں جمعہ پڑھنے کے بعد اسلام میں جو پہلا جمعہ پڑھا گیا' وہ جواثا میں پڑھا گیا۔ جو بحرین کے گاؤں میں سے ایک گاؤں ہے۔ (ابوداؤد)

نوٹ: اس سے ثابت ہوا۔ کہ گاؤں میں جمعہ جائز ہے اگر لوگ گاؤں میں جمعہ نہ پڑھیں گے۔ تو گناہ گار ہوں گے۔

۱۲۰ ___ یوم حنین کو بارش ہو رہی تھی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے منادی کو حکم دیا۔ کہ آج اپنے خیموں میں نماز پڑھنے کا اعلان کر دو۔ اور وہ جمعہ کا دن تھا۔ (ابوداؤد)

✿ جامع ترمذی' ((الصلاۃ: باب فی فضل الغسل یوم الجمعۃ حدیث ۴۹۶))

✿ ابوداؤد' ((الطھارۃ: باب فی الغسل یوم الجمعہ حدیث ۳۴۵ ➤ اسے ابن حبان اور حاکم نے صحیح کہا ہے۔))

۱۲۰ ابوداؤد' ((الصلوۃ باب الجمعۃ فی القریٰ حدیث ۱۰۶۸))

✿ صحیح بخاری' ((الجمعۃ: باب الجمعۃ فی القریٰ' حدیث ۸۹۲))

۱۲۰ صحیح'

✿ ابوداؤد' ((الصلاۃ: باب الجمعۃ فی الیوم المطیر حدیث ۱۰۵۷ ➤ اسے ابن خزیمہ اور ابن حبان وغیرھا نے صحیح کہا ہے۔))

Scanned with CamScanner

نوٹ: معلوم ہوا کہ بارش کے روز جمعہ کی نماز پڑھنی واجب ہے۔ یعنی اگر بارش کے روز جمعہ پڑھ لیا جائے تو جائز ہے۔ اور بارش کے باعث اگر جمعہ چھوڑ کر ظہر پڑھ لی جائے۔ تو ترک جمعہ کا گناہ نہیں ہوگا۔

۱۶۱ ــــ جمعہ کے روز اگر عید آ جائے۔ تو عید کی نماز پڑھ لی جائے اور پھر چاہے جمعہ پڑھیں یا ظہر۔ (ابو داؤد)

۱۶۲ ــــ حضور انور ﷺ نے فرمایا:۔ اگر گنجائش ہو۔ تو روزانہ استعمال کے کپڑوں کے علاوہ جمعہ کے لئے کپڑے بناؤ۔ (ابو داؤد)

۱۶۳ ــــ دوران خطبہ میں جو شخص باتیں کرے، وہ گدھے کی مانند ہے۔ جس پر کتابیں لدی ہوں۔ (مسند امام احمد)

۱۶۴ ــــ حضور ﷺ نے دوران خطبہ میں گوٹ مار کر بیٹھنے سے منع فرمایا۔ (ترمذی)

---

۱۶۱ حسن،

✿ ابو داؤد، ((الجمعة: باب اذا وافق یوم الجمعة یوم عید حدیث ۱۰۷۰

◄ اسے ابن خزیمہ، حاکم اور ذہبی نے صحیح کہا ہے۔))

۱۶۲ حسن،

✿ ابو داؤد، ((الصلاة: باب اللبس للجمعة حدیث ۱۰۷۸))

۱۶۳ ضعیف،

✿ احمد، (((۲۳۰/۱) ◄ اسکی سند مجالد بن سعید کی وجہ سے ضعیف ہے۔))

۱۶۴ حسن،

✿ جامع ترمذی، ((الجمعة: باب فی کراهیة الاحتباء الخ حدیث ۵۱

◄ اسے ترمذی نے حسن اور ابن خزیمہ نے صحیح کہا ہے۔))

Scanned with CamScanner

نوٹ: گوٹ مارنا اس نشست کو کہتے ہیں۔ کہ ہاتھ یا کپڑے کے ساتھ رانوں کو پیٹ سے ملا کر بیٹھیں۔ اس طرح بیٹھنے سے عموماً نیند آ جاتی ہے۔ پھر آدمی خطبہ نہیں سن سکتا۔ اور ویسے آدمی اکثر گر پڑتا ہے۔

(١٧٥) —— رسول اللہؐ نے فرمایا:- جو شخص جمعہ کو نہائے۔ اور جس قدر پاکی حاصل ہو سکے کرے' (مونچھیں کترائے ناخن کٹائے۔ ناف کے نیچے کے بال لے' بغلوں کے بال دور کرے۔ کپڑے دھوئے۔ سر دھوئے' پھر تیل یا خوشبو لگائے' اپنے گھر سے' پھر مسجد کو (جمعہ کے لئے) جائے۔ پھر نہ دو آدمیوں کو پھاڑے (یعنی جہاں جگہ ملے بیٹھ جائے) پھر اپنے مقدر کی نماز پڑھے۔ (سنتیں چار یا دو) پھر دوران خطبہ میں خاموش رہے تو بخشے جاتے ہیں اس کے گناہ گذشتہ جمعہ سے لے کر اس جمعہ تک۔ (بخاری شریف)

(١٧٦) —— کعب بن عجرہ سے روایت ہے کہ وہ مسجد میں داخل ہوئے اور عبدالرحمٰن بن ام الحکم خطبہ پڑھ رہا تھا' بیٹھے ہوئے —— کہا حضرت کعب نے اُنْظُرُوْا اِلٰی هٰذَا الْخَبِیْثِ یَخْطُبُ قَاعِدًا۔ دیکھو اس خبیث کی طرف خطبہ پڑھتا ہے بیٹھے ہوئے۔ (مُسلم)

ملاحظہ: بیٹھ کر خطبہ پڑھنا حرام ہے۔ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے عبدالرحمٰن کو جو بنو امیہ سے تھا۔ بیٹھے ہوئے خطبہ پڑھنے پر خبیث کہا۔ کیونکہ جس چیز پر رسول اللہ ﷺ نے مداومت کی ہو۔ اس کا خلاف کرنا خبث باطن کی علامت ہے۔

---

(١٧٥) **صحیح بخاری**' ((الجمعۃ: باب الدھن للجمعۃ حدیث ٨٨٣))

(١٧٦) **صحیح مسلم**' ((الجمعۃ: باب فی قولہ تعالٰی "واذا راوا تجارۃ الخ ح ٨٦٤))

(947) ـــــ حضرت انس ؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ شدت کی سردی میں جمعہ کی نماز سویرے پڑھتے تھے۔ اور شدت کی گرمی میں دیر سے پڑھتے تھے۔ (بخاری شریف)

(948) ـــــ حضرت جابر ؓ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ خطبہ فرماتے' تو حضور ﷺ کی آنکھیں سرخ ہو جاتیں' آواز بلند ہوتی اور غصہ سخت ہو جاتا تھا (لوگوں کے تغافل پر)۔ (مسلم)

(949) ـــــ حضور انور ﷺ نے فرمایا:- جو شخص نماز جمعہ کی ایک رکعت پائے تو اس کو دوسری رکعت اس کے ساتھ ملالینی چاہیے۔ (اس کا جمعہ ہوگیا) اور جس کو دونوں رکعتیں نہ ملیں' (اس کا جمعہ نہ ہوا)۔ تو اس کو چار رکعت نماز ظہر کی پڑھنی چاہئیں۔
(دارقطنی)

(950) ـــــ حضرت ابن عمر ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے بعد دو سنتیں پڑھتے تھے گھر جاکر۔ [1] (بخاری' مسلم)

---

[1] سنت اور نفل کا گھر پڑھنا افضل ہے اور مسجد میں جائز۔

---

(947) صحیح بخاری' ((الجمعة: باب اذا اشتد الحر یوم الجمعة حدیث ۹۰۶))

(948) صحیح مسلم' ((الجمعة: باب تخفیف الصلاة والجمعة حدیث ۸٦۷))

(949) حسن'

✿ دارقطنی' (((۱۰/۲)) ➤ یہ روایت اپنے شواہد کے ساتھ حسن ہے۔))

(950) صحیح بخاری' ((الجمعة: باب الصلاة بعد الجمعة وقبلها حدیث ۹۳۷))

Scanned with CamScanner

۹۵۱ —— صحیح مسلم کی ایک روایت میں حضور ﷺ نے جمعہ کے بعد چار سنتیں پڑھنے کو بھی فرمایا۔ پس چاہے کوئی دو پڑھے۔ چاہے چار۔

دوران خطبہ میں دو رکعت پڑھو

رسول اللہ ﷺ جمعہ کا خطبہ پڑھ رہے تھے کہ ایک شخص (سلیک غطفانیؓ) مسجد میں آئے۔ اور دو رکعت (سنت) پڑھے بغیر بیٹھ گئے۔ حضور ﷺ نے پوچھا۔ کیا تم نے دو رکعت پڑھی ہیں؟ اس نے عرض کی! نہیں، حضور ﷺ! آپ نے حکم دیا۔ کھڑے ہو جاؤ! اور دو رکعت پڑھ کر بیٹھو۔ پھر حضور ﷺ نے (ساری امت کے لئے) حکم دے دیا۔

۹۵۲ —— اِذَا جَاءَ اَحَدُکُمْ وَالْاِمَامُ یَخْطُبُ فَلْیُصَلِّ رَکْعَتَیْنِ یَتَجَوَّزُ فِیْهِمَا ○

ترجمہ "جب کوئی تم میں سے ایسے وقت (جمعہ کو) مسجد میں آئے کہ امام خطبہ پڑھ رہا ہو تو اسے (بجائے چار رکعت کے) دو رکعتیں ہلکی پڑھ لینی چاہئیں۔ (ابوداؤد، مسلم، ابن ماجہ)

یاد رکھیں! ہمیشہ جمعہ کے دن مسجد میں سویرے آیا کریں اور چار سنتیں پڑھ کر اللہ کو یاد کیا کریں۔ اور اوراد و وظائف میں مشغول ہو جایا کریں۔ پھر

✿ صحیح مسلم، ((الجمعۃ: باب الصلاۃ بعد الجمعۃ حدیث ۸۸۲))

۹۵۱ صحیح مسلم، ((حوالہ سابق حدیث ۸۸۱))

۹۵۲ صحیح مسلم، ((الجمعۃ : باب التحیۃ والامام یخطب حدیث ۸۷۵))

✿ ابوداؤد، ((الصلاۃ : باب اذا دخل الرجل والامام یخطب حدیث ۱۱۱۷))

Scanned with CamScanner

جب امام خطبہ شروع کردے-توہمہ تن گوش ہو کر سنا کریں-اور اگر آپ دوران خطبہ پہنچیں-تو دو رکعت مختصر قرأت کے ساتھ پڑھ کر ضرور بیٹھیں-اگر کوئی کہے کہ خطبہ میں نہیں پڑھنی چاہئیں-تو اس کو جواب دیں-کہ حضور ﷺ نے فرمایا ہے-
فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ دو رکعت پڑھ کر بیٹھو-(۵۵۵)

گردنیں نہ پھلانگو:

(۴۵۳)____ حضرت عبد اللہ بن بسرؓ سے روایت ہے کہ جمعہ کے دن حضور انور ﷺ خطبہ فرما رہے تھے-کہ ایک شخص لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا آنے لگا-حضور ﷺ نے یہ دیکھ کر فرمایا-اِجْلِسْ فَقَدْ اٰذَيْتَ وَ اٰنَيْتَ بیٹھ جاؤ-تم نے (لوگوں کو) ایذا دی' اور دیر لگائی-(رواہ احمد)

اس سے معلوم ہوا کہ جمعہ میں آنے والوں کو چاہئے کہ انہیں جہاں جگہ ملے-وہیں بیٹھ جائیں-آگے بیٹھنا ہو تو سویرے آئیں-اور اگر دیر کر کے آئیں تو لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر آگے نہ بڑھیں-

اس آیت اور حدیث سے جمعہ کی فرضیت ثابت ہوتی ہے-پھر وہ علماء اللہ کو کیا جواب دیں گے؟ جو کہتے تھے کہ انگریز کے عہد میں جمعہ فرض نہیں-گاؤں میں جمعہ فرض نہیں-ایسے لوگ اللہ اور رسول ﷺ کے خلاف کرنے والے ہیں-معاذ اللہ! اس اناپ شناپ سے جمعہ کی اہمیت کو کم کر کے لوگوں کو احتیاطی پڑھنے کی ترغیب دیتے

---

(۵۵۵) خطبہ کے دوران دو رکعتیں پڑھنا صحیح احادیث و آثار صحابہ رضی اللہ عنہم سے ثابت ہیں-ان کی صراحت کے ساتھ ممانعت نہ تو رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے اور نہ خلفائے راشدینؓ سے اور نہ کسی صحابیؓ سے-

---

(۴۵۳) صحیح'
✿ احمد' (((۱۸۸/۴)) ◄ اسے ابن خزیمہ' ابن حبان' حاکم اور ذہبی نے صحیح کہا ہے-))

Scanned with CamScanner

رہتے ہیں۔ ؎

قریب ہے یار روز محشر چھپے گا کشتوں کا خون کیونکر

جو چپ رہے گی زبان خنجر، لہو پکارے گا آستین کا

جمعہ میں اول آنے والوں کا ثواب

۱۵۴ —— حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:- جمعہ کے دن مسجد کے دروازے پر (ثواب لکھنے کو) ٹھہرتے ہیں فرشتے۔ لکھتے ہیں آنے والے کو، پھر اس کے بعد اول آنے والے کو۔ (اسی طرح لکھتے جاتے ہیں نمبروار) پھر جو شخص نماز جمعہ کے لئے اول وقت مسجد میں جاتا ہے اس کو اتنا ثواب ملتا ہے، جتنا مکہ میں اونٹ قربانی کے لئے بھیجنے والے کو ثواب ملتا ہے۔ پھر جو بعد میں آتا ہے، اس کو اتنا ثواب ملتا ہے، جتنا مکہ میں گائے قربانی کے لئے بھیجنے والے کو ثواب ملتا ہے، اس کے بعد آنے والے کو دنبہ بھیجنے والے کے برابر۔ اس کے بعد آنے والے کو مرغی، پھر آنے والے کو انڈا صدقہ کرنے والے کی مانند۔ پھر جب امام خطبہ دینے کے لئے نکلتا ہے۔ تو فرشتے دفتر لپیٹ لیتے ہیں۔ اور خطبہ سننے لگ جاتے ہیں۔ (بخاری، مُسلم)

خطبہ میں خاموش بیٹھیں

۱۵۵ —— حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:- کہ جمعہ کے دن خطبہ میں جب تو کہے اپنے پاس بیٹھنے والے کو (از راہ نصیحت) چپ رہو۔ فَقَدْ لَغَوْتَ پس تحقیق تو نے بھی لغو کیا۔

---

۱۵۴ صحیح بخاری، ((الجمعة: باب الاستماع الی الخطبة یوم الجمعة حدیث ۹۲۹))

✿ صحیح مسلم، ((الجمعة: باب فضل التهجير يوم الجمعة حديث ۸۵۰/۲۴))

۱۵۵ صحیح بخاری، ((الجمعة: باب الانصات یوم الجمعة، والامام

اس سے ثابت ہوا۔ کہ دوران خطبہ کسی قسم کی بات کرنی بھی جائز نہیں ہے۔ بڑی خاموشی سے خطبہ سننا چاہئے۔

احتیاطی بدعت ہے

رسول اللہ ﷺ کی ذات پاک اور آپ ؐ کے بے شمار صحابہ ؓ سے جمعہ کے بعد نماز ظہر کا پڑھنا کہیں ثابت نہیں۔ ہم حیران ہیں کہ جمعہ کے بعد ظہر کے فرض (احتیاطی) پڑھنے والے' اور احتیاطی پڑھنے کا حکم دینے والے اللہ کو کیا جواب دیں گے۔ کیا معاذ اللہ! رسول اللہ ﷺ جمعہ کے بعد ظہر پڑھنا لوگوں کو بتانا بھول گئے تھے۔ جو بعد کے لوگوں نے ایجاد ظہر سے تکمیل دین کی ہے۔ احتیاطی پڑھنے والو اللہ سے ڈرو' اور رسول اللہ ﷺ سے آگے نہ بڑھو۔ نبی اکرم ﷺ کی آواز سے اپنی آواز اونچی نہ کرو۔

پہلے تو مولوی لوگ یہ کہتے تھے کہ انگریزوں کی کافر حکومت میں جمعہ فرض نہیں۔ اس لئے احتیاطاً ظہر پڑھتے ہیں۔ ہم حیران تھے۔ کہ انگریزی راج میں نمازوں اور روزوں' حج اور زکوٰۃ کی فرضیت تو قائم رہی۔ اور جمعہ کیوں نہ فرض رہا؟ پھر اگر جمعہ انگریزی راج میں فرض نہیں تھا۔ تو مسجدوں میں جمعے پڑھائے کیوں جاتے تھے؟ پھر اگر جمعہ فرض نہیں تھا۔ تو ظہر کی نماز جو یقیناً فرض تھی۔ اس کی جماعت کیوں نہ کرائی جاتی تھی؟ اور ستم بالائے ستم یہ ہے کہ اب انگریز بیت چکا ہے۔ مسلمانوں کی ایک آزاد حکومت پاکستان کے نام سے قائم ہو چکی ہے۔ کیا اب بھی جمعہ فرض نہیں ہوا؟ اب تو اللہ کے لیے احتیاطی کی بدعت سے باز آؤ۔ اور رسول اللہ ﷺ کی سنت پاک کے مطابق جمعہ کے بعد دو (یا چار) سنتیں پڑھنا اپنا معمول بنالو۔

یخطب حدیث ۹۳۴))

✿ صحیح مسلم' ((الجمعة: باب فی الانصات یوم الجمعة فی الخطبة حدیث ۸۵۱))

Scanned with CamScanner

سفرمیں نماز قصر کرنے کا بیان

سفر میں ظہر، عصر، اور عشاء کی چار چار رکعت کو دو دو پڑھنا قصر (کم کرنا) کہلاتا ہے۔ فجر اور مغرب میں قصر نہیں ہے۔ جو شخص بہ ارادہ سفر اپنے گھر سے چلے۔ اور شہر کی آبادی سے نکل جائے تو وہ مسافر شرعی ہے۔ وہ اپنی نماز میں قصر کر سکتا ہے۔ چنانچہ حضرت انسؓ سے روایت ہے:۔

(۱۵۱) —— اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ بِالْمَدِيْنَةِ اَرْبَعًا وَصَلَّى الْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ (متفق علیہ)

ترجمہ حضور انور ﷺ نے مدینہ میں ظہر کی نماز چار رکعتیں پڑھی۔ اور ذی الحلیفہ میں عصر کی نماز دو رکعتیں پڑھی۔ (بخاری، مسلم)

ملاحظہ: ذی الحلیفہ ایک مقام کا نام ہے۔ جو مدینہ منورہ سے تین میل کے فاصلہ پر ہے۔ حضور ﷺ مکہ کو سفر کے ارادے سے چلے تھے۔ کہ نماز عصر کا وقت ہو گیا۔ پس حضور ﷺ نے ذی الحلیفہ (گھر سے تین میل کے فاصلہ) پر عصر میں قصر کر لی۔ اس حدیث شریف کی رو سے کم از کم مسافت قصر کے لئے تین میل ثابت ہوئی۔ اگرچہ بعض علماء اور اصحاب ظواہر کہتے ہیں کہ سفر سے مطلق سفر مراد ہے، اور قصر کے لئے کوئی خاص مسافت مقرر نہیں۔ لیکن حدیث مذکور کی رو سے ہمیں کم از کم تین میل کی مسافت پر نماز میں قصر کرنی چاہئے ایک حدیث مسلم میں ہے:۔

---

(۱۵۱) **صحیح بخاری،** ((تقصیر الصلاۃ: باب یقصر اذا خرج من موضعه حدیث ۱۰۸۹، ۱۵۴۷))

✿ **صحیح مسلم،** ((صلاۃ المسافرین: باب صلاۃ المسافرین و قصرها حدیث ۶۹۰))

(۱۵۵) ـــ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ مَسِيْرَةَ ثَلَاثَةِ أَمْيَالٍ أَوْ ثَلَاثَةِ فَرَاسِخَ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ (رواہ مُسلم)

ترجمہ رسول اللہؐ جب تین میل یا تین فرسنگ کی مسافت نکلتے تو نماز دو رکعت پڑھتے۔ (مُسلم)

اس حدیث میں راوی حدیث نے پوری ایمانداری سے کام لیتے ہوئے تین میل یا تین فرسنگ کہا ہے۔ یعنی راوی کو شک ہے کہ حضور انور ﷺ تین میل کی مسافت پر قصر کرتے تھے۔ یا تین فرسنگ (نو میل) پر۔ پس مسافر کو اختیار ہے کہ وہ تین میل پر قصر کرلے کیونکہ اس سے پہلی حدیث میں حضور ﷺ نے مدینہ سے چل کر ذی الحلیفہ (تین میل) پر قصر فرمایا۔ اور اگر مسافر چاہے۔ تو تین فرسنگ، یعنی نو میل پر قصر کرے۔

سفرمیں پوری نماز کا جواز

حدیث شریف میں اگرچہ قصر کو اللہ کا صدقہ [1] (احسان) کہا گیا ہے اور اس صدقہ اِلٰہی کو قبول کرنے کا اِرشاد ہوا ہے۔ لیکن اگر کوئی سفر میں پوری نماز پڑھ لے۔ تو جائز ہے۔ (۱۵۶) ـــ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں

---

[1] (۱۵۶) ـــ فَقَالَ صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللّٰهُ بِهَا عَلَيْكُمْ فَاقْبَلُوْا صَدَقَتَهٗ (رواہ مُسلم)

ترجمہ حضورؐ نے فرمایا: ۔ (قصر) احسان ہے، اللہ تعالیٰ نے قصر کے ساتھ تم پر احسان کیا ہے۔ پس قبول کرو صدقہ اس کا۔

(۱۵۷) **صحیح مسلم**، ((حوالہ سابق حدیث ۶۹۱))

(۱۵۸) **صحیح**،

✿ **مشکوۃ**، ((باب صلاۃ السفر حدیث ۱۳۴۱ بحوالہ شرح السنۃ ➤ اس کے سنن نسائی، دارقطنی (۲/ ۱۸۸) وغیرھا میں متعدد شواہد ہیں۔))

(۱۵۹) **مسلم**، ((صلوۃ المسافرین: باب صلوۃ المسافرین و قصرھا ح ۶۸۶))

Scanned with CamScanner

كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصَرَ الصَّلٰوةَ وَاَتَمَّ مشكوة

ترجمہ رسول اللہ ﷺ نے یہ سب کیا۔ (یعنی کم رکعتیں بھی (سفر میں) پڑھیں اور پوری بھی پڑھیں۔"

(نوٹ) لیکن سفر میں پوری نماز پڑھنے سے قصر افضل و اولیٰ ہے۔ حضور انورؐ اور تمام صحابہؓ کا اکثر عمل قصر ہی پر رہا ہے۔

قصر انیس دن تک ہے اگر کوئی مسافر کسی شہر میں متردد ٹھہرے۔ کہ آج جاؤں گا یا کل جاؤں گا۔ تو نماز قصر کرتا رہے۔ خواہ کئی مہینے لگ جائیں۔ ؁ اور اگر انیس دن تک ٹھیرنے کا قصد ہو۔ تو بھی نمازیں قصر ہی کرے، اور اگر انیس روز سے زائد ٹھیرنے کا ارادہ ہو۔ تو پھر (انیس روز کے بعد) نماز پوری پڑھنی چاہیئے۔

۶۶۵ —— وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَافَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

---

۶۶۱ —— ؁ امام محمد کتاب الاثار میں ابن عمرؓ سے لائے ہیں۔ کہ وہ آذربائیجان میں چھ مہینے رہے کہ ارادہ آج کل چلنے کا کرتے تھے اور نماز مسافرانہ پڑھتے رہے اور صحابہؓ بھی ان کے ساتھ تھے، اور حضرت انسؓ عبد الملک بن مروان کے ہمراہ دو مہینے (بحیثیت متردد مسافر) شام میں رہے۔ اور نماز دو دو رکعت پڑھتے رہے۔

---

۶۶۵ **مشکاۃ** ((الصلاۃ: باب صلاۃ السفر، واللفظ لہ بحوالہ))
✿ **صحیح بخاری**، ((تقصیر الصلوۃ: باب ماجاء فی التقصیر وکم یقیم الخ حدیث ۱۰۸۰))
۶۶۱ **صحیح**، ((➤ کتاب الآثار مترجم صفحہ ۱۰۳ فتویٰ ابن عمرؓ، ابن عمر اور انس کے آثار

Scanned with CamScanner

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَفَرًا فَاَقَامَ تِسْعَةَ عَشَرَ يَوْمًا يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَنَحْنُ نُصَلِّيْ فِيْمَا بَيْنَنَا وَ بَيْنَ مَكَّةَ تِسْعَةَ عَشَرَ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فَاِذَا اَقَمْنَا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ صَلَّيْنَا اَرْبَعًا-

(رواه البخاری)

ترجمہ "حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے ایک سفر کیا- پھر ٹھہرے آپؐ انیس دن' نماز پڑھتے تھے (قصر سے) دو دو رکعتیں- ابن عباسؓ نے کہا- کہ ہم اپنے اور مکہ کی درمیانی منزل میں (اقامت کے دوران میں) انیس دن دو دو رکعتیں پڑھتے ہیں- پس جب اس (انیس دن) سے زیادہ ٹھہرتے ہیں- تو پڑھتے ہیں چار رکعت-" (بخاری شریف)

جمع بین الصلوتین در سفر: سفر میں اگر کسی وجہ سے ظہر' عصر اور مغرب عشاء جمع کرکے پڑھ لیں' تو جائز ہے-

۶۶۲ ــــ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ اِذَا

۶۶۲ صحیح بخاری' ((تقصیر الصلاۃ: باب الجمع فی السفر بین المغرب والعشاء حدیث ۱۱۰۷))

بیہقی (۳/ ۱۵۲) وغیرہ میں موجود ہیں-))

Scanned with CamScanner

كَانَ عَلٰى ظَهْرِ سَيْرٍ وَ يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَ الْعِشَاءِ (رواه البخاری)

ترجمہ ابن عباسؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہؐ جمع کرتے درمیان ظہر اور عصر کے دوران سفر میں' اور جمع کرتے درمیان مغرب اور عشاء کے۔ (بخاری)

ملاحظہ: اس حدیث کی رو سے سفر میں ظہر اور عصر' مغرب اور عشاء اکٹھی کر کے پڑھ سکتے ہیں۔ خواہ ظہر کے وقت میں عصر کو پڑھ لیں۔ یا عصر کے وقت ظہر کو پڑھ لیں۔ اور اسی طرح خواہ مغرب کے وقت ہی عشاء کو پڑھ لیں۔ یا عشاء کے وقت مغرب پڑھ لیں۔

سفر میں سنتیں معاف ہیں

۶۶۳ ___ حضرت حفص بن عاصم بن عمر بن الخطابؓ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا۔ اے میرے بھتیجے (حفص)! میں رسول اللہؐ کے ہمراہ سفر میں رہا۔ مگر آپؐ نے دو رکعتوں سے زیادہ نماز نہ پڑھی۔ یہاں تک کہ اللہ نے آپؐ کی روح قبض فرمائی۔ اور میں ابو بکرؓ کے ہمراہ سفر میں رہا۔ اور میں حضرت عمرؓ کے ہمراہ سفر میں رہا' اور میں حضرت عثمانؓ کے ہمراہ سفر میں رہا۔ انہوں (سب) نے دو رکعت سے زیادہ سفر میں نماز (قصر) نہیں پڑھی۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی روح قبض فرمائی۔ اور اللہ نے اِرشاد فرمایا ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع ہی ہمارے لئے بہتر ہے۔ (ابو داؤد)

---

۶۶۳ **ابو داؤد'** ((الصلاۃ: باب التطوع فی السفر حدیث ۱۲۲۳))

صحیح بخاری' ((تقصیر الصلاۃ: باب من لم یر التطوع فی سفر الخ حدیث ۱۱۰۱))

✿ **صحیح مسلم'** ((صلاۃ المسافرین: باب صلاۃ المسافرین وقصرھا حدیث ۶۸۹))

ملاحظہ: ۶۶۴ ـــــ معلوم ہوا کہ سفر میں سنتیں، نفل سب معاف ہیں۔ [1] صحیح مسلم میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ منی میں مسافرانہ نماز پڑھتے تھے۔ اور ابن عمرؓ (بھی) دو رکعت (قصر) پڑھ کر اپنے بستر پر چلے آتے تھے۔ راوی حدیث (حفصؒ) کہتے ہیں۔ میں نے کہا چچا! ـــــ اگر اس کے بعد آپ دو رکعتیں (سنت) پڑھ لیا کریں۔ تو کیا حرج ہے؟ فرمایا! اگر مجھے یہ کرنا ہوتا۔ تو نماز (فرض) ہی پوری پڑھ لیتا۔ (مُسلم)

---

[1] سفر میں وتر نہیں چھوڑنے چاہئیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: الوتر فی السفر سنة (ابن ماجہ) سفر میں وتر سنت ہے۔ ۶۶۵

جمع بین الصلوتین در حضر

سفر میں دو نمازوں کو کسی وجہ سے جمع کر کے پڑھ لینے کا مسئلہ تو آپ ملاحظہ کر چکے ہیں، اللہ کے پیارے رسول ﷺ نے، ہماری جانیں، اور ماں باپ آپ ﷺ پر قربان، امت کی آسانی کے لئے ضرورت کے وقت سفر کے علاوہ حضر میں بھی جمع بین الصلوتین کی اجازت دے دی ہے۔

---

۶۶۴ **صحیح مسلم**، ((صلاۃ المسافرین: باب قصر الصلاۃ بمنی حدیث ۶۹۴))

۶۶۵ **ضعیف**،

✿ **سنن ابن ماجة**، ((اقامة الصلوۃ: باب ما جاء فی الوتر فی السفر حدیث ۱۱۹۴ ➤ یہ رسول اللہ ﷺ کا قول نہیں بلکہ ابن عباس اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کی طرف منسوب ہے۔ اسے بوصیری نے ضعیف کہا ہے۔))

۶۶۶ —— وعن ابن عباس قال صلی رسول الله صلی الله علیه وسلم الظهر والعصر جمعیاً بالمدینة فی غیر خوف ولا سفر قال ابوالزبیر فسالت سعیدا لم فعل ذلک فقال سالت ابن عباس کما سالتنی فقال اردان لا یحرج احدا من امته (رواه مُسلم)

ترجمہ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ میں ظہر اور عصر کو جمع کر کے پڑھا۔ اور حالانکہ وہاں نہ (دشمن کا) خوف تھا اور نہ سفر کی حالت تھی۔ ابو زبیر کہتے ہیں، میں نے سعید بن جبیر سے پوچھا حضور انور ﷺ نے ایسا کیوں کیا تھا؟ سعید نے جواب دیا۔ جس طرح تم نے مجھ سے دریافت کیا ہے، اسی طرح میں نے ابن عباسؓ سے پوچھا تھا۔ اور ابن عباسؓ نے جواب دیا تھا۔ حضور ﷺ اپنی امت کو دشواری میں نہیں رکھنا چاہتے تھے۔ (مُسلم)

۶۶۷ —— حضرت ابن عباسؓ سے ایک اور روایت یوں مروی ہے:-

عن ابن عباس قال صلی رسول الله صلی الله علیه وسلم الظهر والعصر جمیعا والمغرب والعشاء جمیعا فی غیر خوف ولا سفر۔ (رواه مُسلم)

رسول اللہ ﷺ نے (امن کی حالت میں دشمن کے) خوف کے بغیر اور (اقامت کی حالت میں) سفر کے بغیر ظہر و عصر کو اور مغرب و عشاء کو ملا کر پڑھا۔ (مُسلم)۔

---

۶۶۶ **صحیح مسلم**، ((صلاة المسافرین : باب الجمع بین الصلاتین فی الحضر حدیث ۷۰۵))

۶۶۷ حوالہ سابق

Scanned with CamScanner

ملاحظہ : پس اگر ہم گھر پر ہوں۔ تو پھر بھی کسی ضرورت کے وقت ظہرو عصر اور مغرب و عشاء اکٹھی کر کے پڑھ سکتے ہیں۔ لیکن یاد رہے کہ بلا ضرورت ایسا نہ کریں۔ اور نہ ہی عادت بنالیں۔ ؎

؎ ناگزیر قسم کے حالات میں حالت اقامت میں بھی دو نمازیں جمع کر کے پڑھی جاسکتی ہیں۔ تاہم شدید ضرورت کے بغیر ایسا کرنا جائز نہیں ہے بلکہ گناہ کبیرہ ہے۔ جیسا کہ حضرت عمرؓ وغیرہ نے صراحت فرمادی ہے۔ دیکھئے فقہ عمر (ص ۴۲۸) وغیرہ، مزید تفصیل کیلئے راقم الحروف کی کتاب "جنت کا راستہ" (ص ۶۹) دیکھیں۔ (ز۔ع۔ز)

نماز استخارہ کا بیان

جب کسی کو کوئی امر در پیش ہو۔ اور وہ اس میں متردد ہو کہ کروں یا نہ کروں، یا جب کسی کام کا قصد کرے۔ تو استخارہ کرنا سنت ہے۔ اس کی صورت یہ ہے۔ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيْضَةِ کہ دو رکعتیں نفل پڑھے۔ اور بڑے خضوع و خشوع اور حضور قلب سے پڑھے۔ رکوع و سجود، اور قومہ و جلسہ بڑے اطمینان سے کرے۔ ثم لیقل پھر فارغ ہو کر یہ دعاء پڑھے۔

۶۶۸ — اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَ اَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ

---

۶۶۸ صحیح بخاری، ((التهجد : باب ماجاء في التطوع مثنى مثنى حديث ۱۱۶۲))

Scanned with CamScanner

وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ
اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ
خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَ مَعَاشِيْ وَ عَاقِبَةِ
اَمْرِيْ اَوْ عَاجِلِ اَمْرِيْ وَ اٰجِلِهٖ
فَاقْدِرْهُ لِيْ وَيَسِّرْهُ لِيْ ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ
وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّيْ
فِيْ دِيْنِيْ وَ مَعَاشِيْ وَ عَاقِبَةِ اَمْرِيْ اَوْ
عَاجِلِ اَمْرِيْ وَاٰجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ
وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ وَاقْدِرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ
كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِيْ بِهٖ ۔ (صحیح، مسلم)

یا الٰہی تحقیق میں خیر مانگتا ہوں تجھ سے (اس کام میں) تیرے علم کی مدد سے اور قدرت مانگتا ہوں تجھ سے (حصول خیر کے لئے) بواسطہ تیری قدرت کے اور مانگتا ہوں میں تجھ سے فضل عظیم تیرا۔ پس تحقیق تو قادر ہے۔ (ہر چیز پر) اور نہیں میں قادر (کسی چیز پر) اور تو (غیب) جانتا ہے اور میں (غیب) نہیں جانتا۔ اور تو بے حد جاننے والا ہے پوشیدہ باتوں کا۔ یا الٰہی

Scanned with CamScanner

اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام (کہ میں اس کا قصد رکھتا ہوں) میرے لئے 'بہتر ہے میرے دین میں اور میری زندگی میں اور میرے انجام کار میں یا اس جہان میں اور اس جہان میں پس مہیا کر اس (کام) کو میرے لئے اور آسان کر اس کو میرے لئے پھر برکت دے اس میں میرے لئے اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام (کہ میں اس کا قصد رکھتا ہوں' برا ہے میرے لئے اور میرے دین میں اور میری زندگی میں اور میرے انجام کار میں یا اس جہان میں' اور اس جہان میں پس پھیر اس (کام) کو مجھ سے اور پھیر مجھ کو اس سے اور مہیا کر میرے لئے بھلائی جہاں (بھی) ہو۔ پھر مجھے اس کے ساتھ راضی کر۔ (صحیح مُسلم)

ملاحظہ: جب آپ یہ مسنون استخارہ کر کے کوئی کام کریں گے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ضرور اس میں بہتری کی صورت پیدا کرے گا اور برائی سے بچائے گا۔ بہتر ہے کہ کسی کام کے کرنے سے پہلے (تجارت ہو' نکاح ہو' یا سفر ہو) چند روز متواتر استخارہ کرتے رہیں۔ اس اثناء میں مسبب الاسباب یا تو کوئی سبب پیدا کر دے گا۔ یا اس کام کی توفیق بخش دے گا۔ یا تردد دور کر کے دل میں اس کام کے کرنے یا نہ کرنے کا عزم جما دے گا۔

نماز عیدین کا بیان

۶۶۹ ــــ عید کے دن غسل کرنا مستحب ہے (موطا)

---

۶۶۹ ((دیکھئے نمبر ۱۵۵))

مالک (۱/ ۱۷۷) العیدین: باب العمل فی غسل العیدین الخ
یہ اصح الاسانید میں سے ہے۔))

۱۴۰___ عید الفطر کیلئے گھر سے نکلنے سے قبل صدقہ فطر ادا کرنا چاہئے۔ (مشکوۃ)

۱۴۱___ بقرہ عید کے دن عید کی نماز پڑھنے کے بعد قربانی کریں۔(مشکوۃ)

۱۴۲___ اگر عید کے روز جمعہ ہو' تو عید کی نماز پڑھنے کے بعد جمعہ پڑھیں۔ اور اگر جمعہ نہ پڑھیں' ظہر پڑھ لیں۔ تو بھی جائز ہے۔(اِبن ماجہ)

---

۱۴۰ **مشکاة'** ((صدقة الفطر حديث ۱۸۱۵' بحواله صحيح بخاری و مسلم۔))

✿ **صحيح بخاری'** ((الزكاة:باب فرض صدقة الفطر حديث ۱۵۰۳))

✿ **صحيح مسلم'** ((الزكاة:باب الامر باخراج زكاة الفطر قبل الصلاة حديث ۹۸۶))

۱۴۱ **مشكاة** ((صلاة العيدين حديث ۱۴۳۶' بحواله صحيح بخاری و مسلم))

✿ **صحيح بخاری'** ((العيدين' باب سنة العيدين لاهل الاسلام حديث ۹۵۱))

✿ **صحيح مسلم'** ((الاضاحی:باب وقتها حديث ۱۹۶۰))

۱۴۲ **حسن'**

✿ **سنن اِبن ماجة'** ((اقامة الصلاة:باب ما جاء فيما اذا اجتمع العيدان فی يوم۔ حديث ۱۳۱۰))

اسے ابن خزیمہ' ابن المدینی' حاکم اور ذہبی نے صحیح کہا ہے۔

Scanned with CamScanner

(۹۰۲) ___ عیدین میں نہ تو اذان کہیں' اور نہ ہی تکبیر-(مُسلم)

(۹۰۳) ___ عید گاہ میں سوائے عید کی دو رکعتوں کے نہ پہلے نفل وغیرہ پڑھیں اور نہ بعد میں-(بلوغ المرام)

(۹۰۴) ___ عید الاضحیٰ کے دن نماز (جلدی پڑھیں) اور عید الفطر کے دن دیر کرکے پڑھیں-(مشکوۃ)

(۹۰۵) ___ (نوٹ) جب آفتاب دو نیزے پر آئے تو عید الفطر پڑھیں- اور ایک نیزے پر آئے تو عید الاضحیٰ پڑھیں- (تلخیص الحبیر)

---

(۹۰۲) صحیح مسلم')) ((صلاۃ العیدین: باب ترک الصلاۃ قبل العید و بعدھا الخ حدیث ۸۸۵

(۹۰۳) بلوغ المرام')) ((باب صلاۃ العیدین حدیث ۵۱۵

✿ صحیح بخاری')) ((العیدین: باب الخطبۃ بعد العید حدیث ۹۶۴

✿ صحیح مسلم')) ((صلاۃ العیدین: باب ترک الصلاۃ قبل العید الخ حدیث ۱۳/ ۸۸۴

(۹۰۴) ضعیف'

✿ مشکوۃ)) ((صلاۃ العیدین حدیث ۱۴۴۹ بحوالہ شافعی (الام ۱/ ۲۳۲) یہ روایت انقطاع اور ابراہیم بن ابی یحیی الاسلمی کی وجہ سے سخت ضعیف ہے-))

(۹۰۵) ضعیف جداً'

التلخیص الحبیر (۲/ ۸۳) بحوالہ کتاب الاضاحی للحسن بن احمد البناء اسکی سند معلی بن ھلال کی وجہ سے سخت ضعیف ہے-))

۱۷۷ ــــ رمضان کی عید میں حضور ﷺ کچھ کھا کر نماز کو نکلتے۔ اور بقرہ عید میں نماز پڑھ کر کھاتے۔ (ترمذی' اِبن ماجہ)

۱۷۸ ــــ جس کی عید کی نماز فوت ہو جائے۔ تو وہ علیحدہ دو رکعتیں عید کی طرح پڑھ لے۔ (بخاری)

۱۷۹ ــــ عید گاہ میں جس راستہ سے جائیں' واپسی پر راستہ بدل کر آئیں۔ (بخاری)

عورتیں عید گاہ میں

۱۸۰ ــــ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ہمیں حکم دیا گیا کہ ہم (سب عورتوں کو گھروں سے)

---

۱۷۷ حسن'

✿ جامع ترمذی' ((العیدین : باب ما جاء فی اکل یوم الفطر قبل الخروج ح۵۴۲))

✿ سنن اِبن ماجۃ' ((الصیام' باب فی اکل یوم الفطر قبل ان یخرج حدیث۱۷۵۶))

اسے ابن خزیمہ اور ابن حبان وغیرھما نے صحیح کہا ہے۔

۱۷۸ صحیح بخاری ((العیدین: باب اذا فاتہ العید یصلی رکعتین۔))

۱۷۹ صحیح بخاری' ((العیدین : باب من خالف الطریق اذا رجع یوم العید حدیث۹۸۶))

۱۸۰ صحیح بخاری' ((الحیض : باب شھود الحائض العیدین الخ حدیث۳۲۴))

✿ صحیح مسلم' ((صلاۃ العیدین: باب ذکر اباحۃ خروج النساء فی العیدین الخ حدیث۸۹۰))

Scanned with CamScanner

نکالیں (حتی کہ) حیض والیوں اور پردہ والیوں کو (بھی) دونوں عیدوں میں- تاکہ (سب) حاضر ہوں، مسلمانوں کی جماعت (نماز) اور ان کی دعاء میں- اور (فرمایا حضور ﷺ نے) الگ رہیں حیض والیاں اپنے مصلے سے- (یعنی وہ نماز نہ پڑھیں لیکن مسلمانوں کی دعاؤں اور تکبیروں میں شامل رہیں- تاکہ اللہ کی رحمت اور بخشش سے حصہ پائیں)- ایک عورت نے عرض کیا! اگر ہم میں سے کسی کے پاس چادر نہ ہو؟ (تو پھر وہ کیسے عیدگاہ جائے؟- فرمایا:- حضور ﷺ نے چاہئے کہ اس کو اس کی ساتھ والی عورت چادر اڑھا دے- (یعنی چادر کسی دوسری عورت سے عاریتہ لے کر چلے)- (بخاری، مُسلم)

نبی رحمت ﷺ نے دنیا کی بھولی، بسری، کشتنی اور زندہ در گور (عورت پر مردوں کی طرح تعلیم فرض [1] قرار دی- محمد رسول اللہ ﷺ نے عورت کے لئے نمازوں اور جمعہ کے خطبے سننے کے لئے مسجد کا دروازہ کھول دیا- عیدوں کے اہم اجتماعوں میں رسول اللہ ﷺ کے خطاب علم وہدایت کا دریا ہوتے تھے- حضور انور ﷺ نے ان اجتماعوں میں بھی عورتوں کو مردوں کے ساتھ برابر شریک کیا- بلکہ حائضہ عورتوں تک کو حاضری کا حکم دیا- تاکہ مردوں کے ساتھ ساتھ ان کی تعلیم اور ہدایت کا سلسلہ بھی جاری رہے- غور کریں! کہ رسول اکرم ﷺ نے عورت کی بہبودی کے لئے کیسے اچھے انتظام کر رکھے تھے-

---

[1] طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ (مشکوٰۃ)

۶۸۱ ہر مسلمان (مرد و عورت) پر علم حاصل کرنا فرض ہے-

عورتوں کی حالتِ زار

لیکن افسوس! کہ ہمارے زمانے کی ملائیت اور پاپائیت نے جہاں عورت کو ماڈرن

۶۸۱ حسن،

بقیہ (اگلے صفحہ پر)

ایجوکیشن سے کوسوں دور رہنا یا وہاں مذہب کی صحیح تعلیم سے بھی اس کو پورا جاہل رکھا۔ آج نسائیت کا آبگینہ جہالت کی مے سے بھرا ہوا ہے۔ نہ عورت کے لئے جمعہ کے مسنون خطبے ہیں، نہ عیدین میں اس کے لئے سنت کے مطابق وعظ ہیں۔ نہ اس کے لئے کتاب وسنت کی تعلیم کا کوئی انتظام ہے۔ وہ اسلام کی تعلیم سے پوری طرح نا آشنا ہے۔ وہ اپنے پیارے نبی ﷺ کے قول وفعل سے بیگانی ہے۔ آہ! صنف نازک ملائیت کے ہاتھوں زہر جہالت کھا کر جان بلب ہے۔ مسلمانو! اللہ کے لئے عورت کی خبر لو۔ اور اس کے لئے تعلیم دنیا اور تعلیم دین کا اپنی پہلی فرصت میں انتظام کرو کہ کوئی عورت ان پڑھ نہ رہے۔ دنیا کو بھی خوب سمجھے، اور دین کا بھی پورا شعور رکھے۔

مسائل عیدین

۲۹۲ ــــ بارش کے روز رسول اللہ ﷺ نے صحابہؓ کو عید کی نماز (بجائے جنگل کے) مسجد میں پڑھائی۔ (ابو داؤد)

✿ **مشکاۃ** ((کتاب العلم حدیث ۲۱۸ بحوالہ سنن ابن ماجۃ، السنۃ: باب فضل العلماء والحث علی طلب العلم حدیث ۲۲۴))
اس کی سند حفص بن سلیمان کی وجہ سے سخت ضعیف ہے۔ لیکن حافظ عراقی وغیرہ نے کثرت شواہد کی بنا پر اسے صحیح قرار دیا ہے۔

۲۹۲ **ضعیف**

✿ **ابو داؤد،** ((الصلاۃ: باب یصلی بالناس العید فی المسجد اذا کان یوم مطر حدیث ۱۱۶۰))
اسکی سند میں عیسیٰ بن عبد الاعلی مجہول ہے تاہم اسکی تائید حضرت عمرؓ کے اثر وغیرہ سے ہوتی ہے دیکھئے السنن الکبریٰ للبیہقی (۳/ ۳۱۰) وغیرہ

Scanned with CamScanner

۶۸۳ ـــــ رسول اللہ ﷺ عیدین کی نماز خطبے سے پہلے پڑھتے تھے۔ (بخاری، مسلم)

عیدگاہ کو جاتے اور واپس آتے ہوئے اونچی آواز سے یہ تکبیر پڑھتے رہیں:-

۶۸۴ ـــــ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

(دار قطنی)

۶۸۵ ـــــ عید الفطر کے لئے گھر سے نکلنے سے قبل صدقہ[1] فطر ادا کرنا چاہئے۔ (مشکوٰۃ)

---

[1] ایک صاع یعنی ۲ سیر ۱۲ چھٹانک گندم فی کس، غریب نصف صاع بھی دے سکتے ہیں۔

---

۶۸۳ صحیح بخاری، ((العیدین: باب الخطبة بعد العید حدیث ۹۶۲))

✿ صحیح مسلم، ((صلاۃ العیدین۔ حدیث ۸۸۴))

۶۸۴ ضعیف،

✿ دارقطنی، (((۳۸/۲) العیدین، حدیث ۱۷۳۱))

اسکی سند عمرو بن شمر اور جابر الجعفی کی وجہ سے سخت ضعیف ہے۔ تاہم "اللہ اکبر" "اللہ اکبر، اللہ اکبر، کبیرا کا پڑھنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے۔ (بیہقی ۳۱۶/۳) اسی طرح عبد اللہ بن عباس سے "اللہ اکبر کبیرا، اللہ اکبر کبیرا، اللہ اکبر و اجل، اللہ اکبر و للہ الحمد" کا پڑھنا ثابت ہے۔ (ابن ابی شیبہ ۴۸۹/۱، ۴۹۰، المستدرک ۲۹۹/۱ و صححہ و وافقہ)

۶۸۵ ((دیکھئے نمبر ۶۷۰))

Scanned with CamScanner

۶۱۲ ــــ بقرہ عید کے روز نماز عید پڑھ کر قربانی کرنی چاہئے۔ (بخاری، مُسلم)

۶۱۰ ــــ عرفہ کے دن (ذی الحجہ کی نویں تاریخ) سے لے کر تیرہ تاریخ تک تکبیریں بلند آواز سے بکثرت پڑھتے رہیں۔ (نمازوں کے بعد)۔ (دار قطنی)

---

۶۱۲ ، ((دیکھئے نمبر ۱۷۶))

۶۱۰ ، ((دیکھئے ۱۷۶))

Scanned with CamScanner

عیدین کی نماز کا طریقہ [1]

۱۸۸ ــــــ وضو کر کے قبلہ کی طرف منہ کر کے اللہ اکبر کہتے ہوئے رفع الیدین کریں۔ (بخاری)

---

[1] امام بھی عیدین کی نماز اسی مسنون طریق پر پڑھائیں اور اگر کسی بھائی یا بہن کو اکیلے پڑھنے کا اتفاق ہو۔ تو وہ بھی اسی طرح پڑھے۔ (منہ)

---

۱۸۹ ــــــ پھر سینے پر ہاتھ باندھ کر دعائے افتتاح الخ (یا سبحٰنک) پڑھیں۔ (ابن خزیمہ)

۱۹۰ ــــــ پھر دعائے افتتاح ختم کر کے قراءت سے پہلے ٹھہر ٹھہر کر سات تکبیریں کہیں۔ (ترمذی)

---

۱۸۸ ' ((دیکھئے ۲۸۲))

۱۸۹ ((دیکھئے نمبر ۲۸۷ 'نمبر ۲۹۷))

۱۹۰ صحیح'

- جامع ترمذی' ((الصلاۃ: باب فی التکبیر فی العیدین حدیث ۵۳۶))
- سنن ابن ماجۃ' ((اقامۃ الصلاۃ: باب ما جاء فی کم یکبر الامام فی صلاۃ العیدین حدیث ۱۲۷۹))

۱ اسکی سند کثیر بن عبداللہ کی وجہ سے سخت ضعیف ہے لیکن سنن ابی داؤد (۱۱۵۱) وغیرہ میں اس کے صحیح شواہد ہیں۔

۶۹۱ ــــ ہر تکبیر پر رفع الیدین کریں اور ہر تکبیر پر ہاتھ باندھ لیا کریں (بیہقی)

۶۹۲ ــــ پھر امام اونچی آواز سے اور مقتدی آہستہ الحمد شریف پڑھیں' پھر امام اونچی آواز سے قراء ت پڑھے' اور مقتدی چپ چاپ سنیں۔ (صحیح مُسلم)

۶۹۳ ــــ صلوۃ العیدین میں ہے۔ کہ حضور انور ﷺ نے عید الاضحی اور عید الفطر میں سورہ ق و القران المجید اور اقتربت الساعة وانشق القمر پڑھیں۔

۶۹۴ ــــ اور ترمذی شریف میں سبح اسم اور هل اتک کا پڑھنا بھی آیا ہے۔

۶۹۵ ــــ پس بہتر ہے کہ آپ بھی سورہ فاتحہ کے بعد مسنون قراء ت پڑھیں' پھر جب پہلی رکعت پڑھ کر آپ دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہوں' اور قیام کی تکبیر کہہ چکیں تو قراء ت شروع کرنے سے پہلے ٹھہر ٹھہر کر۔ پانچ تکبیریں کہیں۔ (ترمذی)

۶۹۶ ــــ ان تکبیروں میں بھی رفع الیدین کریں۔ اور ہر تکبیر کے بعد ہاتھ باندھ لیا کریں۔ (بیہقی)

---

۶۹۱ '
((دیکھئے نمبر ۲۸۲))

۶۹۲ '
((دیکھئے نمبر ۳۱۳' نمبر ۳۳۱))

۶۹۳ **صحیح مسلم**' ((صلاۃ العیدین : باب ما یقرأ فی صلاۃ العیدین حدیث ۸۹۱))

۶۹۴ '
((دیکھئے نمبر ۳۳۱))

۶۹۵ '
((دیکھئے نمبر ۶۹۰))

۶۹۶ '
((دیکھئے نمبر ۶۹۱))

Scanned with CamScanner

(۱۹۷) ــــــ پھر دو رکعت پڑھ کر سلام پھیر دیں۔(رکوع، سجود، اور قومہ جلسہ بڑے اطمینان سے کریں۔ کہ یہ چیزیں نماز کے ارکان ہیں)۔
پھر خطبہ پڑھیں۔ اور عیدین کا خطبہ منبر پر نہ پڑھیں۔(صحیح مسلم)

بارہ تکبیریں

آپ پڑھ چکے ہیں کہ عیدین کی نماز کی پہلی رکعت میں سات تکبیریں ہیں اور دوسری میں پانچ۔ ان بارہ [1] تکبیروں کے متعلق ہم حدیث کے اصل الفاظ یہاں نقل کرتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں:۔

---

(۱۹۹)
[1] شیخ عبد القادر جیلانی فرماتے ہیں کہ عیدین کی نماز میں بارہ تکبیریں ہیں۔(غنیہ)

---

(۱۹۸) ــــــ وَعَنْ كَثِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ فِي الْعِيْدَيْنِ فِي الْاُوْلٰى سَبْعًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ وَفِي الْاٰخِرَةِ خَمْسًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ
(رواہ الترمذی، ابن ماجہ والدارمی)

روایت ہے کثیر بن عبداللہ سے، اس نے نقل کی اپنے باپ سے اس نے نقل کی کثیر کے دادے سے، یہ کہ نبی ﷺ نے دونوں عیدوں کی نماز میں پہلی رکعت میں سات تکبیریں کہیں، پہلے قراءت سے، اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں پہلے

---

(۱۹۷) **صحیح بخاری**، ((العیدین: باب الخروج الی المصلی بغیر منبر ح ۹۵۶))
✿ **صحیح مسلم**، ((صلاۃ العیدین حدیث ۸۸۹))
(۱۹۸) ، ((دیکھئے ۶۹۰))
(۱۹۹) **غنیۃ الطالبین**، ((ص ۶۱۸ باب نمبر ۱۶ فصل نماز عیدین کے بیان میں۔))

Scanned with CamScanner

قراء ت سے۔

۵۰۰ ـــــ وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ مُرْسَلاً اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَابَکْرٍ وَ عُمَرَ کَبَّرُوْا فِي الْعِیْدَیْنِ وَ الْاِسْتِسْقَاءِ سَبْعًا وَ خَمْسًا وَ صَلَّوْا قَبْلَ الْخُطْبَةِ وَ جَهَرُوْا بِالْقِرَاءَ ةِ۔ (مشکوٰ ۃ ' صلوٰ ۃ العیدین)

ترجمہ "جعفر بن محمدؒ بطریق ارسال [1] کے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور ابو بکرؓ و عمرؓ تکبیر کہتے دونوں عیدوں میں' اور نماز استسقاء میں سات اور پانچ اور نماز پڑھتے پہلے خطبے سے۔ (یعنی عید اور استسقاء کی) اور پکار کر پڑھتے قراء ت۔ (مشکوٰۃ)

[1] مرسل وہ حدیث ہوتی ہے کہ تابعی رسول اللہ ﷺ سے روایت کرے کہ حضورؐ نے ایسے کیا یا کہا۔ اور صحابی کا ذکر نہ کرے۔ (محمد صادق)

سورج اور چاند گہن کی نماز کا بیان

۵۰۱ ـــــ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

چاند سورج کسی کے مرنے سے گرہن نہیں ہوتے' یہ قدرت الٰہی کی دو نشانیاں ہیں اگر گرہن ہوتے دیکھو۔ تو کھڑے ہو کر نماز پڑھا کرو۔ (صحیح مسلم)

---

۵۰۰ **صحیح'**

✿ **مشکاۃ'** ((باب صلوۃ العیدین حدیث ۱۴۴۲ بحوالہ الشافعی (الام ۱/ ۲۳۷)))

اس کی سند ابراہیم الاسلمی اور ارسال کی وجہ سے ضعیف ہے۔ لیکن اس کے صحیح شواہد موجود ہیں دیکھئے سنن ابی داود (۱۱۵۱) وغیرہ۔

۵۰۱ **صحیح بخاری'**

((الکسوف: باب الصلاۃ فی کسوف الشمس حدیث ۱۰۴۱))

✿ **صحیح مسلم'** ((الکسوف: باب صلاۃ الکسوف حدیث ۹۱۰))

Scanned with CamScanner

۴۶۲ ـــــ حضور انور ﷺ نے فرمایا:- چاند سورج کا گرہن آثار قدرت ہیں۔ کسی کے مرنے جینے سے نمودار نہیں ہوتے۔ بلکہ بندوں کو عبرت دلانے کے لئے اللہ تعالیٰ ظاہر فرماتا ہے۔ اگر تم ایسے آثار دیکھو۔ تو جلد از جلد دعاء استغفار، اور یاد الٰہی کی طرف رجوع کرو۔ (صحیح مسلم)

۴۶۳ ـــــ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ سورج گرہن ہوا۔ تو حضور ﷺ نے ایک شخص کو یہ اعلان کر دینے کا حکم فرمایا۔ کہ نماز جماعت لہ سے ہوگی۔ (ابوداؤد)

لہ ۴۶۴ ـــــ حضرت اسماءؓ کہتی ہیں کہ میں مسجد میں گئی تو دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ (سورج گرہن کی) نماز میں کھڑے ہیں، میں بھی آپ کے ساتھ (عورتوں کی صف میں) کھڑی ہو گئی۔ آپ ﷺ نے اتنا طویل قیام کیا کہ میری نیت بیٹھ جانے کی ہو گئی۔ لیکن میں نے اپنے سے زیادہ کمزور عورتیں اِدھر اُدھر دیکھیں اور دل میں کہا کہ یہ تو مجھ سے زیادہ ضعیف ہیں (اور کھڑی ہیں اس خیال کے تحت میں کھڑی رہی۔ (مسلم)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مستورات بھی مسجد میں حضور ﷺ کے پیچھے سورج گرہن کی نماز پڑھتی تھیں، اگر عورتوں کیلئے نماز پڑھنے کا ہماری مسجدوں میں انتظام ہو تو انہیں چاہئے کہ سورج گرہن کی نماز مسجد میں آکر باجماعت ادا کریں اور اگر مسجد میں آنے کا انہیں موقع نہ ملے تو انہیں گھر پر ضرور یہ دوگانہ عاجزی سے پڑھ لینا چاہئے۔ (محمد صادق)

---

۴۶۲ صحیح بخاری، ((الکسوف: باب الذکر فی الکسوف حدیث ۱۰۵۹))

✿ صحیح مسلم، ((الکسوف: باب ذکر النداء بصلاۃ الکسوف "الصلاۃ جامعة" حدیث ۹۱۲))

۴۶۳ ابوداؤد، ((الصلوۃ: باب ینادی فیھا بالصلوۃ ح ۱۱۹۰))

بخاری، الکسوف: باب الجھر بالقراءۃ فی الکسوف ح ۱۰۶۶))

مسلم، الکسوف: باب صلوۃ الکسوف ح ۹۰۱))

۴۶۴ مسلم، ((الکسوف: باب ذکر النداء بصلوۃ الکسوف ح ۹۰۶))

Scanned with CamScanner

نماز کا طریقہ

۷۰۵ —— مسجد میں باجماعت دو رکعت نماز پڑھائیں۔ امام کو چاہئے کہ وہ اونچی آواز سے قراءت پڑھے۔ اور بڑی سورتیں تلاوت کرے' بڑے خضوع و خشوع اور عاجزی سے۔ پھر دراز رکوع کرے' پھر رکوع سے سر اٹھا کر قراءت شروع کردے۔ لیکن پہلی قراءت سے کچھ کم پڑھے' پھر دراز رکوع کرے۔ جو پہلے سے کچھ کم ہو۔ پھر اس رکعت کو دوسری نمازوں کی طرح پوری کرے۔ پھر دوسری رکعت میں بھی اسی طرح اونچی آواز سے لمبی قراءت پڑھے۔ اور دو لمبے رکوع کرے۔ اور یہ رکعت بھی ختم کرے۔ (بخاری مُسلم)

۷۰۶ —— پھر نماز سے فارغ ہو کر گرہن صاف ہو جانے تک لوگوں کو خطبہ (وعظ نصیحت) سنائے۔ (ابوداوٗد)

۷۰۷ —— حضور ﷺ نے ہر ہر رکعت میں تین تین اور چار چار رکوع بھی کئے ہیں۔ (مُسلم)

۷۰۸ —— حضور ﷺ نے ہر ہر رکعت میں پانچ پانچ رکوع بھی کئے ہیں۔ (ابوداوٗد)

---

۷۰۵ ' ((دیکھئے ۷۰۱))

۷۰۶ ((حوالہ سابق))

۷۰۷ ' ((دیکھئے ۷۰۱))

۷۰۸ حسن'

✿ ابوداؤد' ((الصلاۃ: باب من قال اربع رکعات حدیث ۱۱۸۲))

➤ اسے حاکم نے صحیح کہا ہے۔

تمام مرد اور عورتیں سورج اور چاند گہن کی نماز پڑھا کریں

سورج یا چاند گہن کے وقت ہم نماز پڑھنے کا مطلق خیال نہیں کرتے، مرد اپنے کاروبار میں لگے رہتے ہیں۔ اور عورتیں اپنے مشاغل میں پیارے بھائیو! بہنو! سنو!!! رسول اللہ ﷺ سورج گہن کے وقت اللہ کے ڈر سے لرزہ براندام ہو جاتے تھے۔ شہر میں منادی کرا کر لوگوں کو مسجد میں اکٹھا کر کے نماز میں کھڑے ہو جاتے۔ بڑے خضوع و خشوع، اور نہایت الحاح و زاری سے نماز پڑھتے۔ اور ہر رکعت میں دو دو، کبھی تین تین، کبھی چار چار، اور کبھی پانچ پانچ رکوع کرتے ہوئے اللہ کو راضی کرتے تھے۔

۴۰۹ ___ شمس و قمر کے گہنانے پر حضور ﷺ گھبرا اٹھتے۔ اور نماز میں کھڑے ہونے کی کرتے۔ حضرت اسماءؓ بیان کرتی ہیں۔ کہ حضور ﷺ کے زمانے میں (ایک دفعہ) سورج گرہن ہوا۔ تو آپؐ گھبرا گئے اور گھبراہٹ میں اہل خانہ میں سے کسی کا کرتہ لے لیا۔ بعد میں چادر مبارک حضور ﷺ کو پہنچائی گئی۔ (مُسلم)

۴۱۰ ___ حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ کے زمانہ میں ایک سخت گرمی کے دن سورج گرہن ہوا۔ حضور ﷺ نے صحابہؓ کو ساتھ لے کر نماز پڑھی۔ حضور ﷺ نے اتنا طویل قیام کیا کہ لوگ گرنے لگے۔ (مُسلم)

---

۴۰۹ ، ((دیکھیے نمبر ۴۰۲))

۴۱۰ **صحیح مسلم**، ((حوالہ سابق حدیث ۹۰۴))

Scanned with CamScanner

۱۱ ـــــ حضرت اسماءؓ کہتی ہیں کہ (ایک دفعہ سورج گرہن کی نماز میں) حضور ﷺ نے اتنا لمبا قیام کیا کہ مجھے (عورتوں کی صف میں کھڑے کھڑے) ضعف آگیا۔ میں نے برابر سے اپنی مشک سے پانی لے کر سر پر ڈالنا شروع کیا۔ (مُسلم)

۱۲ ـــــ حضرت عبید بن عمیرؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ حضور ﷺ کے زمانے میں (ایک بار) سورج گرہن ہوا۔ آپ ﷺ نے لوگوں کے ساتھ بڑی دیر تک قیام کیا ہر رکعت میں تین مرتبہ رکوع فرمایا۔ اس روز کھڑے کھڑے بعض لوگوں کو اس قدر غش آگیا۔ کہ ان پر پانی کے ڈول بھر بھر کر چھڑکے گئے۔ (ابو داؤد)

غور فرمایا آپ نے! کہ حضور ﷺ کس قدر انہماک اور اہتمام سے سورج گرہن کی نماز پڑھتے تھے، لیکن ہم نے کبھی اس نماز کی طرف توجہ نہیں کی۔ آئندہ سب بھائیوں اور بہنوں کو چاہیے کہ اگر ان کے لئے جماعت کا انتظام نہ ہو سکے، تو انہیں گھروں میں یہ نماز بڑی عاجزی سے پڑھ لینی چاہیے۔ اگر لمبی سورتیں یاد نہ ہوں تو سورہ اخلاص کے تکرار سے ہی قیام طویل کرلیں۔ اور تسبیحات کی کثرت سے رکوع اور سجدے کو دراز بنالیں۔ رکوع ہر رکعت میں ایک، دو، تین، چار، پانچ، اپنی طاقت کے مطابق کریں، اسی طرح قومے کی دعاء کو بار بار پڑھتے ہوئے قریباً رکوع کے برابر

---

۱۱ **صحیح بخاری**، ((الجمعة: باب من قال فی الخطبة بعد الثناء "اما بعد" حدیث ۹۲۲))

✿ **صحیح مسلم**، ((حوالہ سابق حدیث ۹۰۵))

۱۲ **صحیح**

✿ **سنن ابو داؤد**، ((الصلاة: باب صلاة الکسوف حدیث ۱۱۷۷))

Scanned with CamScanner

میں کھڑے رہیں۔ پھر جب دو رکعت پڑھ کر فارغ ہوں۔ تو جب تک سورج روشن نہ ہو مصلے پر بیٹھے ہوئے یہ پڑھتے رہیں:۔

(1) ــــ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ۔

یا یہ کلمے جو اللہ کو بڑے محبوب ہیں۔ پڑھیں:۔

(2) ــــ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ

نماز استسقاء کا بیان

اللہ نہ کرے اگر قحط سالی ہو جائے' مینہ نہ برسے' تکالیف بڑھ جائیں' نا امیدی کی سی کیفیت عوام میں پیدا ہو جائے۔ تو اس وقت مسلمانوں کو چاہئے کہ ایک دن تجویز

....

....

....

---

(1) صحیح مسلم' ((الذكر والدعاء : باب فضل التهليل والتسبيح والدعاء حديث ٢٦٩٥))

(2) صحیح بخاری' ((التوحيد: باب قول الله تعالىٰ "ونضع الموازين القسط ليوم القيامة" الخ حديث ٧٥٦٣))

Scanned with CamScanner

کر کے سورج نکلتے ہی پھٹے پرانے میلے [1] کپڑے پہن کر عاجزی اور زاری کرتے ہوئے جنگل میں نکلیں، منبر بھی رکھا جائے، جب آفتاب کا کنارہ [2] نکل آئے تو اس وقت امام منبر پر چڑھے اور یہ پڑھے:۔

---

[1] ● — عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَاضِعًا مُتَبَذِّلًا مُتَخَشِّعًا مُتَرَسِّلًا مُتَضَرِّعًا فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ كَمَا يُصَلِّي فِي الْعِيْدِ (بلوغ المرام)

حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہؐ نکلے (نماز استسقاء کو) عاجزی کرتے ہوئے، میلے کپڑے پہنے ہوئے، خشوع کرتے ہوئے، آہستگی سے چلتے ہوئے۔ زاری کرتے ہوئے، پھر آپ ﷺ نے عید کی نماز کی طرح دو رکعت نماز (استسقاء پڑھی)۔

[2] ● — حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں۔ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ بَدَا حَاجِبُ الشَّمْسِ فَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ۔ پس نکلے رسول اللہؐ اس وقت کہ ظاہر ہوا کنارا آفتاب کا۔ پس بیٹھے منبر پر۔ (ابوداؤد)

معلوم ہوا کہ نماز استسقاء کے لئے رات سے ہی تیاری کر رکھنی چاہئے تاکہ سورج نکلتے ہی لوگ جنگل میں اکٹھے ہو جائیں۔ (منہ)

---

(۱) حسن

✿ **بلوغ المرام،** ((باب صلاۃ الاستسقاء حدیث ۵۳۴))

✿ **ابوداؤد،** ((صلاۃ الاستسقاء حدیث ۱۱۶۵))

اسے ابن خزیمہ اور ابن حبان وغیرہما نے صحیح کہا ہے۔

(۲) حسن، (())

✿ **ابوداؤد،** ((صلاۃ الاستسقاء: باب رفع الیدین فی الاستسقاء حدیث ۱۱۷۳))

اسے ابن حبان، حاکم اور ذہبی نے صحیح کہا ہے۔

Scanned with CamScanner

٤١٦ ـــ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ۔ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَنْتَ الْغَنِيُّ وَ نَحْنُ الْفُقَرَاءُ اَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَاجْعَلْ مَا اَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّةً وَّ بَلَاغًا اِلٰى حِيْنٍ۔

سب تعریف اللہ کے لئے جو پروردگار ہے' سب جہانوں کا' رحم کرنے والا نہایت مہربان مالک ہے روز جزا کا نہیں کوئی معبود سوا اللہ کے۔ کرتا ہے جو چاہتا ہے۔ اے اللہ! تو ہے معبود' نہیں کوئی معبود سوائے تیرے۔ تو بے پروا ہے اور ہم فقیر ہیں۔ نازل کر ہم پر بارش اور جو بارش اُتارے تو' اس سے ہم کو قوت اور (مقاصد کو پہنچنے کا) فائدہ دے ایک مدت تک۔ (ابوداؤد)

پھر امام (اور سب لوگ بھی) ہاتھ اٹھائیں۔ ہاتھوں کو دراز کریں حتی کہ بغلیں دکھائی دیں۔ لیکن ہاتھوں کو سر سے اونچا نہ لے جائیں۔ اور ہاتھوں کو پھیلائیں اور ہاتھوں کی پشت اوپر کو اور ہتھیلی زمین کی طرف کریں۔ (ابوداؤد)

---

٤١٦ حوالہ سابق۔

۴۱۸ ـــــ پھر امام لوگوں کی طرف پیٹھ کر کے قبلہ رخ ہو جائے۔ (اور ہاتھ اٹھائے رکھے) اور مندرجہ ذیل دعائیں بڑی عاجزی اور حضور قلب سے رو رو کر پڑھے۔ اور سب لوگ بھی بڑے خضوع سے آبدیدہ ہو کر ہاتھوں کو الٹا کر کے اٹھائیں' اور دعاء مانگیں۔ دعائیں یہ ہیں:۔

۴۱۹ ـــــ اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا

یا الٰہی پلا ہم کو' یا الٰہی پلا ہم کو' یا الٰہی پلا ہم کو۔

۴۲۰ ـــــ اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا غَیْثًا مُّغِیْثًا مَّرِیْئًا مَّرِیْعًا نَّافِعًا غَیْرَ ضَآرٍّ عَاجِلًا غَیْرَ اٰجِلٍ۔

اے ہمارے اللہ' ہم پر ایسی بارش نازل فرما جو ہماری تشنگی بجھا دے۔ ہلکی پھواریں' غلہ اگانے والی ہوں۔ نفع دینے والی' نہ نقصان پہنچانے والی' جلد آنے والی' نہ دیر لگانے والی۔

---

۴۱۸ حوالہ سابق

۴۱۹ صحیح بخاری' ((الاستسقاء: باب نمبر ۵ حدیث ۱۰۱۳))

۴۲۰ حسن'

✿ ابوداؤد' ((صلاۃ الاستسقاء: باب رفع الیدین فی الاستسقاء حدیث ۱۱۶۹))

Scanned with CamScanner

۷۲۱ ــــ اَللّٰھُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَبَهَائِمَكَ وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ وَاَحْيِ بَلَدَكَ الْمَيِّتَ

اِلٰہی! اپنے بندوں اور جانوروں کو سیراب کر اور اپنی رحمت کو پھیلا اور اپنے مردہ شہروں کو زندہ کر دے۔

۷۲۲ ــــ اَللّٰھُمَّ جَلِّلْنَا سَحَابًا كَثِيْفًا قَصِيْفًا دَلُوْكًا ضَحُوْكًا تُمْطِرُنَا مِنْهُ رَذَاذًا قِطْقِطًا سَجَلاً يَّا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

اے اللہ! لے آ ہم پر بادل' جو گاڑھا ہو' کڑکتا ہو' پانی بہاتا' چمکتی بجلی والا کہ بارش برسائے تو اس سے ہم پر نرم بوندی کا' چھوٹی بوندی کا' بہت پانی والا' اے صاحب بزرگی اور عزت کے۔

(بخاری' ابوداؤد)(بلوغ المرام)

اسے ابن خزیمہ' حاکم اور ذہبی نے صحیح کہا ہے۔

۷۲۱ ابوداؤد' ((حوالہ سابق ح ۱۱۷۶))

۷۲۲ ضعیف'

✿ بلوغ المرام' ((باب صلاۃ الاستسقاء (ح ۵۴۲) بحوالہ ابوعوانہ))
اسکی علت کے لئے السنن الکبری للبیہقی (۳۵۵/۳) دیکھئے۔

نوٹ: یہ دعائیں رسول پاک ﷺ کی زبان مبارک کی ہیں۔ جو کتب محولہ میں موجود ہیں۔ ناظرین ان کو زبانی یاد کرلیں۔ اور ضرورت کے وقت ان کے ساتھ دست بدعا ہوں۔

امام منبر سے اتر آئے

امام جب یہ دعائیں پڑھ چکے۔ تو دونوں ہاتھ اٹھائے رکھتے ہوئے لوگوں کی طرف منہ کرے اور منبر سے اتر کر لوگوں کو دو رکعت نماز پڑھائے۔ اور قراءت اونچی آواز[1] سے پڑھے۔

ملاحظہ: ۴۲۳ ــــ استسقاء کی نماز پہلے پڑھ کر پیچھے خطبہ، اور دعائیں پڑھنا بھی جائز ہے۔ (ابن ماجہ، مسند امام احمد)

۴۲۴ ــــ نماز استسقاء میں اذان اور اقامت نہیں ہے۔ پہلی رکعت کی قراءت میں "سبح اسم" اور دوسری میں "ھل اتک" پڑھیں۔

---

[1] عبداللہ بن زید بن عاصمؓ کہتے ہیں۔ حضور ﷺ نماز استسقاء کے لئے تشریف لے گئے آپ نے دو رکعتیں پڑھائیں جن میں آپ نے اونچی آواز سے قراءت پڑھی۔ (ابوداؤد) ۴۲۵

---

۴۲۳ **ضعیف**،

✿ **سنن ابن ماجہ**، ((اقامۃ الصلوۃ: باب ماجاء فی صلاۃ الاستسقاء ح ۱۲۶۸))، احمد (۳۲۶/۲)

اسے بوصیری نے صحیح کہا لیکن سند "نعمان بن راشد عن الزھری" کی وجہ سے ضعیف ہے۔))

۴۲۴ **حسن**،

✿ **دارقطنی**، (((۶۵/۲) الاستسقاء حدیث ۱۷۸۲))

اسکی سند محمد بن عبدالعزیز وغیرہ کی وجہ سے سخت ضعیف ہے۔ تاہم السنن الکبری للبیہقی (۳۴۸/۳) وغیرہ میں اس کے معنوی شواہد ہیں۔))

۴۲۵ **ابوداؤد**، ((الصلاۃ: جماع ابواب: صلاۃ الاستسقاء تفریعھا ح ۱۱۶۱))

✿ **صحیح بخاری**، ((الاستسقاء: باب الجھر بالقراءۃ فی الاستسقاء حدیث ۱۰۲۴))

Scanned with CamScanner

نماز ضحیٰ' یا اشراق کا بیان

ضحی کے معنی ہیں دن کا چڑھنا' اور اشراق کے معنی ہیں طلوع آفتاب۔ پس جب آفتاب پھٹ کر ایک نیزے تک بلند ہو جائے تو اس وقت نوافل کا پڑھنا نماز اشراق کہلاتا ہے۔

تین سو ساٹھ بند کا صدقہ

(۱) ــــ بریدہؓ سے روایت ہے' کہا اس نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے تھے :- آدمی میں تین سو ساٹھ بند ہیں۔ پھر آدمی پر لازم ہے کہ اپنے ہر بند کے بدلے صدقہ خیرات کرے۔ صحابہؓ نے کہا حضور ﷺ! کون ہے جو اس کی طاقت رکھے؟ حضور ﷺ نے فرمایا۔ فَرَكْعَتَا الضحٰی تُجْزِئُكَ (ابو داؤد) دو رکعتیں ضحی (نماز اشراق) کی پڑھنی کافی ہیں تجھ کو۔ (پھر صدقے کی احتیاج نہ رہے گی۔ یعنی دو رکعت تین سو ساٹھ جوڑ کا صدقہ ہے)۔

نوٹ : اس سے معلوم ہوا کہ نماز اشراق کم از کم دو رکعت ہیں۔ قارئین! اگر نماز اشراق پڑھیں۔ تو نہایت خلوص دل سے پڑھیں۔ اور قومے' جلسے اور رکوع و سجود کو بڑی طمانیت سے ادا کریں۔

---

(۱) حسن'

✿ ابو داؤد' ((الادب: باب فی اماطۃ الاذی عن الطریق حدیث ۵۲۴۲))

اسے ابن خزیمہ اور ابن حبان وغیرہما نے صحیح کہا ہے۔

Scanned with CamScanner

اشراق سے متعلق حدیث قدسی

۴۲۰ ـــــ ابو درداءؓ اور ابو ذرؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:-در حالیکہ حضور ﷺ نے جناب باری تعالیٰ سے نقل کیا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے 'اے بیٹے آدم کے! اِرْكَعْ لِيْ اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ مِنْ اَوَّلِ النَّهَارِ اَكْفِكَ اٰخِرَهٗ پڑھ خالص میرے لئے چار رکعتیں اول دن میں (یعنی اشراق) کفایت کروں گا میں تجھ کو اس دن کی شام تک۔

(ترمذی 'ابوداؤد)

مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اول روز میں (یعنی اشراق) کے وقت میری عبادت کے لئے اپنے دل کو فارغ رکھ 'تو میں آخر روز (شام) تک تیرے دل کو بسبب تیری حاجت روائیوں اور مشکل کشائیوں کے فارغ رکھوں گا۔ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اشراق کی چار رکعت نماز انسان کے تمام دن کے ہموم و غموم اور مصائب و حوائج کے زہر کا تریاق ہے۔اور نماز اشراق کا چار رکعت ہونا بھی معلوم ہو گیا۔ چاہے آپ روزانہ بعد طلوع آفتاب دو رکعت اشراق پڑھیں یا چار رکعت۔

ملاحظہ: ۴۲۱ ـــــ حضرت عائشہ طاہرہ صدیقہؓ سے معاذہ نے دریافت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نماز ضحی (اشراق) کتنی رکعت پڑھتے تھے؟ قَالَتْ اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ وَيَزِيْدُ مَاشَآءَ اللّٰهُ حضرت عائشہؓ نے کہا کہ چار رکعتیں اور زیادہ پڑھتے 'جس قدر چاہتا اللہ تعالیٰ۔ (مسلم شریف)

---

۴۲۰ حسن '

✿ جامع ترمذی ' ((باب ماجاء فی صلاۃ الضحی حدیث ۴۷۵))

۴۲۱ صحیح مسلم ' ((صلاۃ المسافرین: باب استحباب صلاۃ الضحی ح ۷۱۹))

نماز تسبیح کا بیان

۴۲۹ ـــــ روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ تحقیق نبی ﷺ نے عباس بن عبدالمطلب کو فرمایا:- اے میرے چچا عباس! کیا نہ دوں میں تجھ کو؟ کیا نہ دوں میں تجھ کو؟ (حضور ﷺ رغبت دلا رہے ہیں) کیا نہ خبر دوں میں تجھ کو؟ کیا نہ کروں میں تجھ کو دس خصلتوں والا؟ (کسی عظیم الشان عمل کی تمہید ہے) جس وقت کرے تو یہ (کام) بخشے اللہ گناہ تیرے پہلے اور پچھلے' اور پرانے اور نئے۔ چوک کر کئے ہوئے' اور جان کر کئے ہوئے چھوٹے اور بڑے' چھپے اور ظاہر (اے چچا) پڑھ تو چار رکعت (اس طرح کہ) ہر رکعت میں سورہ فاتحہ اور کوئی سورت' پھر جب تو (حسب دستور) پہلی رکعت میں قراءت پڑھ چکے اور ابھی تو کھڑا ہی ہو تو (قراءت کے بعد) پڑھ (یہ) سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ پندرہ بار ـــــ پھر رکوع کر۔ پھر ان کلموں کو (جو اوپر مذکور ہیں) رکوع میں پڑھ دس بار (یعنی رکوع میں بعد تسبیحات کے) پھر اٹھا تو سر اپنا رکوع سے' پھر پڑھ تو ان کلموں کو (قومہ میں) دس بار (یعنی سمع اللہ الخ کہنے کے بعد) پھر جھک تو سجدے میں پس پڑھ تو ان کلموں کو (سجدے میں) دس بار۔ (یعنی بعد تسبیحات کے) پھر اٹھا سر سجدے سے' پس پڑھ ان کلموں کو (جلسے میں) دس بار (یعنی بعد کہنے ـــــ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ الخ کے۔ پھر سجدہ کر' پھر پڑھ ان کلموں کو دوسرے سجدے میں) دس بار۔ پھر اٹھا تو سر اپنا سجدے سے' پھر پڑھ ان کلموں کو (جلسہ استراحت میں) دس بار۔ پس یہ تسبیحات پچھتر بار ہوئیں۔ ہر رکعت میں۔ (اے چچا!) کر تو یہ چاروں رکعت میں (یعنی چاروں رکعتیں اسی طرح

---

۴۲۹ حسن'

- ابوداؤد' ((ابواب التطوع: باب صلاۃ التسبیح حدیث ۱۲۹۷))
- سنن ابن ماجۃ' ((اقامۃ الصلوۃ: باب ماجاء فی صلاۃ التسبیح حدیث ۱۳۸۶))

Scanned with CamScanner

پڑھ اگر طاقت رکھے تو (اے چچا!) اس نماز کو پڑھنے کی ہر روز ایک بار تو (ہر روز پڑھا کر' پھر اگر تو ہر روز نہ پڑھ سکے تو ہر ہفتہ میں ایک بار پڑھا کر ـــــ پھر اگر تو ہفتہ وار نہ پڑھ سکے۔ تو ہر مہینہ میں ایک بار پڑھ ـــــ پھر اگر ماہوار نہ پڑھ سکے' تو ہر برس میں ایک بار پڑھ۔ پھر اگر ہر برس (بھی) نہ پڑھ سکے' تو تمام عمر میں ایک بار پڑھ لے۔" (ابوداؤد' ابن ماجہ)

ملاحظہ: بھائیو! اور بہنو! یہ تمام گناہوں کا تریاق ہے' اس نماز سے انسان کو اللہ کا بہت قرب حاصل ہوتا ہے۔ درجات بلند ہوتے ہیں۔ اللہ کے ساتھ تعلق بڑھتا ہے۔ اور یہ نماز دکھ' درد' سختی اور غم کا بھی مداوا ہے۔ حضور انور ﷺ نے اپنی امت کو یہ نماز ایک بیش بہا خزانہ عطا فرمایا۔ ایک لاجواب وظیفہ بتایا ہے اگر آپ اس نماز کو ہر روز پڑھ لیا کریں۔ تو کیا ہی اچھی بات ہے۔ لیکن روز پڑھنا اگر دشوار ہو۔ تو ہر جمعہ کے جمعہ اس کا پڑھنا اپنا معمول بنالیں۔ ذرا ہمت کریں تو کچھ مشکل نہیں' اس نماز کے پڑھنے کا کوئی خاص وقت مقرر نہیں۔ حالات کے پیش نظر جونسا وقت بھی آپ کو مل سکے' پڑھ سکتے ہیں۔

نوٹ: نماز تسبیح میں' تسبیحات قعدوں میں التحیات سے پہلے پڑھیں۔ بخلاف دوسرے ارکان کے' اور جونسی سورتیں چاہیں۔ چاروں رکعتوں میں پڑھیں۔ حضرت ابن عباسؓ سے ان چار سورتوں کا پڑھنا منقول ہے۔

ـــــ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ' وَالْعَصْرِ' قُلْ یٰاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ' قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ـــــ

نماز تسبیح کے آخر میں پڑھنے کی دعا

چوتھی رکعت میں قعدہ کے اندر آپ دس بار تسبیحات' پھر

Scanned with CamScanner

التحیات پھر درود شریف اور پھر دعاء پڑھ کر سلام پھیر دیتے ہیں۔ آپ کی نماز مکمل ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر آپ دعاء کے بعد اور سلام پھیرنے سے پہلے دعائے ذیل بھی، (۱۳۱)____ جو جلال الدین سیوطی" امام احمد" سے لائے ہیں پڑھ لیا کریں۔ تو نماز تسبیح کا درجہ بے حد بڑھ جائے گا۔ اور اللہ کی رحمت و رضامندی کی گھنگھور گھٹائیں جھوم جھوم کر برسیں گی۔ اس دعاء کے الفاظ بھی ٹکسالی ہیں۔ یعنی نبیؐ رحمت کی زبان پاک سے نکلے ہوئے ہیں۔ جو یہ ہیں:۔

(۱۳۲)____ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ تَوْفِیْقَ اَهْلِ الْهُدٰی وَاَعْمَالَ اَهْلِ الْیَقِیْنِ وَمُنَاصَحَةَ اَهْلِ التَّوْبَةِ وَ عَزْمَ اَهْلِ الصَّبْرِ وَجِدَّ اَهْلِ الْخَشْیَةِ وَطَلَبَ اَهْلِ الرَّغْبَةِ وَتَعَبُّدَ اَهْلِ الْوَرَعِ وَعِرْفَانَ اَهْلِ الْعِلْمِ حَتّٰی اَلْقَاكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ

---

(۱۳۱)

(۱۳۲) ضعیف،

✿ الترغیب والترھیب، (۱/۴۷۱)

امام منذری نے اسے ضعیف کہا ہے۔

اَسْئَلُكَ مَخَافَةً تَحْجُزُنِیْ عَنْ مَّعَاصِيْكَ
حَتّٰی اَعْمَلَ بِطَاعَتِكَ عَمَلاً اَسْتَحِقُّ بِهٖ
رِضَاكَ وَ حَتّٰی اُنَاصِحَكَ بِالتَّوْبَةِ خَوْفًا
مِّنْكَ وَ حَتّٰی اُخْلِصَ لَكَ النَّصِيْحَةَ حَيَاءً
مِّنْكَ وَ حَتّٰی اَتَوَكَّلَ عَلَيْكَ فِي الْاُمُوْرِ
كُلِّهَا وَ حُسْنَ ظَنٍّ بِكَ سُبْحَانَ خَالِقِ
النُّوْرِ

اے اللہ ! میں مانگتا ہوں تجھ سے توفیق راہ پانے والوں کی اور اعمال یقین والوں کے اور خیر خواہی توبہ کرنے والوں کی اور ہمت صبر والوں کی اور کوشش ڈر والوں کی اور جستجو رغبت والوں کی اور عبادت پرہیز گاروں کی اور معرفت علم والوں کی یہاں تک کہ ملوں میں تجھ سے۔ اے اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے وہ ڈر کہ باز رکھے مجھ کو تیری نافرمانیوں سے، یہاں تک کہ تیری اطاعت میں وہ کام کروں کہ جس سے تیری رضا مندی کا مستحق ہو جاؤں اور یہاں تک کہ تیری طرف خالص توبہ کروں تجھ سے ڈر کر اور یہاں تک کہ خالص خیر خواہی کروں تیری تجھ سے شرما کر اور یہاں تک کہ تجھ ہی پر بھروسہ کروں سب کاموں میں اور نیک گمان کروں تیرے ساتھ، پاک ہے (تو) اے پیدا کرنے والے نور کے۔

مریض کی عیادت کا بیان' عیادت سے بہشت

حضرت علی ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:-

۴۲۳ — مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَعُوْدُ مُسْلِمًا غُدْوَةً اِلاَّ صَلّٰى عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰى يُمْسِىَ وَاِنْ عَادَهٗ عَشِيَّةً اِلاَّ صَلّٰى عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰى يُصْبِحَ وَكَانَ لَهٗ خَرِيْفٌ فِي الْجَنَّةِ (رواہ الترمذی وابوداؤد)

ترجمہ جو کوئی مسلمان عیادت کرے مسلمان کی اول روز (یعنی قبل دوپہر)- تو ستر ہزار فرشتے اس کے لئے شام تک رحمت و مغفرت کی دعاء کرتے ہیں' اور جو کوئی عیادت کرے آخر روز (یعنی بعد دوپہر) تو ستر ہزار فرشتے اس کے لئے صبح تک رحمت اور مغفرت کی دعاء کرتے ہیں اور اس کے لئے بہشت میں باغ (تیار) ہوتا ہے-

عیادت کی دعائیں:

جب مریض کے پاس عیادت کے لئے جائیں تو رسول اللہ ﷺ کی زبان سی نکلی ہوئی مندرجہ ذیل دعائیں اس کے حق میں کریں-

---

۴۲۳ ضعیف'

✿ جامع ترمذی' ((الجنائز: باب ما جاء فی عیادۃ المریض حدیث ۹۶۹))

✿ ابوداؤد' ((الجنائز: باب فی فضل العیادۃ حدیث ۳۰۹۸))

اس کی سند میں حکم بن عتیبۃ مدلس ہے- اور عن سے روایت کر رہا ہے-

Scanned with CamScanner

پہلی دعاء

⓵ — اَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَّشْفِيَكَ

میں تیری شفا کے لئے اللہ بزرگ، پروردگار عرش عظیم سے سوال کرتا ہوں (ابوداؤد)

دوسری دعاء

⓶ — لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْشَآءَ اللّٰهُ

(بخاری، مسلم)

نہیں کچھ ڈر (یعنی غم نہ کر) پاک کرنیوالی ہے (بیماری گناہوں سے) اگر چاہے اللہ۔

⓵ صحیح،

✿ سنن ابو داؤد، ((الجنائز: باب الدعاء للمريض عند العيادة حديث ٣١٠٦))

➤ اسے ابن حبان، حاکم اور ذہبی وغیرہم نے صحیح کہا ہے۔

⓶ صحیح بخاری، ((المناقب : باب علامات النبوة فی الاسلام حدیث٣٦١٦))

Scanned with CamScanner

﴿تیسری دعاء﴾ ① اَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاءُكَ شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا

(بخاری، مُسلم)

دور کر بیماری کو اے پروردگار آدمیوں کے اور شفا دے۔ تو ہی ہے شفا دینے والا۔ نہیں شفا سوائے شفا تیری کے وہ شفا کہ نہیں چھوڑتی کسی بیماری کو۔"

نوٹ: حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مریض پر اپنا دایاں ہاتھ پھیرتے۔ اور یہ (مذکورہ) دعاء پڑھتے تھے۔ (متفق علیہ)

معوذات کا دم: ② ـــ حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں۔ اذا اشتکی نفث علی نفسه بالمعوذات ومسح عنه بیده۔ جب

---

① صحیح بخاری، ((المرضی: باب دعاء العائد للمریض حدیث ٥٦٧٥))

✿ صحیح مسلم، ((السلام: باب استحباب رقیة المریض حدیث ٢١٩١))

② صحیح بخاری، ((المغازی: باب مرض النبی ﷺ ووفاته حدیث ٤٤٣٩))

✿ صحیح مسلم، ((السلام: باب استحباب رقیة المریض حدیث ٢١٩٢))

Scanned with CamScanner

حضور انور ﷺ بیمار ہوتے تو دم کرتے اپنے اوپر معوذات سے (قرآن کی آخری دو سورتیں) اور پھیرتے اپنے اوپر ہاتھ اپنا۔ (بخاری، مُسلم)

ملاحظہ: اس حدیث کی رو سے معوذات پڑھ کر بھی مریض اپنے اوپر دم کر سکتا ہے۔ اور دوسرے مریض کو بھی ان کے ساتھ دم کیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ حضرت عائشہ صدیقہؓ معوذات پڑھ کر رسول اللہ ﷺ پر بیماری کی حالت میں دم کرتی تھیں۔ (مشکوٰۃ)

جبریلؑ کا دم: ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ کے پاس حضرت جبریل علیہ السلام نے آ کر کہا، اے محمد ﷺ! کیا آپ بیمار ہیں؟ حضور ﷺ نے فرمایا:۔ ہاں (بیمار ہوں) تو جبریلؑ نے (آپ ﷺ کی بیماری کے دفعیہ کے لئے یہ) پڑھا:۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَىْءٍ يُّؤْذِيْكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ اَوْعَيْنٍ حَاسِدٍ ۔ اَللّٰهُ يَشْفِيْكَ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ

ساتھ نام اللہ کے کلام پڑھتا ہوں تجھ پر ہر چیز سے کہ ایذا دے تجھ کو، برائی ہر شخص کی سے یا آنکھ حسد کرنے والی سے۔ اللہ شفا دے تجھ کو، ساتھ نام اللہ کے کلام پڑھتا ہوں تجھ پر۔ (رواہ مُسلم)

حوالہ سابق،

مشکاۃ ((الجنائز: باب عیادۃ المریض حدیث ۱۵۳۲))

صحیح مسلم، ((السلام: باب الطب والمرض والرقی حدیث ۲۱۸۶))

عالم نزع میں تلقین شہادتین ۔۔۔(۴۶۰)۔۔۔(۴۶۱)۔۔۔(۴۶۲)۔۔۔ اگر کوئی حالت نزع میں ہو۔ تو اس کے پاس سب کو لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ پڑھنا چاہئے' اور بار بار پڑھنا چاہئے۔ تاکہ وہ بھی سن کر پڑھے' اور اس کا آخر کلام لآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہ ہو مشکوۃ میں فرمایا حضور ﷺ نے:۔لَقِّنُوْا مَوْتَاکُمْ لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ۔ تلقین کرو ان شخصوں کو کہ قریب مرنے کے ہیں کلمہ لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہ! کی حضور ﷺ نے یہ بھی فرمایا:۔مَنْ کَانَ اٰخِرُ کَلاَمِہٖ لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ دَخَلَ الْجَنَّۃَ۔ جس کا آخر کلام لا الہ الا اللہ ہو وہ جنت میں داخل ہو گا۔ مرنے والے کے پاس سورہ یاسین بھی پڑھنی آتی ہے۔(بلوغ المرام)

میت کو بوسہ دینا: ۔۔۔(۴۶۳)۔۔۔ جس کا کوئی قریبی یا دوست' عزیز فوت

---

(۴۶۰) **مشکاۃ**' ((الجنائز: باب مایقال عندمن حضرۃ الموت حدیث۱۶۱۶))

✿ **صحیح مسلم**' ((الجنائز: باب تلقین الموتی لا الہ الا اللہ حدیث ۹۱۶))

(۴۶۱) **حسن**'

✿ **ابوداؤد**' ((الجنائز: باب فی التلقین حدیث۳۱۱۶ ➤اسے حاکم اور ذہبی نے صحیح کہا ہے۔))

(۴۶۲) **ضعیف**'

✿ **بلوغ المرام**' کتاب الجنائز: حدیث۵۵۹))

✿ **ابوداؤد**' ((الجنائز: باب القراءۃ عندالمیت حدیث۳۱۲۱ ➤اسکی سند میں ابوعثمان مجہول ہے۔))

(۴۶۳) **صحیح بخاری**' ((الجنائز: باب الدخول علی المیت بعدالموت الخ حدیث۱۲۴۱))

Scanned with CamScanner

ہو جائے تو اس میت کو فرط محبت سے بوسہ دینا جائز ہے۔ (بخاری شریف بروایت حضرت عائشہ صدیقہؓ)

میت پر رونا: ⁴⁶⁴ ـــــ اگر میت کو دیکھ کر رونا آئے اور آنسو جاری ہوں تو کوئی منع نہیں۔ (مشکوۃ باب البکاء علی المیت)

میت پر چلا کر رونا' پیٹنا' گریبان پھاڑنا اور بین کرنا حرام ہے

⁴⁶⁵ ـــــ حضرت ابن مسعودؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور انور ﷺ نے فرمایا:-
لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ شَقَّ الْجُيُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ (متفق علیہ) نہیں ہے وہ ہم سے (یعنی ہمارے اہل طریقہ سے) جو پیٹے رخسارے اور پھاڑے گریبان اور پکارے پکارنا جاہلیت کا۔" (یعنی نوحہ اور واویلا کرنا)

⁴⁶⁶ ـــــ حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں' لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

---

⁴⁶⁴ **مشکاۃ** ((الجنائز: باب البکاء علی المیت حدیث ۱۷۲۲))

✿ **صحیح بخاری'** ((الجنائز: باب البکاء عند المریض حدیث ۱۳۰۴))

✿ **صحیح مسلم'** ((الجنائز: باب البکاء علی المیت حدیث ۹۲۴))

⁴⁶⁵ **صحیح بخاری'** ((الجنائز: باب لیس منا من شق الجیوب حدیث ۱۲۹۴))

✿ **صحیح مسلم'** ((الایمان: باب تحریم ضرب الخدود وشق الجیوب حدیث ۱۰۳))

⁴⁶⁶ **ضعیف'**

✿ **ابوداؤد'** ((الجنائز: باب فی النوح حدیث ۳۱۲۸ ➤ اسکی سند محمد بن الحسن بن عطیہ وغیرہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔))

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّائِحَةَ وَالْمُسْتَمِعَةَ (رواہ ابوداؤد) لعنت کی رسول اللہ ﷺ نے نوحہ کرنے والی عورت کو اور نوحہ سننے والی عورت کو۔

ملاحظہ: نوحہ بین کرنے کو کہتے ہیں۔ کہ عورت میت کی بھلائیاں بیان کر کر پکار کر روئے۔ اور رواویلا کرے۔ اور جو عورت قصداً اس بین کو سنے۔ وہ بھی معلون اور گناہ گار ہے۔

(الف) ـــــ ابو بردہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں حضور ﷺ فرماتے ہیں:۔ اَنَا بَرِیْءٌ مِمَّنْ حَلَقَ وَ صَلَقَ وَ خَرَقَ۔ میں بیزار ہوں اس سے جو (موت کی مصیبت میں) سر کے بال منڈائے، چلا کر روئے اور اپنے کپڑے پھاڑے۔ (بخاری، مُسلم)

صبر پر بہشت: (حدیث قدسی)

ـــــ حضور ﷺ نے فرمایا:۔ کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔ میرے (اس) مومن بندے کے لئے بہشت ہے۔ جس کے پیارے کو میں اہل دنیا سے قبض کرتا ہوں، اور وہ (اس کی موت پر) صبر کرے۔ (بخاری)

نمازجنازہ کابیان

جنازہ کی نماز پڑھنے کے لئے میت کی چارپائی اس طرح رکھیں کہ میت کا سر شمال کی سمت، اور پاؤں جانب جنوب ہوں، پھر باوضو ہو کر طاق صفیں باندھیں، اور

(الف) **صحیح بخاری، الجنائز:** ((باب ما ینھی من الحلق عند المصیبة حدیث ١٢٩٦))

✿ **صحیح مسلم،** ((الایمان: باب تحریم ضرب الخدود و شق الجیوب حدیث ١٠٤))

صحیح بخاری، ((الرقاق: باب العمل الذی یبتغی به وجه الله ح ٦٤٢٤))

Scanned with CamScanner

میت اگر مرد ہے تو امام سر کے سامنے [1] کھڑا ہو- اور میت اگر عورت ہے' تو امام کو اس کے درمیان کھڑا ہونا چاہئے- پھر دل میں نیت کرکے دونوں ہاتھوں کو کندھوں یا کانوں تک اٹھائیں- اور پہلی تکبیر اللہ اکبر کہہ کر سورہ فاتحہ پڑھیں- امام آواز سے پڑھے- اور مقتدی آہستہ-

---

[1] (۴۸۱) —— ترمذی' ابن ماجہ' اور ابو داؤد میں حضرت نافعؒ سے روایت ہے کہ انسؓ بن مالک نے ایک مردہ کا جنازہ پڑھایا- تو اس کے سر کے مقابل کھڑے ہوئے' پھر ایک قریشی عورت کا جنازہ لوگ لائے اور حضرت انسؓ ہی نے پڑھایا- تو عورت کے سرین کے درمیان کھڑے ہوئے- علا بن زیاد نے پوچھا- کیا رسول اللہ ﷺ کو بھی تو نے ایسے ہی کھڑے ہوتے دیکھا تھا- تو حضرت انسؓ نے کہا- ہاں!

جنازہ میں سورۂ فاتحہ

(۴۸۲) —— حصن حصین میں ہے- وَإِذَا صَلّٰى عَلَيْهِ كَبَّرَ ثُمَّ قَرَأَ الْفَاتِحَةَ یعنی جب

---

(۴۸۱) حسن'

✿ جامع ترمذی' ((الجنائز: باب ما جاء این یقوم الامام من الرجل الخ ح ۱۰۳۴))

✿ ابوداؤد' ((الجنائز: باب این یقوم الامام من المیت الخ حدیث ۳۱۹۴))

✿ سنن ابن ماجة' ((الجنائز: باب ما جاء فی این یقوم الامام اذا صلی علی الجنازة حدیث ۱۴۹۴ ◄ اسے ترمذی نے حسن کہا ہے-))

(۴۸۲) ضعیف'

✿ حصن حصین' (((۴۵۵) بحوالہ حاکم (۳۵۹/۱) ◄ اس کی سند شرحبیل بن سعد کی وجہ سے ضعیف ہے-))

Scanned with CamScanner

آپ نماز پڑھتے میت پر، تکبیر کہتے۔ پھر سورۃ فاتحہ پڑھتے۔

(٦٠ب) ـــــ وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلٰى جَنَازَةٍ فَقَرَأَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ فَقَالَ لِتَعْلَمُوْا اَنَّهَا سُنَّةٌ۔ (رواہ البخاری)

حضرت طلحہؓ بن عبداللہ کہتے ہیں۔ کہ میں نے حضرت ابن عباسؓ کے پیچھے ایک جنازے کی نماز پڑھی۔ آپ نے سورہ فاتحہ پڑھی، اور فرمایا۔ کہ تم کو جان لینا چاہئے کہ یہ سنت ہے۔(بخاری)

(٦١ب) ـــــ وعن ابن عباس ان النبی صلی الله علیه وسلم قرأ علی الجنازة بفاتحة الکتاب (ابن ماجہ)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے جنازہ کی نماز میں سورہ فاتحہ (بعد تکبیر اولیٰ کے) پڑھی۔(ابن ماجہ)

(٦٢ب) ـــــ وعن ام شریک الانصاریة قالت امرنا رسول الله صلی الله علیه وسلم ان نقرأ علی الجنازة بفاتحة الکتاب (ابن ماجہ)

(٦٠ب) **صحیح بخاری،** ((الجنائز : باب قراءة فاتحة الکتاب حدیث ۱۳۳۵))

(٦١ب) **ضعیف،**

✿ **سنن ابن ماجة،** ((الجنائز : باب ما جاء فی القراءة علی الجنازة حدیث ۱۴۹۵ ➤ یہ سند ابراہیم بن عثمان کی وجہ سے ضعیف ہے۔))

(٦٢ب) **حسن،**

✿ **سنن ابن ماجة،** ((حوالہ سابق حدیث ۱۴۹۶))

ام شریک انصاریہ کہتی ہیں کہ حضور ﷺ نے ہم کو نماز جنازہ میں سورۃ فاتحہ پڑھنے کا حکم دیا۔

عن طلحة بن عبدالله بن عوف ان ابن عباس صلى على جنازة فقرأ بفاتحة الكتاب فقلت له فقال انه من سنة۔ (ترمذی)

طلحہ بن عبداللہ روایت کرتے ہیں۔ کہ ابن عباسؓ نے ایک جنازے پر سورہ فاتحہ پڑھی۔ میں نے ان کو کہا۔ کہ اس کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے کہا کہ یہ سنت ہے۔

قارئین کرام! آپ کو معلوم ہو گیا کہ تکبیر اولیٰ کے بعد سورہ فاتحہ کا پڑھنا نماز جنازہ میں سنت ہے۔ سورہ فاتحہ پڑھ کر امام کو دوسری تکبیر کہنی چاہئے۔ اور پھر درود شریف جو التحیات میں پڑھا جاتا ہے، سارا پڑھیں۔ پھر امام تیسری تکبیر کہہ کر یہ دعائیں پڑھے:۔

پہلی دعاء

— اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَ مَيِّتِنَا وَ

صحیح،

* جامع ترمذی، ((الجنائز: باب ماجاء فی القراءۃ علی الجنازۃ بفاتحۃ الکتاب حدیث ۱۰۲۷))
* ترمذی نے (("حسن صحیح" کہا۔))

حسن،

* ابوداؤد، ((الجنائز: باب الدعاء للمیت حدیث ۳۲۰۱))
* سنن ابن ماجۃ، ((الجنائز: باب ماجاء فی الدعاء فی الصلوۃ علی الجنازۃ حدیث ۱۴۹۸ و اللفظ لہ ➤ اسے ابن حبان، حاکم اور ذہبی نے صحیح کہا ہے۔))

شَاهِدِنَا وَ غَائِبِنَا وَ صَغِيْرِنَا وَ كَبِيْرِنَا وَ ذَكَرِنَا وَ اُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَ لَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ۔

اے اللہ بخش ہمارے زندوں اور مردوں کو' حاضروں اور غائبوں کو' چھوٹوں اور بڑوں کو' مردوں اور عورتوں کو۔ اے اللہ جس کو تو زندہ رکھے' زندہ رکھ اس کو اسلام پر اور جس کو تو ہم سے فوت کرے' پس اسے ایمان پر فوت کر۔ اے اللہ اس کے اجر سے ہم کو محروم نہ رکھیو اور اس کے بعد ہم کو فتنہ میں نہ ڈالیو۔

دوسری دعاء نماز جنازہ میں آپ مرے ہوئے بھائی کے لئے اللہ تعالیٰ سے مغفرت مانگتے ہیں۔ امام اور سب لوگوں کو بڑے خلوص اور عاجزی سے رو' رو کر میت کے لئے دعائیں کرنا چاہئے۔ اوپر کی دعاء کے ساتھ رسول رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پاک سے میت کی مغفرت کے لئے نکلی ہوئی دعائے ذیل بھی ضرور پڑھا کریں۔

ددد —— یہ دعاء نسائی اور ترمذی میں ہے اور امام بخاری لکھتے ہیں کہ

ددد **جامع ترمذی'** ((الجنائز: باب ما یقول فی الصلاۃ علی المیت زیر حدیث ۱۰۲۵))

"دعائیں جو میت کے لئے وارد ہوئی ہیں' یہ سب سے صحیح تر ہے۔

(۲۲) — اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَعَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ وَاَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ مَدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهٖ وَاَهْلًا خَيْرًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهٖ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَاَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ

---

(۲۲) صحیح مسلم' ((الجنائز: باب الدعاء للمیت فی الصلاۃ حدیث ۹۶۳))

✿ سنن نسائی (((۴/۷۳)' الجنائز: باب الدعاء حدیث ۱۹۸۳' ۱۹۸۴))

Scanned with CamScanner

ترجمہ

یا الٰہی بخش گناہ اس کے اور رحمت کر اس پر اور عافیت دے اس کو اور معاف کر اس کو اور بہتر کر مہمانی اس کی اور فراخ کر قبر اس کی اور پاک کر اس کو (گناہوں سے) ساتھ پانی اور اولوں اور برف (بخشش کے) اور پاک کر دے اس کو گناہوں سے۔ جیسے پاک کرتا ہے تو سفید کپڑے کو میل سے اور اسے اس کے دنیا کے گھر سے بہتر گھر اور اس کے یہاں کے لوگوں سے بہتر لوگ اور اس کے یہاں کے جوڑے سے بہتر جوڑا وہاں (آخرت میں) عطا کر اور داخل کر اس کو بہشت میں اور پناہ دے اس کو عذاب قبر سے اور جہنم کے عذاب سے۔ (مُسلم)

تیسری دعاء انسان کی موت پر اس کے اعمال کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے اور وہ نہایت درجہ محتاج ہو جاتا ہے، اسلئے اس کی بخشش کے لئے جس قدر بھی دعائیں کی جائیں تھوڑی ہیں۔ حضور انور ﷺ نے ذیل کی دعاء بھی میت کی خیر خواہی اور بخشش کے لئے جنازے میں پڑھی ہے، ہماری میتوں کے جنازوں کا حال قابل رحم ہے۔ چار تکبیر نماز جنازہ اللہ اکبر! ــــ جھٹ دوسری تکبیر ہوئی۔ وہ تیسری، اور وہ چوتھی، مع التسلیم جنازہ پڑھانے اور پڑھنے والو! ان دعاؤں کو زبانی کرلو اور مرنے والے محتاج کے جنازے پر انہیں ٹھہر ٹھہر کر خلوص سے، بادیدہ تر پڑھا کرو۔ تاکہ میت کی پوری خیر خواہی اور حق ادا ہو۔ اس دعاء کو سب یاد کرلو۔ اس کے ترجے پر تو ذرا غور کر کے دیکھو، کہ اس میں کتنا بڑا مغفرت کا سامان جمع ہے۔

ــــ اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ اَمَتِكَ كَانَ

((دیکھئے نمبر ۴۷۹))

Scanned with CamScanner

یَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَيَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ اَصْبَحَ فَقِيْرًا اِلٰى رَحْمَتِكَ وَاَصْبَحْتَ غَنِيًّا عَنْ عَذَابِهٖ تَخَلّٰى مِنَ الدُّنْيَا وَ اَهْلِهَا اِنْ كَانَ زَاكِيًا فَزَكِّهٖ وَ اِنْ كَانَ مُخْطِئًا فَاغْفِرْ لَهٗ اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَ لَا تُضِلَّنَا بَعْدَهٗ

(حصن حصین)

یا اللہ (یہ میت) بندہ تیرا اور بیٹا لونڈی تیری کا ہے یہ (اپنی زندگی میں) گواہی دیتا تھا۔ کہ نہیں کوئی معبود سوائے تیرے' تنہا ہے تو' تیرا کوئی شریک نہیں اور گواہی دیتا تھا کہ محمد ﷺ بندہ تیرا ہے اور رسول تیرا۔ (آج) ہوا (یہ) محتاج طرف تیری رحمت کے اور ہے تو بے پرواعذاب اس کے سے' الگ ہو گیا (آج یہ) دنیا سے اور دنیا والوں سے' اگر ہو یہ پاک (گناہوں سے) پس زیادہ کر پاکی اس کی اور اگر ہو یہ گناہ گار' پس بخش اس کو۔ یا الٰہی! نہ محروم کر ہم کو اس کے ثواب سے اور نہ گمراہ کر ہم کو بعد اس کے (بسبب بے صبری کے)۔

اب چوتھی تکبیر کہہ کر سلام پھیر دیں۔

جنازے کے مسائل

۴۵۸ ـــــ جنازہ میں امام کو قراءت ، دعاء اونچی آواز سے پڑھنی چاہئے۔ (مسلم)

۴۵۹ ـــــ اگر آہستہ پڑھیں تو بھی جائز ہے۔ (نسائی)

نماز جنازہ ختم ہو جانے کے بعد جنازہ کے ارد گرد جمع ہو کر فاتحہ خوانی کرنا بے اصل ہے۔ حضور ﷺ اور آپ کے صحابہؓ سے قطعاً ثابت نہیں ہے۔

۴۶۰ ـــــ نماز جنازہ کی تکبیریں چار، پانچ، چھ بھی کہہ سکتے ہیں۔ (مسلم، بخاری)

---

۴۵۸ ((دیکھئے نمبر ۷۵۶))

۴۵۹ صحیح

✿ سنن نسائی ((۷۵/۴) الجنائز: باب الدعاء حدیث ۱۹۸۹))

۴۶۰ ((ابن الجارود (ح ۵۴۰))

۱- چار تکبیریں ((صحیح بخاری الجنائز: باب التکبیر علی الجنازۃ اربعا حدیث ۱۳۳۳))

✿ صحیح مسلم ((الجنائز: باب فی التکبیر علی الجنازۃ، حدیث ۹۵۱))

۲- پانچ تکبیریں ((صحیح مسلم الجنائز: باب الصلاۃ علی القبر حدیث ۹۵۷))

۳- چھ تکبیریں ((مصنف عبدالرزاق ۴۸۱/۳) الجنائز: باب التکبیر علی الجنازۃ حدیث ۶۴۰۳))

Scanned with CamScanner

-١١- ـــــ اور تینوں میں تینوں دعائیں مذکور' جنازے کی نماز مسجد میں اور قبر پر بھی پڑھ سکتے ہیں-(بخاری)

-١٢- ـــــ جنازہ غائبانہ بھی پڑھ سکتے ہیں-(بخاری)

-١٣- ـــــ حضور انور ﷺ نے شہیدوں کو خون سمیت دفن کرنے کا حکم دیا-اور نہ ان پر نماز جنازہ پڑھی اور نہ ان کو غسل دیا-(بخاری شریف)

معلوم ہوا کہ شہید کو بغیر غسل اور جنازہ پڑھنے کے بغیر دفن کرنا چاہئے-(سبحان اللہ) شہید اللہ کے نزدیک کس قدر پاک اور طاہر ہے-

-١٤- ـــــ حضور انور ﷺ نے ایک خودکشی کرنے والے کی نماز جنازہ نہیں پڑھی تھی-(بلوغ المرام کتاب الجنائز)

-١١- صحیح بخاری' ((الاذان: باب وضوء الصبیان و متی یجب علیھم الغسل حدیث ۸۵۷))

✿ صحیح مسلم' ((الجنائز: باب الصلاۃ علی الجنازۃ فی المسجد حدیث ۹۷۳))

-١٢- صحیح بخاری' ((الجنائز: باب الرجل ینعی الی اھل المیت بنفسہ حدیث ۱۲۴۵))

✿ صحیح مسلم' ((الجنائز: باب فی التکبیر علی الجنازہ حدیث ۹۵۱))

-١٣- صحیح بخاری' ((الجنائز: باب الصلاۃ علی الشھید حدیث ۱۳۴۳))

-١٤- بلوغ المرام' ((کتاب الجنائز: حدیث ۵۷۶ ص۱۰۶ الخ))

✿ صحیح مسلم' ((الجنائز: باب ترک الصلاۃ علی القاتل بنفسہ حدیث ۹۷۸))

Scanned with CamScanner

﴿تدفین سے متعلق﴾

٦٥ ـــ قبر کو گہرا کھودیں' اس کو ہموار اور صاف کریں (ترمذی' ابوداؤد)

٦٦ ـــ میت کو دونوں پاؤں کی طرف سے قبر میں داخل کریں (ابوداؤد)

٦٧ ـــ میت کو قبر میں رکھ کر یہ دعاء پڑھیں۔ بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (بلوغ المرام)

---

٦٥ **صحیح'**

✿ **جامع ترمذی'** ((الجهاد : باب ماجاء فی دفن الشهداء حديث ١٧١٣))

✿ **ابوداؤد'** ((الجنائز: باب فی تعميق القبر حديث ٣٢١٥ ➤ اسے ترمذی نے حسن صحیح کہا ہے۔))

٦٦ **صحیح'**

✿ **ابوداؤد'** ((الجنائز : باب فی الميت يدخل من قبل رجليه حديث ٣٢١١))

٦٧ **صحیح'**

✿ **بلوغ المرام'** ((كتاب الجنائز حديث ٥٩٧))

✿ **ابوداؤد'** ((الجنائز: باب فی الدعاء للميت اذا وضع فی قبره ح ٣٢١٣' احمد (٢/ ٤٠) واللفظ له))

➤ اسے ابن الجارود' ابن حبان' حاکم اور ذہبی نے صحیح کہا ہے۔

Scanned with CamScanner

● ـــــ میت کو قبر میں رکھ کر اس پر کچی اینٹیں جمائیں۔(بلوغ المرام)

● ـــــ آہستہ آہستہ تھوڑی تھوڑی مٹی ڈال کر قبر کو پر کریں۔(مشکوۃ)

● ـــــ لوگ اس پر تین تین لپ مٹی ڈالیں۔(بلوغ المرام)

● ـــــ قبر کو اونٹ کے کوہان کی طرح بنائیں۔(مشکوۃ باب دفن المیت)

● ـــــ قبر پر پانی چھڑکوائیں۔(مشکوۃ)

● **بلوغ المرام**' ((کتاب الجنائز حدیث ٦٠٠ بحوالہ

✿ **صحیح مسلم**' ((الجنائز: باب فی اللحد' و نصب اللبن علی المیت حدیث ٩٦٦))

● **مشکاۃ** ((باب دفن المیت ملخصاً))

● **حسن**'

✿ **بلوغ المرام**' ((کتاب الجنائز: حدیث ٦٠٣ بحوالہ))

✿ **دارقطنی**' (((٦٣/٢) الجنائز: باب حثی التراب علی المیت حدیث ١٨١٨ ➤ سنن ابن ماجہ (١٥٦٥) میں اس کا شاہد موجود ہے۔ اسکی سند حسن ہے۔))

● **مشکاۃ** ((الجنائز: باب دفن المیت حدیث ١٦٩٥ بحوالہ))

✿ **صحیح بخاری 'الجنائز:** باب ما جاء فی قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم الخ حدیث ١٣٩٠))

● **ضعیف و الحدیث حسن لغیرہ**

✿ **مشکوۃ**' ((الجنائز: باب دفن المیت حدیث ١٧٠٨ بحوالہ شرح السنہ للبغوی (٤٠١/٥ حدیث ١٥١٥) ➤ اسکی سند ضعیف ہے 'مصنف عبدالرزاق (٥٠٢/٣) وغیرہ میں اس کے شواہد بھی ہیں۔ نیز دیکھئے مجمع الزوائد (٤٨/٣) وغیرہ۔))

Scanned with CamScanner

— پھر سب لوگ میت کے لئے بخشش اور ثابت قدمی کی دعاء مانگیں۔(ابوداؤد)

نوٹ: قبرستان سے باہر نکل کر جو لوگ دعاء مانگتے ہیں' یہ بدعت ہے۔نہ حضور ﷺ سے ثابت ہے' نہ آپ ﷺ کے صحابہؓ سے' بلکہ گھریلو رسم ہے۔

قبروں کو پختہ بنانے کی ممانعت

قبروں کو اونچی بنانا' پختہ بنانا' ان پر گنبد اور قبے بنانا حرام ہے۔جن لوگوں کے دل میں رسول اللہ ﷺ کی محبت اور آپ ﷺ کے حکم کی عزت ہے۔وہ سنیں:۔

— عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّجَصَّصَ الْقَبْرُ وَاَنْ يُّبْنٰى عَلَيْهِ وَاَنْ يُّقْعَدَ عَلَيْهِ۔ (رواہ مسلم)

ترجمہ "حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قبروں کو پختہ بنانے اور ان پر عمارت (قبہ' گنبد' مینار وغیرہ) بنانے سے منع کیا۔اور آپؐ نے قبر پر بیٹھنے کو بھی منع فرمایا۔" (قبر پر بیٹھنے کی نہی سے' قبر پر مجاور بن کر بیٹھنا

— حسن'

✿ ابوداؤد' ((الجنائز: باب الاستغفار عند القبر للمیت حدیث ۳۲۲۱

➤ اسے حاکم اور ذہبی وغیرہما نے صحیح کہا ہے۔))

— صحیح مسلم' ((الجنائز: باب النهی عن تجصیص القبر و البناء علیه حدیث ۹۷۰))

Scanned with CamScanner

یا قبر پر چلہ کرنے بیٹھنا' یا یوں ہی قبر پر بیٹھنا سب صورتیں منع ہو گئیں۔

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

— روی عن ابی حنیفة رحمه الله تعالٰی انه قال لا یجصص القبر ولا یطین ولا یرفع علیه بناء و سفط۔ (فتاوی قاضی خاں)

ترجمہ امام ابو حنیفہؒ سے روایت کی گئی ہے قبر نہ تو پختہ بنائی جائے۔ اور نہ مٹی سے لیپی جائے۔ اور قبر پر نہ تو کوئی عمارت (گنبد' قبہ' مینار وغیرہ) کھڑی کی جائے اور نہ خیمہ۔

قبروں کی زیارت

— مردوں کو قبروں کی زیارت کرنا سنت ہے۔ اس لئے کہ قبروں کو دیکھنے سے آخرت یاد آتی ہے' اور دنیا سے بے رغبتی پیدا ہوتی ہے۔ (بلوغ المرام)

زیارت قبور کی دعائیں

جو شخص قبروں کی زیارت کرنے جائے۔ تو وہ رسول پاک ﷺ کی فرمائی ہوئی یہ دعاء پڑھے۔ ہاتھ اٹھانے کا کوئی حکم نہیں۔

فتاوی قاضی خان ((۹۳/۱))

بلوغ المرام' ((کتاب الجنائز حدیث ۶۰۷ بحوالہ))

— اَلسَّلَامُ عَلٰی اَھْلِ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَیَرْحَمُ اللّٰہُ الْمُسْتَقْدِمِیْنَ مِنَّا وَ الْمُسْتَاْخِرِیْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَلَاحِقُوْنَ۔

(رواہ مسلم)

سلام ہے اوپر صاحب گھروں کے مومنوں اور مسلمانوں میں سے اور رحم کرے اللہ ہم سے پہل کرنے والوں پر اور پیچھے رہنے والوں پر اور تحقیق ہم اگر چاہا اللہ نے تمہارے ساتھ ملنے والے ہیں۔

خاتمہ اور دعاء پیارے بھائیو اور بہنو! قیامت کو صرف وہی نماز قبول کرے گا۔ جو نبی رحمت ﷺ کی نماز کے نمونہ کے مطابق ہو گی۔ اس کتاب میں آپ نے نبی رحمت ﷺ کی نماز کا پیارا نمونہ دیکھ لیا ہے اور احادیث کی روشنی میں خوب واضح اور روشن دیکھا ہے۔ ہماری نہایت خلوص سے یہ درخواست ہے کہ آپ اپنی نمازیں اپنے پیارے رسول ﷺ کے نمونہ کے چاند کی روشنی میں پڑھا کریں۔ تاکہ ان نورانی نمازوں کو اللہ کے پاس قبول عام حاصل ہو۔ اگر نمونہ کے مطابق آپ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھ کر کوئی نکتہ

— صحیح مسلم' ((الجنائز: باب استئذان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ربہ عزوجل فی زیارۃ قبر امہ حدیث ۹۷۶))

✿ صحیح مسلم' ((الجنائز: باب ما یقال عند دخول القبور والدعاء الخ حدیث ۹۷۴))

Scanned with CamScanner

چینی کرے۔ یا اقوال رسول ﷺ کے مطابق اقوال رجال پیش کرے، تو آپ اس کی نادانی کے تخاطب سے اجتناب کرتے ہوئے عمل بالحدیث پر کاربند رہیں۔ دعاء ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور تمام قارئین کو صلوٰۃ الرسول پر عمل کی توفیق دے۔ (آمین)

اَللّٰھُمَّ اکْتُبْ لِیْ بِھَا عِنْدَكَ اَجْرًا وَضَعْ عَنِّیْ بِھَا وِزْرًا۔ وَاجْعَلْھَا لِیْ عِنْدَكَ ذُخْرًا وَ تَقَبَّلْھَا مِنِّیْ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ، وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْاَمِیْنِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ

Scanned with CamScanner

رسول اللہ ﷺ کی فرمودہ دعائیں اور اذکار

یاد رہے کہ ذکر' وظیفہ اور ورد' دراصل دعاء ہی کے نام ہیں' اور دعاء کے معنی ہیں:- اللہ تعالیٰ سے بلا شرکت غیرے اپنی حاجتیں مانگنا- دکھ درد' مصیبت' تنگی' فقر و فاقہ' مرض' قرض' کرب' غم' اندوہ' مشکل بدحالی' پریشانی' بے روزگاری' قحط' وباء اور آفات و بلیات میں اللہ تعالیٰ کی جناب میں فریاد کرنا- حدیث شریف میں دعاء کو بہت اہمیت دی گئی ہے- اور اس کی بہت فضیلت بیان کی گئی ہے- جیسا کہ رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں اَلدُّعَآءُ هُوَ الْعِبَادَةُ دعاء تو عبادت ہے- پھر آپ ؐ نے یہ آیت پڑھی:-

(۱) ـــــ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ ○

(۲) ـــــ "اور تمہارے پروردگار نے فرمایا ہے کہ (صرف) مجھ (ہی) سے مانگو- کہ میں تمہاری دعاء قبول کروں- یقیناً جو لوگ میری عبادت (دعا) سے تکبر کرتے ہیں' وہ عنقریب دوزخ میں داخل ہوں گے ذلیل ہو کر-"

---

(۱) سورۃ المؤمن' ((۶۰))

(۲) صحیح'

✿ حصن حصین' (((۵۱) بحوالہ))

✿ ابوداؤد' ((الصلاۃ: باب الدعاء حدیث ۱۴۷۹ ◄ اسے ترمذی' ابن حبان' حاکم اور ذہبی نے صحیح کہا ہے-))

Scanned with CamScanner

۱۰ ـــــ حضور ﷺ نے فرمایا:- "اللہ کے نزدیک بہت پیارا سوال (دعا) یہ ہے- کہ انسان اللہ سے اپنی عافیت مانگے-" (ترمذی)

۱۱ ـــــ حضور ﷺ نے فرمایا:- "یقیناً دعاء رفع کرتی ہے اس بلا کو جو اتری ہو- اور جو (ابھی) نہ اتری ہو- اور جب بلا اترتی ہے- تو دعاء اس کا مقابلہ کرتی اور اسے روکتی ہے (طبرانی)

۱۲ ـــــ حضور ﷺ نے فرمایا:- اللہ تعالیٰ کے نزدیک دعاء سے بڑھ کر کوئی چیز بزرگ نہیں ہے- (اِبن ماجہ)

۱۳ ـــــ حضور ﷺ نے فرمایا:- جو اللہ تعالیٰ سے دعاء نہیں مانگتا- اللہ اس پر غضبناک ہوتا ہے- (حصن حصین)

---

۱۰ **ضعیف**

✿ **جامع ترمذی** ((الدعوات: باب نمبر ۸۵ حدیث ۳۵۱۵ ➤ اسکی سند عبد الرحمن بن ابی بکر الملیکی کی وجہ سے ضعیف ہے-))

۱۱ **ضعیف**

✿ **کتاب الدعاء للطبرانی** (((ح ۳۳) ➤ اسکی سند انقطاع وغیرہ کی وجہ سے ضعیف ہے-))

۱۲ **ضعیف**

✿ **سنن اِبن ماجۃ** ((الدعاء: باب فضل الدعاء حدیث ۳۸۲۹ ➤ اسکی سند میں قتادہ مدلس ہے-))

۱۳ **حسن**

✿ **حصن حصین** ((صفحہ ۵۴ بحوالہ))

✿ **جامع ترمذی** ((الدعوات: باب ۲ حدیث ۳۳۷۳ ➤ اسے حاکم نے صحیح کہا ہے-))

Scanned with CamScanner

۴۸۴ ___ حضور ﷺ نے فرمایا:- دعاء مومن کا ہتھیار ہے- دین کا ستون ہے- اور آسمان و زمین کا نور ہے- (حاکم)

۴۸۵ ___ دعا مانگنے سے عاجز نہ بنو (یعنی دعاء مانگنا چھوڑ نہ دو- کہ مطلب براری نہیں ہوئی) کیونکہ کوئی دعاء کرتے ہوئے ہلاک نہیں ہوتا-

۴۸۶ ___ اور جو چاہے کہ اس کی دعاء سختیوں اور مشکلوں میں قبول ہو- تو اسے لازم ہے- کہ وہ آسائش اور کشائش رزق کے وقت کثرت سے دعاء کرتا رہے- (ترمذی)

پیغام! ہمیں اللہ کی جناب میں کثرت سے دعائیں مانگتے رہنا چاہئے- لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہم دنیا میں ہاتھ پر ہاتھ دھر کر بیٹھ رہیں- اور پیش آمدہ امور سے متعلق کوئی کوشش نہ کریں- اور اسباب سے بے نیاز ہو جائیں- بلکہ ہمیں ہر امکانی کوشش بھی ضرور کرنی چاہئے- اور ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کے حضور دعاء بھی- تاکہ مساعی اور اسباب بار آور ہوں- کیونکہ کوشش اور اسباب کا نتیجہ پیدا کرنا اللہ کے اختیار میں ہے- جس کے لئے دعاء ضروری ہے-

---

۴۸۴ **ضعیف جداً**

✿ **حاکمؒ** ((۱/۴۹۲) ➤ اسے حاکم اور ذہبی نے صحیح کہا ہے لیکن اس کی سند محمد بن الحسن وغیرہ کی وجہ سے سخت ضعیف ہے-))

۴۸۵ **ضعیفؒ**

✿ **صحیح ابن حبانؒ** (ح ۲۳۹۸) ➤ اسکی سند عمر بن محمد بن صہبان کی وجہ سے ضعیف ہے-))

۴۸۶ **حسنؒ**

✿ **جامع ترمذیؒ** ((الدعوات: باب ماجاء ان دعوۃ المسلم مستجابۃ حدیث ۳۳۸۲ ➤ اس کا حسن شاہد مسند ابی یعلی (۶۳۶۶) وغیرہ میں ہے-))

Scanned with CamScanner

دعا کے آداب

-۱- اوراد و وظائف پڑھنے اور دعاء مانگنے والوں پر سب سے پہلے یہ واجب ہے۔ کہ ان کا کھانا اور پہننا کسب حلال سے ہو۔ رسول اللہؐ فرماتے ہیں:۔ اگر کوئی شخص (مثلاً) دس درہم کا کپڑا خریدے۔ اور ان میں ایک درہم حرام (کی کمائی) کا ہو۔ تو جب تک وہ کپڑا اس کے بدن پر رہے گا۔ اللہ اس کی نماز قبول نہیں کرتا۔ (بیہقی)

غور فرمائیں! کہ جب کسب حرام کے لباس کے سبب اللہ نماز قبول نہیں کرتا۔ تو دعا' ورد' وظیفہ وغیرہ کس طرح قبول اور بار آور ہو سکتے ہیں؟ اسی طرح یاد رکھیں۔ کہ لقمہ حرام کے باعث بھی اوراد و اذکار اور وظائف و ادعیہ قبولیت کے مقام تک نہیں پہنچ سکتے۔

تیسری چیز دعاء مانگنے اور وظائف پڑھنے والوں کے لئے زبان کو قابو میں رکھنا ازبس ضروری ہے۔ کہ جھوٹ بولنے سے تمام اثر اذکار' اور اوراد کا جاتا رہتا ہے۔ اور یہ بات بھی یاد رہے کہ دوران اذکار و دعاء یقین' خلوص' استحضار' اور توجہ الی اللہ قبولیت میں اثر تمام رکھتی ہے۔

شرکیہ وظائف: اوراد و وظائف اور دعاء چونکہ عبادت ہے' اس لئے وہی اوراد و وظائف جائز ہیں۔ جن میں صرف اللہ ہی کی جناب میں خطاب' ندا' دعا' اور پکار ہو۔ خوب یاد رکھیں کہ اگر غیر اللہ کی طرف دعاء ہوئی' تو پھر ایسا وظیفہ اللہ کی عبادت میں شرک ہو جائے گا۔ جس سے پڑھنے والے کی عاقبت برباد ہو جائے گی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں حکم فرمایا ہے':۔

-۱- ضعیف'

✿ شعب الایمان' (((۱۴۲/۵) حدیث ۶۱۱۴ ➤ اسے بیہقی نے ضعیف کہا ہے۔))

(۱۱) ــــ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ۝ (سورہ: جن)

ترجمہ "اللہ تعالیٰ کے ساتھ (دعا، اوراد، اور وظائف میں) کسی (غیر اللہ) کو مت پکارو۔"

اب ہم مسلمان بھائیوں اور بہنوں کے پڑھنے کے لئے یہاں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اکرم ﷺ کے فرمائے ہوئے اوراد اور وظائف اور ادعیہ واذکار لکھتے ہیں۔ تاکہ وہ ان جواہرات سے دامن امید بھر کر مراد کو پہنچیں۔ اذکار کے بحر زخار کی یہ موتیوں کی لڑی زیادہ طویل نہیں ہے۔ کہ اس موضوع پر ہم ایک مستقل رسالہ لکھنے کا ارادہ[۱] رکھتے ہیں۔ وبیدہ التوفیق

ان اوراد و اذکار کو جو بھی اپنی ضرورت کے مطابق آداب و شرائط کی پابندی کے ساتھ پڑھے گا۔ انشاء اللہ وہ ضرور لیلائے کامرانی سے ہم آغوش ہوگا۔

تمام مطالب وحوائج کیلئے ایک مجرب التاثیر وظیفہ

دعائے یونس علیہ السلام:

(۱۲) ــــ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔ دعا ذی النون (حضرت یونس) کی مچھلی کے پیٹ میں یہ (آیہ کریمہ) لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۝ اور جو کوئی مسلمان کسی کام کے لئے یہ دعا پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ قبول فرمالیتا ہے۔ (ترمذی)

---

[۱] الحمدللہ! ارادہ پورا ہوا۔ اور دو کتابیں چھپ گئیں 'حزب الرسول ﷺ اور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں۔

---

(۱۱) سورۃ الجن ۱۸

(۱۲) حسن'

✿ جامع ترمذی' ((الدعوات: باب نمبر ۸۲ حدیث ۳۵۰۵))

۵۰ ـــــــ ایک شخص نے عرض کیا۔ اے رسول اللہؐ! کیا یہ دعاء حضرت یونس علیہ السلام سے متعلق ہی مخصوص ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا۔ کیا تو نے اللہ تعالیٰ کی یہ بات نہیں سنی۔ فَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذَٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِينَ یعنی اللہ نے فرمایا:۔ کہ ہم نے (اس دعاء کے پڑھنے کے سبب) حضرت یونس علیہ السلام کو غم سے نجات دے دی۔ اور اسی طرح ہم (قیامت تک اس آیہ کریمہ کے ساتھ دعاء کرنے والے) مومنوں کو (غموں دکھوں، دردوں سے) نجات دیں گے۔"

پس قرآن اور حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ یہ دعاء بڑا بھاری وظیفہ ہے۔ ہر قسم کی تکلیفوں، مصیبتوں، دکھوں، دردوں، اور اندوہوں، سے نجات پانے کے لئے بڑا کامیاب وظیفہ ہے۔ بغایت مجرب التاثیر، اور نہایت سریع الاثر دعوت ہے۔ تمام اولیاء اللہ اور صلحائے امت کا اس کی سرعت تاثیر اور عدم تخلف پر اجماع اور اتفاق ہے۔

پڑھنے کا طریقہ: اس کے پڑھنے کے طریقے اپنے اپنے احوال و اشغال کے لحاظ سے مختلف ہیں۔ ایک طریق تو یہ ہے کہ ہر روز رات کو بعد نماز عشاء ایک ہزار بار پڑھیں، اول آخر تین تین بار درود شریف بھی (قعدہ تشہد والا) ضرور پڑھیں۔ بارہ روز تک پڑھیں۔ انشاء اللہ اکل حلال اور صدق مقال کی پابندی سے پڑھنے پر کام ہو جائے گا۔ ورنہ چالیس روز تک پڑھیں، لیلائے مرام سے ہم آغوش ہو جائیں گے۔

دوسرا طریق یہ ہے کہ اس دعاء کو چالیس روز میں سوالاکھ بار کریں جس کی صورت یہ ہے کہ ہر روز تین ہزار ایک سو پچیس (۳۱۲۵) بار پڑھیں۔ اول آخر چند بار

---

۵۰ ضعیف جداً،

✿ حاکم، (((۱/۵۰۵، ۵۰۶) کتاب الدعاء ➤ اِسکی سند عمرو بن بکر السکسکی کی وجہ سے ضعیف ہے۔))

درود شریف ضرور رہو۔ اللہ کے فضل سے شب غم کی تاریکیوں سے صبح فرح کے انوار ضیابار ہوں گے۔

؎ تیسرا طریق اس کے پڑھنے کا یہ ہے۔ کہ نماز عشاء کے بعد تاریک مکان میں بیٹھ کر ایک پانی کا پیالہ بھر کر آگے رکھ لیں۔ اس طرح حضرت یونسؑ کے مچھلی کے پیٹ کے اندھیرے اور دریا کے پانی کا نقشہ کھنچ جائے گا۔ اور بدن اور کپڑوں کی طہارت کے ساتھ باوضو قبلہ رخ بیٹھ کر نہایت عاجزی' زاری' خضوع' اور استحضار کے ساتھ یہ دعاء تین سوبار پڑھیں۔ اور پڑھنے کے دوران میں ہر سوبار کے خاتمے پر پانی میں ہاتھ ڈال کر منہ اور بدن پر پھیرتے رہیں۔ جب پڑھ چکیں تو اکتالیس بار درود شریف بھی پڑھیں۔ اسی طرح اکتالیس روز تک یہ عمل جاری رکھیں۔ اللہ کی مہربانی سے ہموم و غموم کے بادل چھٹ کر مطلع امید نظر آجائے گا۔ اور کوئی مشکل اور مصیبت ایسی نہیں جو دور نہ ہو انشاء اللہ الغفار۔

؎ یہ طریقہ مجھے نہیں ملا۔ (ز۔ع۔ز)

مخلوق کے شر سے بچنے کا حصار

جو شخص چاہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے تمام کاموں میں وکیل اور کفیل ہو۔ اور تمام مخلوق کے ہر قسم کے شر سے اس کو بچائے۔ اور پیش آمدہ مصائب و نوائب اور مہمات اور مشکلات میں اپنی مدد، تائید، وکالت اور کفالت کرے۔ اور بندوں کے دل میں اس کی ہیبت، اور محبت ڈالے۔ تو اسے یہ وظیفہ پڑھنا چاہئے۔

(۱۹) — حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ

پڑھنے کا طریقہ:

ہر روز صبح بعد نماز یا رات کو بعد نماز عشاء اکل حلال، صدق مقال، خضوع و خشوع، استحضار و رجوع اور طہارت کی پوری پابندی کے ساتھ گیارہ سو بار پڑھا کریں، اول آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف۔ ایک ماہ تک برابر پڑھیں، امور متعلقہ میں اللہ کی وکالت اور کفالت کو دیکھ کر آپ حیران رہ جائیں گے کہ ذات برحق کس طرح کارسازی فرماتی ہے اور کس طرح حفاظتوں اور نگرانیوں کے حصار قائم کرتی ہے۔ اور اگر بطور عادت کے آپ ہمیشہ یہ وظیفہ پڑھتے رہیں۔ تو پھر یقین کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہر حین و آن اور صبح و شام تمام عمر آپ کا وکیل اور کفیل رہے گا۔ بمنہ و کرمہ!

دوسرا طریق اس کے پڑھنے کا یہ ہے کہ ہر روز رات کو یہ ورد مبارک چار سو پچاس (۴۵۰) بار پڑھ کر یہ آیت فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ فَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ — بھی چھ مرتبہ پڑھیں اور پھر ساتویں دفعہ یہ کہیں — وَاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ ذُوْفَضْلٍ عَظِيْمٍ ○

---

(۱۹) صحیح بخاری، ((التفسیر: باب قولہ "إن الذین قال لھم الناس الخ حدیث ۴۵۶۳))

جو شخص اس طریق پر مداومت اختیار کرلے گا۔ وہ اللہ تعالیٰ کی مضبوط حفاظت اور نگہبانی میں رہے گا۔ اور اس کی ان امانتوں میں سے شمار کیا جائے گا۔ جو ضائع نہیں ہوتیں۔ اور اپنے تمام اقوال وافعال اور امور واشغال میں مورد الطاف رحمانی ہوگا۔ اور اللہ کے حکم سے مخلوق کی ہر قسم کی ایذا اور شر سے محفوظ رہے گا۔ اور اس کے سب کام اللہ آسان کرتا رہے گا۔ اکل حلال اور صدق مقال کا ہر حال میں خیال رکھیں۔

فراخی رزق کے اعمال

پہلا عمل: صبح بعد نماز ایک سو بار درود شریف پڑھیں اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ رَسُوْلِكَ وَ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَعَلَی الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ —— پھر یہ آیت ایک سو چھپن (۱۵٦) بار پڑھیں —— وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا وَّ یَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ اِنَّ اللّٰہَ بَالِغُ اَمْرِہٖ قَدْجَعَلَ اللّٰہُ لِکُلِّ شَیْءٍ قَدْرًا جو شخص اس عمل پر مواظبت رکھے گا۔ وہ وسعت رزق کا نقشہ دیکھ کر حیران رہ جائے گا۔ فی الواقع اللہ اسے ایسی جگہ سے روزی پہنچائے گا۔ جہاں سے ملنے کا اسے وہم و گمان بھی نہ ہوگا۔

دوسرا عمل: وسعت رزق کا ایک اور عمل مجرب ملاحظہ ہو نماز فجر کے بعد گیارہ سو بار یا مغنی پڑھیں۔ پھر گیارہ مرتبہ سورہ مزمل پڑھیں اس عمل پر مداومت کرنے والا اپنے لئے وسعت رزق کے دروازوں کو کھلا پائے گا۔ حتی لا یزال اسے رزق اور مال کثرت سے عطا فرمائے گا۔ حضرت شاہ ولی اللہؒ نے شفاء العلیل میں تحریر فرمایا ہے کہ میرے والد مرشد قدس سرہ' نے مجھے اس عمل پر مواظبت کی وصیت فرمائی ہے اور اسے غنائے ظاہری اور باطنی کے لئے مجرب کہا ہے۔

Scanned with CamScanner

متفرق اذکار اور دعائیں

سفر کی دعاء جب کوئی سفر کو جانے لگے۔ تو رخصت کرتے وقت مقیم سفر کرنے والے سے مصافحہ کرے۔ اور پھر یہ دعاء پڑھے۔ اور پھر اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ کہہ کر رخصت کردے۔ دعاء یہ ہے:۔

۹۲۔ اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَ اَمَانَتَكَ وَ خَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ (نسائی، ابو داوٗد)

سونپتا ہوں میں اللہ کو دین تیرا اور امانت تیری (یعنی اہل و عیال اور مال) اور تیرے عمل کا خاتمہ۔ (نسائی، ابو داوٗد)

مقیم کے لئے مسافر کی دعاء سفر کرنے والا مقیم سے رخصت ہوتے وقت یہ دعاء پڑھے:۔

۹۳۔ اَسْتَوْدِعُكَ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا یُخَیِّبُ

---

۹۲ صحیح'
"عمل اليوم والليلة" ((للنسائی حديث ۵۲۲))
➤ ابوداؤد' ((الجهاد: باب فی الدعاء عند الوداع حديث ۲۶۰۰
اسے ترمذی، ابن خزیمہ، ابن حبان، حاکم اور ذہبی نے صحیح کہا ہے۔))

۹۳ حسن'
"كتاب الدعاء" ((للطبرانی (ح ۸۲۰) ➤ عمل اليوم والليلة للنسائی (ح ۵۰۸))) اس کے متعدد شواہد ہیں۔

اَوْلَا تُضَيِّعُ وَدَآئِعَهٗ (طبرانی)

سونپتا ہوں میں تجھے اس اللہ کو جو ناکام یا ضائع نہیں کرتا امانتوں کو۔

سوار ہونے کی دعاء

جب سوار ہونے لگیں۔ (خواہ کوئی سواری ہو۔ گھوڑا، تانگہ، ٹرام، ریل، جہاز۔ ہوائی جہاز) تو یہ دعاء پڑھیں:۔

سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَلَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ

پاکی ہے اس ذات کو کہ تابعدار کیا ہمارے لئے اس (سواری) کو اور نہ تھے ہم طاقت پانے والے اور تحقیق ہم اپنے پروردگار کی طرف لوٹنے والے ہیں۔

۹۲ــــ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَّعْثَآءِ السَّفَرِ وَ كَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ (حصن حصین)

---

۹۲ حصن حصین ((۳۴۸، ۳۴۹) بحوالہ))

✿ صحیح مسلم ((الحج: باب ما یقول اذا رکب الی سفر الحج وغیرہ حدیث ۱۳۴۲))

ترجمہ

یاالٰہی تو یار ہے (میرا) سفر میں ' اور خلیفہ ہے میرے اہل میں ' یاالٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے سفر کی مشقت اور بری حالت کے پھرنے سے۔

آئینہ دیکھنے کے وقت کی دعاء

جب آئینہ میں اپنا چہرہ دیکھیں۔ تو یہ دعاء پڑھیں:۔

۩ — اَللّٰهُمَّ حَسَّنْتَ خَلْقِيْ فَحَسِّنْ خُلُقِيْ (ابن حبان)

یاالٰہی! تو نے میری صورت اچھی بنائی پس تو میری سیرت بھی اچھی بنا دے۔

اول رات چاند دیکھنے کے وقت کی دعاء

جب پہلی رات کا چاند (ہلال) دیکھیں تو پہلے

اللہ اکبر کہیں اور پھر یہ دعاء پڑھیں:۔

۩ صحیح '

٭ صحیح ابن حبان ' (ح ۲۴۲۳) احمد (۱/۴۰۳) ➤ یہ دعا مطلق ہے۔ آئینہ دیکھنے کے وقت پڑھنے کی صراحت ثابت نہیں ہے۔))

۹۶ — اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْیُمْنِ وَ الْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ وَ رَبُّكَ اللّٰہُ ○

یا الٰہی چڑھا اس (چاند) کو ہم پر ساتھ برکت اور ایمان اور سلامتی اور اسلام کے اے چاند! میرا اور تیرا پروردگار اللہ ہے۔

بادل گرجنے کے وقت کی دعاء

جب بادل گرجے اور بجلی کڑکے تو یہ دعاء پڑھیں:-

۹۷ — اَللّٰھُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَ لَا تُھْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَ عَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ۔

ترجمہ

یا الٰہی نہ مار ہم کو اپنے غضب کے ساتھ اور نہ ہلاک کر ہم کو اپنے عذاب

---

۹۶ حسن'

✿ جامع ترمذی' ((الدعوات: باب مایقول عند رؤیۃ الھلال حدیث ۳۴۵۱ ➤ ترمذی نے حسن غریب کہا ہے۔ ابن حبان (۲۳۷۴) وغیرہ میں اس کا شاہد ہے۔))

۹۷ ضعیف'

✿ جامع ترمذی' ((الدعوات: مایقول اذا سمع الرعد حدیث ۳۴۵۰

➤ اسکی سند حجاج بن ارطان وغیرہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔))

Scanned with CamScanner

کے ساتھ اور عافیت دے ہم کو پہلے اس کے۔

آندھی چلنے کے وقت کی دعاء جب آندھی چلے تو یہ دعاء پڑھیں:-

۹۸۔ ــــ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَ خَيْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَ شَرِّ مَا فِيْهَا وَ شَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ۔ (مسلم)

یا الٰہی! میں تجھ سے اس ہوا کی بھلائی مانگتا ہوں۔ اور بھلائی اس چیز کی کہ اس میں ہے اور بھلائی اس چیز کی کہ بھیجی گئی ہے ہوا ساتھ اس کے اور پناہ مانگتا ہوں میں تیری اس کی بدی سے اور بدی اس چیز کی سے کہ بھیجی گئی ہے ہوا ساتھ اس کے۔

سجدہ قرآن کی دعاء

۹۹۔ ــــ سَجَدَ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ خَلَقَهٗ

۹۸۔ صحیح مسلم ((الاستسقاء : باب التعوذ عند روية الريح الخ حديث۸۹۹))

۹۹۔ صحیح

✿ جامع ترمذی ((الدعوات: باب مايقول فی سجود القرآن حديث ۳۴۲۵ ➤ ترمذی نے حسن صحیح کہا ہے۔))

Scanned with CamScanner

وَ صَوَّرَهٗ وَ شَقَّ سَمْعَهٗ وَ بَصَرَهٗ بِحَوْلِهٖ وَ قُوَّتِهٖ۔ (ترمذی)

سجدہ کیا میرے منہ نے واسطے اس ذات کے، کہ پیدا کیا اس کو اور صورت دی اس کو اور کھولے کان اس کے اور آنکھیں اس کی ساتھ اپنی قوت اور قدرت کے۔

گھر سے نکلنے کی دعاء جب گھر سے نکلیں تو یہ دعاء پڑھیں:۔

(۱۰۰) — بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ (ابوداؤد)

شروع اللہ کے نام سے نہیں طاقت پھیرنے کی گناہ سے، اور نہ قوت نیکی کرنے کی، مگر ساتھ توفیق اللہ تعالیٰ کی۔ (ابوداؤد)

گھر میں داخل ہونے کی دعاء گھر میں داخل ہوتے وقت یہ دعاء پڑھیں:۔

(۱۰۱) — اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلِجِ

---

(۱۰۰) ضعیف،

✿ ابوداؤد، ((الادب: باب ماجاء فیمن دخل بیتہ مایقول حدیث ۵۰۹۵

➤ اسکی سند میں ابن جریج مدلس ہے))

(۱۰۱) ضعیف،

✿ ابوداؤد، ((حوالہ سابق حدیث ۵۰۹۶))

تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ - (ابوداؤد)

وَ خَيْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَ بِسْمِ اللّٰهِ خَرَجْنَا وَ عَلَى اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا -

یا الٰہی میں مانگتا ہوں تجھ سے بھلائی گھر میں آنے کی - اور بھلائی نکلنے کی ساتھ نام اللہ کے داخل ہوئے ہم اور ساتھ نام اللہ کے نکلے ہم - اور اوپر اللہ پروردگار اپنے کے بھروسہ کیا ہم نے -

رات کو سونے کے وقت کی دعاء جب رات کو سونے کے وقت بستر پر آئیں تو یہ دعاء پڑھیں :-

۸۵۲ — بِاسْمِكَ رَبِّيْ وَضَعْتُ جَنْبِيْ وَ بِكَ اَرْفَعُهٗ اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَارْحَمْهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا

---

۸۵۲ ابوداؤد ((الادب: باب مایقال عندالنوم حدیث ۵۰۵۰))

✿ صحیح بخاری ((الدعوات: باب اذا اوی احدکم الی فراشه الخ حدیث ۶۳۲۰))

✿ صحیح مسلم ((الذکر والدعاء: باب الدعاء عندالنوم حدیث ۲۷۱۴))

Scanned with CamScanner

ترجمہ

ساتھ نام تیرے کے 'اے رب میرے' میں نے (بستر پر) اپنا پہلو رکھا' اور تیری مدد سے اس کو اٹھاؤں گا۔ اگر قبض کرے تو جان میری (نیند میں) تو بخش دے اس کو اور اگر تو اس کو (زندہ) چھوڑ دے۔ پس نگہبانی کر اس کی ساتھ اس چیز کے کہ نگہبانی کرتا ہے تو اس سے اپنے نیک بندوں کی۔

بے خوابی کے لئے دعاء

بعض اوقات ہم رات کو جب بستر پر لیٹتے ہیں۔ تو نیند نہیں آتی۔ کروٹیں لیتے تھک جاتے ہیں۔ لیکن آنکھ نہیں لگتی۔ اور طبیعت بہت بے چین ہو جاتی ہے۔ ایسے وقت کے لئے حضور انور ﷺ نے ہمیں یہ دعاء سکھائی ہے:۔

۱۰۳ — **اَللّٰهُمَّ غَارَتِ النُّجُوْمُ وَهَدءَتِ الْعُيُوْنُ وَاَنْتَ حَيٌّ قَيُّوْمٌ لَاَّ تَأْخُذُكَ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ يَاحَيُّ يَاقَيُّوْمُ اهْدِءْ لَيْلِىْ وَاَنِمْ عَيْنِىْ۔** (حصن حصین)

الٰہی غروب ہوئے تارے اور آرام پکڑا آنکھوں نے اور تو ہمیشہ زندہ ہے سب کا تھامنے والا' نہیں آتی تجھ کو اونگھ اور نہ نیند' اے ہمیشہ زندہ

---

۱۰۳ حصن حصین' ((صفحہ ۲۱۷ بحوالہ ابن السنی (ح ۷۴۹)) ➤ اسکی سند سخت ضعیف

۱۰۴))

Scanned with CamScanner

اور سب کے تھامنے والے' آرام دے میری رات کو اور سلا دے میری آنکھ کو۔

سو کر جاگنے کے وقت کی دعاء جب سو کر اٹھیں تو یہ دعاء پڑھیں:۔

(۱۰۶) ___ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ۔ (بخاری)

سب تعریف اللہ کی' جس نے زندہ کیا ہم کو' بعد اس کے کہ مارا ہم کو (نیند میں)' اور اسی کی طرف ہے جی اٹھنا۔

نیا کپڑا پہننے کی دعاء

(۱۰۷) ___ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ کَسَانِیْ مَا اُوَارِیْ بِهٖ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِیْ حَیَاتِیْ۔ (ترمذی)

سب تعریف اللہ کے لئے جس نے پہنائی مجھ کو وہ چیز کہ ڈھانپتا ہوں میں

---

(۱۰۶) صحیح بخاری' ((الدعوات: باب ما یقول اذا نام حدیث ۶۳۱۲))

(۱۰۷) ضعیف'

✿ جامع ترمذی' ((الدعوات: باب نمبر ۱۰۸ حدیث ۳۵۶۰ ➤ اس کی سند میں ابو علاء شامی مجہول ہے۔))

Scanned with CamScanner

ساتھ اس کے ستر اپنا اور زینت کرتا ہوں میں ساتھ اس کی زندگی اپنی میں۔

کھانا شروع کرنے کی دعاء کھانا کھانے سے پہلے ہاتھ دھوئیں۔ پھر جب کھانا شروع کریں۔ تو یہ پڑھیں:۔

۸۰۶ ــــ بِسْمِ اللّٰهِ ۔

شروع ساتھ نام اللہ کے۔

۸۰۷ ــــ **ملاحظہ**: اگر کھانے کے شروع میں بسم اللہ بھول جائیں۔ اور کھانے کے دوران میں یاد آجائے۔ تو اس طرح پڑھ لیں:۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَ اٰخِرَهٗ ۔

کھانے سے فارغ ہو کر پڑھنے کی دعاء جب آپ کھانے کھا کر فارغ ہوں تو یہ دعاء پڑھیں:۔

---

۸۰۶ **صحیح بخاری**، ((الاطعمة : باب التسمية على الطعام والاكل باليمين حديث ۵۳۷۶))

✿ **صحیح مسلم**، ((الاشربته: باب آداب الطعام والشراب واحكامها حديث ۲۰۲۲))

۸۰۷ **صحیح**، ((سنن ابی داؤد، الاطعمة: باب التسمية على الطعام حديث ۳۷۶۷ ◀ اسے ترمذی، ابن حبان، حاکم اور ذہبی نے صحیح کہا ہے۔))

Scanned with CamScanner

۱۰۱ ـــ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَّلَا مُوَدَّعٍ وَّلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ اَطْعَمَنَا وَ سَقَانَا وَ جَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔ ۸۰۹ (حصن حصین)

سب تعریف ثابت ہے اللہ کے لئے تعریف بہت پاکیزہ' بابرکت' نہ کفایت کی گئی اور نہ چھوڑی گئی اور نہ بے پروائی کی گئی اس سے' اے پروردگار ہمارے ہماری حمد قبول کر۔

سب تعریف اللہ کے لئے ہے' جس نے کھلایا ہمیں اور پلایا ہمیں اور کیا ہمیں مسلمانوں سے۔

دودھ پینے کی دعاء

دودھ اللہ تعالیٰ کی بڑی عمدہ نعمت ہے۔ اسے پی کر یہ دعاء پڑھنی چاہئے:۔

---

۱۰۱ صحیح بخاری' ((الاطعمة: باب مایقول اذا فرغ من طعامه حدیث ۵۴۵۸))

۸۰۹ ضعیف'

حصن حصین' ((صفحہ ۲۳۱ بحوالہ سنن اربعة))

✿ ابوداؤد' ((الاطعمة: باب مایقول الرجل اذا طعم حدیث ۳۸۵۰ ➤

اسکی سند میں اسماعیل بن ریاح مجہول ہے۔))

۸۱۰ ـــ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ۔

(ابوداؤد)

اے اللہ! تو ہمارے لئے اس میں برکت دے اور ہمیں اس سے زیادہ دے۔

مصافحہ کی دعاء مصافحہ کرتے وقت یہ دعاء پڑھیں:۔

۸۱۱ ـــ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ (مشکوٰۃ)

اللہ ہمارے اور تمہارے گناہ معاف کردے۔

روزہ افطار کرنے کی دعاء روزہ افطار کرتے وقت یہ دعائیں پڑھیں۔

۸۱۲ ـــ اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ

---

۸۱۰ حسن لغیرہ'

✿ ابوداؤد' ((الاشربۃ: باب مایقول اذا شرب اللبن حدیث ۳۷۳۰ ◄

اسے ترمذی اور حافظ ابن حجر نے حسن کہا ہے۔))

۸۱۱ مشکوٰۃ' ((بحوالہ ابوداؤد (ح ۵۲۱۱) تلفظ "واستغفراہ" والمرادبہ "یغفر اللہ لنا ولکم" کمافی عون المعبود (۵۲۱/۴)))

۸۱۲ ضعیف'

✿ ابوداؤد' ((الصیام: باب القول عند الافطار حدیث ۲۳۵۷ ◄ یہ روایت مرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔))

Scanned with CamScanner

اَفْطَرْتُ۔ (ابوداوٗد)

اے اللہ! تیری رضا کی خاطر میں نے روزہ رکھا اور تیرے دیئے ہوئے رزق پر میں نے افطار کیا۔

۶۱۳ ــــ ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْشَآءَ اللّٰهُ۔ (ابوداوٗد)

پیاس جاتی رہی اور رگیں تر ہوگئیں اور ثابت ہوا ثواب اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے۔

نظر بد لگ جانے کی دعاء

نظر لگ جانا برحق ہے، اگر کسی کو نظر لگ جائے، تو اس پر یہ دعاء پڑھیں:۔

۶۱۴ ــــ اُعِيْذُكَ بِكَلِمٰتِ اللّٰهِ التَّآمَّةِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَآمَّةٍ وَّمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَّآمَّةٍ

---

۶۱۳ حسن،

✿ سنن ابوداؤد، ((حوالہ سابق حدیث ۲۳۵۸ ➤ اسے حاکم، ذہبی، دار قطنی اور حافظ ابن حجر نے حسن کہا ہے۔))

۶۱۴ صحیح بخاری، ((الانبیاء: باب (۱۰) حدیث ۳۳۷۱))

پناہ دیتا ہوں میں تجھ کو اللہ کے پورے کلمات کی، ہر شیطان کی برائی سے اور ہر موذی جانور کی برائی سے اور ہر نظر والی آنکھ کی برائی سے۔

تھکاوٹ دور کرنے کی دعاء

حضرت فاطمہ ؓ نے رسول اللہ ﷺ سے دن بھر کے کام کاج کے باعث تھکاوٹ کی شکایت کی۔ حضور ﷺ نے فرمایا:۔ اے فاطمہ ؓ! رات کو سوتے وقت یہ پڑھا کرو۔ (تھکن دور ہو جائے گی)

(۸۱۵) ــــ

سُبْحَانَ اللّٰهِ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ

۳۳ بار ۳۳ بار ۳۴ بار

(بخاری)

ڈر کے وقت کی دعاء

اگر کوئی سوتے یا جاگتے وقت ڈرے۔ تو اس کو یہ دعاء پڑھنی چاہیے، کوئی چیز ایذا نہیں دے گی۔ انشاء اللہ

(۸۱۶) ــــ **اَعُوْذُ بِكَلِمٰتِ اللّٰهِ التَّآمَّةِ مِنْ**

---

(۸۱۵) صحیح بخاری ((فرض الخمس: باب الدلیل علی ان الخمس بنوائب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخ ح ۳۱۱۳))

(۸۱۶) ضعیف،

✿ ابوداؤد، ((الطب: باب کیف الرقی حدیث ۳۸۹۳ ◄ اس کی سند میں محمد بن اسحاق مدلس ہے۔))

Scanned with CamScanner

غَضَبِهٖ وَ شَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيٰطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنِ - (ابوداؤد)

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے پورے کلمات کی اس کے غضب سے اور اس کے بندوں کی برائی سے اور شیطانوں کے وسوسوں سے اور ان کے حاضر ہونے سے۔

مریض کی شفا کی دعاء

مریض کے پاس اس دعاء کو پڑھیں۔ اور اس پر اپنا دایاں ہاتھ پھیر دیں:-

۸۱ ــــ اَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَآءَ اِلَّا شِفَآءُكَ شِفَآءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا -

(بخاری)

دور کر دے تکلیف کو، پروردگار سب لوگوں کے، شفا دے۔ تو ہی شفا دینے والا ہے۔ نہیں ہے شفا (کہیں بھی) سوائے تیری شفا کے، ایسی شفا عطا فرما جو نہ چھوڑے بیماری کو۔

---

۸۱ ، ((دیکھیے صفحہ نمبر ۲۳۶

Scanned with CamScanner

٨١٨ ـــ اَللّٰھُمَّ اشْفِهِ - اَللّٰھُمَّ عَافِهِ

(حصن حصین)

یا اللہ شفا دے اس کو - یا اللہ عافیت دے اس کو -

بچوں کے جنازے کی دعاء

امام بخاریؒ نے تعلیقاً بیان کیا ہے کہ حضرت حسن بصریؒ بچے کے جنازے پر سورۃ فاتحہ کے بعد یہ دعاء پڑھتے تھے :-

٨١٩ ـــ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا سَلَفًا وَّ فَرَطًا وَّ ذُخْرًا وَّ اَجْرًا (بخاری شریف)

اے اللہ کر اس (بچے کو) ہمارے لئے آگے چلنے والا اور میر منزل اور ذخیرہ اور ثواب -

نوٹ : اگر میت لڑکی ہو، تو مذکر کی جگہ مؤنث کی ضمیر لائیں اس طرح اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهَا - باقی دعا بدستور پڑھیں -

---

٨١٨ حسن'

✿ **حصن حصین'** ((صفحہ ۴۴۱ و اللفظ له بحواله عمل الیوم و اللیلة للنسائی ١٠٥٨))

✿ **جامع ترمذی'** ((الدعوات: باب فی دعاء المریض حدیث ٣٥٦٤ ➤ ترمذی نے حسن صحیح کہا۔))

٨١٩ **صحیح بخاری'** ((الجنائز: باب قراءة فاتحة الکتاب علی الجنازة))

Scanned with CamScanner

فجر کی سنتوں کے بعد لیٹ کر پڑھنے کی دعاء

١٢٠ — اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّ فِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا وَّفِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّ عَنْ یَّمِیْنِیْ نُوْرًا وَّعَنْ یَّسَارِیْ نُوْرًا وَّفَوْقِیْ نُوْرًا وَّ تَحْتِیْ نُوْرًا وَّ اَمَامِیْ نُوْرًاوَّ خَلْفِیْ نُوْرًا وَّ جْعَلْ لِّیْ نُوْرًا وَّفِیْ لِسَانِیْ نُوْرًا وَ عَصَبِیْ نُوْرًا وَّ لَحْمِیْ نُوْرا وَّ دَمِیْ نُوْرًا وَّ شَعْرِیْ نُوْرًا وَّ بَشَرِی نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِیْ نَفْسِیْ نُوْرًا وَّاَعْظِمْ لِیْ نُوْرًا وَّاَعْطِنِیْ نُوْرًا - (بخاری شریف)

---

١٢٠ صحیح بخاری، ((الدعوات : باب الدعاء اذا انتبه من اللیل حدیث٦٣١٦))

✿ صحیح مسلم، ((صلاۃ المسافرین : باب الدعاء فی صلاۃ اللیل وقیامه حدیث٧٦٣))

Scanned with CamScanner

ترجمہ

اے اللہ پیدا کر میرے دل میں نور اور میری آنکھ میں نور اور میرے کان میں نور اور میرے دائیں نور اور میرے بائیں نور اور میرے اوپر نور اور میرے نیچے نور اور میرے آگے نور اور میرے پیچھے نور اور مجھے سراپا نور بنا دے اور میری زبان میں نور اور میرے پٹھوں میں نور اور میرے گوشت میں نور اور میرے خون میں نور اور میرے بالوں میں نور اور میری کھال میں نور اور میری جان میں نور اور مجھے بہت بڑا نور عطا کر اور مجھے نور ہی بخشتا جا۔"

نوٹ: فجر کی سنتوں کے بعد بیٹھ کر تین بار پڑھنے کی دعاء پیچھے گزر چکی ہے۔ یہ دعاء لیٹ کر پڑھیں۔ رحمت عالم ﷺ سنتیں پڑھ کر داہنے پہلو پر لیٹتے تھے۔ آپ بھی سنت کے مطابق داہنے پہلو پر لیٹ جایا کریں۔ اور دعاء مذکور پڑھا کریں۔

سرور کائنات ﷺ کی زبان کے موتی

ہر روز مانگنے کی نورانی دعائیں

(۱۲۱) ـــ اَللّٰهُمَّ لَا سَهْلَ اِلَّا مَا جَعَلْتَهٗ سَهْلًا وَاَنْتَ تَجْعَلُ الْحُزْنَ سَهْلًا اِذَا شِئْتَ۔ (حصن حصین)

---

(۱۲۱) صحیح

✿ ابن حبان (((٢٣٢٧)))

Scanned with CamScanner

ترجمہ

اے اللہ! کوئی چیز آسان نہیں مگر جس کو تو نے آسان کیا اور تو ہی دشوار کو آسان کرتا ہے جب چاہے۔

۱۲۲ — لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَ عَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَ الْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَّا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔ (حصن حصین)

---

۱۲۲ ضعیف جداً

✿ حصن حصین (۳۹۴) بحوالہ

✿ جامع ترمذی ((الصلوۃ: باب ماجاء فی صلوۃ الحاجۃ ح ۴۷۹ ◄ اسکی سند میں فائد بن عبد الرحمٰن متروک ہے۔))

Scanned with CamScanner

کوئی معبود نہیں سوائے اللہ بردبار کریم کے پاک ہے اللہ پروردگار عرش عظیم کا سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں (جو) پروردگار ہے سب جہانوں کا۔ مانگتا ہوں میں تجھ سے اسباب تیری رحمت کے، اور اسباب تیری بخشش کے اور لوٹ ہر نیکی سے اور سلامتی ہر ایک گناہ سے نہ چھوڑ کسی گناہ کو مگر تو اس کو معاف کر دے اور نہ کسی فکر کو مگر تو اس کو دور کر دے اور نہ کسی حاجت کو مگر جو تیری مرضی کے مطابق ہو مگر تو اس کو پوری کر دے اے بڑے رحم کرنے والے سب رحم کرنے والوں سے۔ (حصن حصین)

۱۲۳ — اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ضَعِیْفٌ فَقَوِّنِیْ وَ اِنِّیْ ذَلِیْلٌ فَاَعِزَّنِیْ وَاِنِّیْ فَقِیْرٌ فَارْزُقْنِیْ۔

اے اللہ! تحقیق میں کمزور ہوں تو مجھ کو قوی کر، اور میں ذلیل ہوں تو مجھے عزت دے اور میں محتاج ہوں تو مجھے رزق دے۔

۱۲۴ — اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ

---

۱۲۳ ضعیف جداً،

✿ حصن حصین، ((بحوالہ حاکم وابن ابی شیبۃ))

✿ مجمع الزوائد، (۱۰/۱۸۲) "فارزقنی" کے بجائے "فأغننی" ہے۔ ➤ اسکی سند ابو داؤد دامی کی وجہ سے سخت ضعیف ہے۔))

۱۲۴ صحیح بخاری، ((الدعوات: باب التعوذ من فتنۃ المحیا والممات ح۶۳۶۷))

Scanned with CamScanner

وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ۔ (بخاری)

اے اللہ! تحقیق میں پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیرے عاجز ہونے سے اور کاہلی اور نامردی سے اور بے حد بوڑھا ہونے سے کہ (سترا بترا ہو جاؤں) اور پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیرے قبر کے عذاب سے' اور پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیرے زندگی اور موت کے فتنے سے۔

۱۲۵ — وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْقَسْوَةِ وَالْغَفْلَةِ وَالْعَيْلَةِ وَالذِّلَّةِ وَالْمَسْكَنَةِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْكُفْرِ وَ الْفُسُوْقِ وَالشِّقَاقِ وَالسُّمْعَةِ وَالرِّيَآءِ

✿ صحیح مسلم' ((الذکر والدعاء: باب التعوذ من العجز والکسل وغیرہ ح۲۷۰۶))

۱۲۵ صحیح'

✿ حصن حصین' ((۵۳۱(۱)) بحوالہ ابن حبان' طبرانی صغیر۔))

✿ حاکم' (((۵۳۰/۱) ➤اسے ابن حبان' حاکم اور ذہبی نے صحیح کہا ہے۔))

Scanned with CamScanner

وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الصَّمَمِ وَالْبَكَمِ وَالْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَ سَيِّ ءِ الْاَسْقَامِ - (حصن حصین)

اور پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیرے، سنگدلی سے اور (عبادت کی) غفلت سے اور فقر و فاقہ سے اور ذلت اور مفلسی سے - اور پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیرے محتاجی سے اور کفر سے اور نافرمانی سے اور (کتاب و سنت کی) مخالفت سے اور نمود سے اور ریاکاری سے اور پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیرے بہرا اور گونگا ہونے سے اور دیوانہ ہونے سے اور کوڑھ اور تمام بری (لاعلاج) بیماریوں سے -

(۱۳۶) ــــ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَ فُجَآءَةِ نِقْمَتِكَ وَ جَمِيْعِ سَخَطِكَ - (مسلم)

اے اللہ! تحقیق میں پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیرے، تیری نعمت کے جاتے رہنے سے اور تیری عافیت کے بدل جانے سے - اور تیرے ناگہانی عذاب سے اور تیرے تمام غصوں سے -

---

(۱۳۶) صحیح مسلم، ((الذکر والدعاء: باب اکثر اهل الجنة الفقراء الخ حدیث ۶۹۴۳))

٨٢٧ — اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ حُبَّكَ وَ حُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِیْ يُبَلِّغُنِیْ حُبَّكَ - اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَفْسِیْ وَاَھْلِیْ وَمِنَ الْمَآءِ الْبَارِدِ -

(ترمذی)

اے اللہ ! میں تجھ سے مانگتا ہوں تیری محبت اور اس شخص کی محبت جو تجھ سے محبت کرے اور اس عمل کی محبت جو پہنچادے مجھ کو تیری محبت پر- اے اللہ ! تو اپنی محبت بہت پیاری کر مجھ کو ' میری جان کی محبت سے - اور میرے اہل کی اور ٹھنڈے پانی کی محبت سے -

٨٢٨ — اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ عِيْشَةً نَقِيَّةً وَّ

---

٨٢٧ ضعیف'

✿ جامع ترمذی' ((الدعوات: باب (٧٣) حدیث ٣٤٩٠ ➤ اسکی سند عبد اللہ بن ربیعہ دمشقی کی جہالت کی وجہ سے ضعیف ہے -))

٨٢٨ جید'

✿ مجمع الزوائد' (١٠/١٧٩) بحوالہ الطبرانی ➤ اسے حافظ ہیثمی نے جید کہا ہے -))

مِيْتَةً سَوِيَّةً وَمَرَدًّا غَيْرَ مَخْزِيٍّ وَّلَا فَاضِحٍ - (طبرانی)

اے اللہ ! میں مانگتا ہوں تجھ سے پاکیزہ جینا اور اچھا مرنا اور حشر میں (ایسا) پھرنا جو خوار اور رسوا کرنے والا نہ ہو۔(طبرانی)

١٢٩ — اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِي الْاُمُوْرِ كُلِّهَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ - (بخاری)

اے اللہ ! سب کاموں میں ہمارا انجام اچھا کر اور دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے ہمیں سلامت رکھ۔

١٣٠ — اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنْ جَهْدِ الْبَلَآءِ وَدَرْكِ الشِّقَآءِ وَسُوْءِ الْقَضَآءِ

---

١٢٩ حسن'
✿ احمد' ((۴/۱۸۱)) ➤ اسے ابن حبان نے صحیح کہا ہے۔))

١٣٠ صحیح بخاری' ((القدر : باب من تعوذ بالله من درک الشقاء الخ حدیث ٦٦١٦))

Scanned with CamScanner

وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَآءِ۔ (بخاری)

اے اللہ! ہم پناہ پکڑتے ہیں تجھ سے بلا کی مشقت سے اور بد بختی کے پانے سے اور بری تقدیر سے اور (مصیبت پر) دشمنوں کے خوش ہونے سے۔

۸۳۱ ــــ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ صَبُوْرًا وَّاجْعَلْنِیْ شَکُوْرًا وَّاجْعَلْنِیْ فِیْ عَیْنِیْ صَغِیْرًا وَّ فِیْٓ اَعْیُنِ النَّاسِ کَبِیْرًا۔ (حسن)

اے اللہ! تو مجھ کو بہت صابر بنا دے' اور مجھ کو بہت شاکر کر دے' اور مجھ کو میری آنکھوں میں چھوٹا کر (کہ مغرور نہ ہو جاؤں) اور لوگوں کی آنکھوں میں بڑا کر۔

۸۳۲ ــــ اَللّٰھُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْیَتِكَ مَا

---

۸۳۱ ضعیف'

✿ حصن حصین' ((۵۵۹))

✿ مجمع الزوائد' (۱۸۱/۱۰) بحوالہ البزار ◄ اسکی سند عقبہ بن عبد اللہ الاصم کی وجہ سے ضعیف ہے۔))

۸۳۲ حسن'

✿ جامع ترمذی' ((الدعوات: باب (۸۰) حدیث ۳۵۰۲ ◄ ترمذی نے "حسن غریب" کہا۔ یہ روایت مستدرک الحاکم (۵۲۸/۱) کی سند کے ساتھ حسن ہے۔))

يَحُوْلُ بَيْنَنَا وَ بَيْنَ مَعَاصِيْكَ وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهٖ جَنَّتَكَ وَ مِنَ الْيَقِيْنِ مَا تُهَوِّنُ بِهٖ عَلَيْنَا مُصِيْبَاتِ الدُّنْيَا وَ مَتِّعْنَا بِاَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا اَحْيَيْتَنَا وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَارَنَا عَلٰى مَنْ ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلٰى مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِيْبَتَنَا فِيْ دِيْنِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا اَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَّا يَرْحَمُنَا- (ترمذی)

یا الٰہی! نصیب کر ہمارے لئے خوف اپنا' اس قدر کہ حائل ہو تو' بہ سبب اس کے درمیان ہمارے اور درمیان گناہوں اپنے کے' اور نصیب کر ہم کو طاعت اپنی' اس قدر کہ پہنچائے تو ہم کو بہ سبب اس کے بہشت اپنی میں' اور نصیب کر یقین سے اس قدر' کہ آسان کرے تو بہ سبب اس کے ہم پر مصیبتیں دنیا کی' اور بہرہ مند کر ہم کو ہماری شنوائیوں سے اور

ہماری بینائیوں سے 'اور ہماری قوت سے' جب تک زندہ رکھے تو ہم کو' اور بہرہ مندی کو وارث ہمارا' اور گردان غصہ ہمارا ان پر کہ ظلم کیا ہم پر' اور فتح دے ہم کو اس پر کہ دشمنی رکھے ہم سے' اور نہ گردان مصیبت ہماری ہمارے دین میں' اور نہ کر' دنیا کو بہت بڑا اندیشہ ہمارا' اور نہ نہایت ہمارے علم کی اور نہ مسلط کر ہم پر اس کو کہ نہ رحم کرے ہم پر۔

۸۳۳ — اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

(بخاری)

اے اللہ رحمت بھیج محمد (ﷺ) پر۔ اور محمد (ﷺ) کے تابعداروں

---

۸۳۳ ' ((دیکھئے نمبر ۴۶۳))

محمد یونس شاکر
خطیب جامع مسجد مبارک اہلحدیث نوشہرہ روڈ ... کالج ... گوجرانوالہ

پر ' جیسے رحمت بھیجی تو نے ابراہیم (علیہ السلام) پر اور ابراہیم (علیہ السلام) کے تابعداروں پر - بیشک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے - اے اللہ ! برکت بھیج محمد (ﷺ) پر اور محمد (ﷺ) کے تابعداروں پر ' جیسے برکت بھیجی تو نے ابراہیم (علیہ السلام) پر اور ابراہیم (علیہ السلام) کے تابعداروں پر - بے شک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے - (بخاری)

محمد یونس شاکر
نوشہرہ ورکاں

تعارف مطبوعات

قرآن مجید مترجم

مولانا عبید اللہ عبید

آسان ترجمہ قرآن مجید درج ذیل اعتبار سے منفرد ہے پہلی سطر میں آیات قرآنی اور دوسری سطر میں ہر لفظ الگ الگ خانوں میں لکھا گیا ہے۔ تیسری سطر میں ہر لفظ کا الگ الگ معنی اور چوتھی سطر میں سلیس اور بامحاورہ اردو ترجمہ' بلاشبہ ترجمہ قرآن سیکھنے کے لئے بے نظیر تحفہ ہے۔ عمدہ آفسٹ کاغذ' دو کلر چھپائی۔

(ہدیہ تاجرانہ) 240/=

قرآن مجید مترجم

ڈبی والا ترجمہ

(مولانا مولانا بہادر بیگ راولپنڈی)

جلی قلم میں حرفوں کے لفظ اور لفظوں کے معنی الگ الگ خانوں میں درج کر دیے ہیں تاکہ پڑھنے والے بار بار معنوں کو پڑھ کر یاد رکھ سکیں عمدہ آفسٹ کاغذ۔

(ہدیہ تاجرانہ) 300/=

قرآن مجید معرا

طریقہ تلاوت و تجوید الحروف

قرآن کریم کے متن کے نیچے اردو حروف میں صوت قرآنی کو قلمبند کیا گیا ہے تاکہ اردو خواں حضرات قرآن کریم کی تلاوت صحیح تلفظ کے ساتھ کر سکیں۔ درج ذیل نمونہ ملاحظہ فرمائیں۔

(ہدیہ تاجرانہ) 170/=

وَالْعَصْرِ ۝١ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ ۝٢

وَل عَصْ ر ۔ اِن نَل اِن سَان لَ فِی خُسْ ر ۔

قرآن مجید

بیاض والا

بلا ترجمہ قرآن مجید کی ہر سطر کے نیچے ترجمہ لکھنے کے لئے خالی لائن چھوڑی گئی ہے۔ اور سائڈ پر حاشیہ کے لئے بھی جگہ خالی رکھی گئی ہے۔ ضروری نوٹ لکھنے کے لئے شروع میں کچھ صفحات بھی لگائے گئے ہیں۔ ترجمہ قرآن سیکھنے والے طلبہ کے لئے انتہائی موزوں' اعلیٰ کاغذ مضبوط جلد بندی۔

(ہدیہ تاجرانہ) 170/=

Scanned with CamScanner

نعمانی کتب خانہ
حق سٹریٹ
اردو بازار لاہور

NOMANI KUTAB KHANA

جدید مطبوعات 99ء

اسلام کی عظمت و رفعت ثابت کرنے والی انمول تصانیف

علامہ ابن القیم کی لاجواب کتاب ہدایۃ الحیاری فی الاجوبۃ الیہود و نصاری

کا اردو ترجمہ **یہود و نصاری (تاریخ کے آئینے میں)**

مناظرانہ اسلوب میں اپنی علمی وسعت حاضر جوابی اور خود اعتمادی کی بدولت ہمیشہ غالب آنے والی شخصیت

مولانا ثناء اللہ امرتسری کی لاجواب تصنیف **اسلام اور مسیحیت**

عالم اسلام کے مصنف مفکر اور داعی علامہ ڈاکٹر محمد یوسف القرضاوی کی مایہ ناز تصنیف

داعیان حق کے اوصاف

مولانا محمد صادق سیالکوٹی کی کتاب صلوٰۃ الرسول کی تحقیق و تخریج مولانا زبیر علی زئی کے قلم سے

تسہیل الوصول الی تخریج صلوٰۃ الرسول

مولانا ثناء اللہ امرتسری کی نایاب ترین کتاب **تقابل ثلاثہ**

ہمارے بک سٹال پر تشریف لاکر مکمل فہرست کتب مفت طلب فرمائیں۔

Scanned with CamScanner

اربعینِ نووی

اس سے قبل محدثین نے اربعین ﴿چالیس احادیث﴾ کے عنوان سے کئی کتب مرتب کیں۔ کسی نے اصول دین پر، کسی نے فروع کی، کسی نے ترغیب جہاد کی، کسی نے ابواب زہد کی، کسی نے آداب پر چالیس چالیس احادیث جمع کیں۔ مگر امام نوویؒ نے ان سب ابواب کو سامنے رکھ کر ایسی احادیث منتخب کیں جو ان سب موضوعات پر مشتمل ہیں اور ہر حدیث بجائے خود قواعد دین میں سے ایک قاعدہ عظیمیہ ہو۔ علماء نے اسے مدار اسلام یا نصف اور ثلث اسلام قرار دیا ہے مزید اس میں یہ بھی التزام کیا گیا ہے کہ ان حدیثوں کو صحیح بخاری اور صحیح مسلم سے انتخاب کیا گیا ہے اور موجودہ ایڈیشن میں مکمل حوالہ جات بھی ساتھ درج کردیے گئے ہیں۔ عام قاری کے علاوہ کالجز اور یونیورسٹیوں کے طلباء اور اساتذہ کی ضرورت کے پیش نظر کسی جگہ بہت ہی اختصار سے کام لیا گیا ہے۔ لیکن جہاں مسلے کی وضاحت کے لئے تشریح درکار تھی وہاں خاصی تفصیل دی گئی ہے۔ اور ساتھ مشکل الفاظ کے معنی الگ درج کئے گئے ہیں بلاشبہ احادیث کے مجموعوں میں اربعین نووی ترجمہ و تشریح پروفیسر ڈاکٹر ظفر اقبال اور پروفیسر چوہدری عبدالحفیظ (انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور) پاکستان

بہترین مجموعہ حدیث ہے۔

تسہیل الوصول الی تخریج

صلوٰۃ الرسول ﷺ

ابو الطاہر حافظ زبیر علی زئی حفظہ اللہ

ابو الحسن مبشر احمد ربانی حفظہ اللہ

[illegible] مسائل صحیح احادیث کے دلائل کے ساتھ (نماز کو اچھی طرح تعدیل ارکان کے ساتھ پڑھنے کا حکم، پانی کے احکام، نجاستوں کی تطہیر کا بیان، غسل جنابت کا بیان، مسواک، وضوء کا بیان، غسل مسنون کی تفصیل، نماز کے فضائل، اذان کا بیان، مساجد کا بیان، نماز کے اوصاف، قواعد، سجدہ سہو، نماز باجماعت، امامت، نماز تہجد، تراویح، نماز جمعہ، صلوٰۃ قصر، نماز جنازہ، عیدین، اشراق اور نماز استسقاء کا بیان۔ متفرق اذکار اور دعائیں شامل ہیں۔)

NOMANI KUTAB KHANA

Haq Street, Urdu Bazar, Lahore. Ph : 7321865

Scanned with CamScanner